شیخ و الیس

بیکن

مترجم محمد

مترجم شاہ حسین نقشبندی

ادارہ معارف نقشبندیہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

مرتبہ ناصر ناظر لاہوری ۱۹۷۰ء

Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

سیر شریف الانوار

سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیّہ

حصہ سوم الملقب بہ

معارف الابرار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

سجاد حسین پاک شریف
لاہور پاکستان

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ سوم ملقب بہ معارف الابرار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130.497

تعداد : ۵۰۰ بار اول

تقطیع : $\frac{۲۲ \times ۱۸}{۸}$

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع ونشر : جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ / مارچ ۱۹۸۴ء

صفحات : ۴۴۸

قیمت : -/۵۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک، راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com

سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش سابن پا

Marfat.com

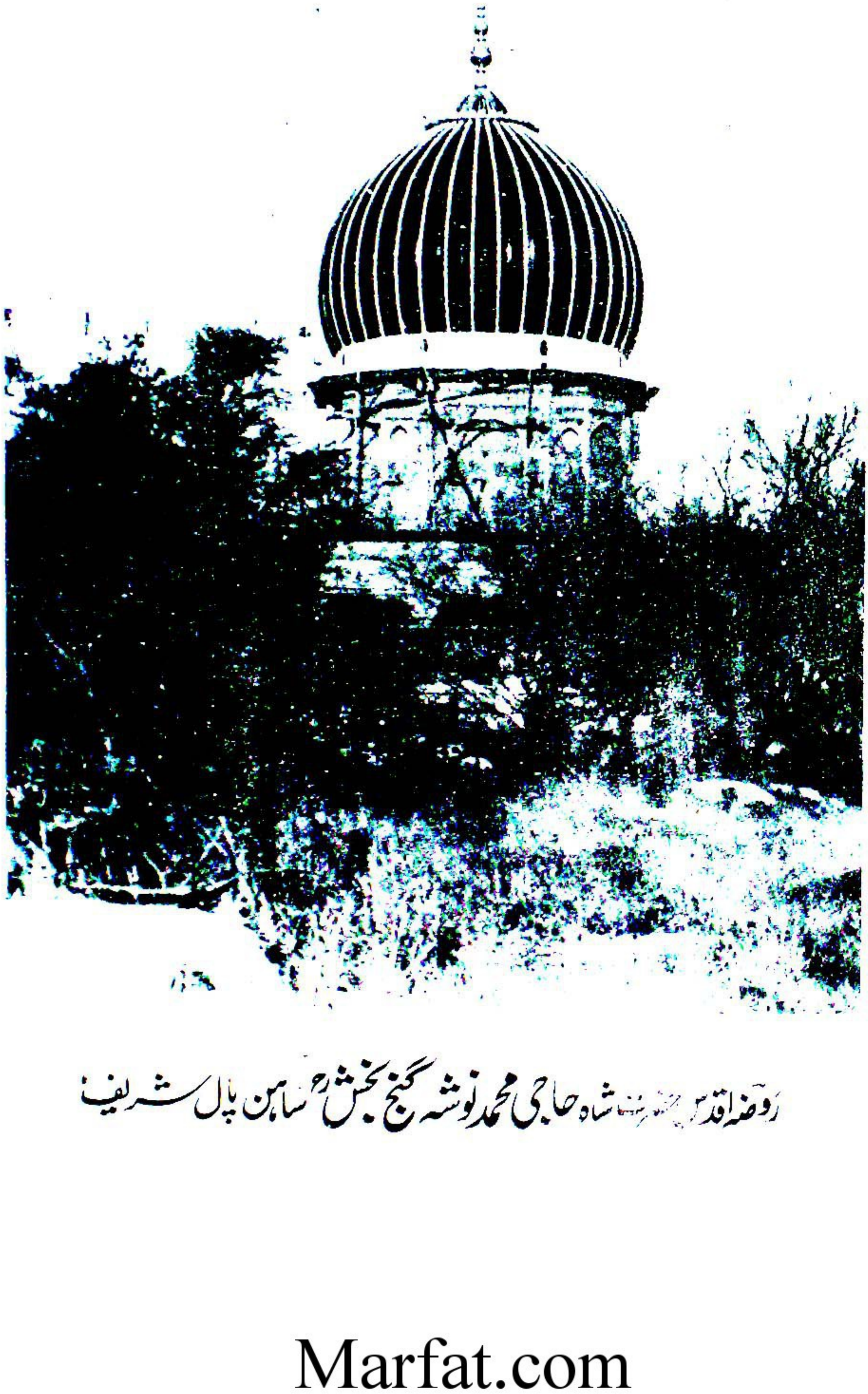

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

Marfat.com

زندہ کتاب

اسے شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کی روح پُر فتوح ہی کا تصرف کہیے کہ ان کے متوسلین کے ذکر خیر پر مبنی ضخیم کتاب "شریف التواریخ" کی مسلسل طباعت اور اشاعت کے بہت عمدہ اسباب مہیا ہو رہے ہیں۔ ورنہ اس دور میں اتنی ضخیم کتاب چھاپنا اور وقفہ کے بغیر چھاپنا ایک کڑی آزمائش ہے ـــــ ادھر کتاب کے مصنف حضرت شرافت نوشاہی مرحوم کی روح بھی روضۂ رضوان میں خوش ہو گی کہ انہوں نے اپنی حیات میں سلسلۂ نوشاہیہ کی علمی اقدار کی تجدید و تبلیغ کا جو کام شروع کیا تھا وہ پسِ حیات بھی تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ ادارۂ معارف نوشاہیہ نے اس اشاعتی کام میں خود کو اور دوسروں کو اس قدر منہمک اور شریک کر رکھا ہے کہ کتاب کے مصنف کی ممات کا احساس ہی نہیں ہوتا اور وہ ہمیں اپنی کتاب کے اوراق میں معنوی طور پر زندہ نظر آتے ہیں۔ آب و دانہ نے انہیں کوئی اٹھتر سال زندہ رکھا لیکن یہ کتاب انہیں اس وقت تک زندہ رکھے گی جب تک خود کتاب پڑھنے والے موجود ہیں۔

"شریف التواریخ" کوئی معمولی نوعیت کی کتاب نہیں ہے۔ ہمارے علاقے میں، ہماری زبان میں کسی نے ایک خاندان پر اتنی متنوع معلومات یکجا نہیں کی ہوں گی۔ اس کتاب کی تیسری جلد کے پہلے اور دوسرے حصے کے مطالعے کے بعد قارئین نے کتاب کے مزاج میں ایک گونہ تبدیلی محسوس کی ہوگی۔ اب یہ کتاب ایک روحانی تذکرہ کے دائرے سے نکل کر علمی اور ثقافتی تاریخ بنتی جا رہی ہے۔ مشائخ کے ساتھ ساتھ علماء، شعراء اور ادباء کے بھی بھرپور حالات ہیں، اشعار کے نمونے ہیں، نثر کے اقتباسات ہیں، نایاب مخطوطات کا سراغ لگایا گیا ہے۔ کتبات و الواح کی نقل ہے ـــــ زیادہ وسیع علاقے کے لئے نہیں تو کم از کم پنجاب کے لئے یہ قید ضرور لگائی جا سکتی ہے کہ یہاں کی تاریخ کے استاد اور یہاں کے تاریخ نویس دونوں کو اس کتاب سے مفر نہیں ہو سکتا ہے۔ تاریخ چاہے روحانیت کی ہو یا علم و ادب کی، ثقافت کی ہو یا معاشرے کی، عربی و فارسی زبان و ادب کی ہو یا اردو پنجابی کی، اس کتاب کی طرف رجوع کرنا از بس ضروری ہے۔

سید عارف نوشاہی

ادارۂ معارف نوشاہیہ
۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

Marfat.com

مادہ ہائے تاریخِ طباعت

شریف التواریخ جلد سوم حصّہ سوم

نتیجۂ فکر محمّد لطیف زآر نوشاہی

چوں کتابِ سوم حصّہ سوم آمد در عمل
بہرِ تاریخِ طباعت فکر کردم بر محل
گفت ہاتف زآریں بابائے بسم اللہ بخواں
یک جہانِ معرفت بیّد شرافت بے بدل

۱۹۸۲ + ۲ = ۱۹۸۴ء

نتیجۂ فکر سیّد خضر عبّاسی نوشاہی

خواہرزادۂ مؤلف
معارف الابرار زقلمِ شرافت

۱۹۸۴ء

معارف الابرار داسالِ طباعت

۱۴۰۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ جلّ مجدہٗ الکریم کا کس قدر فضلِ عظیم اور احسانِ عمیم ہے کہ اس نے اپنے ... پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نوازشاتِ عالیہ کے طفیل شریف التواریخ کی طبا... اور اشاعت کو آسان مراحل میں داخل فرما دیا ہے۔ اس عظیم کتاب کی تیسری ضخیم جلد جو بارہ حصوں... مشتمل ہے جس سرعت سے طبع ہو کر منظرِ پر آرہی ہے یہ خاص کرمِ کریم کارساز ہے ورنہ جہاں... رحمۃ للعالمین سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتِ بے بہا کے باعث دارَین معا... نوشاہیہ پر فرما رہا ہے۔ ہمارے پاس اس مہربانی کے شکریہ کی ادائیگی کے لئے الفاظ کہاں ہیں جن... زینتِ قرطاس بنا سکیں۔ ربِّ ذوالمجد والاکرام کا کہ کتنا بڑا انعام ہے کہ خاندانِ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کو... سیّد شرافت مرحوم جیسا صاحبِ دانش و فرہنگ بزرگ میسر آیا جس نے اپنی رنگا رنگ قلمکاریوں سے... گلزارِ نوبہارِ نوشاہیت میں گل و لالہ کو وہ تازگی بخشی کہ جسم پژمردہ نوشاہیت میں جانِ تازہ اور روح... اس کوہ حوم سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف سمجھئے یا اُن کی عاونوں کا نتیجہ کہ جلد سوم کا حصّہ دوم جو ماہ فروری ۱۹۸۴ء کو قارئینِ کرام تک پہنچا تو یہ حصہ سوم بفضلہٖ ماہ رواں یعنی مارچ ۱۹۸۶ء کے دوران ہی پیشِ نظر مشتاقانِ عظام ہو جانے کا اور بفضلِ ایزدِ متعال اور بہ کرم رسولِ بے مثل و بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ رفتار قائم رہی تو سال رواں ۱۹۸۶ء کے اختتام تک ساری شریف التواریخ بھی انشاء اللہ تعالےٰ مکمل ہو جائے گی۔

جیسا کہ اس جلد کے پہلے حصّوں میں ذکر کر چکا ہوں جناب شرافت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ... فرزندانِ ارجمند کتاب کی طباعت و اشاعت میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کی معاونت ... بہت ہی حوصلہ افزا ہے خاص کر صاحبزادہ سعید لطف نوشاہی صاحب زادہ لطف نوشاہی تحسین ... کتاب میں انہماک رکھتے ہیں اور روحانی استعانت کے ساتھ ساتھ مالی امداد میں بھی کشادہ دلی سے ... لیتے ہیں۔ پہلے بروحصّوں کی اشاعت کے لئے انہوں نے ہزاروں روپے اپنی جیب سے ... فرمائے ہیں۔ اس حصّہ کے لئے بھی انہوں نے مبلغ ایک ہزار روپے اپنی جیب سے ... اور صاحبزادہ سیّد عارف نوشاہی زید مجدہٗ تو اوّل روز سے معارفِ نوشاہیہ کو قدرت کی طرف سے ایک ...

Marfat.com

مل گیا ہے اور ان کی موجودگی سے ہم یوں محسوس کرتے ہیں جیسے حضرت شرافت مرحوم اپنی عقل خداداد ذہن رسا اور فقید المثال اہلیت و قابلیت کے ساتھ ہم میں بذاتِ خود موجود ہیں۔ صاحبزادہ موصوف نے کتاب کی تزئین و آرائش اور درست طباعت کے لئے جس قدر گہرا شغف دکھایا ہے وہ ہمیں یہ احساس نہیں ہونے دیتا کہ مؤلف کتاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہم سے جُدا ہو چکے ہیں۔ ہم تو ان کے عالی قدر مشورے اور بلند اقدار آرا سے ہر وقت مستفید ہو رہے ہیں۔ عالی ہمت صاحبزادہ نہ صرف صحت مندانہ طباعت میں ہی عمیق دلچسپی لے رہے ہیں بلکہ مالی معاونت میں بھی پیش پیش ہیں اور ان کی وجہ سے کتابوں کا نکاس بہت حوصلہ افزا ہے اور اس طرح ادارہ کو ہزارہا روپیہ کی امداد مل رہی ہے اور وہ اپنی طرف سے بھی ہر حصہ کتاب کے لئے ایک ہزار یا اس سے بیش عطیہ دے رہے ہیں چنانچہ اس حصۂ کتاب کے لئے بھی آپ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ عطیہ دیا ہے اور حکیم قدرت اللہ نوشاہی فیصل آباد والے تو مبلغ دو ہزار روپے فی حصہ بدستور دے رہے ہیں۔ حاجی قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ دو صد روپے اس حصہ کتاب کے لئے بھی دیئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ صاحبزادہ حکیم مظفر حسین نوشاہی ساہنپال شریف والے بھی مبلغ ایک ہزار روپے عطیہ دینے کا وعدہ فرما چکے ہیں اور صاحبزادہ حافظ صالح محمد سلطان نوشاہی رانجھیا نوالہ بھیرہ نے مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور صاحبزادہ طاہر محمد نوشاہی چاہ میراں نے بھی مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور میرے محترم دوست پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے بھی مبلغ دو صد روپے دئے ہیں نیز حکیم نذیر حسین صاحب مردانوی نے بھی مبلغ دو صد روپے دیئے۔ ان حضرات کے علاوہ میرے محترم کرم فرما جناب حکیم محمد اعظم صاحب دام لطفہٗ فیصل آباد والے نے مبلغ پانچہزار روپے مرحمت فرمائے۔ آپ نے مبلغ پانچہزار روپے جلد دوم کے لئے بھی عطا فرمائے تھے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ربِ کریم ذوالمجد والاکرام نے میرے اس مہربان کو ایسا مخیر دل دیا ہے کہ یہ پانچ دس ہزار کہہ دینے میں اتنا بھی محسوس نہیں کرتے جتنا مثلاً کوئی دوسرا عام آدمی پانچ دس روپے کہنے میں کرتا ہے۔ دُعا ہے کہ ربِ کریم رؤف و رحیم تمام معطی حضرات کے حسنِ عقیدت میں برکت اور عطایا کو قبول فرمائے آمین بحرمت جاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد لطیف زار نوشاہی
ادارہ معارف نوشاہیہ نوشاہی منزل
محمدی پارک راجگڑھ لاہور

دوشنبہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ ہجری
۱۹ مارچ ۱۹۸۴ء بروز سوموار

Marfat.com

فہرستِ مختصر

کتاب معارف الابرار - حصہ سوم از کتاب تذکرۃ النوساھیہ

جلد سوم از کتاب شریف التواریخ - از تصنیف سید ابوالظفر

شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی برخورداری ساہنیالوی

اصلح اللہ حالہٗ ومآلہٗ

الف

۱	احمد خاں - میر احمد خاں فوجدار گجراتی ، ح	۳
۲	احیا - شیخ احیا سوہدروی ، ح	۹
۳	ادریس - حافظ ادریس مداکنسوئی ، ح	۱۰
۴	اسلام - میاں اسلام تارڑ اگروئیہ ، ح	۱۱
۵	اسمٰعیل - حافظ اسمٰعیل سیکھمی ، ح	۱۲
۶	الہ داد - میاں الہ داد رستمانی ، ح	۱۳
۷	الہ داد - شیخ الہ داد مخدوم لاہوری ، ح	۱۴
۸	امام علی - شیخ امام علی شاہ صاحب ، ح	۶

ب

۹	بداغ بیگ - آغا بداغ بیگ رستمانی ، ح	۱۰
۱۰	بندوخ - میاں بندوخ رستمانی ،	۱۸
۱۱	بولا - میاں بولا رستمانی ،	۱۰۱
۱۲	بیگ محمود - شیخ بیگ محمود اٹاوہ والا ، ح	۲۰

Marfat.com

ج

۱۳ جان - سید مرزا جان علوی دہلوی رح ۲۱

۱۴ جسپت رائے - دیوان جسپت رائے ایمن آبادی رح ۲۶

۱۵ جعفر خاں - میر جعفر خاں ہیلانی رح ۲۸

۱۶ جوائی - بی بی جوائی چنیاں والی رح ۲۹

۱۷ جیون شاہ - سید جیون شاہ خوارزمی سہروردی رح ۳۰

ح

۱۸ حاجی - میاں حاجی سہیلہ والا رح ۳۳

۱۹ حسن محمد - میاں حسن محمد جھنگی والا رح ۳۴

۲۰ حسین خاں - شیخ حسین خاں لاہوری رح ۳۶

خ

۲۱ خان بہادر - نواب خان بہادر احراری رح ۳۷

۲۲ خدا بخش - میاں خدا بخش مہرانوی رح ۳۸

۲۳ خوشحال - میاں خوشحال رہتاسی رح ۳۹

۲۴ خوشحال - میاں خوشحال شرقپوری رح ۴۰

د

۲۵ دانا - شیخ دانا سیالکوٹی رح ۴۱

۲۶ دتے شاہ - بابا دتے شاہ بھسیہ والا رح ۴۲

۲۷ درگاہی - شیخ درگاہی ایمن آبادی رح ۴۳

۲۸ دلاور شاہ - میاں دلاور شاہ ہرل رح ۴۵

۲۹ دولتی - بی بی دولتی گجراتی رح ۴۹

Marfat.com

۳۰ دولھو - شیخ دولھو لاہوری

س

۳۱ سپاہی شاہ - بابا سپاہی شاہ نادونی

۳۲ سلطان - حکیم سلطان لاہوری

۳۳ سوندھا - شیخ سوندھا لاہوری

۳۴ سیدا - میاں سیدا تاریخ حیاتیانوالہ

۳۵ سیدا - میاں سیدا جذباوی

ش

۳۶ شادماں - چوہدری شادماں اگووی

۳۷ شاہ محمد - میاں شاہ محمد لاہوری

۳۸ شاہ نظام - حضرت سید شاہ نظام [illegible]

۳۹ شکراللہ - شیخ شکراللہ ساہروی

۴۰ شہیرا - شہیرا قوال نوشہروی

۴۱ شیر محمد - سید شیر محمد [illegible]

۴۲ شیر محمد - میاں شیر محمد [illegible]

ص

۴۳ صدا شاہ - میاں صدا شاہ [illegible]

۴۴ صداقت - [illegible]

۴۵ صداقت - میاں [illegible]

Marfat.com

م

۴۶ طالع یار۔ منشی طالع یار داودھے راج) رستم خانی رح ۱۰۸

۴۷ طاہر شاہ۔ میاں طاہر شاہ صاحب رح ۱۱۰

ع

۴۸ عبدالجلیل۔ شیخ عبدالجلیل صاحب رح ۱۱۱

۴۹ عبدالحلیم۔ میاں عبدالحکیم ہرل رح ۱۱۳

۵۰ عبدالرحمٰن۔ حاجی عبدالرحمٰن بتاری رح ۱۱۵

۵۱ عبدالرحیم۔ مولانا عبدالرحیم سداکنبوئی رح ۱۱۷

۵۲ عبدالسلام۔ شیخ عبدالسلام سوہدروی رح ۱۲۰

۵۳ عبدالغفور۔ شاہ عبدالغفور جالندھری رح ۱۲۱

۵۴ عبدالغفور۔ شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح ۱۳۲

۵۵ عبدالکریم۔ میاں عبدالکریم دہلوی رح ۱۳۳

۵۶ عبدالکریم۔ شیخ عبدالکریم سداکنبوئی رح ۱۳۴

۵۷ عبدالکریم۔ شیخ عبدالکریم لاہوری رح ۱۳۵

۵۸ عبداللہ۔ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح ۱۳۶

۵۹ عبداللہ۔ میاں عبداللہ دہلوی رح ۱۴۰

۶۰ عبداللہ۔ حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوری رح ۱۴۱

۶۱ عبدالواحد۔ چوہدری عبدالواحد نارڑ ساہنیالوی رح ۱۴۵

۶۲ عثمان۔ شیخ عثمان قصوری رح ۱۴۷

۶۳ عثمان خاں۔ شیخ عثمان خاں لاہوری رح ۱۵۳

۶۴ علی۔ شیخ علی فقیر پشاوری رح ۱۵۴

۶۵ علیم اللہ۔ مولوی علیم اللہ کیسلانی رح ۱۵۵

Marfat.com

۶۶ عوض - حضرت عوض لاہوری ؒ ۱۵۶

غ

۶۷ غلام حسین - میاں غلام حسین لاہوری ؒ ۱۵۷

۶۸ غلام رسول - میاں غلام رسول قریشی بانگوی ؒ ۵۹

۶۹ غلام محمد - مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والہ ؒ ۱۶۰

۷۰ غلام محمد - میاں غلام محمد لاہوری ؒ ۱۶۱

۷۱ غلام مرتضیٰ - میاں غلام مرتضیٰ نظام آبادی ؒ ۱۶۲

۷۲ غلام مصطفیٰ - میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والہ ؒ ۱۶۳

ف

۷۳ فاضل شاہ - دانا فاضل شاہ قلندر لاہوری ؒ ۱۸۳

۷۴ فتح محمد - شیخ فتح محمد چشتی لاہوری ؒ ۱۸۴

۷۵ فتح محمد - مولانا فتح محمد ساقی ؒ ۱۸۵

۷۶ فدا - مولانا فدا لاہوری ؒ ۱۸۶

۷۷ فیض بخش - شیخ فیض بخش ایمن آبادی ؒ ۱

ق

۷۸ قادر شاہ - مرزا قادر شاہ لاہوری ؒ ۱۱

۷۹ قائم شاہ خاں - مرزا قائم شاہ خاں دہلوی ؒ ۱۹۱

ک

۸۰ کرم علی - میاں کرم علی لکھنوی ؒ ۱۹۰

ل

۸۱ لعل محمد - حضرت میاں [illegible] ۱۱

Marfat.com

۸۲	گنگو لا۔	دیال گو لا قوال لاہوری	۱۹۹

ل

۸۳	لطف اللہ۔	مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری ؒ	۲۰۰
۸۴	لعل شاہ۔	شیخ لعل شاہ فقیر ؒ	۲۰۲
۸۵	لعل شاہ۔	دیال لعل شاہ گاجر گولیہ ؒ	۲۰۳
۸۶	لعل۔	شیخ لعل خیاط لاہوری ؒ	۲۰۵

م

۸۷	ماہی شاہ۔	بابا ماہی شاہ ہوشیارپوری ؒ	۲۰۷
۸۸	محمد اکرم۔	میاں محمد اکرم بٹالوی ؒ	۲۱۹
۸۹	محمد امین۔	مرزا محمد امین خیال لاہوری ؒ	۲۲۰
۹۰	محمد تقی۔	پیر محمد تقی پشاوری ؒ	۲۲۱
۹۱	محمد حیات۔	حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنیالوی ؒ	۲۲۲
۹۲	محمد زمان۔	میاں محمد زمان دولا بھٹی والا ؒ	۲۲۵
۹۳	محمد شریف۔	حاجی محمد شریف جگدیوی ؒ	۲۲۷
۹۴	محمد شہید۔	بابا محمد شہید قصوری ؒ	۲۳۲
۹۵	محمد صدیق۔	حافظ محمد صدیق رہتاسی ؒ	۲۳۳
۹۷	محمد عادل۔	خواجہ محمد عاقل کلکڑ مریج والا ؒ	۲۳۶
۹۷	محمد عظیم۔	حضرت سید محمد عظیم نوشاہی برخوداری ؒ	۲۳۵
۹۸	محمد غوث۔	شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری ؒ	۲۳۷
۹۹	محمد مخدوم۔	حافظ محمد مخدوم رہتاسی ؒ	۲۵۵
۱۰۰	معروف۔	بی بی معروف ؒ	۲۵۶

Marfat.com

۱۰۱	ممون -	شیخ ممون لاہوری ؒ	۲۵۷
۱۰۲	منی رام -	مہتہ منی رام رہتاسی ؒ	۲۵۸
۱۰۳	میر حلان -	سید میر حلان پیرگیلانی رکھیاہی ؒ	۲۵۹

ن

۱۰۴	نانک -	میاں نانک گجراتی ؒ	۲۶۲
۱۰۵	نکا -	میاں نکا دہلوی ؒ	۲۶۳
۱۰۶	نوہار شاہ -	بابا نوہار شاہ ؒ	۲۶۴
۱۰۷	نور اللہ -	سید نور اللہ ساناوی ؒ	۲۶۵
۱۰۸	نور محمد -	میاں نور محمد لاہوری ؟	۲۶۶

ھ

۱۰۹	ہدایت اللہ -	شیخ ہدایت اللہ مفتون ؒ	۲۶۷
۱۱۰	ہرنی شاہ -	میاں ہرنی شاہ ترتیوری ؒ	۲۷۳

ی

۱۱۱	یار بیگ -	حاجی یار بیگ جلال آبادی ؒ	۲۷۹
۱۱۲	یار محمد -	شیخ یار محمد لاہوری ؒ	۲۸۰
۱۱۳	یعقوب -	شیخ یعقوب نقشبند لاہوری ؒ	۲۸۱

تکملہ عارف اللہ ؒ

الف

۱۱۴	میاں آدھا رح		۲۸۴
۱۱۵	میاں آبت	ساکن کیلیانوالہ	

Marfat.com

۱۱۶	میاں ابراہیم چابلانوالہ رح	۲۸۴
۱۱۷	میاں ابراہیم ہوشیارپوری رح	"
۱۱۸	سید ابو شاہ روہڑا والہ رح	"
۱۱۹	شیخ احمد عیسےٰ زئی قصوری رح	"
۱۲۰	میاں احمد فقیر رح	"
۱۲۱	سید احمد شاہ رح	۲۸۵
۱۲۲	شیخ اخلاص بھٹی رح	"
۱۲۳	حافظ اکرم رح	"
۱۲۴	میاں امان اللہ رح	"
۱۲۵	شیخ امان اللہ کلال لاہوری رح	"
۱۲۶	شیخ امین رح	"
۱۲۷	سید انور رہتاسی رح	"

ب

۱۲۸	میاں بختاور شاہ ہرل۔ ساکن ہرلانوالی رح	"
۱۲۹	- بخشندہ بیگ خاں فوجدار رح	۲۸۶
۱۳۰	میاں بخشو رح	"
۱۳۱	چوہدری بڈھا نارڑ اگرویہ والہ رح	"
۱۳۲	- بڈھا کھرل روہڑا والہ رح	"
۱۳۳	شیخ براھم رح	"
۱۳۴	شیخ بہادر رح	"
۱۳۵	بی بی بھرائی رح	"

Marfat.com

۱۳۶ میاں بجھکھا ۲۸۶

۱۳۷ شیخ بناہ رح

۱۳۸ بابا پوستی دھلو تلہاندی

۱۳۹ سید پھلے شاہ رح ساکن سارا سیداں

۱۴۰ شیخ پیر محمد غریب نواز ساکن جگہ شریف

ت

۱۴۱ شیخ تاج الدین رح

ج

۱۴۲ مرزا جلال بیگ رح

۱۴۳ چوہدری جمال تارڑ

۱۴۴ میاں جمال ملکہ والے رح

د

۱۴۵ بی بی حبیبت رح

۱۴۶ شیخ دانیال رح

۱۴۷ شیخ دیوان

۱۴۸ شیخ دیوان دھلوی

۱۴۹ شیخ دیوان الموسوی

۱۵۰ شیخ دیوان ظفر

Marfat.com

ت

۱۵۴	شاہ حبیب مارگرہ والے رح	۲۸۹
۱۰۰	شیخ محسن رح	//
۱۰۰	سیال شکر جھام والے رح	//
۱۰۵	شاہ حسین رح	۲۹۰
۱۰۵	شیخ [illegible]	//
۱۰۵	حافظ حیات رح	//
۱۰۶	[illegible] گردیہ والے رح	//
۱۰۶	[illegible] ساگری والے رح	//

خ

۱۰۳	[illegible]	//
۱۰۳	[illegible] ساکن ہرلانوالی	//
۱۰۶	[illegible]	//
	[illegible]	//
	[illegible]	//
	[illegible]	//
	[illegible]	//

د

۱۰۰	[illegible] گردیہ والے رح	۲۹۰
	[illegible]	//

Marfat.com

۱۷۲ شیخ درگاھی ح

۱۷۳ شیخ درگاھی ثانی ح

۱۷۴ شیخ دسوندھی بجار ح

۱۷۵ چوہدری دلیل تاؤر اگرو بہ لہ ح

۱۷۶ سید تھیر شاہ دیبڑا ا ا

۱۷۷ ھیال ڈینا ح

۱۷۸ ل

۱۷۹ ل

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

Marfat.com

	باب ... سپاہی شاہ نادون والہ رح	۲۹۴
	شعاد شخال راجپوت رح	"
	... سدا سکھ گوندل رح	"
	...	۲۹۵
	...	"
	...	"
	...	"

۲۰۹ شیخ صدیق محمد مدرح

ضلع

۲۱۰ شیخ [illegible]

ع

۲۱۱ [illegible]

۲۱۲ [illegible]

۲۱۳ [illegible]

۲۱۴ [illegible]

۲۱۵ [illegible]

۲۱۶ [illegible]

۲۱۷ [illegible]

۲۱۸ [illegible]

۲۱۹ [illegible]

۲۲۰ [illegible]

۲۲۱ [illegible]

۲۲۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

		عظیم الدین	۲۹۹
		غلام رسول بینڈ ساکن دڈیالہ سندھواں	〃

غ

۲۳۰	میاں	غلام حسین مہمول زئی قصوری رح	〃
۲۳۱	-	غلام [illegible] خان شمس زئی رح	۳۰۰
۱۳۲	-	غلام فرید دلال شتران رح	〃
۲۳۳	میاں	غلام محمد ثانی رح	〃
۲۳۴	میاں	غلام محمد ثالث رح	〃
۲۳۵	میاں	غلام مصطفےٰ خاں رح	〃

ف

۲۳۶	حافظ	فاضل رح	〃
۲۳۷	بابا	فاضل شاہ نادون والہ رح	〃
۲۳۸	بی بی	فاطمہ رح	〃
۲۳۹	حاجن	فاطمہ رح	〃
۲۴۰	شیخ	فتح محمد رح	۳۰۱
۲۴۱	بابا	فقیر اللہ رح	〃
۲۴۲	بی بی	فہیم النساء رح	〃
۲۴۳	شیخ	فیض اللہ دزی رح	〃

ق

۲۴۴	شیخ	قادر پیر سوہدروی رح	〃
۲۴۵	شیخ	قائم رح	〃

Marfat.com

ق

۲۴۶	شیخ قدوۃ الاتقیاء رح	۱
۲۴۷	بی بی قیامو رح	،،

ک

۲۴۸	شیخ کبیر رح	،،
۲۴۹	کبیرا قوال نوشہروی	۲
۲۵۰	سید شاہ کلیم اللہ جہانپوری رح	
۲۵۱	میاں کھیون شاہ چاہلانوالہ	

گ

۲۵۲	شیخ گل محمد بن شیخ احمد رح	
۲۵۳	چوہدری گل محمد بن ابوالخیر تارڑ اگریہ والا رح	،،
۲۵۴	چوہدری گل محمد بن سلیم تارڑ اگریہ والا رح	۳۰۳

ل

۲۵۵	شیخ لعل ثانی	

م

۲۵۶	چوہدری نانک تارڑ اگریہ والا رح	،،
۲۵۷	سید محمد شاہ رح	،،
۲۵۸	میاں محمد یوسف شاہ چوہانیاں والا رح	
۲۵۹	حکیم محمد حسن زمان خان لاہوری رح	
۲۶۰	میاں محمد حکیم الدین رح	۳۰۱
۲۶۱	شیخ محمد رح	،،
۲۶۲	میاں محمد اعظم رح	،،

Marfat.com

۲۶۴	میاں	محمد اعظم ولد فتح	۳۰۴
۲۶۵	چوہدری	محمد امین ولد گلاب دیوان	〃
۲۶۶	حاجی	محمد امین	〃
۲۶۷	میاں	محمد حاجی گلبوٹیاں والا	〃
۲۶۸	میاں	محمد حسین چک گلاں والا	۳۰۵
۲۶۹	شیخ	محمد حیات انصاری جالندھری	〃
۲۷۰	میاں	محمد خان قصوری	〃
۲۷۱	میاں	محمد دوست	〃
۲۷۲	میاں	محمد زمان چیچنیاں والا	〃
۲۷۳	سلطان	محمد زمان خان کھرل میرپوری	〃
۲۷۴	میاں	محمد عظیم شیددی	〃
۲۷۵	شیخ	محمد عظیم ساکن جھناں جھول	۳۰۶
۲۷۶	شیخ	محمد عظیم ککے زئی نائب فوجدار پسرور	〃
۲۷۷	میاں	محمد فاضل ہرل ساکن ہرلانوالی	〃
۲۷۸	میاں	محمد قاسم ہیلاں	〃
۲۷۹	شیخ	محمد کالے	〃
۲۸۰	حکیم	محمد مراد لاہوری	〃
۲۸۱	میاں	محمد مہدی	〃
۲۸۲	میاں	محمد میاں گوئی	〃
۲۸۳	شیخ	مراد علی	〃

Marfat.com

۲۸۶	-	مزار کھول دینا والا رح	۳۰۷
۲۸۷	حافظ	مزار بالائی والا رح	〃
۲۸۸	شیخ	[illegible]	〃
۲۸۹	[illegible]	[illegible]	〃
۲۹۰	شیخ	[illegible]	〃
۲۹۱	شیخ	[illegible]	〃
۲۹۲	میاں	[illegible]	〃
۲۹۳	شیخ	[illegible]	〃
۲۹۴	شیخ	[illegible]	〃
۲۹۵	شیخ	[illegible]	〃
۲۹۶	میاں	[illegible]	〃
۲۹۷	مرزا	[illegible]	〃
۲۹۸	[illegible]	[illegible]	〃
۲۹۹	-	[illegible]	〃
۳۰۰	[illegible]	[illegible]	〃

(ب)

Marfat.com

۳۰۴	شیخ	نتھورہ	۳۰۹
۳۰۵		نصراللہ خاں گکھڑ (پیر پوری)	〃
۳۰۶	سید	نصراللہ شاہ خوارزمی سوہدروی	۳۱۰
۳۰۷	شیخ	نظرہ	〃
۳۰۸	شیخ	نکا رہ	〃
۳۰۹	میاں	نورہ	〃
۳۱۰	سید	نورشاہ خوارزمی سوہدروی	〃
۳۱۱	میاں	نورمحمد چونریاں والا	〃
۳۱۲	میاں	نورمحمد بن شیخ احمد	〃
۳۱۳	شیخ	نورمحمد ثانی	〃
		کتابیات	۳۱۱
		فہرست رسائل و جرائد	۳۲۱
		دستخط مولف و کاتب	〃
		تکملہ در حالات شاہ عبدالغفور	۳۲۳

Marfat.com

فہرستِ مفصل

مضامین کتاب معارف الابرار حصہ سوم از تذکرۃ النوشاہیہ
جلد سوم رکن کتاب شریف التواریخ ۔ از تصنیف خادم اہل اللہ
فقیر سید ابو الظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی
برخورداری سلمہ نیالوی عافاہ اللہ تعالیٰ

مقدمہ کتاب ۲

۱۔ میر احمد خاں فوجدار گجراتی رح ۳

حکومتِ گجرات ″

بندہ بہادر سے جنگ کرنا ″

گجرات کی آبادی کا ذکر ۴

۲۔ شیخ احیا سہروردی رح ۹

۳۔ حافظ ادریس متدا کنبوہی رح ۱۰

اعتقاد و ادب ″

واقعۂ وفات ″

تاریخ وفات ″

مادۂ تاریخ ″

۴۔ میاں اسلام تارڑ الروپیہ ۱۱

واقعہ بیعت ″

اولاد ″

Marfat.com

۵۔	حافظ اسمٰعیل سیکھمی رح	۱۲
	وفات ومدفن	〃
۶۔	میاں الہ داد رہتاسی رح	۱۳
۷۔	شیخ الہ داد مجذوب لاہوری رح	۱۴
	مجذوبانہ حالات	〃
	مرتبہ خواص	〃
۸۔	شیخ امام علی شاہ رح	۱۶
۹۔	آغا بداغ بیگ رہتاسی رح	۱۷
۱۰۔	میاں بدرو رہتاسی رح	۱۸
۱۱۔	میاں بولا رہتاسی رح	۱۹
	اولاد	〃
۱۲۔	شیخ بیگ مجنوں آبادہ والا رح	۲۰
۱۳۔	سید مرزا جان علوی دہلوی رح	۲۱
	نام ولقب	〃
	نسب نامہ	〃
	خاندانی حالات	〃
	بیعت وخلافت	〃
	ترک منصب وجاہ	〃
	آداب شناسی	〃
	کلمات طیبات	〃
	لطیفہ ۱	۲۳

Marfat.com

	[illegible]	۲۳
	[illegible]	۲۴
	[illegible]	〃
	[illegible]	〃
	[illegible] وفات	۲۵
	[illegible] ئے تاریخ	〃
۱۴	[illegible] جسیت رائے امین آبادی	۲۶
	[illegible] رتوں کو رخ کرانا	〃
	[illegible] ل کو گرفتا	〃
۱۵	[illegible] فرخار خسروی	۲۸
۱۶	[illegible] ہوائی [illegible]	۲۹
۱۷	[illegible] جیون شاہ خوارزمی [illegible]	۳۰
	[illegible] وفضل	〃
	[illegible] یسوں کی [illegible]	〃
	[illegible] ات	〃
	[illegible] رے خیال [illegible]	〃
	[illegible] رے خیال کی [illegible] غائب ہو جانا	۳۱
	[illegible] طان کا [illegible]	〃
	[illegible]	〃
	[illegible]	〃
	[illegible]	۳۲

Marfat.com

۱۸	میاں حاجی سہیلہ والے رح	۳۳
۱۹	میاں حسن محمد جھنگی والے رح	۳۴
	شجرہ فقرائے میاں حسن محمد صاحب	〃
۲۰	شیخ حسین خاں لاہوری رح	۳۶
	شیخ کا فراق	〃
	زمانہ حیات	〃
۲۱	نواب خان بہادر اجودھی رح	۳۷
۲۱	میاں خدا بخش [illegible] رح	۳۸
۲۳	میاں خوشحال [illegible] رح	۳۹
	زمانہ وفات	〃
۲۴	میاں خوشحال ترقیوی رح	۴۰
	واقعہ بیعت	〃
	یاران طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
۲۵	شیخ دانا سیالکوٹی رح	۴۱
۲۶	بابا دتے شاہ تھیہ والے رح	۴۲
	شجرہ فقرائے بابا دتے شاہ تھیہ والے	〃
۲۷	شیخ درگاہی اٹاوی رح	۴۳
	ترک ملازمت	〃
	زمانہ حیات	〃
	اٹاوہ کی آبادی کا ذکر	〃

1304987

Marfat.com

۲۸ میاں دلاور شاہ ھرل رح

اولادِ نوشاہِ عالیجاہ رح نے آپ کی حمایت کی۔

اپنے جدِ امجد کے روضہ کی تعمیر

شجرہ شریف

اولاد

یارانِ طریقت

زمانہ وفات

شجرۂ فقرائے میاں دلاور شاہ رح

۲۹ بی بی دوستی کی اولاد

زمانہ وفات

۳۰ شیخ دلھ

واقعہ

۳۱ بابا [illegible]

[illegible]

۳۲ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

۳۶	چوہدری شادمان اگروئیہ	۵۶
	زمانہ حیات	〃
۳۷	میاں شاہ محمد لاہوری رح	۵۸
	اخلاق	〃
	غیبی امداد پانا	〃
۳۸	حضرت سید شاہ نظام برخورداری سابسفیالوی رح	۵۸
	اولاد	〃
۳۹	شیخ شکراللہ مارہروی رح	۵۹
	خدماتِ مرشد	〃
۴۰	شہمیر اقوال نوشہروی رح	۶۰
	اولاد	〃
	زمانہ حیات	〃
۴۱	سید شیر محمد برخورداری سابسفیالوی رح	۶۱
	مطالعہ کتب کا شوق	〃
	اولاد	۶۲
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۲	میاں شیر محمد گورھایہ والا رح	۶۳
	مزار کا منتقل ہونا	〃
	اولاد	〃
	شجرہ اولاد میاں شیر محمد تارڑ گورھایہ والا رح	〃

Marfat.com

مسیاں صابر شاہ سوہدروی رح	۶۵
ذکر حبس دم	〃
گنج رسول	〃
وفات کے بعد کرامت	۶۶
اولاد	〃
یاران طریقت	〃
مدح شریف	〃
زیارت	۶۷
علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح	۶۸
نام و نسب اور وطن	〃
ولادت و تربیت	۶۹
تحصیل علوم	〃
عہدہ و محویل خزانہ	〃
بیعت طریقت	〃
تجلیات کا شہود	〃
ترک ماسوی اللہ	〃
صفائے قلب کا حصول	〃
آداب شناسی رسالت	〃
ایک غلطی کا ازالہ	〃
زیارت سرکار	〃
شعر گوئی	〃

Marfat.com

خان آرزو سے دوستی	۷۶
علامہ صداقت کنجاہی رح مورخوں ۔ ادیبوں اور شاعروں کی نظر میں	″
تصنیفات	۸۳
تذکرہ نگاروں کی بعض غلطیاں	۸۷
مضامین بلند اختیار کرنے کی وجہ	۸۸
کتاب کے متعلق صداقت کی اپنی رائے	۸۹
تواقب المناقب کی صنائع و بدائع	۹۰
صنعت براعت الاستہلال	″
صنعت غیر منقوط	۹۱
صنعت منقوط	۹۲
صنعت خیفا	۹۳
صنعت حقلیہ مستوی	″
صنعت منفصل	۹۵
صنائع خمسہ	″
صنعت گل سہ برگہ	۹۶
شوشہ اشعار	″
رقعات	۹۹
رقعہ اول	″
رقعہ دوم	۱۰۰
تواقب المناقب کے چند قلمی نادر نسخے	″
یاران طریقت	۱۰۲

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۰۳

مادہ ہائے تاریخ "

۴۵ میاں ضیاء اللہ جامکی والے ۱۰۴

بیعت طریقت "

وطن ۱۰۵

جامکے چیمہ کی آبادی کی تاریخ "

" ۱۰۷

یاران طریقت ۱۰۸

سوانحات "

تاریخ وفات "

ظلعہ تاریخ از آلاحمد "

مادہ تاریخ "

۴۶ منشی طالع یار ۔ ع از شمع عالم ۱۰۹

اصفیات "

تاریخ وفات "

مادہ تاریخ "

۴۷ میاں طاہ شاہ صاحب ۱۱۰

۴۸ شیخ عبدالجلیل صاحب "

مقام ہدایت "

مجدد ذوق "

عشق حقیقی "

Marfat.com

دستخط ۱۱۲

زمانہ وفات "

میاں عبدالحکیم ہرل رح ۱۱۳

تملک نامہ "

اولاد ۱۱۴

حاجی عبدالرحمٰن پنیاری رح ۱۱۵

ریاست جموں میں سکونت "

علاقہ پشاور کا سفر کرنا "

کرامات "

تیز تاثیر ہونا "

زین کا طے کرنا " ۱۱۶

سیف زبان ہونا "

اولاد "

یارانِ طریقت "

زمانہ وفات "

مولانا عبدالرحیم سدا کنبووالے رح ۱۱۷

مدح نوشاہ عالیجاہ رح "

تاریخ گوئی ۱۱۸

زمانہ حیات ۱۱۹

شیخ عبدالسلام سوہدروی رح ۱۲۰

اولاد "

Marfat.com

	تاریخ وفات	۱۲۰
	قطعہ تاریخ	〃
	مادہ تاریخ	〃
۵۴	شاہ عبدالغفور حالندھری ؒ	۱۲۱
	واقعہ بیعت	〃
	فتوحات	〃
	تعمیر روضہ حضرت نوشہ و سچیار صاحب ؒ	۱۲۴
	〃	
	دارالارشاد	۱۲۵
	جالندھر کی آبادی کی تاریخ	〃
	کرامات	۱۲۶
	خزینہ غیب سے دینا	〃
	درخت نے تعظیم کی	〃
	ایک دیوانہ کا صحت پانا	۱۲۷
	وجدی تاثیر	〃
	اولاد	〃
	یاران طریقت	〃
	وصال	〃
	تاریخ وفات	〃
	قطعہ تاریخ از انوار اللہ	〃

Marfat.com

	مادہ ہائے تاریخ	۱۳۰
	سجادہ نشینانِ درگاہِ غفوریہ	〃
	مدفن	〃
	شجرہ فقرائے شاہ عبدالغفور حالندھری رح	۱۳۱
۵۴	شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح	۱۳۲
۵۵	میاں عبدالکریم دہلوی رح	۱۳۳
	زمانہ حیات	〃
۵۶	شیخ عبدالکریم سدوکنبوی رح	۱۳۴
۵۷	شیخ عبدالکریم لاہوری رح	۱۳۵
	گوشہ نشینی	〃
۵۸	شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح	۱۳۶
	علاقہ راولپنڈی میں رونق افروز ہونا	〃
	یارِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	۱۳۷
	نقشہ مزارات احاطہ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح	〃
۵۹	میاں عبداللہ دہلوی رح	۱۴۰
۶۰	حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوری رح	۱۴۱
	شجرہ نسب	〃
	خاندانی حالات	۱۴۲

Marfat.com

ذاتی حالات	۱۴۲
بتسیم پروری	〃
حکیم شیخ عبداللہ شعاعی کی نظر میں	۱۴۳
زمانہ حیات	۱۴۴
چوہدری عبدالواحد تارڑ ساہنڈیالوی رح	۱۴۵
حضرت نوشہ صاحب کی زیارت	〃
دیوان مقرر ہونا	〃
اذکار واذکار اور اخلاق	۱۴۶
کرامت	〃
بارش میں خشک رہنا	〃
اولاد	〃
زمانہ وفات	〃
شیخ عثمان قصوری رح	۱۴۷
کرامات	۵
ایک مخالفت کرنے والا قتل ہوگیا	〃
کشف قلوب	〃
تصرف	۱۴۸
وحدۃ حالت	〃
اولاد	〃
یاران طریقت	۱۴۹
سماع شریف	۱۵۰

Marfat.com

	زمانہ حیات	۱۵۱
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	۱۵۲
	شیخ عثمان قصوری رح کی اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
۶۳	شیخ عثمان جمال لاہوری رح	۱۵۳
۶۴	شیخ علی فقیر پشاوری رح	۱۵۴
	پابندی شریعت	〃
	زمانہ وفات	〃
۶۵	مولوی شیخ اللہ کیلانی رح	۱۵۵
۶۶	مہر حوض لاہوری رح	۱۵۶
	زمانہ وفات	〃
۶۷	میاں غلام حسین لاہوری رح	۱۵۷
	واقعہ بیعت	〃
	کرامت	۱۵۸
	شاہ کی تاثیر	〃
	زمانہ وفات	〃
۶۸	میاں غلام رسول قریشی بانگوی رح	۱۵۹
	شجرۂ نقرائے میاں غلام رسول	〃
۶۹	مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والے	۱۶۰
	قصیدہ غوثیہ کا درد	〃
	شغل سلطان النصیر	〃

Marfat.com

تصنیف	۱۶۰
شجرہ نقرائے خواجہ غلام محمدؒ	〃
۷۰ میاں غلام محمد لاہوری ؒ	۱۶۱
رقتِ قلب	〃
۷۱ میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی ؒ	۱۶۲
نام ولقب	〃
اوصاف واخلاق	〃
نظام آباد کی آبادی کا ذکر	〃
کرامت	۱۶۳
بازکا واپس لانا	〃
تصنیفات	۱۶۴
رسالہ تصوف	〃
قصہ ہیر و رانجھا	〃
قصہ مرزا و صاحباں	〃
شجرہ شریف خاندان قادری بدشاہی	
سیحرفی کے اشعار	
باراں ماہ	۱۷۰
یارانِ طریقت	۱۷۱
وصیت	۱۷۲
تاریخ وفات	۱۷۴
مدفن	

Marfat.com

مادہ ہائے تاریخ ۱۷۴

نقشہ خانقاہ میاں صاحب ۱۷۵

اسمائے اہل مزار ات "

۷۲ میاں غلام مصطفےٰ جھنگی والے ؒ ۱۷۶

اولاد "

یارانِ طریقت "

زمانہ وفات "

شجرۂ فقرائے میاں غلام مصطفےٰ جھنگی والے ؒ ۱۷۷

۷۳ دانا فاضل شاہ قلندر لاہوری ؒ ۱۷۸

ولادت و تربیت "

بیعت طریقت "

ریاضت و مجاہدہ "

حصولِ کمالات "

مطالعہ کتب ۱۷۹

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات ۱۸۰

عمارتِ مزار "

سلسلہ سجادگی ۱۸۱

شجرۂ فقرائے دانا فاضل شاہ قلندر لاہوری ؒ "

۷۴ شیخ فتح محمد چشتی لاہوری ؒ ۱۸۳

زمانہ وفات ۱۸۴

Marfat.com

۷۵	مولانا فتح محمد کاتب رح	۱۸۵
	دستخط پندنامہ سعدی رح	"
	دستخط زرّادی	"
	دستخط شرح عقاید	"
	دستخط حاشیہ خیالی	۱۸۶
	دستخط گلستانِ سعدی رح	۱۸۷
۷۶	مولانا فدا لاہوری رح	۱۸۹
	تصنیف	"
۷۷	شیخ فیض بخش امین آبادی رح	۱۹۱
	دریائے ستلج پر جانا	"
	اولاد	"
۷۸	مرزا قادر شاہ لاہوری رح	۱۹۲
	کرامت	"
۷۹	مرزا قافشال خاں دہلوی رح	۱۹۳
	زمانہ حیات	"
۸۰	میاں کرم قلی لکھنوالی رح	۱۹۴
	مدح و توصیف	"
	اولاد	۱۹۵
	یارانِ طریقت	"
	زمانہ وفات	"
	شجرہ فقرائے میاں کرم قلی رح	"

Marfat.com

۸۱	حضرت سید کمال محمد نوشاہی برخورداری سابلپوری ؒ	۱۹۶
	دستخط نام حق	"
	دستخط محمود نامہ	"
	دستخط دم حق	۱۹۷
	دستخط پند نامہ عطار	"
	دستخط عزیز نامہ	۱۹۸
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
۸۲	میاں گولا قوال لاہوری ؒ	۱۹۹
	زمانہ حیات	"
۸۳	مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری ؒ	۲۰۰
	شجرہ طریقت کی تحقیق	
	مندرجہ ذیل اختلافات کی تحقیق ہوئی	۲۰۱
	پہلا شجرہ	
	مصدقہ شجرہ	
	زمانہ حیات	
۸۴	شیخ لعل شاہ فقیر ؒ	۲۰۲
	شجرہ فقرائے شیخ لعل شاہ فقیر ؒ	"
۸۵	میاں لعل شاہ گاجر گولیہ ؒ	۲۰۳
	مطالعہ کا شوق	"

Marfat.com

	تحریر تالیف	۲۰۳
	ولادت	〃
	اسباب تحریر تالیف	۲۰۴
	اسامی تصانیف	〃
	نسب بمبارت	〃
	نسب بتاریخ	〃
۱۶	تذکرہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح	۲۰۵
۸۷	تذکرہ بابا فرید گنج شکر رح	۲۰۶
	تاریخ پیدائش	〃
	ولایت مادر زاد	〃
	بسم اللہ طریقت	۲۰۷
	جھنگی شریف کی سکونت	〃
	زہد و ریاضت	۲۰۹
	وجد و حالت	〃
	مقام قطبیت	〃
	کرامات	〃
	تصرف	〃
	روزینہ غیب سے ملنا	〃
	ایک ہندو ساحر کا مسخر ہونا	۲۱۰
	ایک شخص کو غرق ہونے سے بچانا	〃
	کشف القلوب	〃

Marfat.com

	چور کا اندھا ہو جانا	۲۱۱
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدحیات	۲۱۲
	تاریخِ وفات	۲۱۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	عرس شریف	〃
	معافی زمین	۲۱۵
	شجرہ فقرائے بابا ماہی شاہ جھنگی والا رح	۲۱۷
۸۸	میاں محمد اکرم سیالوی رح	۲۱۹
	شجرہ فقرائے میاں محمد اکرم سیالوی رح	〃
۸۹	مرزا محمد امین خاں لاہوری رح	۲۲۰
	یارِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۹۰	میر محمد تقی پشاوری رح	۲۲۱
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۹۱	حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی برخورداری سابنیالوی	۲۲۲
	حافظ ربانی صاحب مورخین کی نظر میں	〃

Marfat.com

	تصنیفات	۲۲۴
	اولاد	۲۲۴
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۹۱	میاں محمد زمان دولا بھڑ والے رح	۲۲۵
	ولادت	〃
	وفات	۲۲۶
۹۲	حاجی محمد شریف جگدیوی	۲۲۷
	تصنیف نامہ	〃
	تاریخ ولادت	۲۲۸
	پنجاب میں وارد ہونا	〃
	سبب طریقت	〃
	تصنیف تاریخ	〃
	تصنیف کمال	〃
	اولاد	〃
	یادگار طریقت	〃
	مناقب حاجی صاحب	〃
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرہ حاجی صاحب	〃
	یادگار تصویر	〃

Marfat.com

	واقعہ شہادت	۲۳۲
	اولاد	〃
۹۰	حافظ محمد صدیق رہتاسی رح	۲۳۳
	زمانہ حیات	〃
۹۱	خواجہ محمد عاقل گکڑ منج دالر رح	۲۳۴
	شجرہ نسب خواجہ محمد عاقل رح	〃
۹۲	حضرت سید محمد عظیم نوشاہی برخوردری رح	۲۳۵
	سفر شاہجہان آباد	〃
	مطالعہ کتب	〃
	دستخط جنت الفردوس	۲۳۶
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
۹۸	شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری رح	۲۳۷
	نسب نامہ	〃
	ہندوستان میں ورود	〃
	افادات سلوک و تصوف	〃
	مشائخ کرام کی زیارتیں اور استفادہ	۲۳۸
	نوشاہی سلسلہ میں مرید ہونا	۲۳۹
۴۱	تفصیلی حالات	
۴۲	تحصیل علوم	
	طریق سلوک	

Marfat.com

سیر اور زیارات مشائخ	۲۴۳
اخلاق و کمالات	۲۴۵
عطیات شاہی سے پرہیز	۲۴۷
سلسلہ درس و تدریس	〃
لاہور میں تشریف فرما ہونا	۲۴۸
کرامات	〃
ایک نابینا کا بینا ہونا	۲۴۹
ایک عیسائی کا مسلمان ہونا	〃
وفات کے بعد کرامت	۲۵۰
تصنیفات	〃
شرح غوثیہ بخاری	۲۵۱
رسالہ اصول حدیث	〃
رسالہ در بیان کسب سلوک و بیان طریقت و حقیقت	〃
رسالہ ذکر حبہ	۲۵۲
ترجمہ قصیدہ غوثیہ شریف فارسی	〃
اسرار التوحید عربی	〃
حاشیہ قرآن مجید	〃
اولاد	〃
یاران طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	〃

Marfat.com

۹۹	حافظ محمد مخدوم رہتاسی رح	۲۵۵
	زمانہ وفات	"
۱۰۰	بی بی معروفہ رح	۲۵۶
	تقوٰے	"
	عشقِ حقیقی	"
	کشف وکرامت	"
	زمانہ وفات	"
۱۰۱	شیخ محمود لاہوری رح	۲۵۷
	خدمات مرشد	"
	واقعہ وفات	"
	تاریخ وفات	"
۱۰۲	ہبتہ منی رام رہتاسی رح	۲۵۸
	زمانہ وفات	"
۱۰۳	سید میر کلاں پیر گیلانی رکھیاہی رح	۲۵۹
	واقعہ بیعت	"
	علاقہ پوٹھوہار میں ورود	۲۶۰
	رکھیاہ میں سکونت	"
	کرامات	"
	فتوحِ غیبی	"
	مردہ کا زندہ ہونا	"
	یارانِ طریقت	۲۶۱

Marfat.com

	زمانہ وفات	۲۶۱
	شجرہ فقرائے سید میر کلاں پیر رح	″
۱۰۴	میاں نانک گجراتی رح	۲۶۲
	زمانہ حیات	″
۱۰۵	میاں نگا دہلوی رح	۲۶۳
۱۰۶	بابا نوبہار شاہ رح	۲۶۴
	شجرۂ فقرائے بابا نوبہار شاہ رح	″
۱۰۷	سید نور اللہ سامانوی رح	۲۶۵
	زمانہ وفات	″
۱۰۸	میاں نور محمد لاہوری رح	۲۶۶
	کاشتکاری	″
۱۰۹	شیخ ہدایت اللہ سفتون رح	۲۶۷
	غزلیں اور رنجتے	″
۱۱۰	میاں ہرنی شاہ ستر قصوری رح	۲۷۲
	تاریخ ولادت	۲۷۳
	وجہ تسمیہ	
	علم و فضل	
	کرامت	
	ایک جنگل پر غیرت	
	کتابی شوق	۲۷۴
	دستخط ارشاد الطالبین	
	دستخط تیسیر الاحکام	۲۷۵

Marfat.com

	دستخط شرح قصیدہ امالی	۲۷۵
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تبرکات	۲۷۶
	تاریخِ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
	برکاتِ مزار شریف	"
	سلسلہ شریف	"
۱۱۱	حاجی یار بیگ جلال آبادی رح	۲۷۸
	بلندیِ استعداد	"
	خدماتِ مرشد	"
	تاریخ وفات	۲۷۹
	مادۂ تاریخ	"
۱۱۲	شیخ یار محمد لاہوری رح	۲۸۰
	زمانہ وفات	"
۱۱۳	شیخ یعقوب منصبدار لاہوری رح	"
	زمانہ وفات	۲۸۱
	تکملہ	۲۸۳
	کتابیات	۳۱۱
	دستخط مصنف و کاتب	۳۲۱
	تکملہ در حالات شاہ عبدالغفور	۳۲۳
	تعلیقات	۳۸۱

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ سوم

المتعلق بہ

معارف الابرار

اس میں

اُن بزرگوں کے حالات لکھے گئے ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخش رح
کے سلسلہ فقر میں نسبتاً پشت گذرے ہیں۔ یعنی حضور
کے مریدوں کے مرید تھے۔ بترتیب حروف تہجی
تذکرہ کیا گیا ہے۔

از تصنیف

خادم آل محمد فقیر ابوالظفر سید شریف احمد شرافت رضا شاہی عفی عنہ
مقیم آستانہ عالیہ رضا شاہی سادھنا پال نزد نیلی گنبد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی.

کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کا یہ تیسرا حصہ ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات و مقامات وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ جو شیخ الاسلام حضرت حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قادری قدس سرہ العزیز کے سلسلہ فقر امیں تیسری پشت میں۔ یعنی مریدوں کے مریدوں کے مرید ہیں۔ اس حصہ کا نام "معارف الابرار" رکھا گیا ہے۔ اور ناظرین کی سہولت کے واسطے بترتیب حروف تہجی ان کے احوال لکھے گئے ہیں۔ تاکہ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔ اللہ کریم عز اسمہٗ اس کتاب کو بخیر و خوبی زیور تکمیل سے آراستہ فرماوے اور بزرگان دین کی طفیل مجھ کو سعادت دارین سے مفتخر و مشرف فرماوے۔ آمین

سید شرافت نوشاہی اصلح اللہ حالہٗ و مآلہٗ

آستانہ عالیہ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف
تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ پنجاب۔
جمعہ ۱۷ ذیقعد ۱۳۹۰ھ
۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء
۲ ماہ بنگ سمت ۲۰۲۷ء

Marfat.com

۳

الف

(۱)

احمد خاں

میر احمد خاں فوجدار گجراتی رح

آپ بعہد حکومت مغلیہ ہندہ فوجداری پر فائز تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی برخورداری سا ہنپالوی رح کے مرید ہو کر کمالات ولایت سے بہرہ ور ہوئے شہر گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

حکومت گجرات

آپ ہمیشہ چاہتے تھے۔ کہ مرشد صاحب رح کو اپنے پاس رکھ کر ان کی خدمات انجام دیں کتاب چار باغ پنجاب سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ میر احمد خاں سلطان فرخ سیر بادشاہ کے زمانہ سلطنت میں رجب ۱۱۲۷ھ (جولائی ۱۷۱۵ء) سے لے کر ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ (فروری ۱۷۱۹ء) تک گجرات کے حاکم رہے۔

بندہ بہادر سے جنگ کرنا

۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء میں فرخ سیر بادشاہ۔ جب جہاندار شاہ کو شکست دے کر تخت دہلی پر متمکن ہوا۔ تو بندہ بہادر سکھ نے کوہستان سے نکل کر بعد اپنے ساتھیوں کے ہوا ہی تاخت تاراج شروع کر دی۔ کئی ضلعوں پر قابض ہو گیا بادشاہ نے جب یہ خبر سنی تو عبدالصمد خاں دلیر جنگ کو لاہور کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور بندہ مذکور کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ نواب نے سب پرگنوں کے زمینداروں کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا۔ مدتوں گھمسان کی لڑائی رہی وغیرہ

لہ ذکر دیوشاہی فصلی اسفزاف ۱۲۹۰ھ شرافت۔

Marfat.com

قانونگوئے گجرات نے ان کاردارروں کے نام لکھے ہیں جن میں سب سے سرفہرست میر احمد خاں فوجدار کا نام نامی ہے۔

"چنانچہ تمامی کاردران پرگنات خصوص میر احمد خاں فوجدار حیکلہ گجرات ۔ و ارادت مند خاں حاکم ایمن آباد ۔ و نور محمد خاں از اورنگ آباد و پرسرور ۔ و سہراب خاں فوجدار و سنتوکھ رائے قانونگوے پرگنہ کلانور الخ" [۲]

سنہ ۱۱۳۰ھ میں لعبد رفیع سیری قتل ہو گیا۔

گجرات کی آبادی کا ذکر | چند مورخین کے قول گجرات کی آبادی کے متعلق یہاں لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی سجان رائے بٹالوی خلاصۃ التواریخ فارسی میں لکھتا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ دوابہ جو نسبت میں گجرات ایک حصہ ہے جو محمد اکبر بادشاہ کے عہد حکومت میں آباد ہوا۔ سیالکوٹ کے پرگنہ سے کچھ دیہات جدا کر کے علیحدہ پرگنہ مقرر کیا گیا۔ شریف میں، میں قصبہ میں چنداں رونق نہ تھی۔ جب حضرت شاہ دولہ رحمۃ نے، میں قصبہ میں سکونت اختیار کی۔ تالاب۔ کنوئیں۔ اور مسجدیں ہوائے۔ اور بندی چناب جو کوہ کشمیر کی طرف سے آکر شہر کو نقصان پہنچاتی تھی۔ اس پر پل باندھا۔ تو اس شہر کی رونق اور آبادی بڑھ گئی [۳]

۲۔ یہ تمام علاقہ سیالکوٹ میں داخل تھا۔ اور قوم جٹ وڑائچ اس پر قابض تھے۔ سنہ ۳۷ اور بقولے سنہ ۴۲ جلوس والا میں جب کہ بادشاہ وقت لاہور سے کشمیر کی سیر کو جا رہے تھے۔ جب دریائے چناب سے گذرے تو گوجروں نے قوم جٹ وڑائچ کے ظلم کی شکایت کی۔ ان کے حصے آئے۔ وہ مواضعات جو گوجروں کی زمینداری سے خلق رکھتے تھے جدا کر کے ایک پرگنہ علیحدہ نام گجرات

---

[۲] جار باخ نسخہ خطی ورق ۵۰ [۳] خلاصۃ التواریخ صفحہ ۔ شریف۔

Marfat.com

موسوم کیا۔ چھوٹا سا قلعہ اور قصبہ آباد کیا۔ اور اتو وڑائچ سے جو کنجاہ میں مشہور ہے برگنہ ھرائ مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ کنجاہ کے پاس ایک بڑا ھرن شکار کیا تھا۔ بادشاہ کی زبان پر گذرا اور یہ سارا کہ ایران کے ھرات میں گھوڑا بے نظیر پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اس علاقہ میں ھرن بے مثل پیدا ہوتا ہے اس تقریب سے اس پرگنہ کا نام ھرات مشہور ہو گیا۔ ۵۴

(۲)

منشی لچھمی نرائن مدیرہ قانونگو نے گجراتی کا کتاب چہار باغ پنجاب فارسی میں لکھا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ ۴۴ سنہ جلوس عالی (اکبر بادشاہ) ۹۹۶ ہجری (۱۵۸۸) میں زمین سیلاب سیدہ میں قصبہ گجرات آباد ہوا۔ چنانچہ یہ مصنف اس کی تاریخ تعمیر کے متعلق ہے

"گجرات سعی اس آباد"

کوجروں کے دیہات پرگنہ سیالوٹ سے جو گجرات سے [illegible]

دو اضلاع کو ملا کر پرگنہ ھیرف نام رکھا دو پرگنوں کی [illegible]

ملک جیتھ نوم پوشہ کھتری کے [illegible]

کی قانونگوئی اس نے [illegible]

سیالوٹ سے اگر گجرات [illegible]

اس کی آبادی کا ذریعہ [illegible]

و ناکہ [illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

خاصہ ۔ پرگنہ ہیرات[۲] پرگنہ شاہجہان پور[۳] ۔ پرگنہ گجرات[۱] گوجروں کی طرف کو کہتے ہیں ۔ پرگنہ ہیرات[۲] قوم ڈراچ جاٹوں کی طرف کو کہتے ہیں ۔ وجہ تسمیہ ہیرات یہ ہے کہ جب حضرت محمد اکبر بادشاہ نے قصبہ کنجاہ کے پاس آہوئے مشکیں شکار کیا، جس کو ہندی میں ہیراھرن کہتے ہیں ۔ ان کی زبان پر گذرا جیساکہ ایران کے ہیرات میں گھوڑا بے نظیر پیدا ہوتا ہے ۔ ایسا ہی اس علاقہ میں ہیراھرن بے مثل پیدا ہوتا ہے اس تقریب سے اس کا نام ضلع ہیرات مقرر کرکے علیحدہ پرگنہ قرار دیا ۔ پرگنہ شاہجہانپور[۳] چند دیہات ہیں جو کہ شاہجہاں بادشاہ کے عہد میں پرگنہ گجرات و ہیرات سے جدا کرکے علیحدہ پرگنہ مقرر ہوا ۔ ۵ھ

مفتی غلام سرور لاہوری نے مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں ۔

"گجرات ۔ پنجاب کے بیچ دواب میں یہ ایک مشہور شہر دریائے چناب کے داہنے کنارے سے آٹھ میل کے فاصلے پر اس سڑک کے قریب جو لاہور سے اٹک کو جاتی ہے آباد ہے ۔ پہلے پہل آبادی اس شہر کی اکبر بادشاہ نے کی شہر پناہ پختہ بنوایا ۔ اور گوجر لوگوں کو جو اس نواح میں غارتگری کیا کرتے ۔ اور خانہ بدوشی پھرا کرتے تھے ۔ یہاں آباد کیا ۔ اور لاکھوں روپیہ کا اس کے شامل کرکے پرگنہ اس کا علیحدہ تجویز فرمایا ۔ اور فوجدار بادشاہی یہاں قائم کرکے اس کو کل علاقہ کا حاکم بنایا ۔ محمد شاہی عہد تک آبادی اس کی بڑی اوج پر تھی ۔ جب سکھوں نے غارتگری شروع کی تو اس کو بھی انہوں نے خوب لوٹا ۔ مکانات جلا دئے ۔ حویلیاں گرا دیں ۔ شہر والوں کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا ۔ تمام لوگ سکھوں کے خوف سے بھاگ گئے ۔ آخر جب صاحب سنگھ نے اس پر قبضہ کر لیا تو وہ اس کی آبادی کی طرف متوجہ ہوا ۔ اور چند سال میں کچھ صورت آبادی کی ظہور میں آئی ۔ رنجیت سنگھ نے دو مرتبہ اس شہر پر یورش کی ۔ پہلی مرتبہ جب یہاں آیا تو بہت سا نذرانہ اور بڑی توپ احمد شاہی

۵ھ چار باغ پنجاب قلمی ورق ۹، شرافت ۔

Marfat.com

جس کو اب لوگ بھنگیانوالی توپ کہتے ہیں لے کر واپس لاہور چلا گیا، دوسرے حملے میں بالکل قابض ہو کر صاحب سنگھ کو محض بے دخل کر دیا۔ رنجیت سنگھ سے پہلے اُس کے باپ چڑھت سنگھ نے بھی اس شہر کا محاصرہ کیا تھا۔ بلکہ اسی محاصرہ کے وقت موت اس کی بھی اسی مقام پر وقوع میں آئی۔ رنجیت سنگھ کی عملداری میں اس شہر کی آبادی ترقی پر تھی۔ اور چونکہ یہاں کے لوگ اکثر لاہور کے دربار میں معزز عہدوں پر نوکر تھے۔ اس لئے حویلیاں بھی یہاں عالیشان بن گئیں۔ دلیپ سنگھ کے اخیر سلطنت کے وقت شیر سنگھ و چتر سنگھ اٹاری والوں نے انگریزوں کے ساتھ یہاں معرکہ آرائی کی۔ اور شکست کھائی۔ ترپن[۵۳] ضرب توپ سکھوں کی انگریزوں کے قبضہ میں آئی۔ رب اس شہر میں ضلع مقرر ہے۔ جو قسمت جہلم سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور صاحب ضلع کے متعلق تیز تحصیلیں خاص گجرات اور کھاریاں و چھالیہ ہیں۔ ضلع کے مقرر ہونے کے بعد آبادی اس شہر کی بڑھ گئی۔ نیا بازار تعمیر ہوا۔ سرکاری مکانات اور کوٹھیاں تیار ہوئیں۔ خاص شہر کی آبادی ایسی بارونق ہے کہ اس علاقہ میں اور کوئی ایسا آباد شہر نہیں ہے ۸۴۰ چھ سو چالیس دکانیں۔ پانچ ہزار آٹھ سو چھیاسی گھر۔ عمارت شہر کی پختہ۔ بارہ ہزار ۱۲۸۹۱ آٹھ سو بیانوے کی مردم شماری۔ احاطہ آبادی کا چار میل مربع۔ دو لاکھ چالیس ہزار ۲۴۰۱۲۰ ایک سو بیس روپیہ کا سالانہ بیوپار ہے۔ پورانی عمارت میں سے قلعہ و بادلی و حمام وغیرہ تعمیر اکبر شاہی اب تک موجود ہے۔ بزرگ مند عزت طلب سفید پوش اہل حرفہ۔ ساہوکار بیوپاری سکونت پذیر ہیں۔ سلائی کا کام یہاں بہت اچھا ہوتا ہے۔ تلوار و کارد وغیرہ آہنی کام یہاں کا بنا ہوا تحفہ مشہور ہے۔ شہر کے شرق کی طرف مقبرہ منیر رحضرت شاہ دولہ دریائی و کارگاہ [illegible] مقبرہ ہے۔ شاہجہاں بادشاہ وقت پر حضرت زندہ ہے عالم گیر اورنگ زیب کے وقت ۱۰۷۶ھ ۱۶۶۵ء میں وفات پائی "شاہ دولا بجنت رسید" تاریخ وفات ہے۔ شاہ مدار، یا کوئی اس کے پیر اور سلسلہ سے وارد یہ تھا۔ ..... رضلع کی آب و ہوا معتدل ہے بیماری ۵۵۱۹۶۴ بیع کی خریف سے اچھی ہوتی ہے۔ کل ضلع کی مردم شماری پانچ لاکھ اکاون ہزار آٹھ سو ترسٹھ

Marfat.com

طول تمام علاقہ ضلع کا ستر میل۔ اور عرض چھتیس میل ہے۔ حد مشرقی کا گوشہ شمالی سرحد ملک مہاراجہ جموں کے ساتھ ملحق ہے۔ اور گوشہ جنوبی ضلع سیالکوٹ سے۔ حد غربی ضلع شاہ پور سے حد شمالی ضلع جہلم سے۔ اور حد جنوبی کا گوشہ شرقی ضلع سیالکوٹ سے۔ اور گوشہ غربی ضلع گوجرانوالہ سے شامل ہے ہیئت اس کی مستطیل۔ تحصیل گجرات اس کے متعلق ہے۔ پانسو ترپن گاؤں۔ اور ۵۵۳ اور پانسو ستاون ۵۵۷ میل مکسر رقبہ۔ دو لاکھ بہتر ہزار دو سو چھ ۲۷۲۲۰۶ روپیہ جمیع محوزہ۔ اور دو لاکھ چوالیس ہزار سات سو اکیاون ۲۴۴۷۵۱ مردم شماری ہے۔ اور تحصیل کھاریاں میں پانسو پینتالیس ۵۴۵ گاؤں۔ پانسو اٹھانوے ۵۹۸ میل مکسر۔ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار آٹھ سو چھہتر ۱۶۸۸۷۶ مردم شماری ہے۔ اور تحصیل بھالیہ کے متعلق تین سو چوبیس ۳۲۴ گاؤں۔ سات سو تینتیس ۷۳۳ میل مکسر۔ ایک لاکھ انسٹھ ہزار پانسو پچپن ۱۵۹۵۵۵ روپیہ جمیع۔ اور ایک لاکھ انتالیس ہزار دو سو چالیس ۱۳۹۲۴۰ مردم شماری ہے۔"

۵ شہ مخرن پنجاب صفحہ ۳۔ شرافت۔

Marfat.com

احیا

شیخ احیا سوہدروی رح

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ رح کے عزیز خلیفوں سے تھے۔ ایک روز اپنے شیخ کے سامنے عرض کیا کہ حضرت شیخ محمد سوہدروی رح جب دریائے چناب سے پار نوشہرہ شریف کی زمین میں جاتے تو بول وبراز نہیں کرتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے انہوں نے فرمایا تم دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ انہوں نے نگاہ کی تو آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی۔ کہ پانچ چھ روز تک ہرگز آپ کو رفع حاجت کی ضرورت ہی نہ ہوئی

کنز الرحمت میں ہے ؎

بفرمود حضرت کہ گردد چناں — نشد پنج شش روز بولش روان

نشد حاجت غائط وبول ہیچ — نشد رود در شکم را ہیچ پیچ [1]

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۵ شرافت

Marfat.com

(۳)

ادریس

حافظ ادریس سدا کنبوی رح

آپ مقبولِ درگاہِ رحمانی۔ حافظِ کلامِ قرآنی تھے۔ آپ کا وطن موضع سدا کنبو ضلع سرگودھا تھا۔ حضرت دیوان ابو الفتح قادری[۱] رح کے پوتے تھے۔ آپ قوم بارتھ زمیندار سے تھے۔ بیعتِ طریقت حضرت سید حافظ عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی برخوردار ری صاحبنیالوی رح سے تھی۔

اعتقاد و ادب | آپ اعتقاد اور ادب میں کامل تھے۔ پیر روشنضمیر کی طرف بوجہ ادب کے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور اُن کے حضور میں کلام بھی نہ کرتے تھے۔ محذوب الاحوال تھے۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"اعتقادے داشت کہ بجانب روئے حضرت صاحب دیدن ممکنوالست۔ در روبروئے حضرت نشستن و سخن کردن قدرت نداشت"[۲]

واقعہ وفات | جسوقت آپ کے مرشد صاحب کا دنیا سے انتقال ہوا آپ اُن کے پاس موجود تھے۔ آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور فرمایا اب حضرت صاحب کے بعد ہمارا جینا بیفائدہ ہے چنانچہ واپس سدا کنبو پہنچ کر آٹھویں روز وفات پا گئے۔[۳]

تاریخ وفات | آپ کی وفات بدھوار کی رات بیسویں رجب ۱۱۳۷ھ ایکہزار ایک سو سینتیس ہجری مطابق چوتھی اپریل ۱۷۲۵ء ایکہزار سات سو پچیس عیسوی کو ہوئی۔ سنہ ساتواں جلوس محمد شاہی تھا۔

مادہ تاریخ "تسبیح خوان" ۱۱۳۷ھ

---

[۱] یہ حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی رح کے بڑے خلیفوں سے تھے۔ ۱۲-۵-۳ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۸۱ شرافت

Marfat.com

(۴)

اسلام

میاں اسلام تارڑ اگروئیہ

والد کا نام تاھا ولد اَتو بن محب علی بن زربخش قوم تارڑ تھا۔ اس کا پردادا چوہدری محب علی حضرت نوشہ صاحب رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ اور اس کا دادا چوہدری اتو تارڑ حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کا مرید تھا۔ آبا و اجداد سے موضع اگرویہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت | یہ پہلے کسی اور شخص کا مرید تھا۔ ایک دن اُس کے واسطے مکھن ندرانہ لے جا رہا تھا۔ راستہ میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری رح کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا اپنے پیر کی باطنی حالت دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ۔ جب دیکھا تو انکشاف ہوا کہ وہ ننانوے اژدہوں سے بڈیاں توڑ رہا ہے۔ چنانچہ یہ اُن کی بیعت سے مشرف ہوا۔ اور ان کی توجہ سے مقبولان درگاہ سے ہو گیا۔ بہت لوگ اس کے حلقہ ارادت میں آئے۔ جو کچھ ندرانہ ہوتا پیر کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ کتاب مذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"ہمیشہ ہر چیز میوہ یا چیز دیگر کہ از مکان آمدہ اول بخدمت حضرت می آورد و خود می خورد۔" [1]

اس کے تین بیٹے تھے خاں، جانی اور گلہ۔

اولاد | اصلی اولاد میں سے صاحبی اللہ [illegible] میاں اسلام تارڑ [illegible]

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳

Marfat.com

(۵)

اسمٰعیل

حافظ اسمٰعیل سیکھمی

آپ حافظ قرآن مجید اور جید عالم تھے یہ سیکھم ضلع سیالکوٹ میں رہتے آپ نے سنا کہ شیخ محمد پناہ نوشاہی گھسوٹی والے، سماع سنتے ہیں۔ آپ اُن کے ساتھ مناظرہ کرنے آئے۔ اُنہوں نے نگاہِ شفقت سے دیکھا۔ تو آپ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ اور آپ اُن کے مرید ہوگئے۔ اسقدر عقیدت رکھتے تھے کہ کالاں وقت سے ہوگئے۔ آپ کہا کرتے تھے۔ کہ جس کو میں کہا ہوں میں تلاش کرتا تھا وہ سرورِ قضمیر کی درگاہ سے ملا [1]

ایکدار رات کو آپ کھیر کا برتن سر پر اُٹھا کر اپنے پیر کی خدمت میں جا رہے تھے۔ راستہ میں شیر رہتا تھا۔ آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ راستہ صاف ہوگیا [2]

وفات و دفن: آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخری رُبع میں ہوئی۔ حکومت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان پر وارن ہیسٹنگز۔ اور لارڈ میکفرسن یکے بعد دیگرے گورنر جنرل تھے۔

آپ کا مزار موضع سیکھم ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ہر سال ماہ مئی کی چھٹی تاریخ کو عرس ہوتا ہے۔

اسوقت ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں آپ کی اولاد میں سے میاں فیروز دین سجادہ نشین ہے۔

---

[1] [2] فیض محمد شاہی قلمی (بیاض) جلد دوم ص ۸۷۵ ۔ شرافت

Marfat.com

(۲)

آلہ داد

میاں آلہ داد رحمتاسی رح

میاں بولا درزی رحمتاسی رح کے خویش واقارب سے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ جمز پہلوان بونشاہی برخوردار ی سابنیاوی رح کے راسخ الاعتقاد مریدوں سے تھے رحمتاسی ضلع جہلم میں سکونت رکھتے تھے۔ [1]

---

[1] تذکرہ بونشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۴۶ شرافت

Marfat.com

(۷)

آلِ داد

شیخ آلِ داد محمد وب لاہوری ؒ

آپ کو شاہ فرید متصل لاہور کے رہنے والے تھے قوم لوہار تھے حضرت شہر قلندر لاہوری ؒ کے خواص مریدوں سے تھے۔ اُن کی توجہ سے محجوب ہو گئے مخالف قدسیہ میں ہے

"ہتو حد قلندر چناں آں سمندر سوختہ گردید کہ محجوب دیوانہ گشت"

محجوبانہ حالات عشق و وجد میں بلند مرتبہ رکھتے تھے کبھی صحو کبھی سکر میں ہوتے کبھی روتے کبھی ہنستے۔ کبھی برہنہ رہتے کبھی کپڑے پہن لیتے۔ کتاب مخالف قدسیہ میں ہے۔

گہے با خرد گہے بے خرد بے ہوش — گہے نالاں گہے خنداں گہے خموش

شدہ بس دانہ دیوانہ بسیار — گہے با ستر و گہے مستر حوں زار

آپ اپنے پاس کسی کو آنے نہ دیتے۔ کوئی سامنے آتا تو اُس کو پتھر مارتے۔ لوگ آپ سے بھاگتے تھے۔

زدے مر خلق را دے سنگ ہر دم — گریزندے از دا بنائے آدم [1]

مرتبہ خوص ایکمرتبہ آپ اپنے پیر صاحب کے ساتھ بوتہرہ شریف کے عرس پر گئے۔ وہاں میاں عبدالجلیل اپنے والد ماجد کے مزار کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگ ان کو نذرانے دے رہے تھے۔ آپ نے غلبہ جوش میں کہا کہ بیچارو میں ہوں تم نذرانے کیوں لیتے ہو۔ لوگوں نے اس گستاخی کی آپ کو سزا دینی چاہی لیکن میاں صاحب نے منع کیا کہ یہ شہر قلندر کا درویش ہے اور خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے ہے۔ کاش کہ ایسا کوئی ایک اور بھی ہوتا تو جہاں

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۳۹ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

گلزار ہو جاتا۔ مخالف قدسیہ میں ہے۔ ؎

اگر دیگر یکے پیدا نمائیند — بمثل او ہمہ خاصان خدائیند

جہاں جملہ شود پر از کرم گلزار — نہ ماند خالی از دیدار خدا یار

در و دیوار جملہ مست گردند — بعشق حق ہمہ در بست گردند ؎

[2] مخالف قدسیہ ملاحظہ ہو ص ۱۲۱ حاشیہ

Marfat.com

(۸)

امام علی

شیخ امام علی شاہ صاحبؒ

آنحضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کے منظور نظر اور نیک نہاد خلیفہ تھے۔ سلسلہ ارشاد کا فی تھا۔ یہ آپ کے فقرا کا شجرہ ہے۔

شیخ امام علی شاہ صاحبؒ

|

شیخ اعتقاد علی شاہ

|

شیخ نور شاہ

|

شیخ انصار علی شاہ

|

بابا خدمت شاہ

|

سائیں مسکین شاہ

Marfat.com

ب

(۹)

بداغ بیگ

آغا بداغ بیگ رہتاسی رح

قلعہ رہتاس ضلع جہلم میں نوجدار۔ اور صاحب مال دجاہ و ریاست تھے۔ ابتدا میں شراب نوشی اور محبوب بازی میں مشغول رہتے تھے۔ آخر حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمرہ سے نوشاہی برخورداری صاحبنیالوی رح کی نظر سے آپ کو ایسی تاثیر ہوئی کہ یکبارگی تمام منہیات کو ترک کر دیا۔ اور ان کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ سچی توبہ کی توفیق پائی۔ شریعت اور طریقت کے پابند ہو گئے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"یک نظر تی از جملہ منہیات توبہ کنانید و در راہ شریعت غرا مشتغل شد" [1]

بخشی بودھ راج صدر قانونگوئے بندوبست ۱۲۷۷ھ نے کتاب تاریخ اقوام ہوں ضلع [illegible] کی تاریخ لکھی ہے۔ جو طوالت کے خوف سے یہاں درج نہیں کی [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۵۔ شرافت

Marfat.com

بدوح

میاں بدوح ہتامی

قلعہ رہتاس ضلع جہلم میں رہتے۔ درزی کا پیشہ کرتے۔ حضرت سید تاج عصمت اللہ حمزہ پیلوانی نوشاہی برخورداری سابق پیلوی رو کے جلیل القدر یاروں سے تھے۔ جو نس آدمی میں مشہور زمانہ تھے۔ آپ کو پیر رد شفیر کی دعا تھی جس وقت سرد کرتے پرندے مست ہو کر آپ کے قدموں پر گرتے تھے۔ آپ کی آواز جس کے کان میں پڑ جاتی۔ وہ تاثیر سے بیہوش ہو جاتا تھا۔

آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۷۶۔ شرارت

Marfat.com

بولا

میاں بولا رتناسی رح

آپ بیدھڑک عبادت کرتے۔ قلعہ رتناس ضلع جہلم میں سکونت تھی۔ حضرت پیر شاہ علی بغدادی رح

حمزہ میلوں بوتاھی ترکوزاری سا سیالوی رح سے بیعت و ارادت رکھتے تھے۔ سیاب گرم نازیہ تو

شخص آپ کی حویلی میں داخل ہوتا۔ وہ مست و مجذوب ہو جاتا۔ آپ کی شہرت عام تھی۔ دور دور سے

آکر لوگ حلقہ بیعت میں داخل ہوتے۔ آپ کی توجہ سے مریدوں کو وجد و حال ہو جاتا تھا مولانا سید

حافظ محمد حیات رتالی بوتاھی رح لکھتے ہیں۔

[1]

"ما نیز در عنفوان طلبہ آمدہ کہ از اطراف و اکناف آں شہر در حیطہ اطاعتش آمدند"

مفتی ہرو لاہوری رح نے آپ کو عہد اسلام میں شیخ احمد یک کے مریدوں میں لکھا ہے

جو شیخ نہیں تھے۔ یہ غلطی لگ گئی ہے۔ اگر کسی عالم نے شاہ عصمت اللہ رح

رتناسی کو غلطی سے شیخ احمد یک سے منسوب کر دیا ہے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں محکم الدین نام تھا۔ [illegible] کا ایک خط ملا

تھا۔ اس کے ایک مکتوب میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب رتناسی [illegible]"

میاں بولا سال تصنیف تذکرہ بوتاھی [illegible]

[1] تذکرہ بوتاھی قلمی نسخہ صفحہ ۱۲۴ شرافت۔

Marfat.com

(۱۲)

بیگ مجنوں

شیخ بیگ مجنوں اٹاوہ والے

آپ کا وطن شہر اٹاوہ تھا۔ جو ملک ہندوستان میں شاہجہان آباد سے سو کوس دور واقع ہے۔ آپ وہاں سے چل کر حضرت سید شاہ نعمت اللہ عرف پہلوان نوشاہی برخورداری سابنیالوی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے دور سے ہی دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص طالب حق ہے۔ زہد و ریاضت سے اپنے جسم کو دُبلا کیے آیا ہے چنانچہ آپ آنجناب رح کی بیعت ہو گئے۔ اور اُن کی ایک ہی نگاہ سے آپ کا کام ٹھیک ہو گیا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"ایں شخص کہ مے آید طالب حق ست و بزہد و ریاضت جوئیائے کانون کالبد خود را خشک ساختہ آمدہ" [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۷۶ شرافت۔

Marfat.com

ج

(۱۳)

جان

سید مرزا جان علوی دہلویؒ

آپ سالک مسالک شریعت۔ ناہج مناہج طریقت۔ کاشف مکاشف حقیقت عارف معارف معرفت صاحب زہد و تقوےٰ و وجد و سماع تھے۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن نوشاہی دہلوی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے

نام ولقب | آپ کا نام جان المعروف مرزا جان تخلص جانی تھا۔

نسب نامہ | آپ کے والد بزرگوار کا نام میرزا عبدالسبحان تھا۔ ابن میرزا محمد امان بن شاہ بابا سلطان بن بابا خان بن امیر غلام محمد بن امیر محمد بن خواجہ رستم شاہ بن امیر کمال الدین جوانمرد۔ اس سے آگے شجرہ نہ[illegible] واسطوں سے حضرت سید محمد اکبر المعروف محمد حسن علی المرتضےٰ رض کو جا کر ملتا ہے۔ [1]

خاندانی حالات | آپ کے آباواجداد[illegible] سے ولایت ماوراءالنہر کی چلی آئی ہے[illegible] میرزا عبدالسبحان و سلطان جلال الدین بادشاہ کے حقیقی نواسے تھے۔ اور بادشاہ[illegible] بادشاہ کے طریقہ چشتیہ میں لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ علوم معرفت میں [illegible] عالی رکھتے تھے۔ تمام خدمت گار اور فوج کے سوار و پیادہ[illegible] ان کی دادی صاحبہ سید خان دختر کلی[illegible]

---

[1] معمولات مظہریہ[illegible]

Marfat.com

حاصل ہوا کہ جسمانیات کی تسبیح سنتی تھیں۔ اور مسئورات کو مثنوی مولانا روم دکا درس دیا

کرتی تھیں۔[۲]

بیعت و خلافت | آپ نے پہلے علوم دینیہ کی پوری تحصیل کی۔ اکثر علوم میں ماہر ہوئے۔ اور شیخ حاجی عبدالرحمن قادری نوشاہی دہلوی رح کی بیعت ہوئے۔[۳] اور اُن کی خدمت میں رہ کر سلوک قادریہ طے کیا۔ اور خلافت حاصل کی۔ بے شمار لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔ آپ اکثر اپنے پیر زادہ حضیر کی خدمت میں حاضری دیا کرتے۔ اور اپنی اولاد کو بھی اُن کی مجلس میں لے جا جا کر۔[۴]

ترک منصب و جاہ | آپ اوائل میں سلطان اورنگ زیب عالمگیر رح کے منصبدار تھے جس زمانہ میں بادشاہ دکن کے انتظام میں مصروف تھا آپ منصب اور روزگار کو ترک کر کے دہلی و عیال سمیت دہلی سے الہ آباد کی طرف روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں جب کالپی[۵] حدود بانہ پر پہنچے تو آپ کے ہاں مرزا عظیم جانجاناں پیدا ہوئے۔

آداب شناسی | آپ ادب میں اس حد تک تھے۔ کہ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے مرزا جانجاناں کو بعمر نو سالہ حضرت پیر پیغمبر علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اُنہوں نے جو اس کا واقعہ بیان کیا۔ آپ اُس دن سے اُن کا کمال ادب کرتے۔ کبھی نام نہ بلاتے۔ بلکہ مرزا صاحب کہہ کر بلایا کرتے۔[۶]

کلماتِ طیبات

آپ کا کلام حقائق و معارف میں بہت بلند ہے۔ سخنان عجیب اور لطائف غریب آپ کی زبان سے مسئول ہیں۔ مولوی محمد نعیم اللہ بہرانچی رح معمولات مظہریہ میں آپ کے چند لطائف لکھے ہیں۔

---

[۲] معمولات مظہریہ ۱۲ [۳] نامہ عارف لاہور صفحہ ۱۲ بابت ستمبر ۱۹۶۲ء ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ۔

[۴] معمولات مظہریہ ۱۲ [۵] تذکرہ علمائے ہند صفحہ ۲۲۷ [۶] معمولات مظہریہ ۱۲ شرف۔

Marfat.com

لطیفہ ۱ | اے فرزند! جب تک کسی کا دل عشق کے داغ سے آراستہ نہ ہو۔ اس کی طبیعت کا خس و خاشاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی طینت کی زمین محبت الٰہی کا بیج بونے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ اے فرزند جب تک تم عشق مجازی کا قلادہ گلے میں ڈال کر اپنے آپ کو کوچہ و بازار میں رسوا نہ کرو گے۔ اس فقیر کی روح تم پر راضی نہ ہوگی۔ مگر اس راستہ میں سوائے وسیلہ بنانے کے کوئی دوسرا امر مطلوب نہ ہونا چاہیئے۔ جب اس وسیلہ کی دولت سے مطلب کی طرف راستہ کھل جاوے۔ تو اُس شاہنشاہِ معشوقانِ اعلیٰ و ادنیٰ کے رستہ میں جانثاری اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ دائمی سعادت اسی سے متعلق ہے۔

لطیفہ ۲ | آشنائی۔ اصل میں مردوں کا طریقہ و مسلک ہے۔ جیسا کہ اس فن والوں نے اس باب میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ لیکن اس بات میں سوائے جوش پیدا کرنے کے اور کچھ غرض نہیں۔ جس شخص میں عشق کی حرارت نہ پائی جاوے۔ اس سے میل ملاپ ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں خشکی ناپسند ہے۔ میدان خاک و خون کا علاقہ و میدان نہیں کہ جوش بارے جیسا کہ ابتدائی میں ہوتا ہے۔ اور جو چیز دوست کو پسند آجاوے وہ اپنے لئے نہ چاہیئے۔ خواہ وہ خوشی سے بھی کیوں نہ اجازت دے دیوے۔ اور دوست کی ہوس کی لغزش اور قصور سے ناراض اور دل شکستہ نہ ہو۔ کیونکہ دوستی کا دعویٰ مدت دراز میں پانے کے بعد اور محبت کے ثمرہ کے قابل ہوتا ہے۔ یکبارگی ذلع قلع کر نامروت سے دور ہے۔ دوستوں سے جدائی کرنا ظلم ہے۔ اور یاروں سے قطع کرنا وفا کے خلاف ہے۔ اور جو صفت دوست میں نہ پائی جاتی ہو۔ اس سے اُس کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ مدار [illegible] مال خرچ کرنے سے نہ آزمانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ امر صفت سخاوت سے خالی ہے [illegible] نہیں ہو سکتا۔ کمزور شخص کو شجاعت سے نہیں آزمانا چاہیئے [illegible] نہیں ہو سکتا۔ جس سے زمانہ سابقہ نہ ہو دوستی ہونا چاہیئے [illegible]

Marfat.com

رکھے۔ تاکہ وہ آزردہ خاطر اور بدظن نہ ہو جائے۔

لطیفہ ۳ | جیسا کہ قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے کے لئے اور احادیث نبوی میں غور کرنے کے لئے محاورات عرب کی واقفیت ضروری ہے۔ اسی طرح معانی کے مطالب سمجھنے کے لئے اس ملک کے لوگوں کے محاورات جو گفتگو میں استعمال ہوتے ہیں۔ یاد رکھنے لازمی ہیں۔ تاکہ دانا وں کے سامنے مطلب نہ سمجھنے کے باعث شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

ان لطیفوں کے تحریر کرنے کے بعد مولوی محمد نعیم اللہ رح لکھتے ہیں

"احوال ایشاں ازیں بلند تر ست — آپ کے احوال اس سے زیادہ بلند ہیں کہ ان

کہ شرح آں دریں مختصر بگنجد لہذا بریں قدر — کی تفصیل اس مختصر رسالہ میں سما سکے۔ لہذا

اقتصار رفت" شد — اسی پر اکتفا کیا گیا۔

شعر گوئی | آپ نہایت خوبصورت اور عاشق مزاج تھے۔ عاشقانہ شعر کہا کرتے۔ یہ شعر آپ کا ہے۔

ع

تن زار مرا الفت زکلفت رستہ میسازد — کہ آتش مستفاز خشک را گلدستہ میسازد

اولاد | آپ کی اہلیہ محترمہ شہزادگان بیجاپور سے تھیں۔ نہایت عفیفہ و پارسا نیک سیاد خدا ترس و خدا پرست تھیں۔ جود و سخاوت میں بے نظیر تھیں۔ ان کے بطن سے آپ کے فرزند مرزا شمس الدین حبیب اللہ مظہر جانجاناں شہید شب جمعہ گیارہویں رمضان ۱۱۱۱ھ ایکہزار ایکسو گیارہ ہجری مطابق پانچ ۱۷۰۰ء ایکہزار سات سو عیسوی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے فیوض خاندان قادری نوشاہی اپنے والد بزرگوار کی صحبت سے پائے۔ اس کے بعد نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں سید نور محمد بدایونی رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ مولف کتاب معمولات مظہریہ مولوی محمد نعیم اللہ بہرائچی رح مرزا مظہر صاحب کے خلیفوں سے تھے۔ مرزا صاحب کی وفات ہفتہ کی رات

ع معمولات مظہریہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

سنہ ولادت ۱۱۹۵ھ ایکہزار ایک سو پچانوے ہجری مطابق چھٹی جنوری ۱۷۸۱ء ایکہزار سات سو اکاسی عیسوی

[illegible] شیعوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

تاریخ وفات | مرزا جان علوی رح کی وفات ۱۱۲۷ھ ایکہزار ایک سو ستائیس ہجری مطابق ۱۷۱۵ء ایکہزار سات سو پندرہ عیسوی میں ہوئی۔

شاہ غلام علی دہلوی رح نے حقاقِ مظہری صـ ۱۲۷ میں آپ کی وفات ۱۱۳۰ھ ایکہزار تیس ہجری لکھی ہے۔ اسوقت سلطان فرخ سیر بادشاہ کا ساتواں چھٹا جلوسی تھا۔

مادہ ہائے تاریخ

۱	"شوکت نشان"	۱۱۲۷ھ
۲	"شمس خلق"	۱۱۳۰ھ

Marfat.com

(۱۴)

جسپت رائے

دیوان جسپت رائے ایمن آبادیؒ

یہ دیوان لکھپت رائے کا بھائی تھا۔ اور ایمن آباد میں منصب فوجداری پر سرفراز تھا۔ حضرت میاں عابد سنگھروی ؒ کا مرید تھا۔ جو حضرت سچیار صاحب نوشہروی ؒ کے خواص خلیفوں سے تھے۔ [۱]

سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی برخورداری ساہنیالوی ؒ اور شیخ برخوردار ہرل نوشاہی ؒ ساکن ہرالانوالی کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ [۲]

ہندو عورتوں کو رہا کرانا کنہیگو ہرنامہ میں ہے۔ کہ چند مرتبہ احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور یہاں کے رہنے والوں کی بہت خستہ حالی کی۔ چنانچہ ۱۱۷۰ھ ایکہزار ایک سو ستر ہجری مطابق ۱۷۵۷ء ایکہزار سات سو ستاون عیسوی میں شہر متھرا کو لوٹا۔ جو ہندوؤں کا قدیم پرستشگاہ ہے۔ وہاں کے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو قید کرکے پٹھان ساتھ لے آئے۔ اگرچہ دیوان لکھپت رائے اور جسپت رائے سکنائے لاہور نے زر کثیر دے کر بیشمار متھرا باشیوں کو پٹھانوں کے قبضہ سے رہا کرا لیا۔ مگر پھر بھی درانی لوگ بہت سی عورتوں کو قید کرکے کابل لے گئے [۳]

سکھوں کو گرفتار کرنا منشی گنیش داس بدھیرہ قانونگوئے گجرات چارباغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

دہ دیوان جسپت رائے برادر دیوان لکھپت رائے پیشکار نواب زکریا خاں

دیوان جسپت رائے۔ دیوان لکھپت رائے کا بھائی تھا۔ نواب زکریا خاں کا پیشکار تھا۔

Marfat.com

دیزاں و شباں و سیال ایں فرقہ خود سر — دل رات کو کھوں کے خود سر فرد کے سیجھے دوڑ

(یعنی سکھاں) نگاپونے سبد است۔ ولیار — دھوپ کہ تا رہتا۔ بہت ساروں کو قدرا کر رہتا

را سیرد دستگیر و تقتیل و تذلیل میکرد۔ — قتل اور خستہ حال کر تا رہتا آدھ موا

آخر خود ہم از دست آں جماعہ منفصل بدد کے — سی گردہ کے ہاتھ سے بدو کے گوسالہ

گرمائس سر ہر راس در تصاد سکھاں جان — رضلع گوجرانوالہ) کے قریب سکھوں کے ہاتھ

دریاں کرد ۴ھ — سب جان قربان کی

مولوی علی الدین لاہوری نے عبرت نامہ میں لکھا ہے کہ اس جنگ

نو لکھوں نے ایک لاکھ کو قتل کیا ۵ھ

جالندھر میں مسلمان ہونا ثابت ہے کہ ان کے خلاف

[۱۷۶۱ء تا ۱۷۶۸ء] نے لشکر لے کر حملہ

جنگ ہوئی کہ جس میں راجہ کا مارا جانا

Marfat.com

(۱۵)

جعفر خاں

میر جعفر خاں ھیلانی رح

آپ قصبہ ہیلاں ضلع گجرات میں بعہدۂ تھانیداری مامور تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی برخورداری صاحبقبالوی رح کی نظر لطف آپ پر پڑ گئی۔ تو آپ نے سب مالی و اسباب کو خیرباد کہدیا۔ اور اُن کی بیعت سے مشرف ہو کر درگاہِ حق میں قبولیت پائی۔ آپ اپنے پیر صاحب کی خدمت کو سرمایہ سعادت سمجھتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ حضرت صاحب آپ کے پاس رہیں۔

مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"میر جعفر تھانہ دار ہیلاں بچان کوشیدے کہ نزد شاں ماند" [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۷ شرافت

Marfat.com

(۱۲)

جوائی

بی بی۔ جوائی چنگیاں والی

اصلی نام اللہ جوائی مشہور نام جوائی۔ یہ شیخ صالح محمد لوشاہی رم۔ ساکن چنگیاں متصل ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھیں۔ جو کہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاکصاحب بھڑی والہ رہ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

اپنے والد صاحب کی مریدہ تھیں۔ اُن کے حکم سے آئندہ روندہ کے واسطے لنگر تقسیم کیا کرتیں۔ اِن کی سخاوت اور تقسیم لنگر اپنے وقتوں ضرب المثل تھی۔ لوگوں کی زبان پر یہ مقولہ مشہور ہو گیا تھا۔

"مائی جوائی لنگر ونڈے۔ دیدن دعائیں ٹھکے سنگے"

Marfat.com

(۱۷)

جیون شاہ

سید جیون شاہ خوارزمی سوہدروی رح

آپ حضرت سید عبدالرحمٰن المعروف شاہ بتھا سلطان خوارزمی نوشاہی رح کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے قصبہ سوہدرہ میں سکونت رکھتے۔

علم و فضل آپ صاحب علم و فضل تھے۔ علاقہ میرپور، ریاست جموں میں آپ کا فیض عام تھا غیر شرع لوگوں پر عتاب فرماتے۔

درویشوں کی دعوت کرنا ایک مرتبہ خلفائے پنجپیریہ میں سے شہمیر قلندر لاہوری رح۔ اور حافظ اسمٰعیل قصوری وغیرہ۔ نوشہرہ شریف جا رہے تھے۔ اثنائے راہ میں قصبہ سوہدرہ میں شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں رح کے ہاں ڈیرہ کیا، سید جیون شاہ رح کو پتہ چلا۔ تو ان سب درویشوں کی دعوت کی۔ اور کھانا کھلایا، شیخ پیر کمال رح لکھتے ہیں۔

؎

چو وقت شب شد آمد سید پاک — کہ نامش شاہ جیون پُر درد ناک

بفقرا گفت پختہ شد طعامے — بیائید خورد و پس بائید کلامے [1]

کرامات

تورے خاں کا مسخر ہونا منقول ہے کہ حاکم علاقہ مسمی تورے خاں بجہ خیل و حشم سوہدرہ میں آیا۔ اپنے گھوڑے شاہ بتھا سلطان رح کے احاطہ درگاہ میں باندھے۔ آپ نے منع کیا۔ مگر

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۱۵ تراشت۔

Marfat.com

وہ باز نہ آیا۔ آپ نے سر سے ٹوپی اتار کر پھرائی۔ اور فرمایا "چڑیو پھر جاؤ" اُسی وقت سب گھوڑے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ وہ حاکم آپ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور مرید ہو کر تمام عمر خدمت میں رہا۔ آپ کو وضو اپنے ہاتھ سے کراتا۔ اس کی اہلیہ مستورات اہل ستر کی خدمت میں رہتی۔ تورے خاں وہیں فوت ہوا۔

تورے خاں کی اہلیہ کا غائب ہو جانا | منقول ہے کہ ایک سکھ حاکم نے کسی فاحشہ عورت کو کہا کہ مجھے کوئی حسینہ و جمیلہ عورت لا دو۔ اُس نے کہا کہ اس وقت تورے خاں کی اہلیہ جتنی کوئی عورت حسین نہیں۔ مگر وہ سید جیون شاہ کے گھر کی خادمہ ہے۔ ابھی اس کے متعلق کوئی حکمت عملی سوچ رہی تھی کہ اُس کو پتہ چل گیا۔ وہ تورے خاں کے مزار پر پہنچی۔ اور رونا شروع کیا۔ امر الٰہی سے وہ قبر پھٹ گئی اور وہ اندر داخل ہو گئی۔ اور قبر مل گئی۔ اس کی چادر کا دامن باہر رہ گیا۔ آپ کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے دعا مانگی۔ وہ دامن بھی غائب ہو گیا۔

مطالعۂ کتب | آپ کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ کتابت بھی کرتے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب نفحات الانس مصنفہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ خوشخط و صحیح میرے (ترائتے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ آپ کا دستخط اس طرح ہے۔

"مالکہ بحکم الکتابت فقیر سید جیون شاہ ولد حقانی و معارف آگاہ حضرت شاہ صاحب شاہ نتھا مرحوم سودھری۔ ضہ"

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند سید رفیع الدین نام تھا جس کی اولاد سوہدہ میں ہے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدان خلیفے یہ تھے۔

۱۔ سید رفیع الدین فرزند خود۔

۲۔ سید سلیم شاہ بن سید بدھ شاہ بن سید نور شاہ بن سید شاہ نتھا سلطان۔

۳۔ سید غلام علی شاہ۔

موخر الذکر دونوں کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے سید جیون شاہ خوارزمی سوہدروی

سید غلام علی شاہ رح

سید حسین شاہ ۔ سوہدروی رح

بابا چوہڑ شاہ رح

بابا گلاب شاہ رح

بابا عظیم شاہ رح ساکن محل شریف کلان ضلع پٹیالہ ۔ ریاست پٹیالہ۔

ان کا ذکر اس کتاب کے آٹھویں حصہ موسوم بہ شواہد الافکار میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سید سلیم شاہ بن سید بڈھے شاہ رح

سید شرف شاہ بن سید سلیم شاہ رح

سید حسین شاہ بن محمد شاہ بن شرف شاہ رح ساکن میزانوالی ضلع سیالکوٹ۔

ان کا ذکر اس کتاب کے چھٹے حصہ موسوم بہ صحائف الاسرار میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ح

(۱۸)

حاجی

میاں حاجی سہیلہ والہ رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری سابنیالوی کے عزیز الوجود یاروں سے تھے۔ سیف اللسان تھے۔ جو کچھ منہ سے فرمائے وہی ہو جاتا کتاب تذکرہ نوشاہی کے ایک نسخہ میں آپ کا نام "حاجی سہیلہ والہ" اور دوسرے نسخہ میں "حاجی سہیدہ والہ" تحریر ہے۔

مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"میاں حاجی نامی ساکن موضع سہیدہ سیف زبان بود۔ ہرچہ از زبان بیرون آمدے بحصول میشد" [1]

آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری

۱۹۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۰۷ تراوت

Marfat.com

(۱۹)

حسن محمد

میاں حسن محمد جھنگی والہؒ

آپ خواجہ نجت جمال قوم وڑائچ ساکن جھنگی نجت جمال ضلع گورداسپور کے فرزند اکبر تھے۔ بعض شجروں میں آپ کو اپنے والد کا مرید لکھا ہے۔ اور بعض شجروں میں آپ کو میاں غلام مصطفےٰ کا مرید لکھا ہے۔ وہ مرید خواجہ نجت جمال کے۔ مگر کتاب اسرار واردات کے مصنف نے آپ کو میاں محمد اکرم بن میاں عبدالجلیل بن حضرت میچیار صاحب نوشہروی کا مرید لکھا ہے۔ آپ کی قبر ٹانڈہ میں بنائی جاتی ہے۔

شجرہ نقرائے میاں حسن محمد صاحبؒ

- میاں عبدالغفور جھنگی والہؒ
  - بابا سلطان پیر
    - بابا نواب علی شاہ
      - میاں فضل احمدؒ
        - میاں اللہ بخش
          - میاں پیر حسین
            - حاجی فقیر محمد پنڈی سکھیکے ضلع شیخوپورہ ۱۰ محرم ۱۳۸۴ھ میں موجود ہے۔
              - محمد مضان۔ چک ۳۲۸ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
            - میاں امام الدین جھنگی والہؒ
              - میاں وارث علی شاہ
                - ولی محمد
                - الہ ڈنڈی مصنف گلزار وارث
                - میاں امداد تہ کیکے زئی۔ آبائی وطن پنڈوری علی شیر تحصیل پھگوارہ۔ ریاست کپورتھلہ مدفون ڈیرہ مائی حاکاں متصل شیخوپورہ
                - مولوی محمد خلیل مہاجر کپورتھلہ حال خطیب جامع مسجد گھنگ متصل شیخوپورہ۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں موجود ہے۔
              - سائیں امیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن بھٹیاں ضلع جالندھر
                - علی محمد خانپوری
              - سائیں نتھے شاہ پٹی
                - سائیں فتح محمد عرف پراندتہ ساکن اپرا تحصیل پھلور
          - بابا بھوپے شاہ۔ گلگو سیاکن گھمن ریاست کپورتھلہ
            - بابا حاکم شاہ کرمامی ساکن کٹاریاں ضلع جالندھر
              - میاں غلام بدر۔ مدفون بہادر حسین ریاست پٹیالہ
                - ان کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ "عوارف الانوار" میں لکھا جائے گا۔
              - میاں غوث محمد بن حسن محمد جھنگیوالہؒ
                - میاں سلطان علی جھنگیوالہؒ
                - سید ماہیئے شاہ۔ شوکرانوالہؒ
                - بابا بھوپے شاہ۔ گلگو سیاکن گھمن ریاست کپورتھلہ
                - بابا حاکم شاہ کرمامی ساکن کٹاریاں ضلع جالندھر

Marfat.com

شجرہ فقرائے میاں حسن محمد صاحب رح

میاں عبدالغفور جھنگی والے

میاں احمد شاہ

میاں رمضان علی شاہ ۔ مکندپور ۔ ضلع جالندھر

سید خلیل الرحمٰن ۔ ساکن جونتا ۔ ضلع لدھیانہ

سید کرامت علی شاہ ۔ چک ۳۴ ۔ متیانہ بنگلہ ضلع لائل پور

سید محمد حسن شاہ بن محمد جمیل ۔ چک ۳۱۹ سٹیشن جانی والہ ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں موجود ہے

سید محمد جمیل ۔ چک ۳۱۹ سٹیشن جانی والہ ضلع لائل پور

سید محمد حسین شاہ ۔ چک ۶۶۹/۱۰ ضلع لائل پور ۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں موجود ہے

Marfat.com

(۲۰)

حسین خاں

شیخ حسین خاں لاہوری رح

آپ قبیلہ افغان شمس زئی کے افراد سے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے معزز مریدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ بحکم حدیث شریف زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ گاہ بگاہ اپنے شیخ کی زیارت کو جایا کرتے۔ اور خدمت کیا کرتے۔ قلندر صاحب اس کو پسند فرماتے۔

بگفتے این چنیں خوب ست لیکن تو باشی ہمچنیں دائم بہ خوش کار[1]

شیخ کا فراق | ایک مرتبہ شہمیر قلندر رح لاہور سے قصور تشریف لے گئے۔ تو آپ فراق سے بہت نڈھال ہو گئے۔ ہر وقت روتے رہتے ؎

بوقتِ رخصت آں ذاتِ حسینے شدہ نالاں بدردِ نورِ عینے
بیامد تا بخانہ چنیں حال ہنوز آں ترسانی ہست فی الحال[2]

زمانہ حیات | آپ سالِ تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری۔ مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۶۵۔ [2] ایضاً ص ۳۶۶۔ شرافت

Marfat.com

خ

(۲۱)

خان بہادر

نواب خان بہادر احراری رح

آپ حضرت خواجہ عُبَیداللہ احرار نقشبندی رح کی اولاد امجاد سے تھے حضرت خواجہ بخت جمال نوشاہی جھنگی والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے

ع

مرآں خان بہادر جملہ سردار بخدمت گشتہ حاضر کفشش بردار

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کا تصرف اسقدر غالب ہے کہ حضرت خواجہ احرار رح کی اولاد پر بھی حضور کی ولایت کا سکہ بیٹھ گیا ہے۔

ع

ہمیشہ از زبان خان بہادر شدے تعریف حاجی و مُلّا

کہ از اولاد خواجہ حضرت احرار نسلاً گشت از نوشہ جیا

نوٹ۔ نواب خان بہادر کا یہ مختصر ذکر خواجہ بخت جمال جھنگیوالا کے حالات میں لکھا گیا ہے

کے چوتھے حصہ المسوم بہ مآثر الاحبار میں تمام نواب ذکر خان بہادر ولایت

لہ مابقہ قلمی صفحہ ۲۰۴ شرافت

Marfat.com

(۲۲)

خدا بخش

میاں خدا بخش مہرانوی ؒ

آپ قوم زمیندار سے تھے۔ حضرت شیخ محمد بناہ نوشاہی گھلوٹی والہ ؒ کے با اخلاص مریدوں سے تھے۔ آپ کا فیض عام تھا۔

آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ آجتک موضع دھامول کے۔ بٹھرانوالی۔ لاہور۔ امرتسر کے علاقوں میں موجود ہے۔

آپ کا زمانہ بارہویں صدی ہجری کا آخری ربع تھے۔ آپ کا مزار موضع مہرانہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سابنیالوی ؒ نے کتاب فیض محمد شاہی جلد دوم میں لکھا ہے کہ بیسویں ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری میں آپ کی اولاد میں سے میاں غلام علی سجادہ نشین ہے۔ [۱]

---

[۱] فیض محمد شاہی دیباچہ قلمی جلد ۲۔ صفحہ ۵۷ ۔ شرافت۔

Marfat.com

(۲۳)

خوشحال

میاں خوشحال رہتاسی رح

آپ قلعہ رہتاس ضلع جہلم کے باشندہ۔ درزی پیشہ تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کے اکابر یاروں میں تھے۔ ریاضت و مجاہدہ میں یکتائے وقت تھے۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل رہتے۔ نو یا دس دن کے بعد روزہ افطار کیا کرتے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"خوشحال درزی رہتاسی رح کہ صائم الدہر و قائم اللیل بود۔ نہم روز یکبار دہ را بہ افطار کردے۔" [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۷۶ شرافت

Marfat.com

خوشحال

میاں خوشحال ترقپوری ؒ

آپ کے والد کا نام میاں جمّاں بن صلاح الدین قوم بھٹی بلیان تھا۔ سو ضلع غازی پور ضلع شیخوپورہ کے باشندہ تھے۔

واقعہ بیعت بچپن میں آپ کو مرض طحال ہو گیا۔ بڑے علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپ کا والد میاں دریام آپ کو ترقپور میں حضرت شاہ مراد نوشاہی ؒ کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کیا کہ اگر یہ تندرست ہو جاوے تو مدت العمر آپ کی خدمت میں رہے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے فرمایا بیٹا۔ جاؤ ہماری بکری چرا لاؤ۔ چنانچہ آپ مشکل بکری کو جنگل میں لے گئے۔ اور شام کو چرا کر لے آئے۔ اُنہوں نے بکری کا دُودھ دوہ کر آپ کو پلایا۔ آپ کو مرض میں کچھ تخفیف ہو گئی۔ اسی طرح تین روز دودھ پینے سے بکل شفا ہو گئی۔ پھر آپ حضرت شاہ مراد ؒ کی بیعت ہو گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں خلافت سے مشرف ہو کر طالبان حق کی رہنمائی کرنے لگے۔ اور ساری عمر ترقپور میں ہی گذار دی۔ مجرد رہے۔ نکاح نہیں کیا۔ [1]

یاران طریقت آپ کے خاص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ میاں الٰہی بخش بن میاں ہری شاہ ؒ ترقپور ضلع شیخوپورہ

۲۔ حافظ برہان الدین بن حافظ محمد حسین قصوری ؒ ڈھول "

تاریخ وفات میاں خوشحال ؒ کی وفات بارہویں ذیقعد ۱۲ ھ میں ہوئی۔ مزار ترقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں حضرت شاہ مراد کے روضہ سے بائیں جانب ہے۔

---

[1] گلزار نوشاہی الملقب بہ فیض مصطفائی صفحہ ۱۲۹ تراشت۔

Marfat.com

د

(۲۵)

دانا

شیخ داناسیالکوٹیؒ

آپ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی سابنیالوی ؒ کے مرید تھے۔ پیر و مرشد نے خلافت دے کر جہانیاں بھیج دیا۔ اور ایک وظیفہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے بیعت، عفت و مجاہدہ کیا۔ وہاں بہت لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں آئے۔ نواب سید عبداللہ خاں وزیر اعظم جو سادات بارہہ سے تھا آپ کا مرید ہوا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

[1]
"درچند روز در زیارت پناہ عبداللہ خاں باو ارادت آورد و تقرب خود کرد"

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۸ ۔ شرافت۔

Marfat.com

(۲۶)

دتّے شاہ

بابا دتّے شاہ تھیہ والا رح

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والا رح کے خلیفوں سے تھے۔ آپ نے گاؤں آباد کیا، جس کا نام اپنے نام پر "تھیہ دتّے شاہ" رکھا۔ ضلع گورداسپور میں بارونق مقام ہے۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

شجرہ فقرائے بابا دتّے شاہ۔ تھیہ والا رح

بابا محمد شاہ۔ جٹ

بابا ساون شاہ رح

بابا عبداللہ شاہ ولد رحمت شاہ رح

سائیں پیراں دتہ رح

سائیں نذر علی۔ المعروف طوطی سائیں۔

ساکن بہرام۔ ضلع گورداسپور۔ یہ مسیرانی فقیر ہے سنہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں مجھے سو ضلع کھردیال متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ملا تھا۔

Marfat.com

(۲۷)

درگاهی

شیخ درگاهی ایمن آبادیؒ

آپ کا وطن ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ تھا۔ موضع ساہن پال تحصیل سرکار تھے۔ آپکے جد حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی سرخورداری رح کے کارندوں مزارعوں کو گرفتار کر کے اُن کے پاس لے آئے۔ اُنہوں نے غصہ سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر چبوترہ سے نیچے اتار دیا۔ آپ کہتے تھے۔ کہ اُسوقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا تحت الثرا سے میں جا رہا ہوں۔ اُسی وقت اُن کے قدموں پر گر پڑے۔ اور اپنا قصور معاف کرایا اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ [1]

ترکِ ملازمت | چنانچہ آپ نے ملازمت ترک کر دی۔ اور ذکر و فکر میں مشغول ہوئے۔ تصورِ شیخ میں زیادہ انہماک تھا۔ آخر مجذوب الاحوال ہو گئے۔ مولانا سید حافظ محمد امین ربانی نوشاہی، لکھتے ہیں۔

"جمیلے احوال دارد کہ دائم بادکر و فکر مشغول ست و مست حال و محو در آنست صاحب ست" [2]

زمانہ حیات | آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ تھے۔

ایمن آبادی آبادی کا ذکر | [illegible]

---

[1] [2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ورق ۲۷ شرافت۔

Marfat.com

یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی سجان رائے بٹالوی خلاصۃ التواریخ میں لکھتا ہے۔

"چند سال پیش از گجرات پرگنہ ایمن آباد مقرر گردید و در عہد خلافت حضرت خدیو گیہان محمد امین گردیزی موجب حکم والا قصبہ و پرگنہ موسوم بہ ایمن آباد مقرر ساخت" ۳

گجرات آباد ہونے سے چند سال پہلے ایمن آباد کا پرگنہ مقرر ہوا۔ انہیں ایام میں اکبر بادشاہ کی حکومت کے زمانہ میں محمد امین گردیزی نے شاہی حکم کے مطابق قصبہ اور پرگنہ ایمن آباد کے نام سے مقرر کیا۔

(۲)

منشی گنیش داس بڑھیرہ قانونگوئے گجرات۔ چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"ایمن آباد قصبہ ایست کہ در عہد اکبر بادشاہ بسعی محمد امین فوجدار در سنہ ۹۹۱ھ آباد شدہ" ۴

ایمن آباد ایک قصبہ ہے جو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں محمد امین فوجدار کی کوشش سے سنہ ۹۹۱ نو سو اکانوے ہجری میں آباد ہوا۔ (۱۵۸۳ء)

(۳)

مفتی غلام سرور لاہوری "مخزن پنجاب" میں لکھتے ہیں۔

"قصبہ ایمن آباد۔ سرزمین دوآبہ رچناب میں یہ قصبہ اس سڑک پر جو لاہور سے وزیر آباد کو جاتی ہے تینتیس ۳۳ میل شمال کی طرف لاہور سے آباد ہے۔ اور گوجرانوالہ سے فاصلہ اس کا پانچ ۵ کوس شمار میں آتا ہے۔ پرانی تاریخوں میں ایسا پایا جاتا ہے کہ بانیہ اس قصبہ کی مسمات ایلنہ سلطان فیروز شاہ خلجی کی دایہ تھی۔ اس نے یہ قصبہ بسوایا۔ دیوار

---

۳ خلاصۃ التواریخ صفحہ ۴۱۳ ۴ چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۱۸ ۵ فیروز شاہ خلجی کا عہد حکومت سنہ ۶۸۸ھ / ۱۲۸۹ء سے سنہ ۶۹۵ھ / ۱۲۹۶ء تک ہے۔ ۱۲ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

فصیل کی بھی پختہ تعمیر کی۔ اور نام اس کا اپنے نام پر امین آباد رکھا۔ سلطنت سلامیہ کے وقت تک رونق اس قصبہ کی بہت اچھی رہی۔ جب سکھوں کی نوبت آئی تو کئی مرتبہ غارت ہوا۔ رہنے والے متفرق ہو گئے۔ مسلمانوں کے عہد میں یہ قصبہ حاکم کا جانشین تھا۔ اور نو لاکھ روپیہ کا محال اس کے متعلق تھا۔ اور ایک اور کتاب میں حال اس قصبہ کا اس طرح پر لکھا ہوا نظر آیا کہ پہلے اس مقام پر جنگل ویرانہ تھا۔ راجہ سالباہن والی سیالکوٹ کی یہاں شکارگاہ تھی۔ اس بعد یہاں ایک گاؤں آباد ہو گیا۔ جس کا نام سیدپور سلونہ تھا۔ مدت تک وہ بچراغ رہا۔ جب شیر شاہ سور افغان نے ہمایوں بادشاہ کو شکست دے کر ہند پر قبضہ کیا۔ تو اس کو بے چراغ کر دیا۔ اور اس کے پاس ایک قصبہ اور آباد کر کے۔ اس کا نام شیر گڈھ رکھ دیا۔ جب سلطنت افغانی جاتی رہی۔ اور اکبر بادشاہ ہمایوں کا بیٹا ہند کا شاہنشاہ ہوا تو اُس نے شیر گڈھ کو اُجاڑ دیا۔ اور محمد امین کروڑی کو حکم دیا۔ کہ وہ جدید آبادی اس مقام پر آباد کر کے اپنے نام پر اس کا نام رکھے۔ چنانچہ اس نے قصبہ موجودہ حال آباد کر کے امین آباد کے نام سے اس کو موسوم کیا۔ اور وہ آبادی اب تک آباد چلی آتی ہے۔ اور بہ سبب کثرت استعمال امین آباد مشہور رہے۔ عہد حکومت شاہ جہانی تک یہ قصبہ نامی و گرامی پرگنہ تھا۔ متقدمین کاغذات میں اس کا نام "چہار محال امین آباد" لکھا ہے بعد سلطنت احمد شاہ درانی کے جب اس نے بعد غارت و تاراج شہر دہلی و متھرا کے معاودت کی تو پنجاب کا ملک اُس نے اپنے تحت میں رکھا۔ اور تیمور شاہ اپنے بیٹے کو اس نظامت علاقہ پنجاب کی دے کر لاہور میں قائم کیا۔ اور سردار جہان خاں سپہ سالار فوج [illegible] کو اس کے پاس چھوڑ کر قندھار کو چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد آدینہ بیگ خاں حاکم جالندھر دوآبہ بست جالندھر لغرا سمی بے شمار فوج سکھ و ہندوستانی کے پہلے سرفراز خاں و جہاں داد خاں جو اس کی طرف جالندھر میں حاکم تھا شکست دے کر جالندھر سے نکال دیا پھر سرہند کا علاقہ دیا پھر لاہور کو رجوع کیا۔ شاہزادہ تیمور کے پاس اس وقت فوج [illegible]

Marfat.com

ساتھ ٹھہرنا مناسب نہ جانا۔ اور اس مقام پر آکر عریضہ حال خدمت میر احمد شاہ کے لکھا۔ اور
انتظار فوج امدادی کے اس مقام پر ٹھہرا رہا۔ آدینہ بیگ خاں نے لاہور پر بھی قبضہ کرلیا۔ اور
ایک شخص مسمی میرزا جان کو اپنی طرف سے لاہور کا صوبہ دار بنایا۔ اور ایک بھاری فوج شاہزادہ
تیمور کے اخراج کے لئے امین آباد کو روانہ کی، سردار جہان خاں اگرچہ اس وقت مضبوطی کے ساتھ
لڑا۔ مگر آخر کار شکست کھائی۔ اور شاہزادہ کو ہمراہ لے کر اٹک کی طرف بھاگ گیا۔ اور یہ قصبہ
آدینہ بیگ خاں کی فوج کے قبضہ میں آگیا۔ یہ قصبہ نہایت دلچسپ اور خوشنما ہے۔ باغات
بھی اس کے نواح میں بہت ہیں۔ ایک مکان ہندوؤں کا روڑی صاحب نام بہت تالاب و باغ
و بادلی یہاں موجود ہے۔ جہاں ہنود ہر روز بیساکھی نہاتے ہیں۔ اور ہر سال وہاں میلہ ہوتا ہے
مسجدیں بھی اس شہر میں بہت ہیں۔ ایک جامع مسجد پرانی عمارت کی بہت اچھی بنی ہوئی ہے
مگر مرمت طلب ہے۔ اور ایک مقبرہ بیگم کا یہاں مشہور ہے۔ اس کا حال اس طرح پر تحریر ہے۔
کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ میر احمد خاں۔ امیر صوبہ کشمیر بن کر دہلی سے اس راستہ سے کشمیر کو جاتا تھا۔
جب اس قصبہ کے پاس پہنچا تو زوجہ اس کی مرگئی۔ اور یہاں مدفون ہوئی۔ اور مقبرہ عمدہ بنا کر ایک
آبادی کی تجویز بھی اس مقام پر کی۔ اور اس کا نام بیگم پورہ رکھا۔ وہ آبادی اب ویران ہو چکی
ہے۔ مگر نشان اس کے نمایاں ہیں۔ بیگم کے مقبرہ کے سر کی طرف درخت جولسری کا نہایت خوشنما ہے
اس قصبہ میں اچھے اچھے لوگ قیام پذیر ہیں۔ اور دیوان جوالا سہائے مدار المہام ریاست جموں
و کشمیر بھی یہاں کا رہنے والا ہے۔ اور اس کی حویلیاں عالی شان بنی ہوئی ہیں۔ تمام قصبہ کی عمارت پختہ ہے
کل مردم شماری اس قصبہ کی چھ ہزار سات سو گیارہ ہے۔ نو سو چار گھر۔ اور سات سو ستتر دکانیں
ہیں۔ ہر ایک مذہب کے لوگ ہندو مسلمان یہاں قیام پذیر ہیں۔ مگر ہنود بسبب حمایت و عنایت خاندان جوالا سہائے
کے یہاں اپنے آپ کو صاحب اقتدار سمجھتے ہیں۔ اور مسلمان مغلوب و محکوم ہیں۔ پہلے یہ قصبہ ضلع سیالکوٹ کے متعلق
و مقام تحصیل تھا۔ ۱۸۵۲ء / ۱۲۶۸ھ میں شامل ضلع گوجرانوالہ کے ہوگیا۔ اور تحصیل یہاں سے اٹھ گئی۔ اس روز سے
رونق کم ہے۔ اور خرید و فروخت ہر ایک طرح کی جنس کی ہوتی ہے۔" (تحزن پنجاب ص ۲۶۸)

Marfat.com

(۲۸)

دلاور شاہ

میاں دلاور شاہ ہرل ؒ

آپ میاں عبدالحکیم ہرل کے فرزند اکبر تھے بیعت وخلافت اپنے دادا مخدوم حضرت شیخ برخوردار قوم ہرل ؒ سے تھی۔ جو حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک مخدوم بھڑی والے ؒ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

اولادِ نوشاہ عالیجاہ نے آپ کی حمایت کی آپ چونکہ اپنے علاقہ میں ایک بااثر وجاگیردار بھی تھے۔ اس لئے چوہدری مراد قوم درک منگو کا آپ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو گرفتار کر کے لے گیا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مراد نام زمیندار منگو کا بسبیرہ میاں برخوردار ہرل را قید کردہ بود"[1]

حضرت نوشہ صاحب ؒ کے پوتے سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ؒ آپ کی رہائی کے واسطے بموضع منگو کی (ضلع گوجرانوالہ) تشریف لے گئے مگر مراد مذکور نے نہ مانا۔ انہوں نے اس پر بددعا کی۔ تو وہ انہیں ایام میں قتل ہو گیا۔ اور اس کا گوشت کتوں نے کھایا۔

اپنے جد امجد کے روضہ کی تعمیر آپ نے اپنے دادا صاحب شیخ برخوردار ہرل کا روضہ بموضع ہرلانوالی میں بصرف زر کثیر ۱۱۴۳ھ ایکڑ [illegible]

ایکڑ رسانت سو تیس عیسوی میں تعمیر کرایا۔

شجرہ شریف آپ نے اپنا شجرہ بیعت روضہ [illegible]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۷۹ تراشہ۔

Marfat.com

ظہورِ درجہاں امروز پیدا — دلاور شاہ ز برخوردار رشیدا
کرایں ماہِ حسین ست وحسن بود — کہ شاہ رحماں کرم افشاں ہویدا
چو معراجِ نبی شد وجد وحالش — ز تسبیح قادر آمد شاہ نوشا
شدہ معمور از حُبِّ حقیقی — خدا خواند مُسلیماں را سلیما
ز نورِ ایزدی اعلیٰ علم شد — ز شاہ معروف اسرارِ ہو اللہ
دُرے صفت ست عاجز از زمانے — کرم کن راہ نما اے راہنما
کتبنا فیہ فی الشہر المحرم — بتاریخ اَحَدُ احد الوحیدا

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند میاں غلام شاہ تھا۔ اولاد کی تفصیل اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں شیخ برخوردار ہرل نوشاہی رح کے ذکر میں کی جائے گی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ میاں غلام شاہ آپ کا فرزند۔
۲ میاں نور شاہ ولد بختاور شاہ۔ آپ کا بھتیجا۔

زمانہ وفات | آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری کے آخری رُبع میں ہوئی۔ قبر لانوالی ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

شجرہ فقرائے میاں دلاور شاہ ہرل رح

- میاں غلام شاہ ولد دلاور شاہ ہرل رح
  - سائیں جمال شاہ رح
    - سائیں امام شاہ رح
      - سائیں الٰہی شاہ رح
        - سائیں احمد شاہ
          - سائیں جیون شاہ۔ کشمیری مدفون گوجرانوالہ متصل اکھاڑہ رحیم پہلوان۔ ان کا ذکر اس کتاب کے نویں حصہ موسوم بہ "فوائد الاذکار" میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
- میاں نور شاہ ولد بختاور شاہ رح
  - یہ آپ کا بھتیجا تھا۔
    - میاں عمر بخش ولد غلام شاہ ہرل
      - میاں کرم الٰہی ولد عمر بخش ہرل

Marfat.com

(۲۹)

دولتی

بی بی دولتی گجراتی[1]

اصلی نام دولت بی بی مشہور نام دولتی تھا شہر گجرات میں رہتی تھیں۔ حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخوردار ری سابنیالوی راکی درگاہ سے فیض پاتی تھیں۔ عشق الٰہی میں والہ اور دیوانہ تھیں۔ بہت لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔ عفت اور تقوے میں رابعۂ وقت تھیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مسماۃ دولتی ساکن گجرات مجنون و والہ عشق الٰہی بود"[1]

زمانہ وفات بی بی دولتی سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکی تھیں۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۹۲ شرافت۔

Marfat.com

دولھو

شیخ دولھو لاہوری رح

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے محبوب مریدوں میں تھے۔

واقعہ بیعت ایک روز قلندر صاحب اپنے پیر بھائی شیخ محمد فاضل لاہوری رح کی مجلس میں گئے ہوئے تھے۔ آپ (دولھو) بعالم شباب خوبصورت عمدہ لباس یعنی دولھا والے کپڑوں میں ملبوس مجلس کے قریب بیٹھے تھے۔ قلندر صاحب نے نگاہ کی۔ تو اُن کو آپ بہت پسند آئے۔

؎ بُدہ آراستہ وے چوں عروسے ۔۔۔ پسند آمد بنشر انور نفوسے

انہوں نے آپ کو اپنے سامنے بُلایا۔ اور پوچھا اے بیٹے کسی درویش سے نسبت قائم کی ہے۔ یا ابھی اہلِ دُنیا سے ہو؟ ؎

بگفتا اے پسر تو با فقیرے ۔۔۔ شدی مشغول یا ہستی امیرے

آپ نے عرض کیا کہ ایک درویش کے پاس جاتا رہتا ہوں لیکن اُس نے ابھی تک میری دستگیری نہیں کی۔ قلندر صاحب نے فرمایا۔ اُس نے تجھ پر نگاہ تو کی ہے۔ لیکن تم اپنی کم استعدادی سے متاثر نہیں ہوئے۔ جیسا کہ بوڑھی عورت بالجھ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتی۔ آؤ ہمارے سامنے۔ چنانچہ آپ اُن کی بیعت ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا مجلس میں بیٹھو۔ اُسوقت قوالی شروع ہو گئی۔ آپ کو اُسی وقت وجد ہو گیا۔ اور اسقدر سخت اضطراب ہوا کہ دس آدمیوں سے بھی بمشکل سنبھالے جا سکے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا۔ تو اپنے کپڑے قوالوں کو دے دیئے۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

؎ چناں حالت بوے گردیدہ ذاکس ۔۔۔ بصد حیلہ گرفتہ پیش دارلیس

چو از وجدے بروں آمد مر آں یار ۔۔۔ بمطرب داد لبس خود ہمہ زار (صفحہ ۳۶۲)

Marfat.com

س

(۳۱)

سپاہی شاہ

بابا سپاہی شاہ نادونی ؒ

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیر انداز نوشاہی جھنگی والے کے عزیز الوجود خلیفہ تھے قصبہ نادون ۔ دریائے بیاس پر سکونت رکھتے ۔ آپ کا فیض عام تھا ۔

نادون کی آبادی کا ذکر | مفتی غلام سرور لاہوری ، مخزن پنجاب میں اسطرح لکھتے ہیں ۔

" نادون : ضلع کانگڑہ میں یہ ایک قصبہ مشہور و مطبوع مقام ہے ۔ اس امر کے دریائے بیاس بہتا ہے ۔ دریا کے کنارے ایک اونچے ٹیلے کے اوپر اس کی آبادی واقع ہے ۔ اس مقام پر دریا بہت عمیق اور تیز چلتا ہے ۔ پانی نہایت صاف و شفاف ڈیڑھ سو گز چوڑان ۔ رفتار فی گھنٹہ تین میل ہے ۔ داہنا کنارہ دریا کا اس مقام پر بڑا سنگین و بلند ۔ اور بایاں کنارہ زمین کے ساتھ ہموار ہے ۔ شاہ گذر یہاں کا مشہور ہے ۔ اس گذر سے ایک شرک گذر کر ہندوستان سے کشمیر کو جاتی ہے ۔ راجہ سنسار چند کے وقت یہ شہر بڑا آباد تھا اور اس وقت کی مثل زبان زد لوگوں کے ہے ۔ کہ " جائے گا نادون تو آئے گا کون " حسن اس شہر کی عورتوں کا مشہور و مطبوع ہے ۔ اور رعایا عزیز و کم زبان ۔ اس کی اچھی اور بازار آباد ہے ۔ تجارت غلہ وغیرہ کی ہوتی ہے ۔ اور صاحبباد ضلع کانگڑہ کے یہاں تحصیل کا کام دیتا ہے ۔ "[1]

---

[1] مخزن پنجاب صفحہ ۴۲۲ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

سلطان

حکیم سلطان لاہوری رح

آپ لاہور میں شاہی طبیب تھے۔ راہِ حق کا شوق ہوا۔ تو دہلی سے لے کر کابل تک بڑے بڑے مشائخ کو دیکھا۔ لیکن کہیں سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح لاہور میں تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ نے اُن کی دعوت کی۔ اور توجہ کی التماس کی۔ اُنہوں نے آپ پر نگاہ کی۔ تو آپ کی حالت دگرگون ہو گئی۔ آپ نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ اب میرے دل کی حرارت دماغ تک پہنچ چکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہو گئی تو میں دُنیادی کاروبار سے معطل ہو جاؤں گا۔ مجھ پر رحم کیا جاوے۔ آخر بیعت ہو گئے۔ اور شیخ کی مہربانی سے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوئے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے کہ آپ نے التماس کی۔

"حضرت سلامت! گرمیِ دل بدماغ رسیدہ اگر ازیں زیادہ شود از کارِ دُنیوی خواہم ماند" [1]

زمانہ وفات | آپ کی وفات سالِ تصنیفِ کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے ہو چکی تھی۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۵ شرافت۔

Marfat.com

(۳۳)

سوندھا

شیخ سوندھا لاہوری؟

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری کے خواص یاروں سے تھے۔ ہر وقت ذکر حق میں مشغول رہتے جذبہ و سکر آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ کئی مرتبہ وجد کی حالت میں مکان کے چھت سے گر پڑتے۔ مگر ضرب سے محفوظ رہتے۔ تحایف قدسیہ میں ہے ؎

چو وجدش آید ے ناگاہ از بام بیفتادے ہمیشہ صبح و ہر شام [1]

دوبارہ مستفیض ہونا آپ کے حالات اچھے ہو گئے۔ تو آپ نے شادی کرنے کا ارادہ کیا۔ قلندر صاحب نے روکا کہ ایک سال تک ابھی نکاح نہ کرو۔ جب تمہارا سلوک پورا ہو جائے گا تو نکاح کرنا۔ مگر آپ نے عدول حکمی کر کے نکاح کر لیا۔ آپ کا حال سلب ہو گیا۔ کچھ عرصہ گذرنے پر آپ کے گھر لڑکی متولد ہوئی۔ اور افلاس سے حالت سخت خراب ہو گئی۔ [illegible] قلندر صاحب کے سامنے رو پڑے۔ اور اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ انہوں نے دعا [illegible] لڑکی اور آپ کی جورو دونو مر گئیں۔ اور پھر فارغ البال ہو کر خدا کی یاد میں [illegible]

دوبارہ فیض حاصل کیا۔ شیخ پیر کمال لاہوری لکھتے ہیں ؎

شدہ سرگرم اندر عشق زندہ دلش [illegible]

---

[1] تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۴۸۔ [2] ایضاً ص ۳۴۹۔ شرافت۔

Marfat.com

(۳۴)

سَیِّدا

میاں سَیِّدا تارڑ جوکالیانوالہ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید وخلیفہ تھے۔ عیال واطفال چھوڑ کر پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہنے لگے۔ ترک وتجرید میں کامل ہو گئے۔ سیف زبان تھے۔ جو کچھ منہ سے کہتے وہ پورا ہو جاتا۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"سَیف زبان ست ہر چہ از زبان مے برآرد مے شود۔" [1]

قصبہ جوکالیاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے۔ علاقہ پانجھ ضلع امرتسر میں آپ کے مریدوں کی اکثریت تھی۔

زمانہ حیات آپ سالِ تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

جوکالیاں تاریخی مقام ہے اس قصبہ میں کئی امرا درویش وسافر کشش ہوتے رہے۔ چنانچہ احمد شاہ ابدالی نے یہاں ڈیرہ کیا۔ مفتی علی الدین لاہوری رح عبرت نامہ میں لکھتے ہیں۔

"در ۱۱۸۴ھ ہجری احمد شاہ آں روئے آب چناب در جوکالیاں تشریف فرما شد" [2]

۱۱۸۴ھ ایکہزار ایک سو چوراسی ہجری میں احمد شاہ دریائے چناب سے پار جوکالیاں میں تشریف فرما ہوا

مفتی غلام سرور لاہوری رح نے مخزن پنجاب میں لکھا ہے "چغتائی سلطنت کے ضعف کے وقت غلام محمد قوم جٹھہ نے اس مقام پر اپنی سکونت اختیار کی اور قلعہ بنایا۔" [3]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۸۱ [2] عبرت نامہ دفتر سوم ص ۲۴۱ [3] مخزن پنجاب ص ۳۰۲۔ شرافت

Marfat.com

(۳۵)

سَیدا

میاں سَیدا جنڈیالوی ؒ

آپ قوم ماچھی سے موضع جنڈیالہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے حضرت شیخ حمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں نوشاہی بیکودالیہ کے خواص درویشوں سے تھے صاحبِ خوارق وکرامات تھے۔ رجوعاتِ خلائق آپ کے پاس بہت تھی۔ مولانا محمد اشرف نوشاہی منچری رح لکھتے ہیں ؎

بخدمت مشرف شد از لطفِ حق — رجوعش شدہ جملہ کثیر خلق [1]

ایک درویش کا فیض سلب کرنا آپ کے گرد نواح میں ایک صاحبِ کمال درویش وارد ہوا بہت خلقت کا اُس کی طرف رجوع ہوگیا۔ ہر وقت اُس کے پاس لوگوں کا جمگھٹا رہتا آپ نے اُس کو نگاہِ غیرت سے دیکھا۔ تو اس کی حالت سلب ہوگئی۔ کذا فی رحمت ہے

؎

چو سَیدا نمودہ بسویش نگاہ — شدہ جملگی حالتِ او تباہ [2]

پھر اُس نے معافی لی۔

---

[1] نزار رحمت ص ۱۵۷ [2] ایضاً ص ۱۵۸ شرافت

Marfat.com

ش

(۳۶)

شادمان [1]

چوہدری شادمان اگروئیہ

والد کا نام چوہدری محمد علی ولد زرنجش بن چنن قوم تارڑ تھا۔ جو حضرت نوشہ صاحب رح کے خواص مریدوں سے تھا۔ یہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری سابنیالوی رح کے مقبول یاروں سے تھا۔ صاحب کشف بھی تھا۔

اپنے گاؤں موضع اگرویہ ضلع گجرات میں بیٹھا ہوا۔ اپنے پیر صاحب کے متعلق ازراہِ کشف خبر دیا کرتا تھا۔ کہ اب حضرت صاحب فلاں جگہ پر ہیں۔ یا فلاں کام کر رہے ہیں۔ [2]

زمانہ حیات | صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے کہ "الحال ہم در قید حیات ست" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ۱۱۴۶ھ (ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری) مطابق ۱۷۳۳ء (ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی) میں زندہ موجود تھا۔

---

[1] پنجابی زبان والے نسّاب میراثی وغیرہ بجائے شادمان کے سدھان بولتے ہیں۔ ۱۲

[2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۹ شرافت

Marfat.com

(۳۷)

شاہ محمد

میاں شاہ محمد لاہوریؒ

آپ قوم بلوچ سے لاہور کے رہنے والے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوریؒ کے مرید تھے۔ دریائے راوی پر جا کر عبادت کیا کرتے۔ ابتدا میں کچھ عرصہ دہلی میں بھی گذارا تھا۔

اخلاق آپ اپنے پاس کسی شخص کو آنے نہ دیتے۔ اگر کوئی شخص حاضر ہوتا تو اس کو سختی سے بیٹھنے کہتے۔ کئی دفعہ نواب خان بہادر لاہوریؒ آپ کی زیارت کے لئے آیا۔ مگر آپ نے نظر تک نہ کی، اور اس کا نذرانہ بھی قبول نہ کیا۔ شیخ پیر کمال لاہوریؒ لکھتے ہیں۔

ے

نذرازوے نکردہ ہم قبولے غلام ذات آں خاص رسولے[1]

غیبی امداد پانا ایک مرتبہ آپ اونٹوں کی تجارت کے لئے سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں ڈاکوؤں کو پتہ لگا اور مال اسباب چھیننا چاہا۔ آپ نے تلوار سے ان کا مقابلہ کرنا چاہا۔ وہ کہنے لگے کہ تو اکیلا کیا کرے گا ہم چالیس آدمی ہیں۔ آپ نے کہا ذرا ٹھہرو تو دیکھو۔ انہوں نے دیکھا تو سوار غیبی لشکر آپ کی امداد کو آتا دکھائی دیا۔ یہ دیکھ کر وہ گھبرا گئے اور قدموں پر گر پڑے اور معافی لی۔

ے

نظر چوں کردوے در چشم دادش بقدم دے فنا در شد مرادش

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۳۴ [2] ایضاً صفحہ ۳۳۶ شرافت

Marfat.com

(۳۸)

شاہ نظام

حضرت سید شاہ نظام برخورداری ساہنپالوی رح

فرزند اکبر سید سعد اللہ حکیم بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی ساہنپالوی رح

آپ اپنے چچا صاحب سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کا تذکرہ شریف التواریخ کی دوسری جلد دوسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چوتھے باب میں گذر چکا ہے۔ یہاں آپ کا پنجابی زبان میں ایک دوھڑہ لکھا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ شاعر بھی تھے۔

کرتیار لیائے ڈولی کھیڑے بے درد قصائی
دوڑا حشر ہویا اُت ویلے جدکن قہاراں جانی
لتا بتہ پٹ ہتھیں مٹھا اٹھ برہوں دھوم مچائی

شاہ نظام . . . . . .

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱۔ سید فتح اللہ ۲۔ سید عطاء اللہ ۳۔ سید امان اللہ۔

Marfat.com

شکراللہ

شیخ شکراللہ نارھروی ؒ

آپ کا وطن نارہرہ ملک ہندوستان تھا۔ راہ حق کا شوق پیدا ہوا۔ تو سیر و سیاحت کرتے ہوئے دہلی پہنچے۔ وہاں شیخ حسین دہلوی ؒ کو دیکھ کر دل کو کچھ تسکین ہوئی۔ ان کے ہمراہ سے لاہور آکر حضرت شہمیر قلندر صاحب کے مرید ہو گئے۔

بخدمت آمدہ ہمچوں غلامی — شدہ حواجہ چو شد کردہ گرامی

خدمات مرشد آپ بارہ سال تک اپنے مرشد صاحب کی خدمت میں رہے۔ مرشد کمال تک پہنچے۔ خلیفہ قدسیہ میں ہے

ماندہ دوازدہ سالے خدمت — ۔۔۔ چیدہ از خدمت او راہ بطریقت

ایک مرتبہ قلندر صاحب نے آپ کو وطن جانے کا حکم دیا مگر آپ عشق و محبت کی وجہ سے نہ گئے۔ جس کم سنی کی وجہ سے آپ اہل سلف ہو گیا تو پھر آپ دیوانہ وار جنگل کو نکل گئے اور جسم پر خاک اور چہرہ پر ہاتھی کی [illegible] اور مہربان ہوتے تو دعا و فیض عطا کرتے خدمت دیا [illegible]

لہ خلیفہ قدسیہ قلمی صفحہ ۲۲۲ ۲ ایضاً صفحہ ۲۲۲ ۳ ایضاً صفحہ ۲۲۳ شراوت۔

Marfat.com

شہمیرا

شہمیرا قوّال نوشہرویؒ

یہ میاں اللہ داد المعروف کالا قوّال نوشہروی رح کا بیٹا تھا۔ قوم اس کی گوریہ اور پیشہ قوالی تھا۔ صوفیا کے حضور میں قوالی کیا کرتا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

سماع میکرد پیش اولیاءؒ — بحالت آمدے ہر جاں فداءؒ
درد دیوار را تاثیر کردے — نماندے غیر حق در اہل دردے [1]

ایک مرتبہ شہمیر قلندر لاہوری رح کے پاس گیا، اُنہوں نے ایک پنجابی دوہڑہ پڑھا تو شہمیر کو خود وجد ہو گیا۔

چو شہمیر اشنید این قول از ذات — بخلطیدہ چو مستان خراب
شدہ حالت برو نالید زار زار — کہ داد یلا خزاں شد این بہاراں [2]

اولاد اس کی اولاد کی تفصیل موجودہ وقت تک اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں اس کے والد میاں کالا کے ذکر میں گذر چکی ہے۔

زمانہ حیات شہمیر قوّال ۱۱۶۹ھ ایکہزار ایک سو انہتر ہجری مطابق ۱۷۵۶ء ایکہزار سات سو چھپن عیسوی میں زندہ موجود تھا۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۰۳ [2] ایضاً صفحہ ۲۰۲ ۔ شرافت۔

Marfat.com

(۴۱)

مشیر محمد

سید مشیر محمد برخورداری ساہنیالوی رح

فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کے تھے۔ صاحب علم و فضل و کمال تھے۔ آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چوتھے باب میں مفصل لکھے جا چکے یہاں چند سطور تبرکاً لکھی گئی ہیں۔

مطالعہ کتب کا شوق | آپ کتابوں کے مطالعہ میں اکثر مصروف رہتے۔ آپ کے کتب خانہ کی چند کتابیں اس وقت ۱۳۹۰ھ (تین سو نوے ہجری) میں مولوی سید یعقوب شاہ بن سید نور الہدیٰ شاہ خوارزمی حنفی مدظلہ کے کتب خانہ میں بمقام گیرانوالہ بمفصل بگھووال ضلع گجرات موجود ہیں جن میں سے دو کے نام یہ ہیں۔

۱۔ شرح عقائد۔ للعلامۃ التفتازانی رح مکتوبہ مولانا دتہ محمد کاتب رح

۲۔ حاشیہ خیالی۔ مکتوبہ مولانا دتہ محمد کاتب رح ۱۱۲۳ھ

۳۔ ایک کتاب تحفۃ الاحرار نام آپ نے بقیمت بارہ ۱۲ آنے خریدی۔ اس کا خط (نسخ) نقل کیا جاتا ہے۔

"ایں کتاب تحفۃ الاحرار من تصنیف شیخ عبدالرحمٰن جامی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

جعل الجنۃ مثواہ شانزدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۴۳ جلوس ۱۱۱۰ روز شنبہ وقت [illegible]

ظہر بعون اللہ تعالیٰ انجام رسید۔ مالکہ و کاتبہ فقیر حقیر الحقیر محمد سعید ابن محمد [illegible]

محمد [illegible] کند کاذب باشد۔ بدست میاں مشیر محمد جو بقیمت دوازدہ ۱۲ آنہ فروختہ شد فقیر [illegible] ۱۱۲۹

Marfat.com

یہ کتاب قلمی آحکل صاحبزادہ سید محمد شریف بن سید محمد عالم نوشاہی برخورداری کے گھر میں بمقام دُھل شریف متصل راہیاں - علاقہ سرائے عالمگیر - ضلع گجرات موجود ہے۔

نوٹ سنہ ۴۳ جلوس والا سنہ اورنگ زیب عالمگیر کا سنہ جلوس مراد ہے۔ اُسوقت ہجری سال ۱۱۱۰ - سنہ ایکہزار ایک سو دس تھا۔

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ سید محمد شاہ دُوھا صاحب رح

۲ سید محمد واسع صاحب رح

۳ سید محمد شاہ صاحب رح

۴ سید محمد شاہ صاحب رح

۵ سید باغ شاہ صاحب رح

تاریخ وفات | سید شیر محمد کی وفات سنہ ۱۱۶۵ھ ایکہزار ایک سو پینسٹھ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۲ء ایکہزار سات سو باون عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالمظفر مجاہدالدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ پانچواں جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ

گُلدستہ مروت ۱۱۶۵ھ

Marfat.com

(۴۲)

شیر محمد

میاں شیر محمد گورھایہ والا رح

آپ حضرت شاہ غریب نوشاہی رہ ساکن گاجر کوٹلہ ضلع گوجرانوالہ کے مرید تھے خلافت و اجازت حاصل تھی۔ بلکہ اپنے پیر صاحب کی جناب سے سب سے پہلے خلافت آپ کو ہی ملی آپ صوفی منش۔ اہل عبادت اکابر مشائخ سے تھے۔ آپ قوم تارڑ زمیندار۔ موضع گورھایہ ضلع گجرات میں رہتے تھے۔

مزار کا منتقل ہونا آپ کی فرد بانے جناب کے داہنے کنارہ پر بھی طغیانی سے دریا شہید ہوا تو آپ کا تابوت وہاں سے نکال کر قصبہ شادی وال کے قریب دفن کیا جہاں اب موجود ہے۔

اولاد آپ کے ایک فرزند حاجی محمد جمال صاحب تھے۔

شجرہ اولاد میاں شیر محمد تارڑ گورھایہ والا

- حضرت میاں شیر محمد صاحب کے ایک فرزند حاجی محمد جمال تھے۔
- حاجی محمد جمال اپنے والد کے مرید تھے۔ [illegible] کوٹ گاجر کوٹلہ کے عرس پر حاضر ہوتے ہیں اور جہاں دفن ہیں [illegible] بھور والہ موضع دھارووالہ ضلع گجرات میں [illegible] کے پانچویں حصہ الموسوم بہ عوارف الاولاد میں لکھا ہے [illegible] کے دو بیٹے تھے۔ میاں الہ داد۔ میاں نور محمد۔

Marfat.com

- میاں اکرداد کا ایک بیٹا میاں سلیمان تھا۔
- میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمود۔ میاں کوہر۔ اور میاں محمد علی۔
- میاں محمود کے دو بیٹے تھے۔ میاں فضل الٰہی اور میاں کرم الٰہی۔
- میاں فضل الٰہی کے دو بیٹے میاں شاہ محمد اور سردار محمد دونو ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں موجود ہیں۔
- میاں کرم الٰہی ولد میاں محمود کا ایک ہی بیٹا میاں علی محمد موجود ہے۔
- میاں کوہر ولد میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ حیات محمد۔ مولاداد۔ اور میراں بخش تینوں بے اولاد فوت ہو گئے۔
- میاں محمد علی ولد میاں سلیمان کے تین بیٹے تھے۔ میاں حیات محمد۔ محمد حسین۔ غلام محمد لاولد
- میاں حیات محمد کا ایک بیٹا خوشی محمد موجود ہے۔
- میاں نور محمد ولد حاجی بخت جمال کا ایک بیٹا میاں حسن محمد تھا۔
- میاں حسن محمد کا ایک بیٹا میاں فیض احمد تھا۔
- میاں فیض احمد۔ یہ میاں سلطان شاہ ولد میاں امام شاہ نوشاہی سکنہ کاجو کوٹ کے مرید تھے۔ دوسری شعبان ۱۳۳۵ھ ایکہزار تین سو پینتیس ہجری۔ جو بیسویں مئی ۱۹۱۷ء ایکہزار نو سو سترہ عیسوی کو فوت ہوئے۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں غلام قادر لاولد۔ میاں غلام حیدر۔ میاں غلام نبی۔ میاں سردار علی۔ جو خواندکردہ نو موجود ہیں۔
- میاں غلام حیدر کا ایک لڑکا محمد شریف نام تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔

انتباہ

میاں سید محمد تاریخ کی اولاد کی یہ تفصیل ۱۳۴۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتالیس ہجری مطابق ۱۹۲۹ء ایکہزار نو سو انتیس عیسوی میں لکھی گئی۔ جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سنہ میں موجود تھے۔

Marfat.com

ص

(۴۳)

صابرشاہ

میاں صابرشاہ سوہدروی رح

ے

زہے فرت صابر از قرب حق — زبیشینیاں بُرد گوئے سبق

بعلم و عمل ثانی شاں نبود — زمیداں گوئے سعادت ربود

شب و روز در یاد حق مشتغل — گسستہ ز دنیا طناب امل

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب ولیؒ ۔ ساکن سیکھوانی ضلع سیالکوٹ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ علم و عمل میں باکمال تھے۔ ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔

ذکر جلبس ایک بار مسجد میں بیٹھ کر آپ مشغول حبس نفس کر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ کا سانس ام الدماغ میں چڑھ گیا۔ اور پھر اُتر نہ سکا۔ آپ مُردہ کی طرح وہیں بیٹھے رہے۔ آپ کے والد بزرگوار کو خبر ہوئی۔ تو وہ آپ کو اٹھوا کر مکان پر لے گئے۔ اور گھر والوں کو حکم دیا کہ اس کے پاس کوئی جاندار نہ آنے پائے۔ کیونکہ سانس نکلنے والی ہوتی ہے۔ بعض لوگ سنتے تھے کہ مرنے کے پاس کا سانس میں آخر آنکھ پر [illegible]

بیٹھ گئے تو لڑکا [illegible]

جلبس را تجربہ ہاں شناں — آنستہ برحاستہ از جاں

اس روز سے والد صاحب نے آپ کو مشغل حبس کرنے سے روک دیا۔

صحبت رسول ایکبار سفر کرتے ہوئے آپ کا گذر کسی گاؤں کے پاس سے ہوا۔ وہاں

Marfat.com

کسی کی شادی تھی۔ وہ لوگ راستہ سے مسافروں کو ہمراہ لے جاتے۔ اور کھانا کھلاتے۔ چنانچہ وہ آپ کو بھی بُلا کر گھر لے گئے کہ فقیر صاحب کھانا کھا کر آگے جانا۔ آپ بیٹھ کر کھانے لگے۔ بہت سا انبار روٹیوں کا پڑا تھا۔ آپ بمعہ گوشت سب کچھ کھا گئے۔ کنز الرحمت میں ہے۔

ہمہ در ریگ و لحم نخبتہ کہ بود　　بخورد ند یک بار در لحظہ زود

اہل خانہ کو فکر لاحق ہوا کہ اب ہم کیا کریں گے۔ آپ نے اُن کے ضمیر سے آگاہ ہو کر تھوڑا سا کھانا چھوڑ دیا۔ اور اس پر اپنا جھوٹا ڈال دیا۔ اور فرمایا ان سب لوگوں کو بلا کر بٹھا دو چنانچہ سب مہمانوں اور گاؤں والوں نے سیر ہو کر کھایا۔ اور خیرات بھی کی۔ پھر بھی کچھ طعام بچ رہا۔ [1]

وفات کے بعد کرامت | آپ کی وفات جوانی کی حالت میں والدین کی زندگی میں ہو گئی جس وقت فوت ہوئے۔ تو آپ کی والدہ پاس بیٹھ کر رونے لگیں۔ آپ نے اُس وقت آنکھیں کھولیں۔ اور مائی صاحبہ کو رونے سے منع کیا۔ آپ کے والد بزرگوار نے دیکھا تو فرمایا۔ بیٹا چُپ ہو جاؤ۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حیات غلام مرتضےٰ صاحب تھے۔ جو نظام آباد میں رہتے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ ایک مرتبہ سفر میں گئے۔ تو وہاں بہت سے لوگوں کو مرید بنایا۔ کنز الرحمت میں ہے۔

بماند در آں مکاں چند یوم　　بہ بیعت در آوردہ بود ند قوم [2]

مدح شریف | حضرت مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منیجری نے کتاب کنز الرحمت میں آپ کی صفت میں ایک غزل لکھی ہے۔ جس میں بصنعت توشیح ہر شعر کے پہلے حروف جمع کرنے سے

" حضرت صابر شاہ ظاہر ہوتا ہے۔

ح　حاکمِ آیاتِ نبی بے خطا　　عالمِ علم زہِ علمتنا

---

[1] [2] کنز الرحمت ص ۱۶۲۔ شرافت

Marfat.com

ض ضامنِ روزِ غمِ بے سامناں ساقیِ جام بقائے قربِ وصفا

ہ راحتِ جان و تنِ خستہ دلاں شمعِ فروزانہ چہ تسکنا

ت تاختہ در تہیہ فنا بوئے عشق باختہ سر نامہ ہر دو سرا

ص صبحِ شبِ تیرہ ہجرِ انیساں شامِ دلِ گم شدگانِ خدا

ا آمدہ دانش بحقِ صادقاں چوں خور چشماں نجسم ابتدا

ب بہ کہ نہم سر بتہ پائے او خم دہم ایں قدیہ بشست دو تا

ر روز و شب آیم بدرش بلتجی آمدہ ذاتِ وہے حاجت روا

ش شوقِ قدبوسیِ شاں دیدم میخلد اندر جگر ایں گدا

ا آرزو ے جانِ من آمد بدست چوں بمن از کرم نمائید تقا

ہ ہمت والا شِ بنقدِ جہاں اشرف از صدق زدہ پشت پا

زمانہ وفات | میاں صابر شاہ کی وفات ۱۱۸۰ھ ایکہزار ایک سو اسّی ہجری مطابق ۱۷۶۶ء ایکہزار سات سو چھیاسٹھ عیسوی میں پیدا ہو چکی تھی

آپ کی قبر قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی

Marfat.com

(۴۴)

صداقت

علامہ شیخ محمد ماہ صداقت گنجاہی ؒ

آپ ادیب باکمال۔ ناظم بے مثال۔ فصیح البیان۔ طلیق اللسان۔ عمدۂ فضلائے زمان۔ زبدۂ بلغائے اوان۔ قدوۃ العلماء واللہ صفیا۔ من الکملاء والادبیا۔ یگانۂ وقت تھے۔

نام ونسب اور وطن آپ کا نام نامی محمد ماہ۔ تخلص صداقت۔ صاحب صبح گلشن نے نام ھی صداقت محمد لکھا ہے۔ لیکن وہ صحیح نہیں۔ دیگر سب تذکروں میں نام محمد ماہ لکھا ہے۔ خود بھی اپنے تواقب المناقب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"قادری پوش سینہ چاکی شوق محمد ماہ قادری المتخلص بہ صداقت عرف میدار"[1]

آپ کے آباو اجداد غالباً ملک شام سے آئے تھے۔ کیونکہ ایک جگہ آپ لکھتے ہیں۔

مصرع بود یک بندۂ شامی نسب ماہ لقب[2]

آپ کا خاندان ابتدا سے ہی صاحب علم وفضل تھا۔ قصبہ گنجاہ کا منصب قضا آپ کے خاندان میں تھا۔ علم تصوف وتوحید بھی ان میں موروثی تھی۔ چنانچہ آپ کے دادا صاحب شیخ نظر محمد گنجاہی ؒ اور ان کے بھائی شیخ ابوالبقا گنجاہی ؒ دونو حضرت نوشہ گنج بخش قادری کے جلیل القدر مریدوں سے تھے۔ اور صاحب مقام بلند تھے۔[3]

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ۷ [2] ایضاً ص ۱۷۵ [3] شیخ نظر محمد اور شیخ ابوالبقا کے حالات اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پہلے حصہ الموسوم بہ تحائف الاطہار میں لکھے جاچکے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

آپ کے والد بزرگوار نواب ارادتمند خاں شرف الدولہ بہادر کی طرف سے تحویل خزانہ پر مقرر تھے۔ مہمات ملکی میں اُس کے ہمرکاب رہتے تھے۔

ولادت و تربیت | آپ کے والد صاحب بمع اہل و عیال کے نواب کے ہمراہ آگرہ میں تھے۔ علامہ صداقت کی پیدائش شہر کابل میں ہوئی۔ پھر واپس چلے آئے اور آگرہ میں آپ کی تربیت ہوئی۔ ایک جگہ خود لکھتے ہیں۔ "من کہ کابلی مولد پنجاب بنام ..."

تحصیل علوم | آپ جب سن تمیز کو پہنچے۔ تو درس میں داخل ہوئے اور مولانا محمد اکرم عظیمت کنجاہی رح کے حلقہ درس میں تعلیم پائی۔ تمام علوم معقول و منقول کی تکمیل کی۔ آپ کی تصنیف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو صرف۔ نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ کلام۔ معانی۔ بیان۔ بلاغت۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ ادب۔ عروض۔ قوافی۔ طب۔ نجوم اور رمل وغیرہ علوم مروجہ پر کافی عبور حاصل تھا۔ ان تمام کی اصطلاحات آپ کی عبارتوں میں بطور رموز و اشارات اور کنایات و استعارات پائی جاتی ہیں۔ آپ جید فاضل تھے۔

عہدۂ تحویل خزانہ | آپ کے والد صاحب نے اثنائے ملازمت میں شہر دہلی میں انتقال کیا تو نواب ارادتمند خاں شرف الدولہ نے اُن کی جگہ پر آپ کو تحویل خزانہ کے عہدہ پر لگا چنانچہ لکھتے ہیں "در سرکار مربی ارادتمند خاں شرف الدولہ بہادر قایم مقام پدر ... اُس وقت دہلی میں رہنے لگے۔

بیعت طریقت | اُن ایام میں حضرت پیر صاحب نوشہروی رح کے خلیفہ بزرگ حاجی عبدالرحمٰن کا دہلی میں بہت شہرہ تھا۔ آپ چونکہ باپ دادا سے نوشاہی سلسلہ میں منسلک چلے آتے اس لئے اُن کی خدمت میں پہنچ کر اُن کے حلقہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ اُن کی نگاہ توجہ سے آپ پر انکشاف حقایق ہو گیا۔ تمام اشغال و اوراد قادریہ نوشاہیہ کی اجازت آپ کو حاصل ہوئی۔

---

۴ تواریخ حبیب الٰہ ص ۹۰۵ ۵ ایضاً ۶ ایضاً ص شرافت۔

Marfat.com

تجلیات کا شہود | اس حالت میں آپ کو موجودات کے ذرّہ ذرّہ میں حقائق اور تجلیات کا ظہور ہونے لگا۔ آپ فرماتے تھے کہ میری زبان اُن حقائق کے بیان سے قاصر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"برطبقِ سبحٰن الذی بیدہٖ ملکوت کل شیئٍ در ہر ذرّہ آں قدر حقائق و تجلیات شہود میگردد کہ بیانِ آں معانی بدیع را طولِ عمرِ دراز متکفل نتواند شد" ؎۵

ترکِ ماسوی اللہ | آپ پر جب حالتِ جذب و محویت طاری ہوئی تو دنیا اور اُس کے لوازم سے دل اُٹھ گیا اور تمام ظاہری اسباب و تعلقات سے دل برداشتہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی کتابیں اور اشعار بھی منزلِ حقیقت میں آپ کو سدِ راہ نظر آنے لگیں۔ اور ثابت ہوا کہ جب تک ہم لفظ پرستی کریں گے۔ معنوی لذت سے ناآشنا رہیں گے۔ لہٰذا ایکدن سب کتابوں کو لے کر اُن کے اوراق پانی سے دھو ڈالے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"از انجا کہ شعلہ شوق بے تعلقی در نہادِ سیدہ جوش زد آں کودنِ طوفان را کہ بعمرِ نوح نتواں اندوخت در یکدم فنا آشنا کردم" ؎۶

یعنی جب قطعِ تعلقات کے شوق نے سیدہ میں جوش مارا تو اسقدر علمی سرمایہ جو بڑی طویل عمر میں بھی اکٹھا ہونا ممکن نہیں۔ میں نے ایک دم میں ہی تلف کر دیا۔

صفائے قلب کا حصول | اس کے بعد آپ کی تمام کدورتیں جاتی رہیں۔ اور شیشہ کی طرح دل صاف ہو گیا۔ لکھتے ہیں۔

"الفصہ بیمنِ بخت سبز از ان ظلمات گزشتہ خضر وار آبِ حیاتِ معنوی نوشیدم و بمددِ طالع سکندری سیاہیِ لشکرِ رنگیاں از جابُردہ آئینۂ دل را صفا بخشیدم" ؎۷

بخت مبارک کی برکت سے ان اندھیروں سے گزر کر حضرت خضر علیہ السلام کی طرح میں نے معنوی آبِ حیات پی لیا۔ اور طالعِ سکندری کی مدد سے رنگیوں کے لشکر کی سیاہی دُور کر کے دل کے شیشہ کو صفائی سے مُجلّا کیا۔

؎۵ تراجم المناقب قلمی ص۲۰۶ ؎۶ ؎۷ ایضاً ص۸ شرافت۔

Marfat.com

آداب شناسی رسالت | باوجودیکہ آپ نے سب کتابوں کو دھوڈالا۔ مگر رسالہ مطلع الاسرار کو جو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب ومدائح میں تھا، رکھ لیا۔ کیونکہ حضور کی نعت وتوصیف سے عشق محمدی غالب ہوتا ہے اور عشق سے طالب صادق کو مدارج قرب پر عروج حاصل ہوتا ہے لکھتے ہیں۔

"رسالہ سادہ کار موسومہ مطلع الاسرار در مدح رسول رسل سالار بمصداق اِلّا مَنْ عَصَمَ نجات یافت" [1]

ایک غلطی کا ازالہ | آپ کی ثالثِ جذب ومحویت اور ترکِ ماسوی اللہ کو خان آرزو نے مالیخولیا سے تعبیر کیا ہے چنانچہ مجمع النفائس میں لکھا ہے۔

"در عین شباب اورا سودائے بدباغ زدہ بود شعر بسیارے کہ گفتہ بود آں را نشست آخر بحال آمدہ تاسف آں داشت"

جوانی میں اس کے دماغ میں سودا ہوگیا تھا۔ بہت سارے اپنے اشعار کو دھوڈالا۔ آخر جب ہوش میں آیا تو اس کا افسوس کرتا تھا۔

اور عشق عظیم آبادی نشتر عشق میں لکھتے ہیں۔

"از بسکہ بفکر نظم مائل بود تا بجنون کشید آنچہ از نتائج خود اندوختہ بود برباد داد"

چونکہ نظم کے فکر میں بہت زیادہ انہماک رکھتا تھا اس لئے جنون (دیوانگی) تک پہنچ گیا، جو کچھ اپنے نتائج سے جمع کیا تھا تلف کر دیا۔

چونکہ آرزو اور عشق تصوف کی اصطلاحات سے ناآشنا تھے۔ اس لئے انہوں نے جذب، استغراق اور محویت کو سودائے بدباغ۔ اور جنون سمجھ لیا۔ اگر علامہ صداقت مجنون ہوتے تو مطلع الاسرار کو بھی دھوڈالتے۔ حالانکہ اس کو آپ نے ارادتاً کھ لیا اور دوسری کتابوں کو بوجہ سدِ راہِ حقیقت ہونے کے ارادتاً تلف کر دیا۔ [2] ۔ ۔ ۔ ۔ سلوک کو ہوش میں آنے

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص۸ شرافت۔

Marfat.com

سے تعبیر کیا ہے۔ غالباً ان تذکرہ نگاروں نے تواقب المناقب کو بنظرِ غور ملاحظہ نہیں کیا ہوگا۔ ورنہ علامہ صاحب کے اپنے اقوال سے وہ ضرور آپ کو مجذوب سالک ہی لکھتے۔ غلبہ جذب و سکر کی حالت میں شیخ داؤد طائیؒ اور شیخ شمس الدین تبریزیؒ اور شیخ حسین قادری لاہوریؒ سے بھی کتابوں کے تلف کرنے یا دریا میں بہا دینے یا حوض میں ڈبو دینے کے واقعات تذکروں میں ملتے ہیں۔ صوفیائے کرامؒ کے نزدیک علم دو قسم[1] کے ہیں۔ علم رسمی[2] اور علم حقیقی۔ علم رسمی کے متعلق مولانا رومؒ نے فرمایا ہے۔

علمِ رسمی چہ بود قیل و قال ۔ نے ازو کیفیتے حاصل ۔ حال

صوفیائے کرامؒ کو اپنے سلوک میں کبھی ایسے مقام کا انکشاف ہوتا ہے جہاں ظاہری علم محض سدِ راہ نظر آتا ہے۔ جب تک اس علم رسمی ظاہری سے گذر نہ کریں تب تک انہیں حقیقت کا پورا ادراک نہیں کر سکتے۔ غلبہ حال کی بنا پر کئی صوفیہ سے اس طرح کے امور کا ظہور ہوا ہے اُس وقت العلم حجاب الاکبر نقد وقت ہوا کرتا ہے۔

زیاراتِ بزرگاں | آپ نے سلسلہ نوشاہی کے چند بزرگوں کی زیارت کی ہے۔

۱۔ سید محمد سعید بن سید محمد حاتم زیادل رہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"الحمد للہ کہ این خستہ بے برگ در زمان طفولیت بقدمبوس آن شہر شجرہ کبار کامیاب شد"[11]

۲۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رہ صاحب رسالہ الاعجاز کے متعلق لکھتے ہیں۔

"الحمد للہ کہ یکبار راقم مجموعۂ نیاز در عالم طفلی آن جسم و چراغ دودمانِ روشندلاں را در پشاور دیدہ پردۂ زجاجی دیدہ را بر نگ قندیل کعبہ منظر نور علیٰ نور ساخت۔ و اکنون بنا بر تالیف این رسالہ شرح احوال ملازمان درگاہ از حسب فرمان آن مقتدائے قرب حضور رسید برادری معنوی درجہ پذیرائی یافت"[12]

---

[11] تواقب المناقب قلمی ص ۱۲۳ [12] ایضاً ص ۱۲۶ شرافت۔

Marfat.com

۳-۴- میاں فیض بخش اور اُن کے فرزند میاں عیسیٰ - جو حافظ معموری ہیلانی کے متعلقین سے تھے - اُن کی ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں .

" واز منتسبان این دودمان روشن میاں فیض بخش و نور دیدۂ او میاں عیسیٰ را این پروانۂ بے پر و بال ہمدریں سوادِ فروغ ایجاد دریافت " [۱۳]

شعرگوئی آپ فنِ شعرگوئی میں کمال تھے - اپنے چچا صاحب مولانا عنیمت کنجاہی رح کے تتبع میں آپ نے بلند مرتبہ پایا - اپنے اقران و معاصرین سے سبقت لے گئے - آپ کا تخیل بلند اور فکر رنگین ہوتا تھا - طبیعت موزون پائی تھی .

۱- مولانا سراج الدین علی خاں آرزو نے لکھا ہے

" جوانے بود خیلے با دقت فہم و جودت طبع برادر زادۂ محمد اکرم عنیمت در نظم و نثر خیلے قدرت داشت " [۱۴]

(صداقت) ایک جوان تھا - بہت باریک شناس زکی الطبع - محمد اکرم عنیمت کا بھتیجا نظم اور نثر میں بڑا قادر تھا .

۲- مولانا حسین قلی خاں عشق عظیم آبادی رح لکھتے ہیں .

" صداقت نیز چوں عمِ خود در فکر نظم طبعِ بلند داشت ..... خان آرزو گوید کہ در مضمون یابی و بہم رسانیدن فکر تازہ بلند خیال از ابوالبرکات منیر و عارف لاہوری و عنیمت عمِ خود بود " [۱۵]

صداقت اپنے چچا کی طرح نظم کرنے میں بلند طبع رکھتا تھا ..... خان آرزو کہتا ہے کہ مضمون حاصل کرنے اور تازہ فکر بہم پہنچانے میں ابوالبرکات منیر اور عارف لاہوری اور اپنے چچا عنیمت سے بھی بلند خیال تھا

۳- سید علی حسن خاں بھوپالوی رح لکھتے ہیں .

" درستی شعار و بلند فکر و تازہ خیال و معنی یاب " [۱۶]

آپ شعر گوئی کا طریقہ رکھنے والے اور بلند فکر تازہ خیال اور معنی شناس تھے .

[۱۳] تواریخ حبیب السیر قلمی ص ۱۲۴ [۱۴] مجمع النفایس قلمی ص ۵۲۵ [۱۵] نشتر عشق قلمی ص ۱۰۹ [۱۶] صبح گلشن ص ۱۶۹ شیرانی

Marfat.com

ان تذکرہ نویسوں کے کلام سے آپ کی بلند فکری۔ اور اکابر شعرا سے عالی تخیل اور قادر الکلام ہونا ثابت ہوتا ہے۔

خان آرزو سے دوستی آپ اپنے دہلی رہائش رکھنے کے زمانہ میں مولانا سراج الدین علیخان آرزو سے بہت میل وجول رکھتے تھے۔ علمی اور ادبی مجلسیں ہوتی تھیں۔

۱۔ خان آرزو لکھتے ہیں۔

"بافقیر بسیار آشنا بود" [17] میرے ساتھ بہت محبت رکھتا تھا۔

۲۔ بندرابن داس خوشگو لکھتا ہے۔

از قصبہ کنجاہ پنجاب بود دبدو تلمذ خان صاحب آرزو تشریف مے آورد۔ جوان مودب مہذب بہ نظر مے آمد چند بیتے کہ از غزلیات خود خواند خالی از نازکی و تازگی نبود و خودش بسیار جدید الفکر و سریع الفہم بود" [18]

قصبہ کنجاہ پنجاب سے تھا۔ خانصاحب آرزو کے دولتخانہ میں تشریف لایا کرتا۔ جو دب اور مہذب جوان نظر آتا اپنی غزلوں سے چند بیت اس نے پڑھے۔ نازک خیالی اور تازگی سے خالی نہ تھے۔ اور وہ خود بہت تازہ فکر دالا اور تیز فہم تھا۔

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایکدفعہ کی مجلس میں خوشگو بھی وہاں موجود تھا۔ اور اس نے آپ کے اشعار خود آپ کی زبان سے سُنے۔ اور قدر شناسی کی۔

علامہ صداقت کنجاہی، مورخوں، ادیبوں اور شاعروں کی نظر میں

آپ کے متعلق چند تذکرہ نویسوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

مولانا سراج الدین علی خاں آرزو۔ مجمع النفائس میں لکھتے ہیں۔

"محمد باہ صداقت۔ جوانے بود خیلے باد قت فہم و خوب طبع۔ برادر زادہ محمد اکرم عشرت

---

[17] مجمع النفائس قلمی ص ۵۲۵ [18] سفینہ خوشگو ص ۱۹۸ شرافت۔

Marfat.com

در نظم و نثر خیلے قدرت داشت ، رقعات او کہ مشتمل ست بر صنائع بسیار مثل امیر خسرو علیہ الرحمہ
بسیار لطافت نوشتہ ۔ مثنوی نیز دارد ۔ و در عین شباب او را سودائے بہ باغ سر زدہ بود شعر
بسیارے کہ گفتہ بود آن را شست ۔ آخر بحال آمد ۔ اصف آن را داشت ۔ با آخر ایشان را
در اواسط عہد فردوس آرامگاہ محمد شاہ غفران
دباغ منت پروانہ دلیل کجا د
چوں کمال از خامہ ام تواں برآوردن
لیلی سرمہ بصد ناز بخود مے یابد

19

(۲)

بندر این دامن خوشگو ۔ کتاب سفینہ خوشگو دفتر سوم ص ۱۹۰ ،

"محمد شاہ صداقت تخلص ۔ برادر زادہ محمد کریم علیہ الرحمۃ ۔ از قصبہ کنتان نواح
بدولت خانہ خان صاحب آرزو تشریف مے آورد ۔ جوان مودب صاحب سلیقہ ۔ شعر مے آید چیدہ
از غزلیات خود خواند ۔ خالی از نازکی و تازگی نبود ۔ و خود نیز بسیار حدید الفکر و سریع الطبع
خانصاحب در حق او نوشتہ اند کہ در مضمون یابی و ملائم معنی تازہ تا الا دست ملا ابوالبرکات
و عارف لاہوری و بلیمت نجابتی عمدہ ہائے خود بودہ اتا حیف کہ چوں جمیع جوانان عالم
در سنہ ہزار و صد و چہل و ہشتم بمرض سودا مبتلا شدہ بود درگذشت ۔ ظاہرا اصلا
با صلاح مزاج ورا ایفا نشد ۔ بیاض از زادہ ہائے طبع خطاو ۔ خط الکہ غزلیہ طبع او
بسیار ذی طبع و زود یاد شدہ چنانچہ رقعہ نوشتہ کہ عبارتش تمام بافاظ از زبان

۲۱۰ جمع [illegible] علمی ۵۲۵ شرافت

Marfat.com

و رقعه دیگر بے نقطه - و باہم ہر دو را ممزوج نموده برائے خود رقعه میشود - و صنعت را گل سه برگه نامیده - و عبارت تمام بانقط این ست .

"شش چیز بے شفقت بینی - تیغ تیز - زشت خیز - غنی بے فیض - جمیلت بے زین - بت چین - تخت نشین ."

و هم چنین در صنعت لے رقعه دارد - تمام بے نقط - در لعت حضرت خیر البشر که این از انجا است .

ه

حاکم روم و سمرد عایل او — والیِ عهد حکم کایل او
هر دو عالم علوم در دل او — کوه و صحرا دو گردِ محمل او
همه روحِ سلالهٔ عالم — گل ارواح لالهٔ آدم

و دیگر مثنوی دارد در تعریف چراغان که نواب روشن الدوله از قلعه تا مزار حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی رح در هفت کرده کرده بود - بسیار تلاشهائے بلند را دران کار فرموده - از انجمله بیتے در تعریف روشن الدوله نظر بر بادله فروشی و دعوائے فقیری نواب روشن الدوله گفته نهایت خوب گفته اگرچه بیجا گفته .

غنی صورت دلے عرفان سرشته — چو قرآنے به آبِ زر نوشته

سائر اشعارِ آبدارِ آن صداقت شعارِ او این ست که پسندِ خاطر صاحب شده -

ه

غبارِ هستیم بے جلوه ات رنگِ عدم باشد — جدائی از تو گر یکدم بود تیغِ دو دم باشد
ماندگ ترکِ دنیا کے تواں محوِ فراغت شد — که در دلِ نیم سر از دردِ سر آخر چه کم باشد
ز خوانِ لذتِ دنیا گرانی آن قدر دارم — که سیلرزد دلم از خوردنی گر خود قسم باشد

ه

تا دکانِ خود فروشی یوسفم وا میکند — کوهِ تمکینِ ستان را کوهِ سودا میکند

Marfat.com

مطرح بمیدهٔ زلفِ تو جائے حرف نیست
شانہ حیرانم چرا ایں دخل بیجا میکند

زاہدِ مسجد نشیں را ذوقِ ساقی نازنیست
روز و شب سیرِ کتابِ نان و حلوا میکند

ے

اے بیادِ طرہ ات دلہا پریشاں مجمعے
از بیاضِ گردنت صبحِ قیامت مطلعے

ے

من و شوخے کہ دلہا شد کباب از گرمیِ خویش
طپد نقشِ قدم چوں ماہیِ بے آب در کویش

ے

لشکر دارد ہمت مشکل کشا دیوانگی
قفل و سوہانِ خرد را کرد دو دیوانگی

گہ پریزادے کشتم گہ دخترِ رز در کنار
کارِ من چوں شیشہ با ساعت ہمہ یا دیوانگی

ے

مارا امید عفو ز اشکِ ندامت ست
کایں طفل بیش رفتہ شفیعِ قیامت ست

ے

دلہا بیادِ فکرِ صد آفت چرا دہد
طرحِ شکست شد شکند، قیامت ست

ے

دل عارفِ غبار آلودہ ٔ ہیولیٰ نیگردد
ردائے کبریا کے میشود مشاطہ ٔ ما

ے

ہمہ از دستِ تہی دامنی بود ما فی الضمیرش
کہ نگنجد ہوسِ لعلِ او اندر دو جہانم

چو مینا یفتہ گوشم خراب آلود نیگردد
بہ گاہ دیدار او [illegible]

ے

[illegible]

Marfat.com

داغ منت پروانه و بلبل کجا دارم
چراغی بر نخیزد تا بدامانم گلفشانی هم

لیلی مگر بصد ناز بخودم بالد
که سیه خانه از این چشم فسونگر دارد

بیوایی بنشسته با شد مر بصحرا دادرا
تشنه آبرا کجا بیند که بی رفتار نیست

لذت جلوه ای سوختن داشت در کاهش دلم
گرچه آن شیرین پیکر را دفیع ناهموار بود

ناگوار از تلخ کامی نیست عهد بوسه ام
سرکه با شکایی دهد رنجوا بد دلم

ز رد ئے تو شد بسکه خون تر دیده
امروز پر سرخاب بود سر دیده

در هجر تو پرده ز جاحی ای شوخ
چون ریزه شناسد ئے خلد در دیده

یک دم فارغ ز فکر و تدبیر نه
آزاد از این حرص گلو گیر نه

همچون قسم دروغ از جوش طمع
هر چند حرام میخوری سیر نه

درس توحید عشق ارشاد کند
در مکتب دین و کفر آزاد کند

اول ورق مصحف و تار زنار
شاگرد شش صرف کاغذ باد کند

گر خود بفلک سر و غلط کیش رود
با قد تو کے جلوه او پیش رود

از شرم رخت چو سایه اندر شب تار
لیلی به سیاه خانه خویش رود

نسخه سفینه خوشگو، دفتر ۳، ص ۱۹۹ تا ص ۲۰۱

Marfat.com

(۳)

بیاض وارستہ۔ مرتبہ مصنف بنام لکوٹی مل وارستہ میں خان آرزو کی عبارت میں علامہ صداقت کنجاہی رح کا ذکر لکھا ہے، بخوف طوالت دوبارہ عبارت نہیں لکھی گئی۔ [۲۱]

(۴)

سید احمد علی ہاشمی سندیلوی رح کتاب مخزن الغرائب میں لکھتے ہیں۔

"محمد صداقت۔ ایں بیت از وست ؎

چوں کماں از خانہ ام شوال برآورد ماں گوشہ گیر مصلحت ما واقف چرخم دیدہ ام" [۲۲]

(۵)

بھگوان داس ہندی کتاب سفینہ ہندی میں لکھتا ہے۔

"محمد شاہ۔ صادق۔ برادر زادہ محمد اکرم غنیمت مصنف دو سطر عبرت فرد میں ثبت۔ وفات یافتہ۔ رقعات دلچسپ انشا لطافت خوبی در نگارش مے نوشت۔ از وست

(۶)

مولانا حسین قلی خاں عشق عظیم آبادی

"صداقت۔ محمد شاہ از مریدان

است۔ صداقت نیز چوں عشق خود

بود تا بجنون کشید۔ آنچہ از انشائے خود

---

[۲۱] بیاض وارستہ قلمی ورق ۲۱ ص ۱ - [۲۲] محمد شاہ [illegible]

[۱۲۳] اس نے محمد شاہ صادق یکجہات حالات [illegible]

Marfat.com

مضمون بالی وبیم رسانیدن فکر تازہ بلند خیال از ابوالبرکات منیر وعارف لاہوری وعلیمت عم خود
۵۰۰۰
بود۔ مثنوی تواقب المناقب قریب پنجہزار بیت از تالیفات اوست۔ دراں احوال سلسلۂ مشایخ
قادریہ بکمال بسط بقلم آوردہ۔ وخود نیز مرید حاجی عبدالرحمٰن نام بزرگے بودہ۔ آخر در سنہ یکہزار و یکصد
۱۱۴۸
وچہل وہشت درگذشت۔ از اوست

نیازم را بود حق کمک سرتاز پنہانش — کہ زمزم شد ز اشک شوئہ من چاہ زمدانش

من وشوخے کہ دایہ شد کنار از گرمی خویش — تپید نقش قدم چوں ماہیٔ بے آب در کویش

اے صیاد طرہ دلہا پریشاں مجمعے — از سیاہی گردنت صبح قیامت مطلعے

پس از مردن نگس داری بود کافی لحد کندن — کہ نگذارد ہوائے نعل او از من بجز نامے
۲۴
چو مینا پلیۂ گوشم شراب آلود میگردد — دہد قاصد اگر از لعل میگوں تو پیغامے"

(۷)

سید علی حسن خاں بن نواب سید صدیق حسن خاں محدث بخاری بھوپالوی در کتاب صبح گلشن میں لکھتے ہیں۔

" صداقت۔ نامش صداقت محمد۔ ووطنش کنجاہ از ملک پنجاب ست۔ راستی شعار۔ وبلند فکر وتازہ خیال ومعنی یاب۔ برادر زادہ مولانا محمد اکرم علیمت بود۔ وبیعت در سلسلۂ قادریہ بر دست حاجی عبدالرحمٰن نمود۔ مثنوی تواقب المناقب در احوال مشایخ سلسلہ قادریہ بہ پنجہزار بیت برشتہ نظم کشیدہ ودر سنہ ثمان واربعین ومائۃ والف در مجلس صدق جاگزیدہ "۲۵

اس کے آگے دس پانچ اشعار نمونہ کلام درج ہیں۔ جو نشتر عشق میں لکھے ہوئے ہیں۔

---

۲۴ نشتر عشق قلمی صفحہ ۲۷۹ ۲۵ صبح گلشن صفحہ ۲۲۹۔ شرافت۔

Marfat.com

(۸)

قاضی بذل حق خلف قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۔ مجلہ ہلال کراچی ۱۹۵۸ء

میں مقالہ لکھتے ہیں ۔

"محمد ماہ صداقت کنجاہی ۔ شاعر دیگرے کہ در عہد او رنگ زیب عالمگیر در گجرات شہرت بدست آورد صداقت کنجاہی بودہ کہ برادر زادہ مولانا اکرم عظیمت کنجاہی باشد ۔ صاحب صبح گلشن در ذکر او مے نویسد کہ [نامش محمد صداقت و وطنش کنجاہ (جہلم) بنجاب ہست ۔ رستمی شعار و بلند فکر و تازہ خیال و معنی یاب برادر زادہ مولانا محمد کنجاہی بود و بعیت در سلسلہ قادریہ بر دست حاجی عبدالرحمن نمود ۔ و مثنوی یوسف احوال مشائخ قادریہ قریب پنجہزار شعر برشتہ نظم کشید و در سنہ ثمان و ثلاثین و الف در مجلس صدق ہا گزید] بنڈت خوشگو در سفینہ خویش مے نگارد کہ [نام صداقت محمد ماہ بود و البتہ این بیان خوشگو بعید از حقیقت نیست زیرا کہ در نسخہ خطی تواریخ المشائخ کہ صداقت محمد ماہ خود دارم صداقت مے گوید [قادری پوش سر بند چاکی شوق محمد ماہ قادری المتولد صداقت موصوف مے دارد] صداقت در تواریخ المشائخ ذکرے از عم خویش مولانا عظیمت نموده و تصنیف مثنوی نیرنگ عشق بر داخذ است ۔ صداقت در [illegible] کہ قصیدہ شیرانی نسبت [illegible]

۲

[illegible]

صداقت [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۹)

خواجہ عبدالرشید کراچوی کتاب "تذکرہ شعرائے پنجاب" میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۲۳۷ - صداقت۔ محمد شاہ کنجاہی۔ برادر زادہ محمد اکرم غنیمت ..... جوان مودب و مہذب بنظر مے آید ..... بسیار جدید الفکر و سریع الفہم بود۔ در سال ہزار و صد و چہل و ہشتم ہجری عرض سودا مبتلا شدہ بود درگذشت۔ در نعت حضرت خیر البشر (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے نقط نوشتہ از انجاست۔

حاکم ردم و مقرو عامل او — والیٔ عہد حکیم کامل او
ہر دو عالم علوم در دل او — کوہ و صحرا دو گرد محمل او
ہمہ روح سلالۂ عالم — گل ارواح لالۂ آدم

سائر اشعار آبدار آں صداقت شعار او ہمین ست کہ پسند خاطر نقاد صاحب شدہ۔

ز خوان لذت دنیا گرانی آنقدر دارم — کہ میلرزد دلم از خوردنی گر خود قسم باشد

مصرع پیچیدہ از زلف تو جائے حرف نیست — شانہ حیرانم چرا این دخل بے جا میکند

گہ پریزادے کشتم گہ دختر رز در کنار — کار من چون شیشہ با مستی ست یا دیوانگی

(سفینہ خوشگو ص ۱۵۹ بندرابن داس خوشگو)

برادر زادۂ محمد اکرم غنیمت کنجاہی ست۔ در وسط عہد فردوس آرامگاہ وفات یافتہ۔ رقعات در صنایع بنایت خوب و رنگین مے نوشت از وست ؎

داغ صفت پروانہ و بلبل کجا دارم — چراغاں برغے تا بدمزارم گلفشانی ہم

(سفینہ ہندی ص ۱۲۳ بھگوانداس ہندی) ؎ ۲۷

۲۷ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۲۱۸ شرافت۔

Marfat.com

(۱۰)

اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی۔ مناظر بریلوی قدس سرہ

کتاب فیض محمد شاہی میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "آپ محمد اکرم علیمت کے بھتیجے ہیں حضرت نوشہ صاحب کے حالات و کرامات بیان نواقب المناقب فارسی، گلستان کی طرح آپ کی تصنیف یادگار ہے۔ ۲۷ھ

کسی خاندان میں نقشبندی چشتی سہروردی قادری جلالی اور [illegible] حضرات میں مثنوی علیمت اور نواقب المناقب، علیمت اور صداقت جیسا کوئی ہوا نہ ہوگا۔ یہ نوشاہی خاندان کا مایہ ناز ہیں۔ دونوں بے نظیر فارسی شاعر بچپن میں ہوئے ہیں، دونوں نوشاہی بزرگ تھے۔" ۲۸ھ

۲۔ " ۵ ربابنگ سمت ۲۰۱۲ بکرمی (۱۸ رجب ۱۳۷۹ھ ۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء) [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم احمد ولد در بام ناجھی پہلے پارہ سے اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ [illegible] یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ۔ نوشاہی کو سبق سنا رہا تھا۔ اس وقت حضرت علامہ محمد شاہ صدیقی [illegible] مجھ کو ہوا۔ کھڑا دیکھا سفید کپڑے۔ محمد شاہ مرید عبدالرحمٰن کا وہ مرید حضرت [illegible] وہ مرید حضرت نوشہ صاحب کا۔ محمد شاہ صداقت مصنف نواقب المناقب کا دادا مجھ کو سابنپال بستی ضلع بلرامپور میں ہوا۔" ۲۹ھ

تصنیفات

آپ کی طبیعت مشغولی پسند تھی۔ فارغ [illegible] تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے۔ نظم اور نثر میں آپ [illegible] تصنیفات ہیں۔ آپ کا کلام سراسر بلاغت و فصاحت ہوتا تھا۔

۲۸ھ فیض محمد شاہی قلمی (سیاض) جلد ۶ صفحہ ۲۹۶ ۲۹ھ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۳۱۶ تراجم

Marfat.com

۱ - فتحنامۂ عبدالصمد خاں بہادر ۔

اس میں نواب عبدالصمد خاں بہادر کی فتوحات کا ذکر لکھا ۔

۲ - [illegible] ۔ منظوم فارسی ۔

[illegible] لکھتے ہیں "مثنوی نزدارد"

[illegible]

"[illegible]

[illegible] کی تعریف میں جو نواب رئیس اللہ

[illegible] سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار

[illegible] کاکی [illegible] کی تعریف کرتے ہوئے

[illegible] تک سات کوس میں پیں کیا تھا ۔

[illegible] شاہجہانی [illegible] کا ۔ [illegible] میں بڑی بلند کا دس و تلاشوں سے

وہ سودہ "

[illegible] کام رہا ہے

یک نامہ بزرگ الدولہ کی تعریف میں ہے ۔

غنی صورت ولے بحروں سرشتہ جو فرانے بہ آب زر نوشتہ

۵ - گل صنوبر فارسی [illegible] میں لکھی ۔

۶ - قصہ کلیلہ دمنہ [illegible] فارسی ۔

۷ - دواوین [illegible] ہے [illegible] کا نمونہ ہے

۸ - [illegible] آپ کی مصنفہ رباعیوں کا مجموعہ تھا ۔ مسفینہ خوشگو میں بھی [illegible]

آپ کی رباعیاں [illegible] سے پہلے لکھی جا چکی ہیں ۔

۹ - مخمسات رنگین ۔ اس میں [illegible] کے نام [illegible]

۱۰ - رقعاتِ صدائف ۔ امیر کے [illegible] مجموعہ رقعات میں سے کچھ ہیں

" رقعاتِ او کہ مشتمل ست بر صنایع و بدایع آپ کے رقعات امیر خسرو کی طرح بے ساختہ

مثل امیر خسرو علیہ الرحمۃ بسیار تکلفات شوخانہ " پر مشتمل ہیں جو بڑی مشکل سے لکھے ہیں ۔

Marfat.com

۹۔ بندرابن داس خوشگو۔ اپنے سفینہ میں لکھتا ہے۔

"ہم جنیں در صنعت کے رقعہ ہا دارد ۔۔۔ ہی طرح صنعتوں میں رقعے لکھتے ہیں تو
نام بے نقط" سب بے نقطہ ہیں۔

۱۰۔ بھگوان داس ہندی اپنے سفینہ میں لکھتا ہے۔

"رقعات در صنایع بدائع خوب و ۔۔۔ رقعات صنعتوں اور بدیع کے خوب ہیں
رنگین مے و شعت" جیسے اور رنگین لکھتے ہیں

۱۱۔ بیاض صدر الدین محمد متخلص ۔۔۔ بیاض خوشگو نے دیکھی اور لکھا ہے
اس نے مصالح العشاق لکھا ہے

"بیاض از زادہ کہ نے طبع محمد ۔۔۔ یہ کسی شاعر کی بیاض ہے جو اپنے
منظور آید شاعر طبع ۔۔۔ جو اس کو پسند آئے
بسیار نکات و لطائف ۔۔۔ بہت سے نکتے اور لطیفے

۱۲۔ مطابق جو بیاض ۔۔۔ بیاض کے مطابق

۱۳۔ مطابق ۔۔۔

Marfat.com

کہ مصرع مہمل سرود مطلع مہر و ماہ را ہے ۔ میں نے بصنعت غیر منقوط لکھا تھا۔ جو ایسا
رد کردہ گرد آوردہ ام " ۳۰ مسلسل کلام ہے۔ جو سورج اور چاند کے مطلع کے
مہمل سرود مصرع کا جواب ہے ۔

سفینہ خوشگو میں جو نعت اشعار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت میں ہیں۔ غالباً اسی
کتاب سے ہوں گے ۔

۱۴۔ نوادر المناقب ۔ یہ آپ کی آخری تصنیف ہے۔ جو مشائخ قادریہ نوشاہیہ کے
حالات پر مشتمل ہے ۔ اس کا سبب تصنیف آپ یہ لکھتے ہیں۔ کہ نواب ارادتمند خاں شرف الدولہ
نے راجہ اجمیر پر چڑھائی کی۔ میں بھی ساتھ تھا۔ راستہ میں مجھے سخت بخار۔ اور دانتھ کا درد
شروع ہو گیا۔ بہت علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر چھٹی لے کر دہلی میں آگیا۔ والدہ صاحبہ
کی دعا سے مجھے صحت ہو گئی۔ چونکہ چھٹیاں ۴ ابھی کچھ باقی تھیں۔ میں نے فارغ رہنا مناسب نہ سمجھا
تو میرے پیر صاحب حاجی عبدالرحمن دہلوی رح نے مرزا احمد بیگ لاہوری رح کا رسالہ الاعجاز جو خاندان
نوشاہی کے مشائخ کا تذکرہ ہے۔ اُس کے بیٹے قاقشال خاں سے مانگ کر مجھے لا دیا۔ اور
فرمایا۔ کہ اس کو رنگین فارسی میں کر دو۔ چنانچہ چند روز میں میں نے اس کو بنام نوادر المناقب
تحریر کر دیا۔

اگرچہ آپ نے تصنیف کتاب کی کوئی تاریخ نہیں لکھی۔ مگر ایک جگہ حضرت نوشہ صاحب رح
کے پڑوتے سید ہیبت شاہ صاحب رح کی شہادت کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"ہمدریں ایام طاؤس خلد بانوس یعنی میاں ہیبت شاہ خلف الرشید آں گلشن کرامت باب ۳۱
شمشیر باغیاں رنگ صبغۃ اللہ شہادت ریخت " ۳۲ یعنی انہیں دنوں میں سید ہیبت شاہ ڈاکوؤں کے

---

۳۰ نوادر المناقب قلمی صفحہ ۱۹۸ ۔ اس عبارت میں بھی صنعت غیر منقوط کو ملحوظ رکھا ہے ۱۲ ۳۱ گلشن کرامت
سے مراد سید محمد سعید صاحب ہیں۔ جو سید ہیبت شاہ کے باپ تھے۔ اس سے پہلے اُن کا ذکر شروع ہے
اس لئے نقطہ اشارہ سے لکھ دیا "خلف الرشید آں گلشن کرامت" ۳۲ نوادر المناقب قلمی صفحہ ۱۴۲ شرافت

Marfat.com

ہاتھ سے شہید ہوئے۔ اس کے بعد اُن کا مرثیہ بائیس اشعار۔ اور تاریخ شہادت لکھتے ہیں جس کا آخری شعر یہ ہے۔

سالِ تاریخ شہادت راچنوں کردم رقم — لالۂ فردوس شد آں زادۂ کوہِ وقار
۱۱۲۶ھ

چونکہ انہیں دنوں میں کتاب نوادر المناقب تصنیف ہوئی۔ لہذا سالِ تصنیف ۱۱۲۶ھ ایکہزار ایکسو چھبیس ہجری ہو سکتا ہے۔

تذکرہ نگاروں کی بعض غلطیاں کتاب نوادر المناقب نثر میں ہے۔ اور موقعہ بموقعہ اشعار بھی آتے ہیں۔ لیکن بعض تذکرہ نگاروں نے اس کو مثنوی لکھا ہے۔ چنانچہ

۱۔ مولانا حسین قلی خاں۔ نشترِ عشق میں لکھتے ہیں۔

"مثنوی نوادر المناقب قریب پنجہزار بیت از تالیفات اوست"

مثنوی نوادر المناقب پانچ ہزار اشعار کے قریب آپ کی تصنیفات سے ہے

۲۔ سید علی حسن خاں بھوپالوی۔ صبحِ گلشن میں لکھتے ہیں۔

"مثنوی نوادر المناقب در احوال مشایخ سلسلہ قادریہ بہ پنجہزار بیت برشتہ نظم کشیدہ"

قادریہ سلسلہ کے بزرگوں کے حالات میں مثنوی نوادر المناقب پانچ ہزار اشعار کے مرثیہ نظم کی

غالباً ان دو تذکرہ نویسوں کو کتاب نوادر المناقب کا نسخہ ملاحظہ سے نہیں گذرا ہوگا۔ ورنہ وہ اس کو مثنوی نہ لکھتے۔ اور نہ "برشتہ نظم کشیدہ" تحریر کرتے۔ محض سُن سُنا کر مثنوی لکھ دیا۔ پہلے مصنف نے قریب پندرہ ہزار اشعار کی تعداد لکھ دی۔

اس سے زیادہ تعجب قاضی بذل حق پر ہے جنہوں نے ۱۲۰۸ھ ۱۱۹۵ھ میں بلا تحقیق مطلع مرصد اقت پر فارسی میں مختصر مقالہ لکھا ہے۔ وہ بھی صبحِ گلشن کی عبارت پر مطلع لکھتے ہیں۔ "مثنوی نوادر المناقب در احوال مشایخ قادریہ [illegible]

Marfat.com

قاضی صاحب نے یہ چند الفاظ لکھنے میں چار غلطیاں کی ہیں،

۱۔ "مشایخ سلسلہ قادریہ" میں سے لفظ "سلسلہ" ترک کر دیا ہے۔

۲۔ "بخہزار" کو "قریب بخہزار" لکھا ہے۔

۳۔ "بیت" کو "شعر" لکھدیا ہے۔

۴۔ "کشیدہ" کو "کشید" بنا دیا ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں۔

"نسخہ خطی تواقب المناقب کہ بندہ | تواقب المناقب کا قلمی نسخہ میں اپنے پاس
باخود دارم" | موجود رکھتا ہوں۔

باوجود تواقب المناقب پاس ہونے کے قاضی صاحب کو تحقیق کی جرأت نہیں ہو سکی، ورنہ اتنا پتہ چل سکتا ہے کہ یہ کتاب نو نثر ہے۔ اور میں صنیع گلشن کے حوالہ سے اس کو منظوم لکھ رہے ہیں۔ نیز جو شخص نصف سطر لکھنے میں چار تحریفی غلطیاں کرے۔ بھلا اُس سے تحقیق کی کچھ توقع ہو سکتی ہے؟

مضامین بلند اختیار کرنے کی وجہ | آپ نے تواقب المناقب میں رموز و اشارات۔ استعارات و کنایات تشبیہات و تلمیحات۔ علوم و فنون۔ اور صنائع و بدائع کے دریا بہا دیے ہیں۔ کوئی عبارت ایسی نہیں جس میں کوئی علمی یا فنی صنعت کا لحاظ نہ رکھا ہو۔ آپ نے خود فرمایا ہے

اگرچہ بزرگوں کے حالات بیگانہ و بے تکلف عبارتوں سادہ رموز و اشارات اور مستور ہیں۔ مناسب نہیں پر ہم نے مضامین بلند کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ سر صاحب علم و دانش ایسی استعداد کے

---

۳۳ قاضی صاحب کی مثال اُس شخص کی سی ہے۔ جو دیہات میں رہتا تھا۔ لوگوں نے اُڑا دی کہ اس کی بیوی اپنے میکے گئی ہوئی تھی۔ وہاں سے ایک آدمی نے آکر اطلاع دی ہے کہ وہ بیوہ ہو گئی ہے۔ [illegible] جب [illegible] کا شوہر بدستور خود زندہ موجود ہے تو پھر وہ بیوہ کیسے ہو گئی۔ اگر [illegible] ہوں۔ مگر جس آدمی نے آکر اطلاع دی ہے۔ وہ معتبر آدمی ہے جھوٹ بولنے والا نہیں۔ [illegible]

Marfat.com

موافق اس سے محظوظ ہو سکے۔

ز صورت پے تواں بُردن بمعنے ۔ رسد جو بائے آتش بر نجلے

کتاب کے متعلق صداقت کی اپنی رائے

علامہ صداقت اپنے متعلق اور اس کتاب کے متعلق خود لکھتے ہیں۔

"الحمدللہ کہ بیمن خدمت ایں شاہ خورشید لقائے نظام دین و دنیا امیر سوادِ اعظم نظم گشتہ ام۔ اگر خود را ناظم بنجاب خوانم جا دارد۔ و اگر دم از تتبع خسرو صاحبقران دہلوی لا زال مرقدہ مطلع الانوار زنم بے جا نبود۔ اگرچہ آں بیمر سخن کہ اہل بیت نظم امت او ئید قوت اعجاز داشتہ بس ہم بجائے خود کراماتے کردہ ام۔ و ہر چند خمسۂ او چوں پنجۂ ید بیضا ہمد ستے ندارد ایں مجموعہ وحدت ہم بیگانگی انگشت نمامے تواند شد۔ تکلف بر طرف در ہیچ رسالہ شرح احوال ملازمان بارگاہ ربیع الدرجات۔ و اعیان مصنف نقدی شہود ذات۔ خزانہ بے شمار عبارات موزون مانند ایں نسخہ نامۂ خرج نشدہ باشد۔ امید کہ بمقتضائے وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظہار ایں مقدر مجہول بر افتخار نشود۔ زیرا کہ من در میان

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس سورج کے چہرہ والے۔ دین و دنیا کے قوام (حضرت غوث صاحب رح) کی خدمت کی برکت سے میں نظم کے سوادِ اعظم (جماعت شعراء) میں امیر بن گیا ہوں۔ اگر اپنے آپ کو ناظم بنجاب کہہ لوں تو ٹھیک ہی ہوگا۔ اور اگر امیر خسرو دہلوی (ان کے مزار پر ہمیشہ انوار برستے رہیں) کے تتبع کا دعوے کروں تو غلط نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ سخن کا پیغمبر کہ نظم کے اہل بیت (گھر والے) اُس کی امت میں معجزہ کی طاقت رکھتا تھا۔ پر میں نے بھی اپنے طور پر کرامت ہی کر دکھائی ہے۔ اگرچہ اُس کی پانچ کتاب (خمسہ) [illegible] (مطلع الانوار) بھی یکتائی پر انگشت نما [illegible] (توأم الملائکہ) [illegible] ہے۔ اور حضرت [illegible] بارگاہ [illegible]

Marfat.com

مانند دہانِ یار گویا ہیچ نیم ۔ آثارِ حانیت
مسیحائے احیائے مُردہ دلانِ آخرین دَور
یعنی نوشتہ دیوان کام و زبان گفتگو دارد ۔

ے

ایں قدر کردہ باید اندیشہ
قُلقل از مے بود نہ از شیشہ »

۳۴ے

ذاتِ حق تعالےٰ کے شہود کی نقدی کے منصب
رکھنے والے احدیوں کے حالات کی شرح ہیں
موزوں عبارتوں کا بیشمار خزانہ اس نسخہ
نامنحہ (تواقب المناقب) کے سوا کسی ہمارے میں
صرف نہیں ہوا ہوگا ۔ امید ہے کہ (اپنے پروردگار
کی نعمتوں کو بیان کیا کرو) کے حسب الارشاد
میرا اس بات کو ظاہر کرنا فخر پر محمول نہیں
ہوگا ۔ کیونکہ میں تو یار کے منہ کی طرح گویا
اس درمیان میں کچھ بھی نہیں ہوں ۔ ہاں اللہ
اس آخری زمانہ کے مُردہ دلوں کے زندہ کرنے
والے مسیحائی فطرت والے یعنی حضرت نوشاہ
عالیجاہ ، م کی روحانیت ۔ بغیر آواز اور زبان
کے یہاں گفتگو کر رہی ہے ۔ اسقدر تو سوچنا
چاہیئے کہ قُلقل شراب کی آواز سے ہوتی ہے ۔
نہ کہ شیشہ سے ۔

تواقب المناقب کی صنائع و بدائع

یہ کتاب اگرچہ صنایع لفظی و معنوی ۔ ظاہری و باطنی علمی و فنی سے معمور ہے چند جلی صنائع کا
کا بیان کیا جاتا ہے ۔ (۱)

صنعت براعت الاستہلال | اس سے یہ مراد ہے کہ کتاب کے شروع میں حمد الٰہی میں ایسے الفاظ
استعمال کئے جائیں ۔ کہ آئندہ کتاب کے سارے مضامین کا اشارہ اس میں پایا جائے ۔ چنانچہ آپ

ے تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱ سطر ۱۱ ۔

Marfat.com

نواقب المناقب کو اس طرح شروع کرتے ہیں۔

"حمدِ بیحد مالک املکے راکہ شہنشاہانِ مبارک نام را نگینِ یمنی دار دل از دلمن برکندہ بہ تخت نشینیِ سوادِ اعظمِ فقر فرستادہ۔ و معرفت دستگاہانِ معروف روزگار را شمع تابندگی شوق انگشت نما کردہ بہ پروانگیِ تسلیم را انجمنِ وحدت بارداد ہ سلیمان شکوہان ہر بر فقر و فنا را پایۂ کرامت نمودہ کہ افسرِ دولت در عشیم سمت ابتہال جوں تاج ہذہ اعتبار ندارد۔ و حاجیان کعبہ صدق و صفا را پایۂ مطاف فرمودہ کہ سنگدلانِ قساوت پیشہ را نگاہ آنجا بجز الا مودۃ فی القربیٰ زیارتگاہ حق پرستاں نیسازد۔ پیرانِ سبز خرقت را بگفتہ ہو در از بقا بانگ نخشیدہ۔ و در دشتِ نفیرانِ سینۂ نفس را مبدی مانند مظہرِ آلہ حضن علوا اللہ بان گردانیدہ" الخ

امن حمد باریتعالیٰ میں۔ مبارک بقالی۔ معروف خوشابی۔ سلیمان لوری۔ حاجی لوتہ۔ محمد نوتہرہ وی۔ عبدالرحمٰن دہلوی۔ کے ناموں اور ان کے حالات کا اشارہ ہے الخ

(۲)

صنعتِ غیر منقوط | اس میں تمام الفاظ بے نقطہ استعمال ہوتے ہیں

سرگشتہ درگاہ ودہ کہ مقصود دو عالم بود راہنما ما را کہ ہمہ موجود ہا قابل رد و قبول دلیل سر کردہ۔ در دل را ہدایت و از ضلع مردود دور بود در [illegible]

سر آمدہ کہ در رسالہ موسوم بہ [illegible]

سمان کامل دارد کلام مستحسل [illegible]

ہم کلاب گوہر سلک راہ طلع [illegible]

در دواج ہمراہ شودہ دارالہ رود [illegible]

ہشت تواقب المناقب صفحہ اول [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

کردہ طرح گذر خلد کار دسوادیہ سرمہ طور وار مطلع لوامع اسرار گردد والحمد للہ کہ مسئول
درگرد حصول و مامول درگرد وصول دارم ؎

سمرد را طالع کمالم دہ عصر قوم صلاح حالم دہ

سالک حال آگاہ ۔ کامل و لا درگاہ ۔ عمد القدوہ ائمہ کرام ۔ حاکم سرحد راہ اسلام ،
طرۂ گرہ دگرہ جو سلسلۂ درگاہ او ۔ سرمۂ طور کردہ گرد راہ او ۔ ممدوح ملک و ملک ۔
محمود ممالک و مسالک ۔ مہر و ماہ درم سکۂ اسم او ۔ مرد تنگ عکس لمعۂ روح کمال طلسم او ۔ عسر
عدۂ او در مرد رسم سلسلۂ دیر آد ۔ روح حسود او ۔ ملک سدم گم کردہ راہ ۔ مار کہ سیم مبلک
دگرہ دارد در عہد عدل او کاکل دلدار وار آوارہ گردد ۔ مور کہ گرہ دل او کم واگردد
زرد در کرم او طاؤس آسا کلاہ مرصع و کمر سلیم دارد ۔ سکر صحو ورد راح احوال مدام او
کلاہ چو مسعودۂ لام طول کلام او ۔ سواد لالہ در عہد علو او کوہ را سرمہ صدا دادہ ۔
نیلوفر در کرم او صرۂ درم را مارد دسر زر دل آوردہ ۔ در موسم گرم و سرد زمرد گردہ طرح
حمام او ۔ بہ در حرم سنگ درگاہ ارم آرام او ۔ سر لولاک معلوم کردہ مدرسہ کمال او ۔ روح
نکل محمود طالعہ مراح الارواح احوال او ۔ ؎

(۳)

صنعت منقوط | اس میں تمام حروف نقطہ والے ہیں ، کوئی حرف بے نقطہ نہیں استعمال ہوا ۔

؎

"شبِ خیز پیش بینش بینی فیضِ دین نقش جبینش بینی
بہ چین جبین زینت زینش بینی بہ تیغ زنی تخت نشینش بینی

تقدیش بیش غصبش نیش ۔ پیش بین ۔ بینش یقین ۔ زیب تخت زینت زین ۔ خرنخشب
پیش بخشش شیش نخی ۔ تیغ زینی بجنب تف غصبش نخی ۔ تیقظ خفتن بخت بجنب فیضش
بے چیزے ۔ بخشش خزن جنت پیشش بیزے ۔ نقیب تزیین نقش ۔ تن بخشی جیش تقش

Marfat.com

نقشِ جبینش رُتبہ تفتیش بیش بینی - نے نے نفیِ شبش بیخ بے یقینی - نیش جبین
جبینش تیغ تیز غضب خُنبش نبض شفقتش تخفیف تب شغب شقیق جذب پیشین
ضعیف غیب شیخیش بے نشیب فیض نجیب شفق شفقتش غیبتِ بخشش فن - زنق
حسینش پیش نشین نفیِ تن - بیتِ تشبیب زینتِ تختِ زینش - نقشِ فیضِ خفی زیب
جبینش شفقِ تق شب نشینی - ظبیِ ختن پیش بینی - جفت خشیتے پیش بینش غیبش نقش
چین بے زیب کجب جبینش - نے نے شبے یقین غیبی پیشش بنشینی - نے شب خفتن خفت
تن بینی - چین فیضِ تعنش بخشی - غیبت شفقتن لبشقی بے یقین بخشی -

بینی زیں جنیت شب خزش — چینی نختے زفیضِ بعنش بیزش
بے خُنبش نبض غضبش لُبشت شقی — نقشِ شفقی زشق تیغ تیزش "

(۴)

صنعتِ خیفا | اس میں یہ صنعت ملحوظ ہے کہ ایک کلمہ بانقط - اور ایک کلمہ بے نقط - باترتیب استعمال ہوا ہے -

" نبی ہمدم فتن حسود بیذق وار خنبش دادہ عقبِ او - لبشت ہمہ زشت اہلِ یعنی سراسر شق کردہ جذب او - بخشش او عیبِ کرم - قبضِ او حبشن ہالہ تیغ حسن تیغ آسا تیز کردہ نشخیذ او - بیت [illegible]
تیغِ کوہ زشتی اعمالِ بنی آدم پیشِ حکم نیفشن کلاہ - تیغ [illegible]
او شغب آہ - لشتت سلسلۂ بخشش او [illegible]
دمِ بنی آدم قبض کردہ "

(۵)

صنعتِ مقلوبِ مستوی | اس میں یہ ملحوظ رکھا ہے کہ عبارت جو سیدھی پڑھی جاتی ہے اُلٹا پڑھنے سے بھی وہی عبارت بنتی ہے -

Marfat.com

"نامِ او نمازِ امن و امان - نامہ انشائے آشنائیان - وادی توکل ملکوت بدلو۔
وارثِ ادب ابدا ثرِ او - معانیِ عشقشش عینِ اَعم - متانتِ مشقشش متنِ اتم - روشن
برقِ لیلِ قربِ نشور - روحِ تنِ طلسمِ سلطنتِ حور - برقمِ حالِ صلاحِ مقرب - بل طبیبِ
نصیبِ طلب - کاردانِ آسانِ ادراک - کانِ درد بل لعلِ لبِ دردناک - عرشِ کلام
مالکِ شرع - عرفِ حدیثِ ذرع - رشحِ فیضِ ضعیفِ حشر - رشحِ نورِ معمورِ روشن
تاریخِ حالِ فلاحِ خیرات - تادرادِ دورِ وروِ دارد ات - شرائطِ تمام امتِ طیارش
شرایعِ بیدِ محمدی عیارش - والا امکان دارد ناکمالِ او - والا نائبِ حدیثِ بیانِ
آلِ او - برقِ اعمالِ لابیعِ اقرب - بسناتمسِ اسمشِ انسب - واقفِ راہ ہائے
رفقِ او - واھبِ ترتیبِ بیتِ رتبہ او - بکرمِ عنصرِ صنعِ مرکب - بدوم ولادت دال
دمودب - مدحِ او کردم آرائشِ اشیار ادرکِ واحدم - مرادِ رجائے اجر دارم -
مدرکاتِ بجا واجب تا کردم - مدار را در رسنِ تبتِ سردار دادم - مشکِ آہوئے
بے عیب یا ہوئے کشتم - مرادِ سرمہ فردشم شورِ فہم رس دارم - دشمنِ ردِ نادان درہم شد
دودِ رگ مارِ نادانان رام گردد - من کلماتِ تا ات تامل کنم - من چمن بشمشیر درد
ریشم شبنم چمنم - اے بنائے نور درونی انبیا - ابرِ کرم موسوم برگ ربا -
مسکین غیور روئے غنی کسم - منکہ چوں مرد منکم درمِ نوچہ کنم - مرادِ حالِ صلہ
اہلِ صلاح دارم - من کیمیائے میکنم - ؎

ہم اعلام ناکس سکان بال عالم — ہمان گنج نامہ ہمان جنگ نامہ
برائے دمِ آہ مدِ یا رب — برجسمِ کلاہت ہلاکِ مجرب

دین ادب املا قول یقین نے قیل وقال ما بدانید - من ادب کان حرف بیدا دادیب
فرخناک بدانم - مہار تصرفِ ہر زہ فرصت راہم - دوشب مدعسرم عدم نشود - تسلیم
جانِ آدم دانا جسیل ست - دوبینی مکر کمینی بود - من گنہ گار اگر کار آگہان کنم -

Marfat.com

مشابہت شرف بنیم منیب فرشتہ باشم ۔ ماہِ درک لالہ آسا بلال کردہ ام ۔ مدا شک سیل باغ ابلیس گشادم ۔ تفِ این بارِ جسود رفِ فردوس حرام نیافت ۔ من آدمِ غمین و دل کاکل رد نیم غسم دانم ۔ رکنِ دوستی وقتِ تقویت سود نگر ۔ رام شب سگانِ ناکس بشمار ۔ رد خسم آسا مخور ۔ شکم را بیار مکش ۔ تفِ آتش تنور درونت شتافت ۔ دشنہا ، اشک ہرگز گرہ کشاءِ آہ نشد ۔ ہوائے اقبال لا بقا یاوہ ۔ شیوخ لیام این دُنیا نائلِ خویش ۔ بے مشوہ درد سوش حیب ۔ بے زیب ۔ بے شیخی شیب ۔ دورِ آرام ہمہ نارا رود ۔ درم شمار حلال حرام شمرد ۔ »

(۶)

صنعتِ منفصل | یہ حروف لکھنے میں آپس میں مل نہیں سکتے ۔

ے

دارد زردار ۔ درد آزارِ دراز درد او ، دادار رود دُور دراز

(۷)

صنائع خمسہ | اس میں آپ نے مذکورہ بالا پانچوں صنعتوں ۔ غیر منقوطہ ، منقوط ۔ خیفا ، مقلوب مستوی ، منفصل کو مکرر بیان کیا ہے ۔ عبارات گذشتہ کے متعلق واضح کیا ہے کہ فلاں فلاں صنعت کو میں نے لکھا ہے ۔ اور اس ترانے میں بھی ان پانچ صنعتوں کو بالترتیب ملحوظ رکھا ہے ۔

۱ ۔ " کلکِ مرصع کار کلامِ اول مہملہ املا کردہ "

۲ ۔ " پیشش زمین بر نیت بُت چین نقشِ نقیقش نگشت "

۳ ۔ " دگر فن ہر دو شق مسور تبت کردہ "

۴ ۔ " نادر صنعت رابع بلقب قلب عبارت منفرد دان "

۵ ۔ " راز دُور از دُور دلدار آوازدادہ داد و دادار ، دُر در دُرد را داد دادہ "

Marfat.com

ے

توانم در صنائع کرد طیار — مرصع نسخہ چوں طاؤس گلزار
وے فکرِ صنائع بسکہ تنگ ست — معانی بستۂ قیدِ فرنگ ست
طوافِ کعبۂ معنے تو انی — چرا در حبسِ صورت بند مانی
بود صورت پرست آئینہ لاچار — چو زنگی رو سیاہش کرد زنگار
قلم تا معنی اندر پردہ اوست — سیاہی روشنائی کردہ اوست

(۸)

صنعتِ گل سہ برگہ | اس میں ایک رقعہ عبارتِ بالنقط ۔ اور ایک رقعہ بے نقط لکھا ہے ۔ دو تو رقعے الگ الگ مضمون رکھتے ہیں ۔ اور پھر ان دو نو کو بصنعت حیفا اکٹھا کر دیا ہے ۔ ایک نقط بالنقط ۔ اور ایک لفظ بے نقط ترتیب وار کیا ہے ۔ تو وہ ایک تیسرا رقعہ بن گیا ہے ۔ جس کا مضمون مسلسل ہے ۔ اس کو آپ نے گل سہ برگہ نام رکھا ہے ۔ خوشگو نے اس رقعہ کا ذکر کیا ہے ۔ وہ عبارت اس سے پہلے سفینہ خوشگو کے ضمن میں گذر چکی ہے ۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

(۹)

نمونہ اشعار | آپ نے آخر کتاب میں ایک نظم بعنوان " پند بہ نفس دردمند " لکھی ہے ۔ جو پوری یہاں درج کی جاتی ہے ۔

ے

صد آفت اے گرہ در سینہ چوں مہ — بزیر گردِ کلفت زندہ در گور
نشد از دزد شیطاں ہیچ آگاہ — سبک نفس تو در خوابِ سحر گاہ
خم دیں نیست از لبس سینہ مسکن — بود فوتِ نمازت مرگ دشمن
بذوقِ درشکستِ روزہ طیار — کہ گویا بستکدہ پرہیز سیار
خراب آبادِ دنیا بے ثبات ست — کہ در صورت پرستی موسمات ست

Marfat.com

به بیت اللہ معنی کردہ پرداز — ازیں بتخانۂ صورت بروں تاز

اگر با دردِ دیں داری سرد کار — ز سودائے بتاں خود را نگہدار

مشو وابستہ زلفِ پریشاں — چہ لازم تار بر گنجِ شہیداں

ز مشقِ فکرِ خط خود را ادب کن — چو طفلِ اشک آزادی طلب کن

بوصفِ قال تا کے فکر بازیک — مکن بزمِ صفا را تنگ و تاریک

چہ سان گردد چراغِ فکر روشن — کہ ایں کنجد ندارد بوئے روشن

مکن وصفِ دہانِ خوب رویاں — مشو محو بیانِ فتنہ مویاں

ز فکرِ پیچ در پیچت بروں تاز — سوادِ اعظمِ معنی وطن ساز

برآور سر ز جیبِ بخت بیدار — چہ لازم فکرِ خوابِ چشمِ بیمار

سراپا نسخۂ ہوشت سقیم ست — علاجے کن اگر طبعت سلیم ست

بیفگن حرفِ کاکل در پسِ گوش — حدیثِ چشم کن خوابِ ذا موش

ہوس با عشقِ حق از دل بدر کن — پرِ طوطی مگس راں شہ کر کنز

دلِ تا نالہ سامانے ندارد — بود تیرے کہ پیکانے ندارد

بہارِ غنچہ دل درد و رنج ست — نگوں دارد سبکسارِ تحمل گنج ست

دلِ نالاں صفا تمثال باشد — کہ سازِ عشرتش را خلخال باشد

شبے در خلوتِ دلدار رفتم — بہ بالینِ طلیعِ بیدار رفتم

نگہ کردم دراں کاشانہ راز — دلِ من بود در ہر حلقۂ تار

ندارد برقِ حسنِ ہاد جودت — مرا تا نہ سوزاند سامانِ وجودت

ز چاکِ دل طلوعِ صبح گاہے — نیاز آرد بہ آہے نکاہے

لعبت را بخانۂ بتخانہ کانی ست — لب از ہم ہر گز و زنار وانی ست

دلت را از خمِ تیغِ فنا کن — بایں تیزاب کار کیمیا کن

Marfat.com

چرا دل جلوه گاهِ غیر گردد — چه لازم کعبه گردِ دیر گردد

بہارِ بے خزاں در خانه داری — چه فکرِ سبزهٔ بیگانه داری

نباشد خاکساری زیبِ دمساز — نگردد نقش با محتاج پرواز

دلِ حیرت پرستان نشکند رنگ — کجا آئینه زانو کشد ز زنگ

بہارِ جلوهٔ حُسنم نصیب ست — ز رنگِ گل خونہائے عندلیب ست

فروغِ نورِ آن خورشید پاک ست — چو شمعم از رگِ گردن چه باک ست

کنم چون لعلِ اشکِ در دو دیده — کبوتربازی از چشمِ پریده

کواکب در شبِ تارم نہان ست — جواہر سُرمه ام در سُرمه دان ست

جہاں یک بزم برہم خورده دیدم — فلک دودِ چراغِ مُرده دیدم

اگر دردے نخارد سینهٔ دل — نفس زنگ ست بر آئینهٔ دل

دو عالم سبحهٔ از دیوانِ عشق ست — غبارِ تودهٔ طوفانِ عشق ست

ز رشکِ آه مے پیچد چو طومار — بود سنگِ ملاخن مُهرهٔ مار

رسا افتاد چشمِ اشکبارم — تیمم میکند ابرِ غبارم

تنم از بیقراری مضمحل شد — کبابِ آتش باقوت دل شد

مخور غم از شکستِ شیشهٔ من — که در طور ست پنہاں ریشهٔ من

رگِ بوئے گلم بوئے دماغ ست — نسیمِ گلشنم بادِ چراغ ست

نگه در چشمِ حیراں تیز گردد — نفس بر لب دمِ شمشیر گردد

شود از شورِ اشک فتنه انگیز — بیاضِ دیده در چشمِ نمک ریز

تو اے سرحلقهٔ قومِ ریاکار — مریدِ تودهٔ طوفانِ دستار

دلت گر بر مریداں ناز دارد — ببالِ دیگراں پرواز دارد

کند نورِ طبیعِ اندیشهٔ او — رود در مغزِ قاروں ریشهٔ او

Marfat.com

ممکن آئینۂ داری ناکساں را — بچشمِ خود بدہ جاں ایں خساں را
فنا مائل ندارد کار با کس — چراغِ کُشتہ باشد فارغ از خس
نباشد گنجِ خلوت کلفتِ آہنگ — نمے خیزد ز آتش دُود در سنگ
ہوائے نفس از دل دُور گرداں — زبیت اللہ بُت مہجور گرداں
سخن کوتہ کہ بس عصیاں پناہم — بر نگِ خامۂ خود رُو سیاہم
ولے از فضلِ حق امید وارم — کہ گردد ابرِ رحمت پردہ دارم [۳۷]

رقعات

آپ کے جن رقعات کا ذکر خان آرزو نے مجمع النفائس میں۔ اور سندر اُن داس خوشگو نے سفینۂ خوشگو میں۔ اور بھگوان داس ہندی نے سفینۂ ہندی میں کیا ہے۔ وہ رقعات آجکل ناپید یا نایاب ہیں۔ البتہ بیاض میر محمد قاسم سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا صداقت کی میر صاحب سے خط و کتابت رہی ہے۔ چنانچہ دو رقعے بنام میر صاحب وہاں سے ملے ہیں۔ جن میں وہ علمی صنعت کاری نہیں۔ بلکہ سادہ الفاظ میں میر صاحب مشفق و مہربان۔

رقعۂ اوّل

دعدہ بہ توسطِ ملاقات لالہ لاہوری مل دیر کشید۔ غالباً بسبب رمضان از خاطر ببرد دید۔ خوب بود رمضان۔ لیکن سبقت تقریب و اعلام صورتِ حال بمخاطر چہ در رسد۔ کم نمائی ہا مشترک ست و تعلقاتِ دیرینۂ دنیا عند اللطر فین ساقط نمی شود و نخواہد شد۔ یاد معہذا دوستیہا یار باد " [۳۸]

[۳۷] تواقب المناقب قلمی صفحہ ۲۰۶ [۳۸] اس رقعہ کے بعد یہ عبارت لکھی ہے " دستخط شیخ محمد باقر منشی نواب خردمند خاں بفقیر محمد قاسم نوشتہ بوقت بازدہم رمضان، باک ۱۱۴۳ھ " شرافت۔

Marfat.com

رقعہ دوم[۲]

"میر صاحب و قبلہ من [۳۹]

پارہ زرے از بابت جاگیر سرکار بر ذمہ بھتیہ کنور سنگھ ہست خرچے کہ بر پروانہ مطابق رُو بکار خواہد بود منجملہ آں خواہد کرد، از خدام تاکید ... مے باشد او تعالےٰ ... بنسخ لیلےٰ مجنوں حضرت نظامی اگر بقیمت یا عاریت دست دہد ...." [۴۰]

ثواقب المناقب کے چند قلمی نادر نسخے

اِس کتاب کے چند خطی نسخے جو میرے علم میں ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مکتوبہ مولانا قدرت اللہ لاہوری رح سالِ کتابت ۱۱۵۸ھ ایکبرار، ایک سو اٹھاون ہجری

---

[۳۹] یہ رقعہ میر محمد قاسم کے اُس رقعہ کے جواب میں ہے جو اِس سے پہلے اُسی بیاض میں مرقوم ہے۔ وہ یہ ہے جو میر صاحب نے علامہ شیخ محمد باہ صداقت کے نام بھیجا۔

"شیخ صاحب رد شنضیر باہ و خورشید تو بر سلامت۔ مقدمہ پروانہ مطابق ... از سیر بھتیہ کنور سنگھ دکیل پرسیدہ بودم ظاہر کرد کہ اول متصدیان تعلل داشتند۔ الحال بر خرچ نہ دہ، دہ پیر راضی شدہ اند گفتم توقف چیست۔ اگر اعانتے در کار باشد تقصیر حافر۔ گفت در عرصہ دو سہ روز تیار کردہ میرسانم۔ دریں صورت انتظار نامہ کشید بعد انقضائے وعدہ ہر چہ .... بھتیہ ہر کنور سنگھ خود شش ہم از سفر یک ماہہ آمدہ۔ امروز ملازمت نمودم۔ زیادہ عافیت و جمعیت باد" [۴۰] اِس رقعہ کے بعد یہ عبارت تحریر ہے "دستخط شیخ محمد باہ جیو منشی نواب خرد مند خاں" علامہ صداقت کے یہ دو رقعے میرے محترم دوست شیخ صادق علی دلاوری ایم اے لاہوری نے ۱۳۶۱ھ ایکبرار تین سو اکاسٹھ ہجری میں "بقلم خط از بیاض قاسم" میں سے نقل کر کے مجھے بھیجے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ سطور میں جہاں نقطے دیئے گئے ہیں بیاض کے الفاظ دلاوری صاحب سے پڑھے نہیں گئے۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(مطابق ۱۷۴۵ء ایکہزار سات سو پینتالیس عیسوی) یہ نسخہ سید شیر محمد بن سید عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی ساہنپالوی کے لئے لکھا گیا خوشخط نستعلیق ہے۔ یہ نسخہ آجکل ۱۲۹۰ھ ایکہزار تین سو نوے ہجری مطابق ۱۹۷۱ء ایکہزار نوسو اکہتر عیسوی میں صاحبزادہ الطاف حسین بن سید فضل حسین بن سید غلام حسن نوشاہی کے گھر میں بمقام نوشہرہ پورتریف ضلع گجرات موجود ہے۔

۲ - مکتوبہ مولوی غلام رسول ساکن جمبول حو شیخ البداد المعروف شیخ سری قریشی صدیقی المتوفی ۱۰۱۱ھ ایکہزار گیارہ ہجری مدفون گندھرہ ضلع گجرات کی اولاد سے تھے۔ سال کتابت ۱۲۳۴ھ ایکہزار دوسو چونتیس ہجری (مطابق ۱۸۱۹ء ایکہزار آٹھ سو انیس عیسوی) یہ نسخہ میاں سلطان ملک بن سلطان محمد نوشاہی نوشہروی کے لئے لکھا گیا۔ خوشخط نستعلیق ہے۔ ناقص الاخر ہے۔ یہ آجکل میرے (سید شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے۔

۳ - یہ نسخہ غالباً ۱۲۵۰ھ ایکہزار دوسو پچاس ہجری کے قریب زمانہ کا لکھا ہوا ہے خط متوسط درجہ کا ہے۔ کاتب کا نام نور علی نور ہے مکمل نسخہ ہے لیکن اس میں کتابت کی غلطیاں بہت ہیں۔ یہ نسخہ آجکل سید عاشق علی بن سید شیر علی بن سید محمد شفیع نوشاہی کے کتب خانہ میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

۴ - یہ نسخہ خوشخط نستعلیق ناقص الاخر ہے۔ اس پر حواشی نہایت عمدہ اور علمی ہیں۔ کاتب کا نام اور سال کتابت معلوم نہیں۔ و لیکن پرانا ہے یہ آجکل سید ابوالکمال غلام رسول ساکن برق بن سید چراغ محمد بن سید اللہ دتہ نوشاہی کے پاس بمقام ڈوگہ ضلع گجرات موجود ہے۔ [illegible] کسی کتابت یہ کی دکان سے ملا ہے۔ یہ نسخہ میں نے خود نہیں دیکھا۔ برق صاحب کے [illegible] اس کا تعارف لکھ دیا ہے۔ مولوی احمد حسین [illegible]

۵ - مکتوبہ سید محمد حسن بن سید بخت شاہ بن سید شیر شاہ نوشاہی نسلوی سال کتابت غالباً ۱۳۴۰ھ ایکہزار تین سو چالیس ہجری مکمل نسخہ ہے۔ کتابت کی غلطیاں [illegible] ایکدو جگہ پر کاتب نے کچھ سطور یا الفاظ الحاقی بھی داخل [illegible]

Marfat.com

بن حکیم فقیر محمد بن سید بنے شاہ نوشاہی کے گھر میں بمقام رنمل ضلع گجرات موجود ہے۔

۶۔ مکتوبہ سید شریف احمد شرافت (مولف کتاب ہذا معارف الابرار) کتابت ۱۳۴۶ھ ایکہزار تین سو چھیالیس ہجری۔ یہ نسخہ میں نے نسخہ نمبر ۱ سے نقل کیا تھا۔ آج بھی یہ میرے کتب خانہ میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

۷۔ مکتوبہ سید شرافت نوشاہی۔ کتابت ۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری۔ خوشخط نستعلیق۔ باریک قلم۔ یہ اپنے لکھے ہوئے نسخہ نمبر ۶ سے دوسری نقل کی نصف تک لکھا گیا۔ تاحال مکمل نہیں ہو سکا۔ یہ بھی میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۸۔ مکتوبہ سید لبشیر احمد لبشارت نوشاہی۔ کتابت ۱۳۵۰ھ ایکہزار تین سو پچاس ہجری خوشخط نستعلیق۔ عنوانات سرخ۔ صفحات کے گرد حدود لیں سرخی سے کشیدہ۔ یہ نسخہ میرے کتب خانہ میں تھا۔ ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری میں قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے بذریعہ ماسٹر میزان بخش دوبرجی (ضلع گجرات) والہ۔ ساکن لاہور مجھ سے مطالعہ کے واسطے لیا۔ اور پھر واپس نہ کیا۔ آج کل اُن کے بیٹے قاضی بذل حق کے کتب خانہ میں موجود ہے مجلہ ہلال کراچی ۱۳۸۸ھ ایکہزار تین سو اٹھہتر ہجری میں قاضی بذل حق نے اعتراف کیا ہے۔ کہ "نسخہ خطی تواقب المناقب بندہ باخود دارم" یہ وہی نسخہ مکتوبہ برادرم سید لبشارت نوشاہی ہے جو انہوں نے میرے مکتوبہ نسخہ نمبر ۶ سے نقل کیا تھا۔ جس پر قاضی صاحب نے بیجا طور پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔

۹۔ مکتوبہ میاں صوفی حکیم نیک محمد بن میاں روشندین بن میاں غلام مصطفےٰ نوشاہی ترقیوری۔ کتابت ــــــ ہجری۔ خط متوسط درجہ کا۔ ناقص الاجزا ہے۔ یہ میاں صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں بمقام شرقپور ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔

۱۰۔ ۱۳۷۹ھ ایکہزار تین سو اناسی ہجری مطابق ۱۹۵۹ء ایکہزار نو سو اُنسٹھ عیسوی میں میرے ہاتھ کا لکھا ہوا، تواقب المناقب نسخہ نمبر ۲ بوساطت مسٹر گوہر نوشاہی۔ ڈاکٹر وحید قریشی

Marfat.com

ساکن سمن آباد۔ لاہور نے مجھ سے عاریۃً لیا، اور کسی کاتب سے نقل کرایا، جو اُن کے پاس ہے

اُن کے علاوہ

ڈاکٹر وحید قریشی نے تواقب المناقب کو رسالہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں قسطوار چھپوایا ہے۔ لیکن چند قسطیں چھپوا کر ہمت ہار دی ہے۔ ابھی مکمل نہیں ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کی اولاد کا کچھ پتہ نہیں کہ ہوئی یا نہیں۔ البتہ آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ موجود تھا۔ اگرچہ کسی کا نام دریافت نہیں ہو سکا۔ مگر آپ کے شعر ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے مرید موجود تھے۔

دولت گر سر مریداں ناز دارد ببال دیگراں پرواز دارد

تاریخ وفات | علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کے متعلق

۱۔ خان آرزو نے مجمع النفائس میں لکھا ہے۔

"در اواسطِ عہدِ فردوس آرامگاہ محمد شاہ کی سلطنت کے درمیانی زمانہ
محمد شاہ فوت شد" میں فوت ہوئے۔

۲۔ عشق عظیم آبادی نے تذکرہ عشق میں لکھا ہے۔

"در سنہ یکہزار و یکصد و چہل آگیارہ سو ایک
و ہشت درگذشتہ" میں گذر گئے۔

۳۔ سید علی حسن خاں نے صبح گلشن میں لکھا ہے۔

"در سنہ ثمان و اربعین و مائۃ
و الف در مجلس صدق جاگزیدہ"

اسوقت ۱۱۴۸ھ اٹھارہ جلوس محمد شاہی تھا گویا ۱۱۴۸ھ میں آگیارہ سو اڑتالیس میں
یہ یادبلی میں۔ مادہ کے تاریخ

۱۔ "وفات شہنشاہ" ۲ "علیہ الرحمۃ"

Marfat.com

ض

(۴۵)

ضیاء اللہ

میاں ضیاء اللہ جامکی والے رح

ہر کہ او از سلک عقل و خرد آگہ بود — از دل و جاں بندۂ حضرت ضیاء اللہ بود

میرسد از یک نظر دربارگاہِ ایزدی — ہر کرا لطفِ عمیمش رہنمائے رہ بود

ساغرِ لطفش چناں مخمور کردہ عالمے — چشمِ ہر مخلوق مست از بادۂ نوشہ بود

نیست فرد آفتابِ حشر را تابش برو — ہر کرا بر سر زذاتِ پاک او سایہ بود

اشرف از کمتر غلامانش ہمیں دارد امید
کہ بوقتِ رستخیز گہ سگِ درگہ بود

آپ صاحبِ علم و حلم و زہد و تقدس و ورع اہلِ شریعت و طریقت تھے۔ کئی سال دہلی میں رہے۔

بیعتِ طریقت آپ نے بائیس[۲۲] سال تک مرشد کی طلب میں تلاش کی۔ اور کئی مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ مگر کسی پر تسکین نہ ہوئی۔ آخر سیکوواں ضلع سیالکوٹ میں حضرت میاں رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب رح کی خدمت میں پہنچے۔ تو دل کو جمعیت حاصل ہوئی۔ ان کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ان کی ایک ہی نظر سے معرفت کا راستہ کھل گیا۔ اور مقامِ فنا حاصل ہوا۔ اور حق الیقین تک پہنچے۔ کرالرحمت میں ہے۔

یک نظر عقدہ تمامی کشاد — قدم در رہِ معرفت او فتاد

Marfat.com

فنا در فنا درجۂ یافتند — ز غیر خدا روئے دل تافتند

بدیدند حق را بچشم یقین — نماندہ دگر پردۂ آن و این [1]

وطن آپ کا وطن موضع سلّھ تھا۔ چند سال وہاں گذارے۔ پھر وہاں سے موضع جام کے جیمہ میں تشریف لے گئے۔ اور مدت العمر وہیں رہے۔ اسی سبب سے لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ ھر حاجتمند کی حاجت بر آپ کے دروازہ سے پوری ہوتی تھی۔ سہ

کسے کو بصدق و صفا رو نہاد — بنے کار او جملہ بالا فتاد

بلطف و کرم کار او را رواں — بیابد ازیں رہ خود و دیگراں [2]

جامکی جیمہ کی آبادی کی تاریخ مفتی غلام سرور لاہوری مؤلف مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"جامکی ۔۔۔ سے جامل تمام سوکھ کی طرف آدھے کوس پر ۔۔۔ گھر

۲۲۲۰

دو سو بیس کے ۔۔۔ ہیں۔

۲۲۲۸

دو سو آٹھ ۔۔۔ ہیں۔

عام حال گوت جیمہ نے سابق الاسلام کے ۔۔۔ اور ۔۔۔

میں عام ۔۔۔ آبادی ۔۔۔

عام ۔۔۔ ہیں۔ سہ

اولاد حضرت غوثیت نے آپ کے تین بیٹے ۔۔۔

۔۔۔ اور ۔۔۔

۔۔۔ ہیں۔

---

[1] سہ [2] از نزھۃ الخواطر ج ۳ ص ۱۶۲ مطبوعہ حیدرآباد ۱۶۱ شرافت۔

Marfat.com

۱۔ میاں سلطان علیؒ۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی علم رمل کی کتاب صدر المصدور میں نے شیخ حیاتؒ حسین المعروف سائیں حیاتیا نوالہ سلیمانی رسولنگری رح کے پاس دیکھی تھی۔

۲۔ میاں نور محمد رح۔

۱۳۵۲ھ ایکیس تین سو باون ہجری مطابق ۱۹۳۲ء ایکیس نو سو بتیس عیسوی میں آپ کے سجادہ نشین میاں مہر علی ولد شاکر شاہ ہیں۔

یاران طریقت آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ مولانا حکیم محمد اشرف بن اعز الدین فاروقی منیجری رح — کالے والہ ضلع گوجرانوالہ

۲۔ مولوی قل احمد بن حکیم محمد اشرف فاروقی رح — 〃 〃

۳۔ میاں شرف الدین بن قوام الدین فاروقی متوفی ۱۲۵۰ھ* — لدھیوالہ جیمہ 〃

مدحیات

آپ کی مدح میں مولانا محمد اشرف صاحب نے کنز الرحمت میں لکھا ہے۔

(۱)

زباں برکش اے غفلت لیب سخن — بیفشاں بر دماں از ماوَ من

در مدحتِ مرشدِ ما کشا — کہ گردد ہمہ حاجتِ تو روا

زہے مطلعِ شمسِ انوارِ غیب — دل از یادِ حق پر بیضا بجیب

بجلم و بعلم و بفقر و ورع — ندیدم کسے ثابت اندر شرع

شناور بدریائے عشق الٰہ — فقط ذاتِ حق بود بے اشتباہ

زکم ظرف بودند منصور دار — کہ از یک سخن رفت بالائے دار

بنوشید عشاقِ عشقِ ازل — نیاورد بر دل دمے زیں قبیل ۴ھ

۴ھ کنز الرحمت ص ۱۶۶ شرافت۔ * ان کی تاریخ میں مولوی غلام قادر تسائی رسولنگری رح نے یہ قطعہ لکھا ہے۔

فوت شد افسوس میاں شرف دیں — شرفہ اللہ بانعامہ

بہر وفاتش ز خدا خواستم — فضلہ اللہ باکرامہ

۱۲ ۵۰

Marfat.com

(۲)

ببیں حالِ زارم میاں صاحبا — بکن زُود کارم میاں صاحبا
بجز ذاتِ پاکِ تو در دو جہاں — پناہے ندارم میاں صاحبا
بروزِ حشر چوں شود بعث و نشر — تو باشی غمخوارم میاں صاحبا
بہ بینم جمالِ تو از گور چوں — سرِ خود برآرم میاں صاحبا
مرا از کرم از درِ خود مرا — سگِ داغدارم میاں صاحبا
مکن از رہِ لطف مُحتاجِ غیر — توئی زینہارم میاں صاحبا
بہ بخشا گناہم کہ طاؤس وار — بسے شرمسارم میاں صاحبا
در رزق بر من کشا از کرم — توئی غمگسارم میاں صاحبا

بہ اشرف بدہ شوقِ خود ہر زماں — اگر گنہ گارم میاں صاحبا ۵

تاریخ وفات میاں ضیاء اللہ صاحب رح کی وفات ۱۲۰۶ھ ایکہزار دو سو چھ ہجری مطابق ۱۷۹۲ء ایکہزار سات سو بانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالمعالی مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی ہوئی۔ اسوقت اسکی حکومت کا چونتیسواں (۳۴) سال تھا۔

آپ کی قبر موضع جامکی چیمہ متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں گاؤں سے جنوب مغرب کی طرف ہے۔

قطعہ تاریخ از کنز الرحمت

چو شد رُوحِ پاکش جدا از بدن — رسید اش ملائک بہ حمد و ثنا
بپرسیدم از سالِ آں پاک تن — خرد گفت ۔ دریائے فیض الٰہی

۱۲ ھ ۰۶

مادہ تاریخ

" ماہِ نظر " ۱۲ ۰۶ ھ

---

۵ کنز الرحمت ص ۱۲۸ شرافت

Marfat.com

ط

(۴۶)

طالع یار

منشی طالع یار (اودھے راج) رُستم خانی رح

آپ پہلے ہندو تھے۔ بعہد اورنگ زیب اسلام قبول کیا، اور سید محمد قنوجی رح کے مرید ہوئے۔ جو حضرت سید صالح محمد صاحب مک سادہ والے۔ خلیفہ بزرگ حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید صادق الاعتقاد تھے۔

کتاب "ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ" میں ہے۔

"منشی اودھے راج پہلے رُستم خاں فیروز جنگ [مقتول ۱۰۶۲ھ/۱۶۵۲ء۔ مآثر الامراء ج ۲ صفحہ ۲۰] کا سیکرٹری تھا۔ رُستم خاں کے قتل ہونے کے بعد مرزا راجہ جے سنگھ کا ملازم ہو گیا۔ [مآثر الامراء، ج ۳ صفحہ ۵۶۸] جو ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء میں راہ گرائے عالم فانی ہو گیا۔ اس کے بعد اودھے راج نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کا اسلامی نام طالع یار قرار پایا۔ عالمگیر نے اپنے اعلیٰ منصب پر فائز کیا۔ سید محمد قنوجی رح کے مریدوں میں منسلک ہو کر اپنے آپ کو قادری سلسلے میں شامل کر لیا۔" [1]

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے کتاب بہجت انجمن موجود ہے۔ اس کے متعلق ادبیاتِ فارسی میں

---

[1] ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ صفحہ ۸ مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ ایم اے ڈی لٹ لیکچرار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند دہلی ۱۹۴۲ء۔ شرافت

Marfat.com

ہندوؤں کا حصہ میں تحریر ہے۔

"ہفت انجمن" مصنفہ منشی اودھے راج رستم خانی [۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء] نگارنامے میں منشی اودھے راج کو اعلیٰ منشیوں میں شمار کیا گیا ہے اس انشا کی ترتیب اودھے راج (طالع یار) کے فرزند حمایت یار کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ ہفت انجمن سات ابواب پر منقسم ہے۔ سب سے ضروری حصہ وہ ہے جس میں مرزا راجہ جے سنگھ کے خطوط ہیں۔

سر جادو ناتھ سرکار نے اس کتاب کو مرہٹوں کی لڑائیوں اور مرزا راجہ جے سنگھ کے حالات کے لئے بہت مفید پایا۔ طالع یار کا انداز بیان نہایت عمدہ ہے۔ البتہ حمایت یار کا دیباچہ تصنع اور تکلف سے خالی نہیں۔"

"کتاب کے مضامین کی فہرست یہ ہے۔

۱ مراسلات رستم خاں بخدمت شاہجہاں۔

۲ مراسلات راجہ جے سنگھ بخدمت اورنگ زیب بعد از جنگ اجمیر۔

۳ مراسلات راجہ جے سنگھ بخدمت اورنگ زیب در مہم دکن۔

۴ مراسلات رستم خاں بخدمت شاہزادگان شاہجہاں۔

۵ مراسلات رستم خاں و جے سنگھ بنام امرائے شاہجہانی و عالمگیری

۶ ایضاً

۷ اودھے راج کے ذاتی خطوط" [۳]

تاریخ وفات منشی طالع یار [اودھے راج] کی وفات ۱۰۸۶ھ ایکہزار چھیاسی ہجری میں ہوئی۔

ایکہزار چھ سو چھیاسی عیسوی میں بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہوئی

مادۂ تاریخ

"خوش فضل" ۱۰۸۶ھ

---

[۲] اس قلمی نسخہ کا ایک نسخہ یونیورسٹی لائبریری میں ہے [۳] ادبیات فارسی میں ہندو کا حصہ ص ۱۰۰ تا ۱۰۲

Marfat.com

(۴۷)

ظاہر شاہ

میاں ظاہر شاہ صاحبؒ

آپ حضرت میاں رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب قریشی ؒ ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ کے چھوٹے فرزند تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی اپنے والد صاحب کی زندگی میں وفات پا گئے۔ مولانا محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں۔

؎

دگر شاہ ظاہر ز عصیان پاک — نشستہ بگلشن جناں طرفناک
ز قرب الٰہی شدہ کامیاب — بدریا شدہ مختلط چوں حباب [1]

---

[1] کنز الرحمت صفحہ ۱۶۲ شرافت۔

Marfat.com

ع

(۴۸)

عبدالجلیل

شیخ عبدالجلیل صاحبؒ

آپ حضرت قطب الابرار مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکرم حضرت شیخ الاسلام نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے نواسہ تھے۔ بیعت و خلافت اپنے حقیقی ماموں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان برخورداری سابق ڈیالوی سے حاصل کی۔

مقام صمدیت پیر روشن ضمیر کی ایک ہی نظر توجہ سے آپ پر مقام صمدیت کھل گیا۔ ضروریات حاجات خورد و نوش سے بے پروا ہو گئے۔ بارہ سال تک کھانا بالکل نہیں کھایا۔ مولانا سید حافظ محمد حیات رقمطراز ہیں۔

"تجلی صمدیت رو کشود دوازدہ سال لقمہ طعام علاقہ نشد نبودہ"[1]

وجد و ذوق آپ کو وقت عشق حقیقی کی آگ میں جلتے رہتے [illegible] کے کپڑے پھٹ گئے۔ مگر کبھی ناقہ زبوں آپ سے [illegible] کے پرسش آواز پر بھی آپ کو وجد ہو جاتا تھا اور [illegible] حال معلوم ہوتے۔ تذکرہ [illegible]

عشق حقیقی آپ نے [illegible] کیا [illegible] کیا [illegible] کیا [illegible]

[1] [illegible]

Marfat.com

دستخط | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ قطبی قلمی موجود ہے۔ ان الفاظ میں اُس پر آپ کا دستخط تحریر ہے۔

"تمت النسخة الشريفة على خطبة القطبي من يد فقير عبد الجليل۔"

زمانہ وفات | شیخ عبد الجلیل رح کی وفات کشمیر میں واقع ہوئی، چونکہ آپ اپنے مرشد صاحب رح کی زندگی میں وفات پا گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۱۳۷ھ ایکہزار ایک سو سینتیس ہجری مطابق ۱۷۲۵ء ایکہزار سات سو پچیس عیسوی سے پہلے پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

Marfat.com

(۴۹)

عبدالحکیم

میاں عبدالحکیم ہرلؒ

آپ شیخ برخوردار بن علاؤالدین ہرلؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے دوسرے بھائیوں سے ہر حالت میں افضل تھے۔ موضع ہرلا نوالی ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے۔

تملیک نامہ آپ نے سنہ ۱۱۳۰ھ ایکہزار ایک سو تیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۸ء ایکہزار سات سو اٹھارہ عیسوی میں اپنے بھائیوں سمیت ایک تحریر بطور تملیک نامہ لکھوا کر اپنی ملکیت زمین کا رقبہ سے چچازاد بھائیوں سے علیحدہ کیا۔ اس کی نقل یہ ہے۔

[مُہر]

مایانکہ عبدالحکیم و خان محمد و فاضل ولد برخوردار عرف ہرل سکنان موضع اور انیانہ ہرلا نوالی تپہ جسکو کھیوا ایم اقرار بریں وجہ مینمائیم چوں اراضی از ملکیت ما واہبت موضع مذکور ہشت دہنہ و یک پراتی ارث و ورثہ پدر خود از برادری خویش علاحدہ کردہ گرفتیم اما مایال اولاد و احفاد عدلی و مراد و شاہزادہ مشارکت نمایند بدیں ترغیب مایہ ہر سہ از نوشتہ منحرف باشد ..... لہذا این چند سطر بطور مایانامہ نوشتہ شد تا وقت حاجت سند گردد تحریر ہشتم دہم شہر صفر سنہ ۱۱۳۰ ہجری۔

نقشہ [چاہات]

چاہ ملاں ... چاہ ... چاہ ... چاہ ...

چاہ ... چاہ ... چاہ ... چاہ ...

چاہ ... چاہ ... چاہ ... چاہ ...

Marfat.com

۱۸۰۰
شش دہنہ و یک پراوتی خرید قیمت مبلغ یکہزار و ہشت صد روپیہ از خوشیا ولد جمال چیمہ۔ چاہ سکھے والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ علی والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ جوتی والہ ۱½ بیگہ چاہ لعلی والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ کھارہ ۱½ بیگہ۔ چاہ چیمے والہ ۱½ بیگہ۔ پراوتی کھرک والی ۱½ بیگہ۔ دو دہنہ چندمحمود والہ ۱½ بیگہ۔ چاہ سردالہ ۱½ بیگہ طرف شمال واقع سمت۔

- حد شرقی آں۔ چاہ چھپب والہ چیل کان قبل از ۔۔۔۔
- حد غربی آں۔ چاہ ٹاہلی والہ نوزدہ ۱۹ کان بسنگ ۔۔۔۔
- حد شمالی آں۔ تالاب سلاروالہ و بعضے بزمین ملک دھاڑیوال۔
- حد جنوبی آں۔ قریب زمین رحمانی والہ موضع بوپڑہ وریام والہ۔

گواہ شد۔ پیروشاہ۔ موضع چک پیروشاہ۔

گواہ شد۔ سنگینا دھاڑیوال۔

گواہ شد۔ نورمحمد گورچہ موضع وریام پورہ۔

گواہ شد۔ عیسےٰ گورچہ موضع وریام پورہ۔

دستخط۔ پرتاب سنگھ مہتہ۔ » [1]

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں دلاور شاہ ؒ

۲۔ میاں مجتاد شاہ ؒ

آپ کی اولاد کی تفصیل اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے دوسرے حصہ الموسوم بہ لطائف الاحیاء میں آپ کے والد شیخ برخوردار ھرل کے حالات میں گذر چکی ہے۔

---

[1] یہ تمام کاغذات اصلی مولوی عبدالحق چنیوٹی کے کتبخانہ میں ۱۳۴۷ھ میں بمقام ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ اشرفیت

Marfat.com

(۵۰)

عبدالرحمٰن

حاجی عبدالرحمٰن بتاری رح

آپ قوم جٹ ۔ موضع بتار کے باشندہ تھے ۔ میاں عبدالجلیل بن حضرت شیخ پیر محمد سجیار نوشہروی رح کے مرید و خلیفہ تھے ۔ اکثر اوقات سکر و جذبہ کی حالت آپ پر طاری رہتی ۔

ریاست جموں میں سکونت | آپ بحالت جذبہ بتار سے چل کر ریاست جموں ۔ علاقہ راجوری میں بمقام بدراڑی تشریف لے گئے ۔ اور وہیں مدت العمر قیام رکھا ۔

علاقہ پشاور کا سفر کرنا | ایک مرتبہ آپ نے علاقہ کوہستان اور پشاور کا سفر کیا ۔ اور بہت لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض کیا ۔ مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں ۔

ے

بسے عالم ز دریائے نوالش — شدہ سرمست حال از زلالش

بہر جائے کہ روے قدم نہادے — شدے سرسبز دامن از مرادے

بکوہستان پشاور ہمچناں — بہر رفت ایستادہ خود آں جا

جہاں از کرم او سیر گردید — ہمہ عشق و ے بار گردید

بہر جائے کہ وقت آں فیض یاراں — ز ما تو ق ... یاراں

کرامات

تیز تاثیر ہونا | آپ کی ...

لہ ... شد ...

Marfat.com

جو ٹھا پانی پی لیتا وہ مست و مجذوب ہو جاتا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

ے

بیادِ حق شدہ مشغول و رقاص شدہ اسپ سواری ازاں خاص
چناں تاثیر عام آمد مرادرا کہ ہر لیس خوردہ آں باز خورا
بخوردے مست گشتے زار و زار شدے با درد شوق آں مرد بسیار [۲] ے

زمین کا طے کرنا منقول ہے کہ آپ اپنے گاؤں سے کھانا پکا کر ہانڈی سر پر اُٹھا کر نوشہرہ شریف میں اپنے پیر صاحب کی خدمت میں لے جایا کرتے۔ اور بطریق طیِ ارض شام کو واپس چلے جاتے۔

سیف زبان ہونا آپ کے ایک لڑکے نے کسی عورت کے بچے کو بددُعا دی۔ وہ مر گیا۔ وہ آپ کے سامنے شکایت لائی۔ آپ کے منہ سے اپنے بیٹوں کے متعلق نکل گیا۔ کہ تم نے مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ تم مرجاؤ تو بہتر ہے۔ چنانچہ اسی وقت چاروں بیٹے مر گئے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱۔ میاں جان محمد ۲ میاں جان محمد ۳ میاں نور محمد ۴ میاں پیر محمد

یارانِ طریقت آپ کے خاص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ میاں ظہور شاہ گکھڑ۔ دامادِ آنجناب۔ مدفون پیراڑی۔

۲۔ سائیں بگھو درویش پیراڑی۔ مدفون فتحپور متصل راجوری۔

زمانہ وفات حاجی عبدالرحمٰن بتاری کی وفات محمد شاہ بادشاہ کی سلطنت کے آخری سالوں میں ہوئی۔ آپ کا مزار بمقام پیراڑی۔ علاقہ راجوری۔ ریاست جموں و کشمیر میں ہے۔

---

[۲] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۵۴۔ شرافت

Marfat.com

(۵۱)

عبدالرحیم

مولانا عبدالرحیم سدا کنبو والے رح

آپ حضرت دیوان ابوالفتح مہرت کے پوتے۔ حافظ ادریس کے بھائی تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی سابنپالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ موضع سدا کنبو ضلع سرگودھا میں سکونت رکھتے۔ علم ظاہر و باطن میں کامل تھے۔ شاعری کا ذوق بھی تھا۔ تخلص فدا کیا کرتے۔

مدح نوشاہ عالیجاہؒ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی برخوردار ی سابنپالوی نے کتاب تذکرہ نوشاہی میں آپ کی ایک نظم مدح کی ہے۔ جو آپ نے حضرت نوشاہ فتح محمد اور اپنے پیر صاحب شاہ عصمت اللہ صاحب رح کی مدح میں لکھی ہے۔ وھو ھذا

نظم

قلم افراشتم بر فکر نیکو — علم برداشتم در ذکر نیکو

چو فکر و ذکر من مجموع گشتند — ہمہ اخلاق من مشروع گشتند

بمدح تاجدار دین و دنیا — قصیدہ ای شہسوار دین و دنیا

بخوانم نوشہ حاجی محمد — بدانم نوشہ حاجی محمد

فلک بیچون زمین شد خاکپایش — مزار عرش اعظم زائر پایش

شریعت سید محمود را بود — طریقت حضرت مسعود را بود

فنون معرفت یک یک بیانش — حقیقت حضرت مسعود را بود

کہ غواصی بہر ستر بود — [illegible]

Marfat.com

گذشت از کربلائے لاوغیرش — ہمہ در باغِ اِلّا بود سیرش
کرامت خانہ زادِ خاد انش — سلامت در ستادِ درس خوانش
چو در عرفانِ حق آگاہی داشت — ازاں بر جملہ عالم شاہی داشت
بشرق و غرب یا منش آفتاب ست — بتعریفش طبیعت را چہ تاب ست
کجا شپر پرد بر اوجِ خورشید — ولے چوں ذرہ دارم مہر امید
ز فرزندانِ آں شاہِ معظم — کنوں تنہ عصمت اللہ شد بکرم
بعالم مرشدِ گم گشتگان ست — کرامانش چو خورشیدِ عیان ست
بمفلس توشہ بخشش آید نگاہش — بود اکسیرِ دولت خاکِ راہش
چہ اکسیرے کہ تاثیرش عظیم ست — مسِ قلبِ وجودم زد سلیم ست
ہمہ شغلش بفکرِ قدرتِ حق — ہمہ فکرش بذکرِ عظمتِ حق
بدریائے شہادت آشنا اوست — جواہر بیکراں در مغزِ این پوست
زہے این مغز نغز دوست پرور — نہ چوں ہر مغز شخصے پوست پرور
ہر آنکس را سعادت رہبر آید — سرش در سجدۂ این خوش در آید
لباسِ عصمت آید راست قدش — زہے این خوش لباسِ نخیہ بدنش
بہر حرفش کلامِ پُر معانی — بیانِ اوست حرفِ جود کانی
لبِ لعلش پُر از لولوئے لالا — بعقدِ علم و عقل آید معلّا
فدائے قدوی آید بر دراو — دعا گو خاندانِ آں تنہ تو [1]

تاریخگوئی آپ فنِ تاریخگوئی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی تاریخِ وفات لکھی جس کے سترہ اشعار ہیں۔ اور تذکرہ نوشاہی میں پورے درج ہیں۔ جن کا

---

[1] تنہ تو سے مراد نوشہ ہے۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۹۰ ۔ شرافت۔

Marfat.com

مطلع یہ ہے۔

دلم در باغ بوے نو شتہ اندر ذکر دستانش
چو دستاں خواندہ خوش دستاں زبونے قبض احسانش

چار عدد سادہ لوحوں نے تاریخ وفات لکھے ہیں۔

۱ "خاتم پاک" ۱۰۶۴ھ
۲ "وہ نوشتہ حاجی سخی" ۱۰۶۴ھ
۳ "نوشتہ کہ دی سخی بود" ۱۰۶۴ھ
۴ "رحلت نوشاہ دین" ۱۰۶۴ھ

زمانہ حیات مولانا عبدالرحیم صاحب رح سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۲ھ اکہتر ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء اکہتر سات سو پینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

آپ ایک مرتبہ حضرت سید شبر محمد بن شاہ عصمت اللہ صاحب رح کے ہمراہ لاہور گئے۔ اسی دوران سید شبر محمد صاحب رح نے علامہ صداقت کیجاوی رح کی تصنیف کتاب تواقب المناقب۔ مولانا قدرت اللہ لاہوری سے لکھوا کر حاصل کی۔

Marfat.com

(۵۲)

عبدالسلام

شیخ عبدالسلام سوہدروی رح

والد کا نام شیخ ہدایت اللہ بن شیخ عبدالرحمٰن بن حافظ سعداللہ قریشی تھا۔ قصبہ سوہدرہ کے اکابر مشائخ سے تھے۔ بیعت طریقت حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب قریشی ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ سے تھی۔ آپ صاحب علم وحلم و زہد و تقدس تھے۔ خوشنویس اور عامل بھی اچھے تھے۔ آپ کے ہاتھ کی بعض تحریریں میں نے نظام آباد متصل دزیرآباد میں میاں فضل حسین ولد میاں محمد بخش توشاہی کے گھر میں دیکھی ہیں۔

اولاد آپ کے ایک فرزند میاں غلام محمد نام تھے۔ جن کی پیدائش ہفتہ وقت چاشت گیارہویں ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ ایکہزار ایکسو بیاسی ہجری مطابق ۱۶۶۹ء ایکہزار چھ سو انہتر عیسوی میں ہوئی۔ اور میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی رح کے مرید تھے۔

تاریخ وفات شیخ عبدالسلام رح کی وفات سوموار۔ انتیسویں صفر ۱۲۳۶ھ مطابق ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ ۱۶ء سولہواں جلوسی تھا۔ اُسوقت حکومت لاہور پر راجہ رنجیت سنگھ کو اکیسواں سال تھا۔

قطعۂ تاریخ وفات

بود عبدالسلام اہل فراغ — زیں جہاں رفت چوں گل از دیں باغ

سال تاریخ شاں فکر کردیم — گفت ہاتف نہاں۔ ک بود چراغ

۱۲ ۳۶ ھ

مادۂ تاریخ

"بلند نظر" ۱۲ ۳۶ ھ

Marfat.com

(۵۳)

عبدالغفور

شاہ عبدالغفور جالندھریؒ

آپ قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیا۔ گنجورِ فیوضِ باری۔ خسروِ قادریہ۔ اکابر مشائخ نوشاہیہ سے تھے۔ آپ مولانا محمد ابراہیم دانشمند انصاری رح کی اولاد سے تھے۔ آپکا مولد و موطن بستی دانشمندان متصل جالندھر تھا۔ آپ کے والد بزرگوار میاں دل محمد مردِ متشرع و شہروردی سلسلہ کے مرید تھے۔

واقعۂ بیعت آپ کے والد کا ارادہ تھا۔ کہ آپ کو سلسلہ شہروردیہ میں مرید کرائیں۔ مگر انہیں ایام میں ایکدفعہ سید حافظ قایم الدین برقنداز نوشاہی رح پاک پتن والے جالندھر میں تشریف لائے۔ آپ پر نظر پڑ گئی تو آپ مچھلی کی طرح تڑپنے لگے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو آپ کا ارادہ ہوا کہ اُن کی بیعت ہو جائیں۔ مگر آپ کے والد صاحب نے روکا۔ بلکہ زنجیروں سے جکڑ دیا۔ اس حالت میں بھی آپ کا شوق روز بروز بڑھتا گیا۔ جب والد صاحب کو معلوم ہوا کہ اب بغیر بیعت ہوئے نہیں رہ سکتے۔ تو اجازت دے دی۔ آخر آپ پاک پتن شریف میں حاضر ہو کر حافظ صاحب کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ آپ پیر و شیخ کے عاشق صادق تھے۔ ادب و تعظیم شیخ میں کمال درجہ رکھتے تھے۔ [1]

فتوحات آپ کو حضرت حافظ برقنداز صاحب رح نے وظیفہ اللہ الصمد کی اجازت دی۔ آپ نے اس کے متعدد چلے کئے۔ حتّٰے کہ یہ آپ کے عمل میں ہو گیا۔ اور آپ اس کے کمالات سے متمتع ہوئے۔ فجر کو جس طرف منہ کر کے بیٹھتے۔ اس طرف سے بیشمار مخلوق خدمت میں حاضر ہوتی

---

[1] انوار القادریہ بحوالہ مرآۃ الغفوریہ قلمی ۱۲ شرافت

Marfat.com

مسخرات اور رجوعات بہت بڑھ گئی۔[۲]

تعمیر روضہ حضرت نوشہ و سچیار صاحب رح سائیں غلام رسول برقندازی بڑکی والا رح سے منقول ہے کہ آپ کو جسقدر فتوحات ہوتی۔ نیک کاموں میں صرف فرماتے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کا دوسرا روضہ۔ اور حضرت سچیار صاحب کا پہلا روضہ آپ نے بصرف زر کثیر تعمیر کرایا۔[۳]

---

[۲] اذکار الابرار در حالات پیر محمد سچیار ص ۱۵۱ [۳] بیاض منیف محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۲۶۹ شرافت

Marfat.com

دارالارشاد آپ نے اپنے مرشد صاحب کے حکم سے جالندھر بستی دانشمنداں کو اپنا دارالارشاد بنایا۔ ممالک بعیدہ سے لوگ حاضر ہو کر مستفید ہونے لگے۔

جالندھر کی آبادی کی تاریخ (۱)

امین چند اپنے سفرنامہ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں لکھتا ہے۔

"حال شہر جالندھر کا۔ آبادی اس شہر کی بہت قدیمی ہے۔ پرانے قلعے اور مسجدیں اور عمارات یہاں اب تک موجود ہیں۔ اور باسوائے ان کے شہر کے نواح میں اور چند قصبے اور بستیاں قلعہ کے طور پر بنام کوٹ اور کوٹلی کے مشہور ہیں۔ اور ان میں اکثر ٹھانوں کی کلکیت ہے۔ اور نواح یہاں کا باغوں کے باعث سے بہت دلچسپ اور خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ مرکز شہر میں ایک خانقاہ امام ناصر الدین صاحب کی بڑی نامور جگہ ہے۔ وہاں ہر سال ایک بڑا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اور ہر جمعرات کے دن بھی ایک چھوٹا سا میلہ ہوتا ہے۔ اور اس خانقاہ کے قریب تر شہر پناہ سے باہر مسٹر ایبٹ سٹارٹ صاحب بہادر نے ایک نیا [illegible]

Marfat.com

عملداری سرکار میں بنوایا تھا۔ وہ بازار بہت خوبصورت بنا ہے لیکن اب تک اچھی طرح سے آباد نہیں ہوا۔ اور ضلع کی کچہری شہر سے الگ چھاؤنی کے رستہ میں واقع ہے۔ اور بالکیت شہر کھتریاں عرف قانونگو کے ہے۔ کہ ان میں سے اکثر ہندو۔ اور بعضے مسلمان ہیں۔ یہ لوگ منقسم چار قوموں میں ہیں۔ اور وہ قومیں وہاں کے باشندے اس طرح موسوم کرتے ہیں، جیسا کہ اس مسل سے واضح ہوگا۔

مسل چاروں قوم بڑے کو پتے (یعنی جھگڑالو) سوہندے۔ بہگل۔ تھابر بتی۔ اور ایک دیوی ہرتھ متصل کوٹ کسن چند کے واقع ہے کہ وہاں بھی میلہ ہوا کرتا ہے۔"[۶]

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"شہر جالندھر۔ ستلج دریا سے جب اُتر کر پنجاب کی حد میں داخل ہوں تو پہلا بڑا شہر جالندھر ہے۔ یہ شہر بہت پرانا ہے۔ اس کا ابتدائی حال بخوبی دریافت نہیں ہوتا۔ کہ آیا اس کو پہلے پہل کس نے آباد کیا۔ مگر اسقدر دریافت ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ میں نام اس کا جگندھر تھا۔ پھر ویران ہو گیا۔ سمت ۱۴ بکرماجیتی میں جالندھر نام جوگی نے اس کو پھر آباد کیا۔ مگر سکندری حملے کے وقت پھر ویران ہوا۔ اور صدہا سال اُجڑا رہا۔ سال ۷۹۱ھ سات سو اکانوے ہجری [۱۳۸۹ء ایکہزار تین سو اُنانوے عیسوی] میں عہد ابوبکر شاہ بن ظفر خاں بن فیروز شاہ باربک بن ناصر الدین۔ ایک امیر امرائے شاہی سے باغی ہو کر اول چندے کانگڑہ کے قلعہ میں رہے۔ پھر پہاڑوں سے نکل کر اس جگہ اس نے سکونت اختیار کی۔ اور پرانے قلعہ کو مرمت کرایا۔ لوگوں کو بُلا بُلا کر اس میں بسایا۔ اس وقت کی آبادی کے بعد شاہی نوجدار یہاں رہنے لگا

۸۲۱ھ [آٹھ سو اکیس ہجری۔ ۱۴۱۸ء ایکہزار چار سو اٹھارہ عیسوی] میں یہ دوابہ ملک طغا کو جاگیر میں ملا۔ اس نے بھی اس کی آبادی میں کوشش کی۔ جب بہلول لودھی سلطنت کے حصول سے اول

---

[۶] سفرنامہ ابن جبیر ص ۱۵۰ شرافت۔

Marfat.com

ناظم پنجاب کا بنا تو اس کی توجہ بھی اس کی آبادی کی طرف بہت رہی۔ اور اپنی قوم کی بستیاں
اس نے آباد کرا کر ان کو اس کا مالک بنا دیا۔ بڑی بڑی پختہ عمارتیں بنوائیں۔ ہمایوں بادشاہ
کے عہد میں قصبہ بجواڑہ کا حاکم نشین بنا۔ اور اس شہر کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ مگر شیر شاہ و سلام شاہ
کے وقت پھر آبادی اس کی بڑھ گئی۔ اور جالندھر کے پٹھان امیر الامرا، صاحب جاگیر، علم و نقارہ
ہوئے۔ جا بجا نئے کوٹ و قلعہ تعمیر ہوئے۔ اور تمام پنجاب میں ریشم کا تجارت گاہ بھی یہی شہر قرار
پایا۔ تب سے اب تک بدستور آباد چلا آتا ہے۔ چغتائی سلطنت کے ضعف کے وقت جب سکھوں
کی غارت شروع ہوئی۔ تو انہوں نے دو مرتبہ اس کو لوٹا۔ تیسری مرتبہ جب رنجیت سنگھ نے اس کا
محاصرہ کیا۔ اور بدھو سنگھ اگلے قابض سے اس کا قبضہ چھڑایا۔ تو سکھ فوج نے خود سر ہو کر
بلا حکم رنجیت سنگھ کے شہر کو لوٹ لیا۔ مگر جلد تر امن ہو گیا۔ چار طرف شہر کے پختہ شہر پناہ
ہے۔ مگر اب بہت مقامات سے گر کر کچی دیوار بنی ہے۔ اور اصلی شہر کے گرد گرد پٹھانوں کی
بستیاں اور کوٹ و قصبے آباد ہیں۔ گرد نواح شہر کا سرسبز و خوشنما باغات مکانات میں طرح
طرح کے میوے پیدا ہوتے ہیں۔ اور آم کے درخت کی پیدائش اس قدر ہے کہ ہزاروں درخت
آنبوں کے بہار کے موسم میں پر بار ہوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انگور بہاں کا [illegible]
سے اچھا ہوتا ہے۔ پرانی عمارتیں بدھوں اور مقبروں کی [illegible]
ایک مقبرہ امام ناصر الدین کا بڑا نامور مقام ہے۔ اور [illegible]
و معروف ہے۔ شہر پناہ سے باہر دو تین شکاف [illegible]
نوالیا تھا۔ کہ اب تک آباد ہے۔ [illegible]
چھوٹی سی ندی جاری ہے [illegible]
کی ہے۔ ان میں [illegible]
اور ڈیرے [illegible]
ہے۔ اور [illegible]

Marfat.com

ہیں یہ شہر آباد ہے۔ اس میں کمشنر۔ اور ڈپٹی کمشنر دونو اجلاس کرتے ہیں۔ کمشنری کے ماتحت تین ضلع۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ کانگڑہ۔ اور ضلع کے متعلق چار تحصیلدار ہیں۔ جالندھر۔ فلور۔ نکودر نواں شہر ہیں۔ کل ضلع کی مردم شماری جو سابق ہوئی تھی تو معلوم ہوا تھا کہ اس کے کل ضلع میں سات لاکھ ایک ہزار تین سو چھیاسی (۷۰۱۳۸۶) آدمی رہتے ہیں۔ اور جنوری ۱۸۶۸ء [ایکہزار آٹھ سو اٹھاسٹھ عیسوی مطابق ۱۲۸۵ھ ایکہزار دو سو پچاسی] میں جو مردم شماری ہوئی۔ تو آبادی اس کی کل پچاس کے ضلعوں سے بحساب اوسط فی میل زیادہ نکلی۔ اور پانچسو اٹھاوے آدمی فی میل شمار میں آئے۔ ۵۷

کرامات

خزینہ غیب ملنا | ایک مرتبہ پاک پٹن شریف میں مجلس سماع منعقد تھی۔ صاحبزادگان فریدیہ قوالوں کو روپے دے رہے تھے۔ آپ کے پیر و مرشد حافظ برقنداز صاحب رح کے صاحبزادہ سید غلام رسول بھی حاضر مجلس تشریف فرما تھے۔ لیکن اُن کے پاس کچھ نقدی وغیرہ نہ تھی۔ جو قوالوں کو دیتے۔ آپ کو غیرت آئی۔ فرمایا اَللّٰہ الصَّمَد۔ اور ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو خزینہ غیب سے آپ کی مٹھی اشرفیوں سے بھر گئی۔ آپ نے سب اشرفیاں سید صاحب پر نثار کر دیں۔ یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ معتقد ہو گئے۔ ۵۸

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ایک سو روپیہ نقد کسی درویش کے داماد سید غلام رسول کی جیب میں ڈلوا دیا۔ ۵۹

درخت نے تعظیم کی | ایک دفعہ آپ نے چلہ کیا۔ جو میں جایا کرتے دیکھنے والا تاثیر ہوتی ہے۔ اور کیا برکات آسمانی نازل ہوتی ہیں۔ بائیچہ میں جو تہ پر بیٹھے تھے۔ درخت انار کی طرف لطر کی۔ جو اس نے جھک کر آپ کو سجدہ کیا۔ ۶۰

---

۵۷ فرن پنجاب ۱۸۶۸ء و۔ اولیاء اللہ کو خزینہ غیب سے عطا ہونا ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ایک اشرفی یا نشانی میں ہے۔ اور وَاللّٰہُ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ آتے۔ یہ اشرفیاں کہاں سے آتی ہیں۔ ایک راز ہے جو ہر ایک کو نہیں بتایا جاتا۔ اور یہ اشرفیاں اولیاء اللہ کو تقسیم کرتے۔ تذکرہ اولیاء ہند ۵۸ اولیاء اللہ پنجاب ۳۷ ۵۹ اولیاء اللہ پنجاب ۳۷ ۶۰ نزہتہ الخواطر جلد ۴ صفحہ ۱۱ شرافت۔

Marfat.com

ایک دیوانہ کا صحت پانا | ایک شخص مسمی تاجاں نام کی والدہ مرگئی۔ اس کا خسر پورہ عوض نامی اس کے غم سے دیوانہ ہو گیا۔ اُنہوں نے آپ کے آگے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مرغی کا ایک انڈا لے کر اس کی چونچ کے نیچے توڑ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ صحیح العقل ہو گیا۔ [11]

وجد کی تاثیر | مسمی دلیر خاں بیٹھا ان فقیروں کو بُرا جانتا اور کہا کرتا تھا کہ شیطان ان کو تحریک دیتا ہے تو یہ ناچنے لگ جاتے ہیں۔ ایکدن آپ ملتان میں وارد تھے۔ آپ کی مجلس میں غلام مصطفےٰ اور رحمو گا رہے تھے۔ سب حاضرین پر رقت غالب ہوئی۔ آپ کی نظر دلیر خاں پر پڑی۔ بیخود ہو کر وجد میں آکر گرنے پھاڑنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ سب دوستوں سے بغلگیر ہو کر ملو۔ چنانچہ وہ سب کو ملا۔ جب میاں امام بخش مصنف کتاب مرآۃ العشوری سے بغلگیر ہونے لگا۔ تو انہوں نے کہا کہ تجھے تو شیطان نے تحریک دی تھی۔ میں تجھے کیسے ملوں۔ اُس نے کہا مجھے سماع میں ہر طرف سے اسم الٰہی کی آواز آرہی تھی۔ اس لئے وجد ہوا۔ [12]

آپ کے مفصل حالات مرآۃ العشوری میں درج ہیں۔ اصل کتاب سے مجھے استفادہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (بعد میں یہ کتاب دستیاب ہو گئی۔ دیکھئے ضمیمہ ص ۱۳۲۳)

اولاد | آپ کے ایک ہی صاحبزادہ محمد یاہ نامی تھے۔ جو آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید و خلیفے یہ تھے۔

۱ سید غلام رسول عرف سید حافظ قائم الدین رفقاء [illegible]

۲ قاضی سید محمد علی سبزواری حالا دھوری [illegible]

۳ میاں امام بخش لاہوری ثم صاحب مرآۃ العشوری

۴ میاں محمد مرزا علی شاہ حالا دھوری۔

۵ میاں محمد شاہ حالا دھوری۔

۶ محمد شوق حالا دھوری۔

---

[11] و [12] ان دو افادوں کا ماخذ یہ ہے کہ میاں امام بخش مصنف مرآۃ العشوری حالا دھوری [illegible]

Marfat.com

۷ سید جعفر شاہؒ ساکن شفیع پور متصل جالندھر۔ مدفون پٹیالہ۔

۸ حافظ محمد سلیم بھوانی پوری رح

۹ میراں جی سید احمد علی ہوشیار پوری رح

۱۰ میاں عیسیٰ شاہ آرائیں ساکن بجولہ۔ ریاست کپورتھلہ

۱۱ سید صدرالدین رضوی شہیدیؒ ساکن بردولھی ضلع شجاعپورہ۔ مدفون بہاول پور

۱۲ مرزا شاہ امانتؒ مدفون جنگلاں۔ ریاست جموں و کشمیر۔

۱۳ سید کرم الٰہی رح

۱۴ میاں حضوری شاہ رح

۱۵ پٹھان خوشاب رح

۱۶ شیخ بلاقی رح

۱۷ شیخ صابر شاہ سورتی رح

۱۸ مولانا شیخ حامد بن شیخ عطاء اللہ بن شیخ اعظم علوی عباسی نارائنہریؒ

۱۹ مسمات ماہی ساکن کبروال

مدحیات

آپ کی تعریف میں مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر جالندھری رح نے کئی نظمیں لکھی ہیں۔ جن میں سے تین غزلیں یہاں درج کی جاتی ہیں (۱)

مصدرِ نورِ قدوم حضرت عبدالغفور — مطلعِ فیضِ اتم حضرتِ عبدالغفور

زیبِ مسندِ سخی نورِ شمعِ نوشاہی — نائبِ غوث الاعظم حضرتِ عبدالغفور

اعتبارِ ابدال ست افتخارِ اوتاد ست — خضر پئے مسیحادم حضرتِ عبدالغفور

طمس او بہ بینی گر باز نخوانی بشر — قطرہ بود گشتیم حضرتِ عبدالغفور

نیست بجز تو کسم عاجز و مفلسم — خُلقِ بیلی ہی از کرم حضرتِ عبدالغفور

Marfat.com

(۲)

مظہرِ انوارِ یزداں حضرتِ عبدالغفور — اعتبارِ اوجِ انساں حضرتِ عبدالغفور

بلبلِ دستاں سرائے باغِ نوشہ گنج بخش — شمعِ بزمِ شہ سُلیماں حضرتِ عبدالغفور

زمزمہ سنج اَنَا اِلٰی اَنَا اللہ ہو وہیں — جس کو بخشیں ذوقِ عرفاں حضرتِ عبدالغفور

پھر نہ ہو انکار اُس کو ربِّ حق سے کبھی — گر دکھا دیں روئے رخشاں حضرتِ عبدالغفور

ہو جو مایوسِ ازل فوراً در مقصود سے — اُس کا بھر دیتے ہیں داماں حضرتِ عبدالغفور

نائبِ محبوبِ سبحاں حضرتِ عبدالغفور — صاحبِ تمکین و شاں حضرتِ عبدالغفور

اے اَتو تشویش کیا ہے تیری ساری مشکلیں — حل کر دیویں گے آساں حضرتِ عبدالغفور

(۳)

سرمست ہوں مئے سے شہِ عبدالغفور کا — کوڑی کو لوں نہ جام شرابِ طہور کا

دلدادہ ہوں جنابِ شہِ عبدالغفور کا — رکھتا ہوں دل میں آپ سے اعتقاد کا

کیوں دل میں فکر و غم نہیں اور انبساط کا — میں ہوں مرید حضرتِ عبدالغفور کا

لہلہ رہا ہے جو چمن سیاہ حضور کا — مالک ہے رحم دل سے شہِ عبدالغفور کا

کیا ہو بری دے کا یہی خاک راہ سے — حاجت روا ہے کون سوائے حضور کا

مشکل پڑے جو والیٔ کاسیر اور کبھی — حاضر ہو نام لے شہِ عبدالغفور کا

یہ تک بندی کی دل میں تیری یاد ہے — آمد ہے سب شہِ عبدالغفور کا

دنیا میں اس شہ کا ثانی نہ ہے نہ ہوئی — [illegible]

[illegible]

تاریخ وفات | شاہ عبدالغفور شاہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اُسوقت ۱۷۷۲ء ایکبار رسالت سوہتر عیسوی مطابق سمت ۱۸۲۹ ایکبار آٹھ سو انتیس بکرمی تھا۔ اور زمانہ سلطنت ابوالعدل مرتج الدین محمد عالی گوہر عُرف شاہ عالم بن عالمگیر ثانی تھا۔ ۱۴ سنہ چودھواں جلوسی تھا۔

قطعہ تاریخ از انوار القادریہ

شاہ عبدالغفور نو شاہی — شدہ از ساغرِ وصال چو مست
چوں بحستم بگفت ہاتفِ غیب — خسروِ قادریہ - تاریخ ست

۱۱۸۶ھ

مادۂ تاریخ

۱ "فیضِ رسول" ۱۱۸۶ھ

۲ "خلاصۂ موجودات" ۱۱۸۶ھ

سجادہ نشینانِ درگاہِ غفوریہ | آپ کی درگاہ شریف پر ترتیب وار سجادہ نشین ہوتے چلے آئے ہیں۔

۱ میاں محمد مرزا علی شاہ جالندھری

۲ میاں یوسف شاہ صاحب "

۳ میاں عبدالوہاب صاحب "

۴ میاں قاسم علی شاہ صاحب "

۵ میاں محمد حسن علی شاہ صاحب "متوفی جمعہ ۱۷ محرم ۱۳۵۱ھ ۵ جون ۱۹۳۱ء

۶ موجودہ وقت میں میاں محمد یحییٰ خاں سجادہ نشین ہے۔ لیکن اب ہجرت کے سلسلہ میں پاکستان چلا آیا ہے۔

مدفن | شاہ عبدالغفور کی قبر جالندھر کے متصل بستی دانشمنداں مشرقی جانب خوبصورت پالکی بنی ہوئی ہے۔ میں متعدد مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے شاہ عبدالغفور جالندھریؒ

شاہ عبدالغفورؒ

میاں محمد مرزا علی شاہ ۔ جالندھری
میاں مہتاب علی ؒ
میاں محمد ابراہیم ؒ
میاں محمد حسن علی شاہ ؒ
سائیں کاکا رائے لدھیانوی
مدفون پیلز کالونی لائل پور

بابا صابر شاہ مُورتی ؒ
بابا کیور شاہ ۔ ڈیرہ دُون
بابا سوہنے شاہ ۔ ڈیرہ دُون
بابا پیارے شاہ ۔ ڈیرہ دُون
بابا محبوب شاہ ۔ ڈیرہ دُون
سیّد حضوری شاہ ۔ ڈیرہ دون
سائیں لاکھے شاہ ۔ سنگلہ صدر گوگیرہ ۔ ضلع ساہیوال

حافظ شاہ سلیم ہوائی پوری
بابا قادے شاہ نافندہ
بابا علی نواز گوہر
بابا رحمدان شاہ گوجر بسائن بستیاں ضلع انبالہ
بابا شیرے شاہ وچی سائیں مارکوٹلہ ۔ ناھڑ

سائیں عبدالرشید
بہ لائل پور محلہ رصاآباد
دارچوک ۔ کلی نمبر ۱۳ میں
میں رہتا تھے ۔ سنہ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء
میں موجود ہے ۔

رحمان رتھ ۔ مجاور دربار
سائیں نظام شاہ ۔ سنگلہ گوگیرہ

سائیں محمد شاہ ۔ سنگلہ گوگیرہ
شاہ سنگلہ گوگیرہ
سکندر شاہ ۔ لائل پور

ضلع ساہیوال

Marfat.com

(۵۴)

عبدالغفور

شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری رح

آپ غواصِ بحرِ طریقت۔ ارباب تصوف سے تھے۔ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر چشتی اجودھنی رح کی اولاد سے لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سابہ سنیالوی رح سے رشد و ہدایت پائی۔ رجوعات خلائق بہت تھی۔ سواری کے لئے ہاتھی۔ اونٹ۔ گھوڑے اور پالکیاں ہوتی تھیں جس پر نظر توجہ ڈالتے وہ مست ہو جاتا۔ ایکدفعہ اپنی کنیز پر نگاہ کی۔ تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑی۔ اگر کبھی پیر روشن ضمیر لاہور تشریف لاتے۔ تو پانچ میل شہر سے باہر آکر استقبال کرتے۔ اور اپنے مکان پر ڈیرہ کراتے۔ [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۷۴۔ شرافت۔

Marfat.com

(۵۵)

عبدالکریم

میاں عبدالکریم دہلوی رح

آپ شیخ حاجی عبدالرحمٰن دہلوی کے ... معاصر ... دہلی ... تھے۔ علامہ صدائق ... شیر ... آپ ... تواقب المناقب ... لکھا ہے ۔

زشوقش جگر ... چو ... دل ...

... ازاں ... تنا ... کہ ...

زمانہ حیات | آپ سال تصنیف تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ ... ۱۷۱۴ء ... زندہ موجود تھے ... متعلق دیگر کلمات لکھے ہیں۔

" رزاق خلق جہاں ریزہ چین خوان ایشاں ... "

" ... شوق ... "[1]

---

[1] تواقب المناقب ... ۲۰۵ ورق ۔

Marfat.com

(۵۶)

عبدالکریم

شیخ عبدالکریم سندکانبوئی

آپ حافظ ادریس، حاد رحولانا عبدالرحیم صاحب مدالله وارث کے ہمالی امرد ہوں
ابوالفتح مہرت کے حقیقی بوتا تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سیلوان رحمۃ اللہ علیہ
کے مرید ہوکر کامل اکمل ہوئے۔ صاحب شریعت او طریقت تھے۔ سلہ

Marfat.com

(۵۷)

عبدالکریم

شیخ عبدالکریم لاہوریؒ

آپ پہلے لاہور میں کسی امیر کے ملازم تھے۔ شیخ میاں غلام حسین لاہوریؒ کے ساتھ ہو کر حضرت داتا صاحب کے مزار شریف میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حلقہ مریدین میں شامل ہو کر اجازت سے مشرف ہوئے۔

گوشہ نشینی آپ نے واپس لاہور پہنچ کر ملازمت ترک کر دی۔ عزلت اور تنہائی اختیار کی۔ ہر وقت گوشہ نشین رہتے۔ فقر میں بلند مقام حاصل ہوا۔ مولانا سید حافظ محمد حیات رسالی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔

"عبدالکریم نوکری را گذاشتہ عزلت و گوشہ و تنہائی گرفت و خوب فقر شد"[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی از مؤلف ص ۲۰۰ ۔ شرافت

Marfat.com

(۵۸)

عبداللہ

شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح

آپ صاحب رشد و ہدایت۔ واقف اسرار الٰہی مع اللہ۔ کبار مشایخ نوشاہیہ سے تھے۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ بُلاق صاحب ساکن بیرنج دھونجک۔ ضلع گجرات کے تھے۔

علاقہ راولپنڈی میں رونق افروز ہونا | آپ اپنے شیخ سے خلافت، و اجازت پاکر علاقہ راولپنڈی میں تشریف لے گئے۔ ہزاروں لوگوں کو اپنے فیض سے نوازا۔ آپ کی ایک نشستگاہ ضلع راولپنڈی میں۔ میرو کی بنی سے دو میل کے فاصلہ پر بنام "پیر کھنہ" مشہور ہے۔ اور زمین کے اندر غسل تہہ خانہ کے ہے۔ لوگ زیارت کرتے ہیں۔ [1]

یار طریقت | آپ کے مرید تو بہت تھے۔ لیکن منجملہ ان کے شاہ ظہور الدین کابلی رح زیادہ شہرت پذیر ہوئے۔ کیونکہ وہ آپ کے خلیفہ اکبر تھے۔

تاریخ وفات | شاہ عبداللہ کی وفات تقریباً ۱۱۹۰ھ ایکہزار ایکسو نوے کے حدود میں بعہد سلطنت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۱۸ھ اٹھارہویں جلوسی تھا۔

مدفن | جب آپ کی وفات ہوئی تو شاہ ظہور الدین کابلی رح نے آپ کا تابوت کابل لے جانا چاہا۔ راولپنڈی کے لوگ مزاحم ہوئے۔ مگر چونکہ شاہ صاحب اہل تصرف تھے۔ ان کے سامنے کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔ دریائے اٹک تک لوگوں نے تعاقب کیا۔ وہاں سے ناکام پھیل آئے۔

---

[1] مکتوب خلیفہ میر احمد نوشاہی پشاوری رح شرافت۔

Marfat.com

جب آپ کا صندوق پشاور پہنچا جہاں اب مزار ہے۔ یہاں اسوقت بیابان تھا۔ آپ کی وصیت سے شاہ ظہورالدین صاحب رح کو حکم ہوا کہ میرا یہی مقام ہے چنانچہ آپ کو وہیں دفن کر دیا گیا۔ اُسی بیابان کی نسبت سے آپ بیابانی مشہور ہو گئے۔ [۲]

آجکل وہ جگہ پشاور کی آبادی میں آگئی ہے۔ آپ کے مزار سے متصل حضرت نوشہ گنج بخش کی مسجد ہے۔

میں متعدد مرتبہ زیارت مزارات سے مشرف ہو چکا ہوں۔ ۱۳۵۴ھ ایکہزار تین سو چوّن ہجری مطابق ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس عیسوی میں اس مکان کی تولیت خلیفہ میر احمد صاحب پشاوری کے پاس تھے۔ اور اس مکان پر ایک جاروب کش بھی رہتا تھا۔

مادۂ تاریخ

"درویش سیرت" ۱۱۹۰ھ

نقشہ مزارات

احاطہ شاہ عبداللہ بیابانی پشاوری رح

شمال

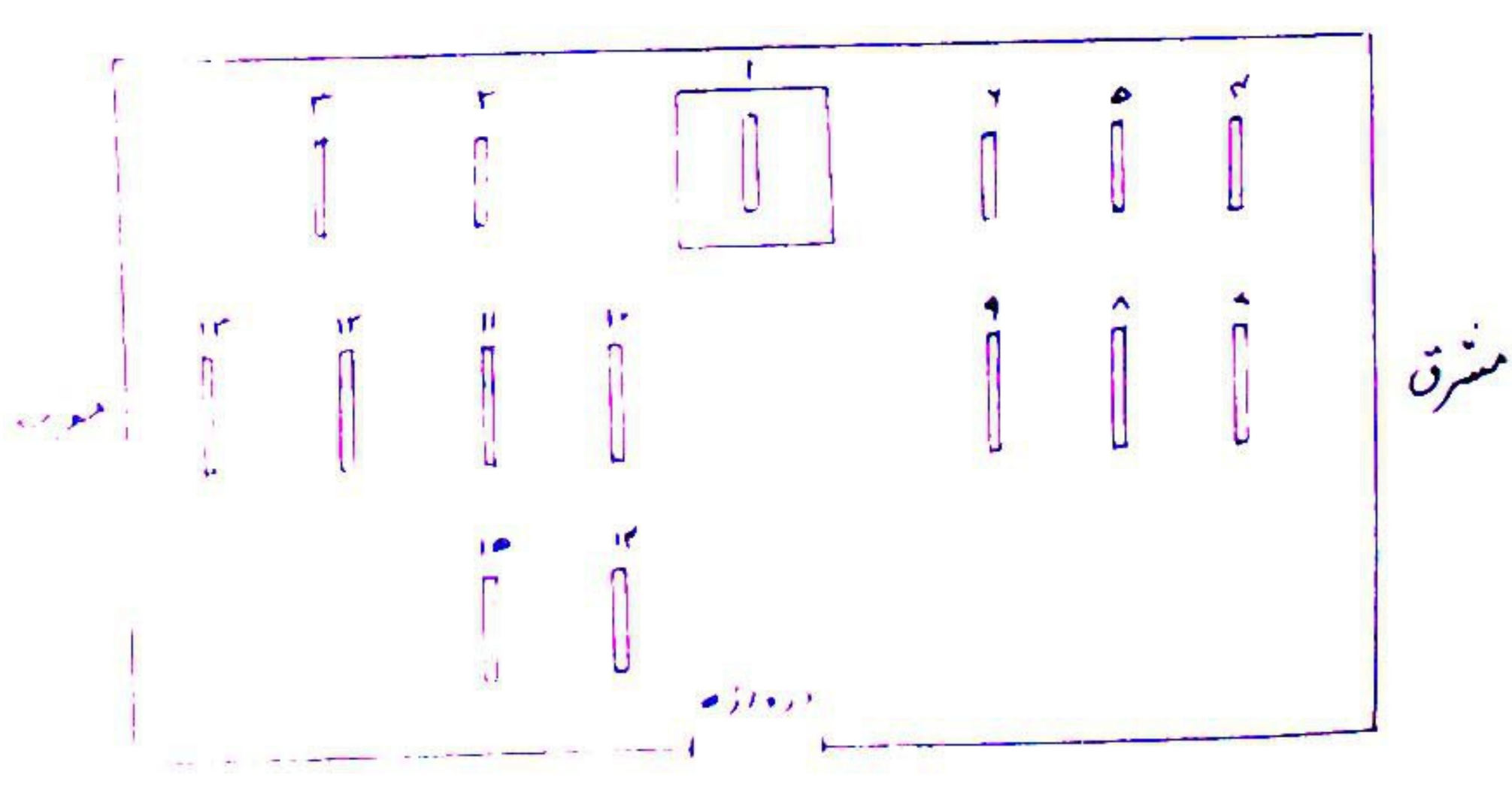

اہل مزارات کے ناموں کی تفصیل نمبروار اگلے صفحہ [۱۳۸] پر درج کی جاتی ہے۔ [۱] حضرت شاہ عبداللہ بیابانی رح

Marfat.com

۱ شاہ عبداللہ بیابانی رح

۲ شاہ ظہور الدین کابلی رح مرید شاہ عبداللہ بیابانی رح

۳ میاں خیر الدین مرید بابا مستان شاہ رح

۴ دل آرام خاں بادشاہ بجاوڑ

۵ ہمشیرۂ خان بجاوڑ

۶ محمد عاشور مرید میاں خیر الدین رح

۷ دختر دل آرام خاں بادشاہ بجاوڑ

۸ سائیں عبدالرحیم مرید میاں نتھو شاہ رح

۹ میاں محمد جان مرید میاں خیر الدین رح

۱۰ سید حسن شاہ مرید سید منور شاہ رح

۱۱ سید مزمل شاہ مرید سید حسن شاہ رح

۱۲ سید دلاور شاہ مرید سید حسن شاہ رح

۱۳ سید میر حسین شاہ طفل سید دلاور شاہ رح

۱۴ خوشدامن سائیں عبدالرحیم رح

۱۵ اہلیہ سائیں عبدالرحیم رح

۱۳۸۵ھ ایکہزار تین سو پچاسی ہجری میں مجھے پھر پشاور جانے کا اتفاق ہوا۔ اب اس مکان پر سیّدوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے اہل قبور کے نام بدلا دیئے ہیں۔ شاہ عبداللہ بیابانی کا نام۔ نیز چار اشخاص کے نام جو اپنے گنبد کے وہاں مدفون تھے۔ تو بہرحال رکھے ہیں۔ باقی اہل قبور کے نام بدلا دیئے ہیں۔ اور اب اُن کے یہ نام رکھ دیئے ہیں۔ یہ سب بدد یانتی محض مکان پر قبضہ کرنے کے لئے کی ہے۔ وہ نام یہ ہیں۔

۱ شاہ عبداللہ بیابانی رح

Marfat.com

۲ سید منور شاہ ولد سید اکبر شاہ ؒ

۳ سید محمل حسین شاہ ولد سید باد شاہ ؒ

۴ سید سکندر شاہ ولد سید بہادر شاہ ؒ

۵ زوجہ سید سکندر شاہ دختر سید محبوب شاہ ؒ

۶ . . . . . .

۷ سید نگاہ حسین شاہ ولد سید [illegible] شاہ

۸ سید نواز حسن علی شاہ ولد سید [illegible] شاہ

۹ زوجہ سید حسن شاہ دختر سید [illegible] شاہ ؒ

۱۰ سید حسن شاہ ولد سید منور شاہ ؒ

۱۱ سید [illegible] شاہ ولد سید حسن شاہ ؒ

۱۲ سید [illegible] شاہ ولد سید حسن شاہ ؒ

۱۳ سید [illegible] شاہ ولد [illegible]

Marfat.com

(۵۹)

عبداللہ

میاں عبداللہ دہلوی ؒ

آپ وارث ارجمند اور خلیفہ حق پسند شیخ حاجی عبدالرحمٰن دہلوی ؒ کے تھے۔ آپ بزرگوار کی طرح بڑی طویل عمر پائی اور بزرگ اطوار تھے۔ شیخ علامہ محمد شاہ صداقت گجراتی ؒ نے آپ کے حق میں دعائیہ شعر لکھا ہے۔

عُمرِ او بسیار باد ہمچوں مقالِ بسم اللہ دراز
تا بود این تسمیہ ورد زبانِ اہلِ راز

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سالِ تصنیف تواریخ الصداقت ۱۱۲۶ھ ایکہزار ایک سو چھبیس ہجری مطابق ۱۷۱۴ء ایکہزار سات سو چودہ عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com

(۶۰)

عبداللہ

حکیم شیخ عبداللہ انصاری لاہوریؒ

آپ حضرت سید حافظ قایم الدین محمد سرفندار سرداری نوشاہی پاک پتنی دامن کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ لاہور میں سکونت رکھتے۔

شجرہ نسب آپ کے نسب نامہ میں اختلاف ہے۔

۱۔ ایک قدیمی خطی سیاض میں جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود تھی آپ کا نسب اس طرح پر لکھا ہے: "حکیم عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد قادری داؤدی بن [illegible] بن شیخ بلقانی بن شیخ مختار بن شیخ مسعود بن شیخ [illegible] بن شیخ [illegible] بن شیخ وجہ قوم بھٹی نور کا پوتا [illegible] از الدین خود بنا برائے دنیوی مکلا گردیدہ از وطن خود کنارہ دار باشد بطور تعلق رخصت [illegible] کہ متعلقہ [illegible] شرف اسلام یافت واز گاہیدا [illegible] بشیخ یقین شد"

۲۔ لیکن بعد میں آپ کے خاندان نے انصاری ہونے کا دعوی [illegible] طور ظاہر کیا۔ جو حکیم حاجی محمد شاہ اورنگ زیبی نے اپنے شجرہ میں لکھوایا ہے۔

"شیخ عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد [illegible] بن شیخ احمد بن شیخ حماد بن شیخ حسام الدین خواجہ موید [illegible] بن شیخ سراج الدین بن خواجہ ابراہیم بن شیخ محمود [illegible] بن شیخ داؤد بن شیخ شمس الدین بن خواجہ جلیل بن شیخ نعمان [illegible] بن خواجہ محمد بن خواجہ زید بن شیخ نصیر بن خواجہ ابوبکر [illegible]

Marfat.com

خاندانی حالات آپ کے والد حکیم محمد اسحاق بن حکیم نور محمد بن شیخ عبدالحمید (عبدالمجید) ۱۰۸۰ھ ایکہزار اسّی ہجری میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "شیخ اسحاق" ہے انہوں نے علم طب اپنے والد حکیم نور محمد۔ اور بڑے بھائی حکیم محمد حیات سے پڑھا۔ اور بہ حیثیت طبیب زبردست شہرت حاصل کی۔ نواب زکریا خاں ناظم لاہور نے ان کو "ملک الحکماء" کا خطاب دیا تھا۔ "تذکرہ اسحاقیہ" ان کی مبسوط طبی تالیف ہے۔ اس مسیحا نفس طبیب نے ایک سو گیارہ[111] برس کی عمر پاکر ۱۱۹۱ھ ایکہزار ایکسو اکانوے ہجری میں اس جہان فانی سے رحلت کی۔[1] ان کے تین بیٹے حکیم عبداللہ، حکیم غلام محمد اور حکیم خدا بخش تھے۔

ذاتی حالات آپ کا تذکرہ ہمارے دوست جناب حکیم محمد موسیٰ چشتی نظامی امرتسری لاہوری نے نقوش لاہور نمبر صفحہ ۸۰۸ پر بحوالہ کتاب رجز فغفوری صفحہ ۱۴۷ اس طرح لکھا ہے۔

"آپ حکیم محمد اسحاق کے بیٹے تھے۔ والد کی زندگی ہی میں بڑے باعزت اور بامرتبہ ہو گئے تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں کشمیر کے عدالتی رہے۔ اور ملقب بہ القاب "حکیم بادشاہی" تھے آپ کی باغیچہ اندرون ٹکسالی دروازہ (لاہور) میں ہے"

تعلیم پروری آپ نیک اخلاق ستودہ صفات تھے۔ آپ کے دوست سید غلام شاہ بخاری رح کا انتقال ۱۱۶۶ھ ایکہزار ایکسو چھیاسٹھ ہجری میں ہوا۔ اُن کی وفات سے چھ ماہ بعد اُن کا بچہ پیدا ہوا جس کا نام غلام حیات المعروف غلام محی الدین رکھا گیا۔ تو اُس یتیم بچہ کی پرورش آپ نے اپنے ذمہ لی، اور اپنے حقیقی بچوں کی طرح اُس کو پالا۔ علم دین اور علم طب اُس کو پڑھایا۔ آخر وہ اسقدر باکمال ہوئے کہ اپنے وقت میں "نوشاہ ثانی" کہلائے۔ اور باوجود بخاری النسب ہونے کے۔ وہ آپ کی قوم سے انصاری کہلاتے رہے اور خاندان فقیر صاحبان کا مورث بنے۔ اور شیخ عبداللہ کو اپنا لطفی والدہی تسلیم کرتے رہے۔ چنانچہ وہ اپنی مثنوی وحدت نامہ میں لکھتے ہیں۔

---

[1] نقوش لاہور نمبر ص ۸۰۷ بحوالہ رجز فغفوری ص ۱۴۵۔ شرافت۔

Marfat.com

ے

ہمچناں شد مستفید بارگاہ — والدِ لطفی من عبدِ اللہ
آنکہ سلمانی و انصاری ست بیم — بر طریقِ مرشداں راسخ قدم
یارِ حافظ قایم الدیں بودہ است — کز مئے حُبِّ علی بودست مست

حکیم شیخ عبداللہ معاصرین کی نظر میں

(۱)

فقیر سید غلام محی الدین بخاری لاہوری ؒ مثنوی **وحدت نامہ** میں لکھتے ہیں:

ے

بود عبداللہ مومن ہم مُحب — از تعصب دور و از تحکم مُجتنب
از فضولی پاک بود آں پاک دیں — دور از فضولاں محترز و از مُتعصبیں
بود مقبولِ خدا و مصطفٰے — کارِ او بود سعی جہد و بیم و ہا
یارِ حافظ قایم الدیں بودہ است — با وقار و عزّ و قایم بہ ... است
و بعبادات خدائے عزّ و جل — ... بہ ...

(۲)

شیخ غلام رکن الدین المعروف بہ ... شاہ ... ۱۱۰۰ ...
... اپنے لاہوری عزیزوں کے نام ایک مکتوب ... لکھا تھا ...

ے

... خلوص و اخلاص ...
... آئینہ دار ... بخشد ...
... دست ... ہا ...

Marfat.com

حکمت دستگاہے دہلی نور مثالِ شیخ عبد[illegible] مشہور[۲]

زمانۂ حیات | نامہ مراد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکیم شیخ عبداللہ انصاری ۱۲۰۳ھ اکبرآباد دو سو تین ہجری مطابق ۱۷۸۸ء اکبرآباد سات سو اٹھاسی عیسوی میں زندہ تھے۔

[۲] ۵ ارمغان ۲۱۔ شرافت۔

Marfat.com

(۶۱)

عبدالواحد

چوہدری عبدالواحد بار ایٹ لا ساہنپالوی رح

والد کا نام محمد قلی تھا جو چوہدری ساہنپال قوم بار ایٹ لا تھا۔ آپ کا دادا اور والد دونو حضرت نوشہ صاحب رح کے خواص مریدوں سے تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی راہ حق کا شوق تھا۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت آپ رات کو جاگتے۔ عبادت میں مصروف رہتے۔ دن کو روزہ رکھتے۔ ریاضت و مجاہدہ بہت کرتے۔ ایک رات دریائے چناب پر کھڑے تھے۔ دریا سے نور کے تجلیات ظاہر ہونے لگے۔ یہاں تک کہ سارا دریا روشن ہو گیا۔ اس میں سے حضرت نوشہ صاحب رح تعالیٰ صورت میں جلوہ گر ہوئے۔ اور آپ کے چہرہ اور سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم کچھ خوف نہ کرو۔ ہم تیری محافظت کریں گے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"اے عبدالواحد ہیچ واہمہ و فکر مکن و مترس کہ من نگہبان توام"

دیوان مقرر ہونا آپ روزانہ رات کو حضرت نوشہ صاحب رح کے مزار پر جاکر حالت قیام قرآن مجید پڑھا کرتے۔ ایک دن وہاں سے حکم ہوا کہ اے عبدالواحد ہم نے تجھے سیالکوٹ دیوان کر دیا ہے۔ تم سیالکوٹ چلے جاؤ۔ آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے [illegible] ہوتے سیالکوٹ پہنچ گئے۔ وہاں آپ کی مقبولیت [illegible] میں آنے شروع ہوئے۔ مگر آپ درگاہ [illegible] کی حاضری میں مصروف رہتے۔ ایک دن [illegible] اور بارہ بوتے عصمت اللہ کی [illegible] خلافت

Marfat.com

جلے آئے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ؒ کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ اور کمال فیض حاصل ہوا۔ [۲]

اذکار و افکار اور اخلاق آپ صاحب ذکر و فکر تھے۔ سلطان الاذکار جاری تھا جسم کے بال بال سے ذکر کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی لکھتے ہیں۔

"عبدالواحد زیندار از چک سا ہندپال ہمیشہ مصدر احوال بود از ہر موئے ذکر الٰہی بر آید" [۳]

آپ کسب زراعت کرتے تھے جو کچھ کاشتکاری سے حاصل ہوتا۔ وہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی اولاد کی خدمت میں نذرانہ دے دیا کرتے تھے۔ [۴]

کرامت

بارش میں خشک رہنا آپ سے کرامات بھی صادر ہوتے تھے۔ ایک رات دریائے چناب کے کنارہ پر یاد الٰہی کر رہے تھے۔ اثنائے عبادت میں اونگھ آگئی۔ ایک سبز قطعہ زمین پر لیٹ گئے اور سو گئے رات کو سخت بارش ہوئی۔ تمام بیلہ اور صحرا تر آب ہو گیا۔ مگر اس پاس کا سارا قطعہ بالکل خشک رہا۔ ایک قطرہ پانی بھی نہ گرا [۵]

اولاد آپ کا ایک ہی بیٹا چوہدری محمد امین نام تھا۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں اس سے ایک روایت بھی درج ہے۔ جو خیر دین باغبان مرید حضرت نوشہ صاحبؒ کی زبان سے نقل کی ہے۔

زمانہ وفات آپ سال تصنیف کتاب تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ یکہزار یک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء یکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

۲ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۷۹۔ ۳ ایضاً ص ۳۷۸۔ ۴ ایضاً ص ۳۸۰۔
۵ ایضاً ص ۳۷۶ شرافت۔

Marfat.com

(۶۲)

عثمانؒ

شیخ عثمان قصوریؒ

آپ شیخ لکھمیر المعروف شہمیر قلندر لاہوری رح کے فرزند یگانہ اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار کے نہایت منظورِ نظر تھے۔ آپ کی ولادت و تربیت لاہور میں ہوئی۔ والد صاحب نے آپ کو قصور میں بھیج دیا۔ وہاں سینکڑوں لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے جس شخص نے آپ کی مخالفت کی۔ اُس نے منہ کی کھائی۔ تخالیف قدسیہ میں ہے۔

ہر کہ در اینجا گرا شد بے ادب مُرد ۔۔۔ شیخ عثمان صاحب حال و درد
شد ہ اکثر خاک اندر برابر ۔۔۔ ورنہ گشت نائب و سے سراسر

کرامات

ایک مخالفت کرنے والا قتل ہو گیا ایکبار ایک سردار آپ کا بے ادب ہوا۔ آپ کی نگاہ سے وہ قتل ہو گیا۔ تخالیف قدسیہ میں ہے۔

یکے سردار کاں جا بے ادب گردید ۔۔۔ بجان او نگاہے کرد و فی الحال

کشف قلوب شیخ ہر مآل [illegible] تخالیف قدسیہ لکھتے ہیں کہ [illegible]
خیال گذرا کہ اگر میں حضرت شہمیر قلندر کا مرید ہو جاؤں تو اچھا ہو۔ [illegible]
[illegible] طرف ہوا اور [illegible]
[illegible] سے میں نے تمہارا [illegible]

Marfat.com

ے

بفرمود چنیں در دل نیاری ۔۔۔ ترا تسمت بمن حق کرد جاری

ز روز ازل دست تو گرفتم ۔۔۔ نہ ایں روزے ترا تو خود گرفتم [۳] ے

تصرف | شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں کہ ایکدن میں نے خیال کیا کہ میں آپ کی کوئی مالی خدمت تو کر نہیں سکتا۔ کیونکہ نادار ہوں۔ البتہ بدنی خدمت ضرور کروں گا اور آپ کو وضو کرایا کروں گا اس ارادہ سے میں کنوئیں پر گیا۔ اور ڈول سے پانی نکالنے لگا۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ رسّی چھوٹی ہو گئی۔ میں نے اور رسّی باندھی تو وہ بھی نیچے نہ پہنچ سکی۔ آخر بہت سے رسّے گانٹھنے سے نیچے پہنچائے۔ تو کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا۔ آخر میں نے دل میں توبہ کی کہ مجھ سے کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ تو اسی وقت کنوئیں کی تہ سے پانی جوش مار کر ظاہر ہو گیا۔

ے

تمامی رسن تر شد آب آمد ۔۔۔ مرا چوں توبۂ خوش ناب آمد [۴] ے

وجد و حالت | آپ کی وجد کی حالت قابل مشاہدہ ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ بغیر سرود سننے کے آپ کو وجد ہو گیا۔ بیقرار ہو کر شہید قلندرؒ کے مزار سے دوڑ کر بازار میں چلے گئے۔ وہاں سے پھر دوڑ کر مزار پر آ گئے۔ اسی طرح چند مرتبہ چکر کاٹے تو آپ کو افاقہ ہوا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

ے

گہ از بازار بر تربت رسیدے ۔۔۔ گہ از تربت بسوئے در دویدے [۵] ے

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ شیخ برہان الدین قصوری رح

۲۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح مصنفِ کتاب تحائف قدسیہ۔

---

۳ ے ۴ ے تحائف قدسیہ قلمی ص ۵۸۶۔ ۵ ے ایضاً ص ۵۸۵ شرافت۔

Marfat.com

یارانِ طریقت آپ کے مریدوں کا سلسلہ تو کافی تھا لیکن صاحبِ تحائف قدسیہ نے آپ کے چوٹی خلیفوں کے اسماء گرامی یہ لکھے ہیں۔

۱ شیخ برہان الدین خوری فرزند اکبر آنجناب رح

۲ شیخ پیر کمال لاہوری رح فرزند اصغر آنجناب رح

۳ شیخ تتھا لاہوری رح حاروب کش مزار شیخ میر تلندر رح

۴ شیخ محکم الدین لاہوری رح

۵ شیخ خدا بخش لاہوری رح

۶ شیخ محمد یار رح

۷ شیخ تاج الدین رح

۸ شیخ تتھوح

۹ شیخ محکم الدین مجذوب رح

۱۰ شیخ سلطان رح

۱۱ شیخ راجھا رح

۱۲ شیخ جمال رح

۱۳ شیخ غلام محمد رح

۱۴ شیخ عبدالرحمٰن رح

۱۵ شیخ احمد رح

۱۶ شیخ نرھان رح

۱۷ شیخ عبداللہ رح

۱۸ شیخ حفیظ رح

۱۹ شیخ محمد رح

Marfat.com

۲۰ شیخ حیدر رح

۲۱ شیخ ابدالی رح

۲۲ شیخ لاہوری شاہ رح

مسلورات میں سے

۲۳ حضرت بی بی کونہ پستانی رح

۲۴ فیض بی بی لاہوری رح

۲۵ نور بی بی رح

۲۶ بی بی کلثوم رح

۲۷ بی بی نادر رح

۲۸ بی بی زلیخا رح

۲۹ بی بی صاحبو رح

۳۰ نیک بی بی رح

۳۱ بی بی بیگم رح

۳۲ بی بی بیگم تابندہ رح

مدح شریف

آپ کے اوصاف میں یہ اشعار شیخ برکمال لاہوری رح نے تحائف قدسیہ میں لکھے ہیں۔

ع

چو شد آں شیخ عثماں خوش قلندر — دریں خوش خاندان بس نور اظہر

بملک فقر بس خوش شاہے آمد — بملک نور انور ماہے آمد

چناں روشن شدہ از نور ذاتے — شدہ آں جا بجا زاں خوش صفاتے

فقیر دانع و تارک ز احوال — نصیر دم مرشد وخدی و خوشحال

Marfat.com

بسیر الامکاں انور جو روح ست — ہرائے کشتیِ ما ہمچو نوح ست

بغیرت غیر را سوزید از جاں — شدہ با ذات محوے نور انساں

ہمیں گردی کہ گرد گرد گرد دید — چو گرد گرد گرداں گرد گرد دید

ہر آں کو گشت بے ادب و برابر — ز غیرت گشت با خاک آں برابر

بسے دل زندہ گردید از نگاہش — بسے تن شد دنا کو خار راہش

ولی کامل و قطب زمانہ — ہمیشہ کشور از باطن عمارہ

بدنیا کینہ بد کارہ مکاری — نہ بیند ہیچگاہ آں نور باری

ہمیشہ با خدا با مصطفےٰ شد — درون او بیا صاحب شفا شد

ہم ابدال ست و اوتاد و قلندر — سلیماں گو خضر گو ہم سکندر

خزائن باطنی پوشید در دل — شدہ گلزار ازوے بس تن گل

اگر بینی بصدق دل نوازوے — خدایابی محمد حملہ خوش تنے شد

زمانہ حیات | شیخ عثمان، سال تصنیف کتاب تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ اکبر را یک سو بیاسی ہجری۔ مطابق ۱۷۷۲ء اکبر، سات سو بتیس علیسوی میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ شیخ برکال آپ کے لئے دعائیہ کلمے ہیں کہ یا الٰہی آپ کا سایہ ویوں کے سر پر قائم رکھ

ہمیشہ سرمریداں دار قایم — تو یارب شیخ عثماں کو دائم رکھ

تاریخ وفات | میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام علی آزاد قدس سرہ المتوفی ۱۲۰۰ھ نے اپنی کتاب سبحۃ المرجان فی آثار ہندستان جلد ششم میں شیخ عثمان متصوف اکبری ۱۱۱۴ھ اکبرآبادی چوبیس ہجری لکھی ہے۔ اس کے مطابق ۱۸۰۹ء اکبر، اٹھ سو نو عیسوی ہوا

---

۶ تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۵ ایضاً صفحہ ۸ سبحۃ المرجان قلمی جلد ششم صفحہ ۲۱ ۔ ۲۲

Marfat.com

دہلی پر اُسوقت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی کو جو تھا سال تھا۔

مادہ تاریخ

"عثمان سردار زمان" ۱۲۲۴ھ

شیخ عثمان قصوری کی اولاد کا مختصر ذکر

- شیخ عثمان قصوری خلف الرشید شہمیر قلندر لاہوری رح کے دو بیٹے تھے۔ شیخ برہان الدین لاولد اور شیخ پیر کمال صاحب اولاد۔

- شیخ پیر کمال کے دو بیٹے تھے۔ شیخ برہان الدین لاولد۔ اور شیخ شمس الدین ؒ

- شیخ شمس الدین کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام محی الدین۔ میاں مہر الدین۔ میاں فخر الدین میاں وزیر الدین لاولد۔

- میاں غلام محی الدین کے چار بیٹے تھے۔ میاں اللہ رکھا۔ میاں دین محمد۔ میاں حسن الدین میاں جلال الدین۔ موخر الذکر دو صاحب لاولد فوت ہوئے۔

- میاں اللہ رکھا لاہور میں حضرت شہمیر قلندر کے مزار پر سجادہ نشین تھے۔ کتاب تحائف قدسیہ کا ایک خطی نسخہ ان کے پاس موجود تھا۔ ان کا ایک بیٹا میاں اصغر علی تھا۔

- میاں اصغر علی تھا اس وقت ۱۳۸۵ھ ایکہزار تین سو پچاسی ہجری میں راولپنڈی میں سلسلہ ملازمت سکونت گزین ہے۔ اس کا ایک لڑکا تنویر سہیل موجود ہے۔

- میاں دین محمد بن میاں غلام محی الدین کا ایک بیٹا میاں عزیز الدین تھا۔

- میاں عزیز الدین کا ایک بیٹا بشیر احمد موجود ہے۔

- میاں مہر الدین بن میاں شمس الدین کا ایک بیٹا چراغ دین نام تھا۔ جو لاولد فوت ہوا

- میاں فخر الدین بن میاں شمس الدین کا ایک بیٹا میاں فخر الدین راولپنڈی میں سکونت رکھتا ہے۔

Marfat.com

(۶۳)

عثمان خاں

شیخ عثمان خاں لاہوری رح

آپ قبیلہ شمس زئی کے افغانوں سے تھے۔ حضرت شیر قلندر لاہوری رح کی دعا سے آپ کو ہمگر عطا ہوئی تو آپ اُن کے مرید ہو گئے۔ اور وہ ان سلاسلہ اپنے شیخ کی خدمت میں سلام کو حاضر ہوا کرتے۔ اور نذرانہ بھی ہر دفعہ ادا کیا کرتے تھے۔ عالیف [illegible]

ہمیشہ آدمے خوشحال زاں دور ۔۔۔ حیاتے یافت از دیدار شیر [illegible]

[illegible] سنہ ۱۳۶۵ھ شرافت۔

Marfat.com

(۶۴)

علی

شیخ علی فقیر پشاوری ؒ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالوی ؒ کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔ آپ کے احوال عجیب وغریب تھے۔ اعتقاد اور ادب میں لاثانی تھے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے کہ آپ ہمیشہ خوف اور رجا کی منزل میں رہتے تھے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے الایمان بین الخوف والرجاء۔ پشاور آپ کا وطن تھا۔

پابندی شریعت آپ شریعت کے بڑے پابند تھے۔ کوئی کام خلاف شرع نہ کرتے۔ اور کوئی کلام وگفتگو آپ کی دائرہ شریعت سے باہر نہ ہوتی۔ اور یادِ خدا میں مشغول رہتے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے۔

"بنابراں ہیچ بے شرع کارے وامرے وقعل وقال ننمودہ۔ وباخدا مشغول ماند"

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۷ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

۱؎ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۸۳ شرافت

Marfat.com

(۶۵)

علیم اللہ

مولوی علیم اللہ گیلانیؒ

آپ موضع گیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے علما خاندان سے تھے۔ حضرت میاں دیدار شاہ بن میاں شادی صاحب گیلانیؒ کے ارادتمندوں سے تھے۔ طبع، ساتھی، عوامی زبان میں شعر کہا کرتے۔ مندرجہ ذیل دوھڑہ ڈیوڑھا آپ کی یادگار ہے۔

دوھڑہ

پاڈولی لے چلے کھڑے ہیر کوچ جوں گڈ لالی ۔۔۔ رحمانی
اگ ستیاں گل یارے جیکاں او ۔۔۔ حالی پیڑ لوالی ۔۔۔ لوں لوں دھرانی
ڈردی سکیاں نوں ناں اُچی ہوسے ۔۔۔ ت گلاں کیا سوالی ۔۔۔ اش تسرانی
علیم اللہ لکھ پیغام راجھے نوں ہیر ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ حالی ۔۔۔ لوں لوں دھرانی

Marfat.com

(۶۶)

عوض

مہر عوض لاہوری رح

غالباً قوم ارائیں سے تھے۔ کیونکہ مہر کے لقب سے مشہور تھے۔ جو ارائیوں کا لقب ہے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے مخلص مریدوں سے تھے۔ اور عاشقانِ شیخ سے تھے۔ ادب اور خدمت میں خاص مقام رکھتا تھا۔ شیخ یعقوبؒ اور یار محمد رح آپ کے وسیلہ سے ہی قلندر صاحب رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے تھے۔ [1]

آپ صاحب صحو و ہوش تھے۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

عوض ہم عوض خدمت دید بسیار شنیدہ وے ہم بسے چوں مرد ہشیار [2]

زمانہ وفات | آپ سالِ تصنیفِ تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۷۳ [2] ایضاً ص ۳۷۴ ۔ شرافت۔

Marfat.com

غ

(۶۷)

غلام حسین

میاں غلام حسین لاہوریؒ

آپ ابتدائی عمر میں شہر لاہور میں کسی امیر کے نوکر تھے۔ شراب نوشی۔ [illegible] اور فضول خرچی کے عادی تھے۔ ایکدن میاں گوالا قوال لاہوری [illegible] سرد ہوگیا اور راہ حق کا شوق پیدا ہوگیا۔[1]

واقعہ بیعت آپ پہلے شیخ لدھا چشتی لاہوری کے پاس گئے۔ مگر وہاں سے کچھ [illegible] زہنوا۔ پھر شیخ محمد فاضل لاہوری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔[2] انہوں نے آپ [illegible] کی اور اپنے ہاتھ سے دو تین لقمے آپ کے منہ میں ڈالے۔ اور فرمایا [illegible] سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بقام [illegible] جواب میں انکھاب کی زیارت ہوئی اور [illegible] شاہدرہ سے گذر کر ایک رات [illegible] گذار رہے تھے کہ وہاں ایک [illegible] آپ کو خبر دی کہ [illegible] ہمراہ کر کر انکھاب کی خدمت [illegible]

---

[1] تذکرہ شاعری قلمی نسخہ الف۔ ص ۱۶۵ [2] یہ [illegible]

ان کا ذکر اسی کتاب تذکرۃ الوشاھید کے دوسرے [illegible]

Marfat.com

دیکھا تو فوراً پہچان لیا، اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ پیرِ روشن ضمیر نے ایک ہی نگاہِ توجہ سے آپ کو فائز المرام کر دیا۔ دو رات خدمت میں رہ کر آپ رخصت لے کر واپس روانہ ہوئے۔ جب ڈوگرانوالہ پہنچے تو فقیر صاحب جنہوں نے آپ کا بلند مقام دیکھ کر آپ کو مبارک باد دی اور کہا کہ آپ کو بہت اچھی باتیں حاصل ہوئی ہیں۔ دو بسیار خوب عطا فرمودند [۳]

کرامت

نگاہ کی تاثیر آپ ملازمت چھوڑ کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ایکدن بطور آزمائش شراب کی بوتل کو پکڑا۔ وہ گر کر ٹوٹ گئی پھر دوسری بوتل کو پکڑا۔ وہ بھی ہاتھ سے گر پڑی۔ پھر تیسری بوتل بھی ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ گئی۔ اُسوقت آپ نے معلوم کیا کہ اب گناہ مجھ سے ترک ہو گئے ہیں۔ اب کوئی گناہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ تارک الدنیا اور صاحب درد و ذوق ہو گئے۔

سالِ وفات میاں غلام حسین لاہوری نے سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری، مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[۳] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۶۹ [۴] ایضاً صفحہ ۲۷۰ شرافت

Marfat.com

(۶۸)

غلام رسول

میاں غلام رسول قریشی بانگوی رح

آپ قریشی النسب تھے۔ موضع بانگے ضلع سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ جو علی پور سیداں کے قریب ایک گاؤں ہے۔ حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والا رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

شجرہ فقر اعلیٰ میاں غلام رسول رح

میاں غلام رسول بانگوی رح

پیر امام علی شاہ ۔ ساکن اہل گھمناں متصل قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

پیر عمر شاہ رح ۔ ساکن جموں۔

پیر زمان شاہ رح متوفی سنہ ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء ساکن اہل گھمناں

سائیں اللہ دتہ وچی	پیر خاقان شاہ المعروف	پیر حمایت علی شاہ بن	پیر حسین شاہ بن	پیر محمد [illegible] زمان شاہ
ساکن گوجرانوالہ	چنبی شاہ بن زمان شاہ	زمان شاہ	زمان شاہ	پیر محمد [illegible] حسین شاہ
حافظ آباد روڈ				پیر صادق شاہ بن چنبی شاہ
سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء بعمر ستر سال موجود ہے	محبوب	حمایت علی شاہ	پیر امداد حسین بن	پیر دلاور حسین بن
	پیر اولاد حسین	پیر امداد حسین بن	پیر دلاور حسین بن	حمایت علی شاہ

Marfat.com

(۲۹)

غلام محمد

مولانا خواجہ غلام محمد جھنگی والہ رح

آپ حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والہ رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت میاں محمد اکرم بن میاں عبدالجلیل نوشہروی رح سے بھی فیض کامل پایا۔ صاحب علم و عبادت و ریاضت و مجاہدہ تھے

شجرہ فقرائے خواجہ غلام محمد رح

خواجہ غلام محمد رح

- میاں عبدالغفور رح
- سلطان میراں رح
- بابا روڈے شاہ رح
- بابا پیرے شاہ رح
- محمد عبداللطیف شاہ رح
- بابا کرم شاہ
- بابا شرف الدین
- بابا محکم شاہ
- بابا امیر شاہ
- بابا جھنڈے شاہ۔ جودھانگری کو جاتی سڑک
- بابا اللہ بخش م ۱۳۶۲ھ۔ اور قبر
- بابا علی گوہر نارووال میں تقریباً ۴ میل کے فاصلہ پر محمد دانبق قبر

Marfat.com

(۷۰)

غلام محمد

میاں غلام محمد لاہوری رح

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے مریدوں سے تھے۔

رقتِ قلب شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں کہ ایکمرتبہ حضرت شہمیر قلندر رح کھچڑی کھا رہے تھے میں بھی کھانے میں شریک تھا۔ اتفاقاً میاں غلام محمد آگئے۔ آنجناب نے ایک لقمہ اُس میں سے آپ کو دیا۔ کھاتے ہی آپ کو رونا جاری ہو گیا۔ میں بچپن کی وجہ سے ہنسنے لگ گیا۔ قلندر صاحب نے رو مجھ کو رو کا تحائف قدسیہ میں ہے ؎[1]

مرا ہم عسر بودہ خورد سالے — نبودم واقف از درد و زحالے
ہمے خوردیم کھچڑی با خداوند — کزو یک لقمہ دادش شد دردمند
نمودہ زار زار آں گریہ آغاز — مرا شد خندہ کاں بودم نہ یارائے
منع کردہ مرا ذاتِ قلندر — ادب کن تو نمی دانی خندہ انوشہ

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۶۶۔ شرافت۔

Marfat.com

(۷۱)

غلام مرتضےٰ

میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی رح

حضرتِ مرتضےٰ ولیِ زماں غنچہ در معرفت شگفتہ عیاں

آپ زبدۃ المشائخ ۔ قدوۃ الصوفیہ تھے ۔ حضرت شیخ صابر شاہ قریشی سوہدروی رح کے فرزندِ ارجمند تھے ۔ بیعت و خلافت اپنے جدِ امجد شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحب بیگووالہ سے بلا واسطہ حاصل تھی ۔

نام و لقب | آپ کا نام غلام مرتضےٰ ۔ لقب میاں صاحب تھا ۔

اوصاف و اخلاق | آپ بڑے عالم و فاضل اور عامل و کامل تھے ۔ ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے ۔ جود و سخاوت میں مشہور تھے ۔ اپنے دادا صاحب کے سجادہ نشین تھے ۔ سکونت نظام آباد میں رکھی تھی ۔ لیکن جب بزرگوار کا عرس دو بار بیگووالہ میں جا کر کیا کرتے ۔

نظام آباد کی آبادی کا ذکر | اس کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں ۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگوئے گجرات ۔ چار باغ پنجاب میں لکھا ہے ۔

"نظام آباد موضع ایست متصل نظام آباد ایک گاؤں وزیر آباد کے پاس ہے جو
وزیر آباد از وراثت مغلاں کہ باغات درختان مغلوں کی وراثت سے ہے جہاں آم کے درختوں
انب خوب لذیذ در آنجا اند" [1] کے باغات موجود ہیں ۔

---

[1] چار باغ پنجاب المعروف صاحب نامہ قلمی ورق ۱۱۸ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری ؒ مخزنِ پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"نظام آباد۔ پہلے پہل عہدِ شاہجہاں بادشاہ میں مسمی نظام الدین خاں قوم مغل نے یہ گاؤں آباد کر کے اپنے نام پر نظام آباد نام رکھا۔ اور ایک باغ عالیشان بنوایا۔ اور ایک نہر دریائے چناب سے لا کر باغ کو سیراب کیا۔ اس باغ کا اب نام و نشان نہیں رہا۔ جب سلطنت مغلیہ ضعیف ہوئی اور آئے دن طرف افغانی فوج کی کابل سے پنجاب میں ہونے لگی۔ تو ایک مرتبہ فوجی افغانوں اور قصبہ والوں کے درمیان تکرار ہو گیا۔ اور افغانوں نے اس قصبہ کو لوٹ کر جلا دیا۔ دو سال تک غیر آباد رہا۔ پھر ولادیانی نے اس کو آباد کیا۔ ملکیت اس کی اب بھی بہ قبضہ قوم مغل ہے۔ اس قصبہ کے لوہار اپنے کام میں اُستاد مشہور ہیں۔ چاقو۔ چھری وغیرہ ایسا بناتے ہیں کہ ولایتی کام کے برابر کر دیتے ہیں۔ سکھی عملداری میں ان لوہاروں کی بنائی ہوئی بندوقیں دُور دُور بطور تحفہ جاتی تھیں۔ گو وہ انڈسٹری اب بھی اس گاؤں میں بہت اچھا ہوتا ہے۔ چار سو پندرہ ۴۱۵ گھر۔ اور پچاس ۵۰ دکانیں اس قصبہ میں ہیں۔ ان میں سے باسٹھ ۶۲ گھر۔ اور چھتیس ۳۶ دکانیں پکّہ ہیں۔ باقی سب خام ہیں۔ اور ایک ہزار چار سو چورانوے ۱۴۹۴ مردم شماری ہے" [۵۲]

کرامت

باز کا واپس لانا منقول ہے کہ ایک مرتبہ عُرس غوثیہ شریف کے موقعہ پر میاں سلطان محمد بن میاں محمد اکرم سجادہ نشین کا باز اُڑ گیا۔ وہ نہایت مغموم و محزون ہوئے۔ کوئی کارپرداز نہ سوجھتا۔ اُنہوں نے کہا کوئی درویش ایسا ہو جو ہمارا باز واپس لاوے۔ فقرا کا کافی مجمع تھا۔ لیکن کوئی نہ بولا۔ آخر آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ ابھی باز واپس آتا ہے۔ آپ نے ایک نقش لکھ کر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کے نیچے دبایا۔ اُسی وقت باز چلّہ کھاتا ہوا آپ کے قدموں پر آگرا۔ سب لوگ آپ کے کمالات کے معترف ہوئے۔

---

[۵۲] مخزن پنجاب ص ۲۸۴ ۔ شرافت۔

Marfat.com

تصنیفات

آپ صاحب کلام تھے۔ پنجابی میں اشعار کہا کرتے۔ فارسی میں بھی تصنیفیں پائی جاتی ہیں۔
جو معلوم ہوئی ہیں وہ یہ ہیں،

۱۔ رسالہ تصوف | یہ فارسی نثر میں ہے۔ جابجا اشعار بھی ہیں اس کا شروع اسطرح پر ہے،

ے

"دراحد گم شو کہ تا باشی احد گر بدانی سر اللہ الصمد

طالبان ہزار و رہروان باجبار مژدۂ روشنی بخش در شب تار چنیں میگویند"

اور اس رسالہ کا اختتام اس طرح پر ہے۔

"اے غلام مرتضےٰ دامن مرتضےٰ بگیر و خاموش برو و بریں سخن خاتمہ کتاب۔ واللہ اعلم بالصواب"

۲۔ قصہ ہیر و رانجھا | یہ پنجابی زبان میں منظوم ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

ے

خالق خلقت جاون ہاری کیتے لکھ پسارے ملک حضوری تے تا انبیا منزو منزل کھلارے
قدرت کولوں کرن اندیشہ خاص حضوری چارے جن و انس ملائک نوری اوڑک ڈھونڈن ہارے
احد احمد اکٹھے ہوئے جاں عشق گھٹاں نچھ آیا کیسے نہ لدھا پار کنارہ جو رب اسباب بنایا
ہوئی لکھ درہے عمر عشق دی اجے دم دم نال ہوایا .....
مکہ مدینہ بڑا دوارہ نیں دوگے ٹھر جائے جتھے وگدی ٹھاٹھ عشق دی ہر جو ہے ہر دا ہے
کیسکن جا قلندر کیتے جنہاں عشق حقیقی لائے مرتضےٰ عشق مجازی کولوں صاحب لیے بچائے

۳۔ قصہ مرزا و صاحباں | یہ بھی پنجابی منظوم ہے۔ میری نظر سے نہیں گذرا۔ مجھے ایک دوست حافظ محمد اکرم قادری نوشاہی۔ ساکن منڈی بہاؤالدین تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات نے بتایا ہے کہ یہ قصہ قلمی لکھا ہوا میں نے نظام آباد میں دیکھا ہے۔

Marfat.com

۴۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی | یہ اردو زبان میں بطور مسدس ہے۔ بقدر ضرورت یہاں درج کیا جاتا ہے۔

اے صبا بہر خدا گر شاہ کے کوچہ گذر — مجھ کو دلِ مہجور کی ہو دست بستہ عرض کر
تجھ کو کھڑو نا سخت ہے ورنہ کہوں سارا ذکر — کہنا وہاں میری طرف رحمت کی اک ہووے نظر

ہو منتظر رستے میں ترے از شام تا وقتِ سحر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

مرتضےٰ کے شوق کا آتا نہیں ہرگز حساب — ہجر کی آتش نے ڈالا ہے مجھے در پیچ و تاب
منتظر ہوں یک نظر کا اے شہِ عالی جناب — کس کے آگے جا پکاروں درد کا نا ہیں حساب

شائد کرے مہجور کو جامِ وصل سے بہرہ ور
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

کرنی صبا پیغام کی جانا نہیں درد سے دل — ابتر نہ ہو لخت زلف پھیلے زمت شہرِ جنوں
دہشت رقیبوں کی نہ تجھے مت عشق ہو پردہ بردل — تجھ معذرت میں لے صبا دل رات ہوں میں سرنگوں

شائد کہ طالع یار ہو دیکھوں کدیں لیلےٰ قدر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کر کے بیگو والے سے نوشہرہ کا کرنا جمال — پیر دستگیر کو کہنا ہے تجھ بیکس کا حال
کہو کی ہے ترا غلام اس ہجر میں بے مثال — لیجو خبر جلدی سے تی کرنا ہے کالک کو نہال

اتنا ہجر مت دو تجھے نہ ہیں ہے اسقدر
تجھ کو خدا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کر کے نوشہرہ سے پھر جلدی نوساہنیال جا — حال جو دیکھا ہے یہاں کہہ کھول کر سارا سنا
اک سوال اُس پیر کو کرنا میرا بہرِ خدا — آ نظام الدین کو تکلیف دہ دیکھا

---

۵۳ مسکن یہاں رحمت سائیں ۱۲ ۵۴ مسکن شیخ پیر محمد سیالوی ۱۲ ۵۵ مسکن حضرت شیخ فتح محمد ۱۲ ۵۶ مسکن سادات ۱۲ شرافت

Marfat.com

جان سرا پنا تیرے پا پر وہ راکھوں در نظر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کے ساہنپال سوں پھر حضرت بھلوال سے[۷] شاہ سلیماں . . . . . [۸]
غالب ہو یا شور و جنوں اس ہجر کا جنجال ہے
. . . . . اوپر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

پہنچیو بھلوال سوں تو جب کھردلی اے ہوا[۹] وہاں حضرت معروف کو سوال میرا دے سُنا
سب حقیقت حال کی اُس پیر کے آگے بتا حضرت معروف چشتی قادری ہے مدعا
جلدی ہو رخصت وہاں کر خاکبوسی در اوپر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

ہو کھردلی سے تو جا کر اوچ کے قربان ہو[۱۰] سید مبارک پیر کو وہاں حال کہنا جا کھڑ د
تعداد کے رستے کو آ کر اوچ کی کر جستجو[۱۱] سید علی ہے پیر میرا اس کے جا ہو روبرو
جلد ہو رخصت وہاں کر خاکبوسی در بدر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

سید علی سوں ہو وداع دیکھو حضرت مسعود کو کہنا تمامی کھول کے مہجور کے مقصود کو
ٹک آکھیو جا کر وہاں پھر احمد محمود کو احوال جا کہنا وہاں بھی اُس میرے مسجود کو

---

۷ مسکن و مدفن شاہ سلیمان نوری ۱۲ ۸ جہاں نقطے دیئے ہیں یہاں سے کاغذ کرم خوردہ تھا ۱۲ ۹ مسکن شاہ معروف چشتی قادری ۱۲ لیکن اس وقت کھردلی موجود نہیں ۔ دریائے جہلم کے کنارہ پر یہ گاؤں تھا ۔ دریا برد ہو چکا ۱۲ اب شاہ صاحب ۱۲ کا روضہ متریف خوشاب سے ایک میل مشرق شمال کو ہے ۱۲ ۱۰ مسکن و مدفن سید مبارک حقانی ۱۲ ۱۱ مسکن و مدفن غوث الثقلین ۱۲ ۱۲ ۱۲ سید مبارک اور سید علی کے درمیان تین اسماء متروک ہیں ۔ شاعر کی تحقیق میں یہ تین اسماء داخل شجرہ نہیں تھے ۔ سید محمد غوث الحسنی اوچی ۔ سید شمس الدین حلبی ۔ سید شاہ میر حلبی ۱۲ شرافت

Marfat.com

داخل غلاموں میں رکھیں جائیں نہیں دل سے بسر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

سید احمد پیر کی جا خاک بوسی کیجیو صوفیِ سالار دیں کو سب حقیقت دیجیو
سید بولفر سے میرے سندیسے لیجیو عبدالوہاب پیر سوں جام محبت پیجیو
آنا نہیں دیکھے بناں مہجور کو ہرگز صبر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر

غوث اعظم پیر کے آگے دست بستہ ہو سنا نظر رحمت سے مطالب ہو ہمیں کچھ التجا
حق کیا تجھ پیر کوں آپ قدرت اپنی کا عطا خاک پایاں سے دل مہجور کا لیجو ملا
اپنے خادم کے تائیں رسوا نہ کیجو در بدر
تجھ کو جزا دے گا خدا اُس شاہ کی لیائیں خبر[۱۳] الیٰ آخرہ

۵ سیحرفی کے اشعار | آپ کی مکمل سیحرفی تو نہیں مل سکی۔ یہ چار آخری اشعار ملے ہیں جو لکھے جاتے ہیں۔

ھ ہا جسیلاں نوں آگ لائیں سو ہتے بار بار ہا بچوں کیہڑے کار میرے
سجن اک نہیں وچ جگ رہیا پیا اُٹھ خیال سنسار میرے
کوئی بندھ پا ملیوں پیاریاں دے اکھیں دیکھ اندھیر غبار میرے
مرتضےٰ سیاں کدیں آن ملیوں میلے مٹھ قدیم دے یار میرے

لا لاکے تیر فراق دا لا کیتھے چھپائیں مکھ ناں میرا ل
سکھ سون نہ بندا ہے تیر ملیوں ہتھ اپنے کھیڈن دے گلاں میرا ل
ملیوں اگے ناں کوں مجھ گھٹ ناہیں ہتھ اپنے سوں ہتھ دا ناں میرا ل
مرتضےٰ ترائی ہیوں ہل رحمت سائیں لشکر ل لا میرا ل

---

[۱۳] بیاض قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول مرید میاں غلام مرتضےٰ ص ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

الف اج تے کل دا قول آہا نہیں سُکھ سنیہوڑا ٹول میںنوں
اُٹھے پیر کلیجے دے وچ رہے تیرے عشق انیتے دا سُول میںنوں
سونجیں عشق دے بان اوتڑے نے کیہا ڈھکائے آنڑول میںنوں
مر تیغے میاں ہو یا تدھ دتوں جھورا درد فراق دھول میںنوں

ی یار نا ہیں ہا بجوں رحمت سائیں میںنوں جگ جہان تے ہور میاں
آپ اُٹھ گیوں گل گھت گیوں سونجی عشق والی گل ڈور میاں
میں تاں حال تھیں گذر بے حال ہوئی پایا درد فراق نے زور میاں
مر تیغے میںنوں نہیوں لائے کے تے کیتو گل جہان دا چور میاں [۱۴]

۶۔ باراں ماہ | آپ کے باراں ماہ مکمل نہیں مل سکے۔ صرف تین مہینوں کے اشعار ملے ہیں وہ یہ ہیں۔

ماہ چیت

جاں چڑھیا موسم چیت دا — کون حامی میرے کھیت دا
میرے یار وہاراں چایاں — جا چھاواں ہور سوہایاں
میں کس در کوکاں جائیکے — کون میلے گونت لیائیکے
پئی مکھ ویکھن نوں سہکدی — نہیں خبر وچھڑے یار دی
سب سیاں سکھ سمہالیا — میںنوں ہتھ نہ آوے بھالیا
جاں گونت نہ نظری آوندا — پیا درد وچھوڑا کھاوندا
کون راکھا لیاوے بھال کے — میرا رکھے کھیت سمہال کے
ایویں پھڑک پھڑک مر جلیاں — کون پیڑ ونڈے غمخواری

---

[۱۴] بیاض قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول مرحوم۔ یہ بیاض ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول۔ اولاد شاہ غریب نوشاہی کے پاس مقام گاجر گوڑ ضلع گوجرانوالہ میرے ملاحظہ سے گذری۔

Marfat.com

پئی پت اوجاڑاں دیکھدی — آکھاں کس نوں ماری لیکھ دی
میرے نگر نہ کوئی بھار ہے — کی وعدے دا اعتبار ہے
میں اک اکلی رہ گئی — ہُن دھرتی پھڑ کے بہہ گئی
کوئی آن سناوے وانجھڑی — اج خبر وچھنے یار دی

میں جنت میہنے ٹھیاں — وچ درد وچھوڑے ڈھیاں
اج لوکاں بھا بہار ہے — میرے سینے سوز انگیار ہے
اُس آون مُول نہ بولیا — جس خوف رہندا دل ڈولیا
مرنفے گھٹا گھنی ہال ٹپیئیں — سب بُجھی ہوئی سنگاردی

ماہِ ساکھ

جاں چڑھیا ماہ ساکھ دا — کول رکھا میری ساکھ دا
کوئی آکھے اسنوں جائکے — مت کھیت سمالے آئکے
پئے کوک ہگانے کھاوندے — اتے بھون کے پئے گاوندے
میں کس نوں آکھاں دکھڑا — جیہڑا ہیری نی اڈاری

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

Marfat.com

اوہ چڑھے وساکھ نہ آئیا　　اوس پھلاں باغ گوائیا
پیا باغ نگوفہ جھاڑدا　　مار یا ہجر سونجے دی دھاڑدا
میرا کرنا ڈٹھا باغ دا　　جیوں مکا تیل چراغ دا
مرلفے میں اک اِکلی رہ گئی　　جیوں اَسوں کلی انار دی

ماہِ جیٹھ

جاں جیٹھ مہینہ آئیا　　جگ میوے نوں ہتھ پائیا
میرا باغ پیا سب سکھنا　　جیڑا یار نہ جاتا رکھنا
لوک گاہیں کھیت پکائیکے　　میں بیٹھی سب گوائیکے
اوس جیہدا کھیت اُجاڑیا　　جیندی سُدھ اُدار نہ یاردی
میں سب کھیت گھُمانیاں　　جے اکھیں دیکھاں جانیاں
میں کھیتر نوں ہتھ دھونیاں　　جے سانویں سُکی ہونیاں
میں سب سواد گوائیا　　جے یار نہ پھیرا پائیا
میری دُوتی سُکھ نشان ہے　　جیڑی کس کس ملحفے ماردی
میں کجھ نہ آکھائیا　　اے ہتھ نہ کسکے لائیا
ہُن بیٹھی گیٹھیاں گالدی　　کس پیڑ اساڈے حال دی
اوہ ویلا ہتھ نہیں آوندا　　نیہوں لگ گیا انیاؤندا
جس ویلے اکھیں لائیاں　　سو ویلا پئی شماردی
میری جان برہوں نے ساڑیا　　اوس لگڑی توڑ نہ چاڑیا
میں سُتاں جان گھُمانیکے　　جیڑا توڑ نبھاوے لائیکے
ہتھ پایا اوس پریت نوں　　جے نیہوں نہ ہووے پریت نوں
مرلفے پیت ہوندی مُڑ آوندا　　لیسنداخبر سویلے ماردی

Marfat.com

ماہیا ہاڑ

ہُن ہاڑ رُتی نے تائیاں — گیا پیتم کرن کمائیاں
کون لیاوے جانی جائیکے — ویکھے حال تتی دا آئیکے
اج تھل ساروا پندھ ہے — جیوں اگی وچ سیندھ ہے
ہُن کون کڈھے ایں بندیوں — جو خبر لیاوے یار دی [۱۵]

الیٰ آخرہ

یاران طریقت آپ کی صُلبی اولاد نہیں ہوئی۔ رُوحانی اولاد کافی تھی۔ چند خلیفوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱۔	میاں فقیر اللہ رح	نظام آباد ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں عبداللہ رح	〃 〃
۳	میاں شرف الدین رح	لدھیوالہ چیمہ 〃
۴	میاں غلام نبی بن شرف الدین فاروقی رح	〃 〃
۵	میاں شمس الدین رح	〃 〃
۶	میاں پیر بخش بن حکیم قل احمد فاروقی رح	اجتکے 〃
۷	میاں غلام محمد بن عبدالسلام قریشی رح	سوہدرہ 〃
۸	میاں غلام محمد رح	جاوکے 〃
۹	میاں قادر بخش رح	〃 〃
۱۰	میاں محمد بخش رح	جامکے چیمہ سیالکوٹ
۱۱	میاں محمد بخش رح	ترسکہ 〃
۱۲	میاں محمد بخش رح	کوٹ لکھا گجرات

۱۵ھ بیاض قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول عرف عموں ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

۱۳؎ میاں پیر بخش باچھی رح

۱۴ میاں فضل رح

۱۵ میاں غلام رسول صاحب بیاض قلمی

۱۶ میاں محمد حاجی بن میاں محمد مظفر فاروقی رح [۱۶]

۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری میں آپ کے مزار پر میاں چراغ علی سجادہ نشین تھے فرزند میاں نذیر حسین بن میاں محمد بخش بن میاں فقیر اللہ صاحب۔

مذہبیات

۱؎ شیخ محمد اشرف فاروقی رح جو آپ کے ہمعصر تھے۔ انہوں نے آپ کی توصیف میں یہ لکھا ہے۔ از انجملہ

(۱)

از کتاب کنز الرحمت

دلا ہر زماں کن ہمیں التجا — کہ باشی غلام در مرتضا

شود چشم دل روشن از نور حق — کہ از خاکپائش کنی توتیا

بخاک درش جبہہ سائی بکن — کہ روئیت چو خورشید یابد ضیا

بمحراب ابروئے او سجدہ آر — کہ در راہ حق ہست قبلہ نما

رخ شاہد غیب بینی بہ پیش — نہی پا چو در راہ صدق و صفا

جنابش جناب غریب النواز — نہ بینی در بیں سخن روئے ریا

تخلص گرد اشرف چو زرد طلا

گر از خاکپائش کنی توتیا

[۱۲] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول، ص ۱۹۸ ، شرافت۔

Marfat.com

(۲)

از کتاب کنز الرحمت

زہے ذاتِ والائے نور قمر — کہ تابد شب چاردہ چوں بدر

زہے ذاتِ مجمع فیوضاتِ حق — کہ بر عرشِ اعلیٰ رسانندہ دست

زبانش کلید کشائش مرام — کلامش مسیح دل خاص و عام

بحلم و بعلم و تقوی و سخا — ندارد بنیکی بہر دو سرا

زبان دان و خوش خلق و بحر کرم — بیک قرت لو شیدہ جام دہم

شب و روز در یاد حق مشتغل — ز غیر [illegible]

(۳)

رختہ اردو مقدس

از کتاب کلیات اشرف

جب کہ میں اپنے پیر کا پوں خاکپا ہو یا — تا ند میرے وجود کا ہے کیمیا ہو یا

استاذ اُمم جناب کا دار الشفا ہو یا — تو شد کا نما ز ان ہے حاجت روا ہو یا

شکر خدا کہ [illegible]

دربار رفعت الشد کا [illegible]

سو خواہ سجدہ کا نو [illegible]

ہے ان کی حاکمیت کی دل [illegible]

[illegible]

ہو خط حجر زیارت کی دل [illegible]

حاجت روا ہماری یہی بارگاہ ہے — [illegible]

شکر خدا کہ [illegible]

Marfat.com

گل میں پڑا ہے رشتہ مجھے اس حباب کا — سب اُٹھ گیا ہے خطرہ حساب و کتاب کا
دونوں جہاں میں کچھ نہیں غم ہے جناب کا — ہوں خاکسار دل سوں ہے بوتراب کا

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

حاجی نہیں کہ کعبہ طرف ہو میرا دھیان — صوفی نہیں کہ حق سوں خدا سوں آن
نہ شیخ و نہ مشائخ نہ حافظ قرآن — یہ کچھ ہے رات دن بھی مجھے ورد ہر زبان

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

اسوف نہیں ہے اور میرے دل سوں التجا — پیرا پنے کا ہوئے ہے ہوں میں خاکپا
کردیں گے مہربانی سوں حاجات کو روا — انسان کو کہا ہے نبی مرات خدا

شکر خدا کہ رہبر من مرتضےٰ ہوا

دربار رحمت اللہ کا ہیں گدا سوا

تاریخ وفات | میاں غلام مرتضےٰ صاحب رح کی وفات بروز جمعہ نویں شوال سنہ ۱۲۴۰ ایکہزار دوسو چالیس ہجری مطابق ستائیسویں مئی سنہ ۱۸۲۵ ایکہزار آٹھ سو پچیس عیسوی۔ موافق تیرھویں جیٹھ سمت ۱۸۸۲ ایکہزار آٹھ سو بیاسی بکرمی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی، سنہ چالیسواں جلوسی تھا۔

اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب کا پچیسواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ نظام آباد متصل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ میں شہر سے شمالی جانب چاردیواری میں ہے۔ چاردیواری سے باہر شرقی و غربی طرف درویشوں کی قبریں ہیں مسجد پختہ۔ اور نلکا۔ اور درخت سایہ دار کافی ہیں۔ یہ مکان بنام "ڈیرہ میاں غلام" مشہور ہے۔ ہر سال جیٹھ سمت ۱۸۸۲ ایکہزار آٹھ سو بیاسی بکرمی میں عرس ہوتا ہے۔ میں کئی مرتبہ زیارت مزار سے مشرف ہوا ہوں۔

مادہ ہائے تاریخ

۱۲۴۰ ھ
۱۔ ۱۰ ۱ یا رز جیسن نوشتہ فتادہ سروے ،،
۲۔ ۲ ہادی مظفر ،،

Marfat.com

نقشہ خانقاہِ میانصاحبؒ

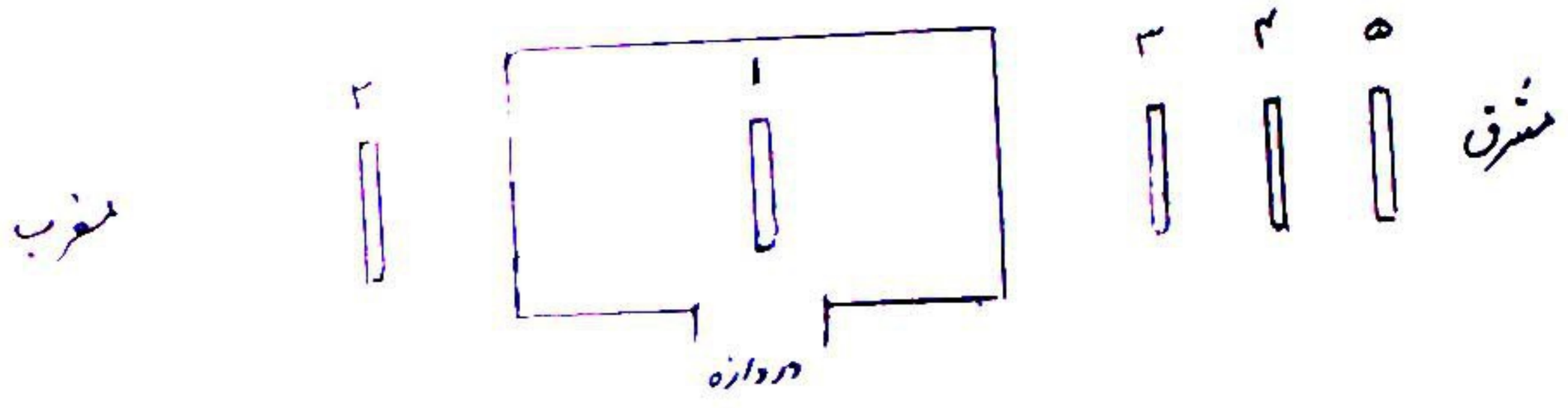

اسمائے اہلِ مزارات

۱ حضرت میانصاحب۔ میاں غلام مرتضےٰ صاحبؒ

۲ میاں غلام محمد صاحبؒ

۳ میاں فقیر اللہ صاحبؒ

۴ میاں محمد بخش بن میاں فقیر اللہ صاحبؒ

۵ میاں منیر حسین بن میاں محمد بخش صاحبؒ

Marfat.com

غلام مصطفیٰ

میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والا رح

آپ خواجہ نجمت جمال جھنگی والا رح کے فرزند اصغر یعنی تیسرے بیٹے تھے۔ اور اپنے والد ماجد کے خلیفہ تھے۔ جھنگی نجمت جمال۔ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے تھے۔

اولاد آپ کی اولاد موجود ہے۔ مجھے ان کی تفصیل نہیں مل سکی۔ ان میں سے ایک صاحبزادہ محمد جاوید اختر نام بعمر اکیس ۲۱ سالہ مجھے عرس بوشہرہ شریف پر چھٹی ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ایکبرز رتن سو پچاسی ھجری کو ملا تھا۔ جو آجکل موضع نہالیکے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے۔ اس کا نسبنامہ اس طرح ہے خلف الرشید میاں غلام سرور متوفی ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء بن میاں مولا بخش بن میاں علی گوہر بن میاں نور الٰہی مدفون ٹانڈہ شریف بن میاں عبد الغفور بن میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والا رح

یاران طریقت آپ کا سلسلہ فقر جاری ہے۔ چند درویشوں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں عبد الغفور فرزند آنجناب رح جھنگی والا رح

۲ بابا محمد یار رح

۳ بابا امیر دین رح

زمانہ وفات آپ بارہویں صدی ھجری کے آخری عشرہ میں فوت ہوئے۔ مزار شریف جھنگی نجمت جمال ضلع گورداسپور میں ہے۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے میاں غلام مصطفیٰ جھنگی والے

میاں غلام مصطفیٰ رح

بابا امیر دین رح

بابا نبیئے شاہ رح ساکن وڑائچ۔

تحصیل گورداسپور

بابا غلام علی شاہ رح ساکن وڑائچ

بی اے تک تعلیم تھی پیدائشی

کمشنر ریلوے بھرتی از دفتر تک

کر کے فقیر ہو گئے۔ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء

میں وفات پائی۔ سو سال سے

زیادہ عمر پائی۔

بابا عبدالغفور جھنگی والے رح

سید فتو شاہ۔ ساکن بہرام متصل لال پور

دھرگڑی۔ ضلع مالیر کوٹلہ

سید احمد شاہ۔ ساکن بہرام۔

سید امام الدین۔ مالیر کوٹلہ رح

سید رستم علی شاہ آبائی وطن بہرام حال

ساکن دھوگڑ ابوالحسنات

غلام محی الدین

مولد شاہ

محمد ۱۲۸۱ھ

۱۹۶۲ء

محمد شاہ

محمد شاہ

بابا محمد یار رح

سلطان امیر رح

میاں علی اکبر جھنگیانہ

Marfat.com

ف

(۷۳)

فاضل شاہ

داتا فاضل شاہ قلندر لاہوری رح

آپ کے والد کا نام میاں نور محمد تھا۔

ولادت و تربیت صوفی کرم بخش لاہوری رح کے قلمی بیاض پر آپ کے متعلق چند سطور لکھی ہیں۔ جو یہ ہیں۔

"حضرت فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالمگیر بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ قریباً سنہ ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء ایکہزار پچاسی ہجری تھا۔ یہ لدھیانہ کے رہنے والے۔ اور قوم راجپوت[۳] سے تھے۔ سنہ ۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۶ء (ایکہزار ستانوے ہجری) میں بعمر بارہ[۱۲] سال لاہور آگئے۔ آپ کے والد میاں نور محمد اور چھوٹے بھائی میاں عادل شاہ بھی ہمراہ تھے۔ لاہور۔ محلہ گنج میں قیام فرمایا۔ میاں وارث نے جو اس محلہ کا چوہدری تھا۔ دونو بھایوں کی پرورش اپنے بیٹوں کی طرح کی" لکھا

بیعت طریقت آپ جب جوان ہوئے۔ تو قاضی عبدالرحمن لاہوری رح کی بیعت سے سرفراز ہوئے اور بعد تکمیل کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ قلندر مشرب تھے۔ بوجہ کثرت جود و سخا کے لوگ آپ کو "داتا فاضل شاہ" کہتے تھے۔

ریاضت و مجاہدہ مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح تحقیقات چشتی میں سائیں تھا ولد پیر بخش کی

حاشیہ: یہ تحریر جو ایک دوست میاں محمد اشرف صاحب لاہوری نے اس دائرہ سے نقل کرکے بھیجی ہے۔ ۱۲۰۲ھ تحقیقات چشتی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتابت میں غلطی ہے۔

Marfat.com

کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ قاضی صاحب نے آپ کو گورستانِ میانی میں ایک قبر کھدوا کر اس میں بند کر دیا، اور فرمایا کہ تعدادِ معینہ کے بعد تم کو نکالیں گے۔ چنانچہ چلہ پورا ہونے کے بعد آپ کو نکالا گیا، تو آپ کا رنگ زعفرانی تھا۔ لوگ آپ کے زندہ نکلنے پر بہت متعجب ہوئے۔ قاضی صاحب نے چند روز تک آپ کو آشِ جو پلائی۔ پھر طبیعت میں کچھ طاقت آئی۔ اور کچھ ہوش سنبھالا، خدا تعالیٰ نے آپ کے حال پر بہت نوازش کی۔ اور آپ ولی کامل ہوئے۔ [۳]

حصولِ کمالات آپ نے اپنے دادا پیر حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھرچونڈی شریف کو بھی دیکھا تھا۔ اور اُن کی زیارت و فیضان سے مستفیض ہوئے۔ صاحب وجد و سماع تھے۔ سوز و گداز آپ کی طبیعت میں کافی تھا۔ فقر میں مقامِ بلند پایا۔

ایکبار حضرت پاک صاحب رح کی مجلس میں آپ کو وجد ہوا۔ کسی مخالف نے تلوار ماری۔ آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ [۴]

مطالعہ کتب آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ کتاب تذکرہ نوشاہی مصنفہ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی سانیدالوی رح کا نسخہ مولانا غلام محی الدین بن میاں نیک محمد بہاولپوری سے نقل کرایا۔ اس کا مطالعہ رکھتے۔ اس کتاب کے حاشیہ پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندۂ گنہگارم

آلہی بیامرز این ہر مقدرا — قبول کنندہ خواندہ بیندہ را

آلہی بحق نبی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی و قبول — من و دست و دامان آل رسول

صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمام شد کار من تمام شد۔ الحمد للہ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد "

یاران طریقت آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لئے آپ کے بھائی عادل شاہ کی اولاد آپ کے یاران طریقت ہوئی، آپ کے سلسلہ کے مرید بکثرت ہیں۔ اور فاضل شاہی کہلاتے ہیں۔ آپ کے مشہور خلیفے یہ تھے۔

۱ شیخ عادل شاہ لاہوری رح آپ کا بھائی۔

۲ شیخ بہاول شاہ لاہوری رح آپ کا بھائی

۳ دیوان بہادر لاہوری رح آپ کا بھائی۔

۴ شیخ اکبر شاہ لاہوری رح

۵ بابا کریم شاہ لاہوری رح

۶ بابا احمد شاہ لاہوری رح۔ ان کا قبر علاقہ دوابہ میں عام ہے۔

۷ بابا ثبوت شاہ رح

۸ بابا نور شاہ رح

۹ بابا فاضل شاہ پشاوری رح

۱۰ بابا نیک بھری لاہوری رح

تاریخ وفات داتا فاضل شاہ قندھاری کی وفات بقول صاحب تحقیقات چشتی ۱۱۵۵ھ ایکہزار ایکسو پچپن ہجری مطابق ۱۷۴۲ء ایکہزار سات سو بیالیس عیسوی مطابق پندرھویں ۱۵ بہاول ۱۷۹۹ء ایکہزار سات سو ننانوے بکرمی میں بعہد خان بہادر حاکم لاہور ہوئی۔ آپ کا عرس ماہ ۱۷ کے آخری انوار کو ہوتا ہے

Marfat.com

آپ کی قبر لاہور میں متصل ریلوے سٹیشن ہے۔ علامہ اقبال روڈ پر۔ اقبال کی کوٹھی کے عقب میں ہے۔ مجھے (شرافت کو) ۱۰ رجب ۱۳۴۷ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۸ء کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی۔

عمارتِ مزار مولوی نور احمد چشتی رح نے کتاب تحقیقات چشتی میں لکھا ہے۔

"حال عمارت مزار یہ ہے کہ ایک چوکھنڈی پختہ بنی ہوئی ہے۔ اور اس پر چار قبریں ہیں۔ ایک داصل شاہ کی۔ اور دوسری حضرت عبدالرحمٰن صاحب رح کی۔ اور تیسری میاں نور محمد والد ان کے کی۔ اور چوتھی ان کے بھائی بہادل شاہ کی۔ یہ مقام مزار مسجد دائی انگا سے متصل گوشہ گڑھی کے ہے۔ اور سوائے اس کے اور بھی چند چبوترہ پختہ ہیں۔ پہلے یہاں فقیر بھی بیٹھتا تھا۔ اور میلہ عرس بھی کرتا تھا۔ اور ہر روز عرس اکثر جا سے فقرائے نوشاہی کا بھی ہوتا تھا۔ اب بباعث فرودگاہ اور سڑک ریل کے یہ مکان بالکل خراب و ویران ہو گیا ہے۔ اس صورت سے کہ بالکا نہیں رہی ہے وہاں چند اشجار کھڑے ہیں۔ مگر فقیر کوئی نہیں بیٹھتا۔ اور تمام زمین اس مکان کی متصل مکانات ریلوے ہو گئی ہے۔ اب اس مکان کی محافظت اور چراغ [illegible] یہ بخشش سن بہادر جو حقیقی بھائی میاں فاضل شاہ کا تھا کرتا ہے۔ اور [illegible] چھوڑتا ہے۔"

سلسلہ سجادگی کتاب تحقیقات چشتی میں لکھا ہے۔

"[illegible]

"[illegible]

[illegible]

Marfat.com

چنانچہ مندرجہ ذیل سرکاری نقل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے افسرانِ پولیس اور معزز نمبرداروں کے روبرو اعتراف کیا کہ اصلی سجادہ نشین سائیں نظام الدین ولد سائیں شہاب الدین ہے۔ نقل یہ ہے۔

"بورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۹ء (۲۰ رجب ۱۳۵۸ھ) کو محمد دین موچی متولی نے تھانہ نوشہرہ میں رپورٹ کی کہ تکیہ خانقاہ حضرت داتا فاضل شاہ صاحب میں کسی شخص نے لاش دفن کردی ہے۔ اس رپورٹ پر مسول سرجن لاہور ہمراہ چوہدری مشتاق احمد صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ اول اور ہیڈ کنسٹیبل سید احمد شاہ موقعہ پر تشریف لائے اور قبر مستقیہ کھود کر ملاحظہ کیا گیا تو اس قبر میں سے چند اوراق قرآن شریف کے نکلے اور یہ رپورٹ غلط ثابت ہوئی۔ دیگر پولیس کی تفتیش رپورٹ میں محمد دین موچی نے روبرو نمبردار موضع گڑھی شاہو اور چوہدری معراجدین سکنہ موضع گڑھی شاہو اور دیگر معززین پولیس علاقہ۔ اس بات کو قبول کیا کہ اس گدی کے اصلی جدی جانشین اور اولاد حضور داتا فاضل شاہ صاحب مالک مکان سائیں نظام الدین ہی ہے اور میں مرید و طالب کی حیثیت سے صرف خدمت گار ہی ہوں۔ مجھے سائیں نظام الدین ولد سائیں شہاب الدین سجادہ نشین نے بٹھلایا تھا۔"

مولف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی عفی عنہ کہتا ہے کہ سائیں نظام الدین آجکل ۱۳۷۷ھ ایکہزار تین سو ستتر مطابق ۱۹۵۷ء میں محلہ اوپال۔ مزنگ لاہور میں موجود ہے۔ [illegible] بن آپی بیبی بن پیر بخش بن [illegible] یعنی برادر زادہ داتا فاضل شاہ صاحب رح

مادہ تاریخ وفات

"درمستاں" ۱۱۵۵ھ

Marfat.com

شجرہ فقرائے داتا فاضل شاہ قلندر لاہوریؒ

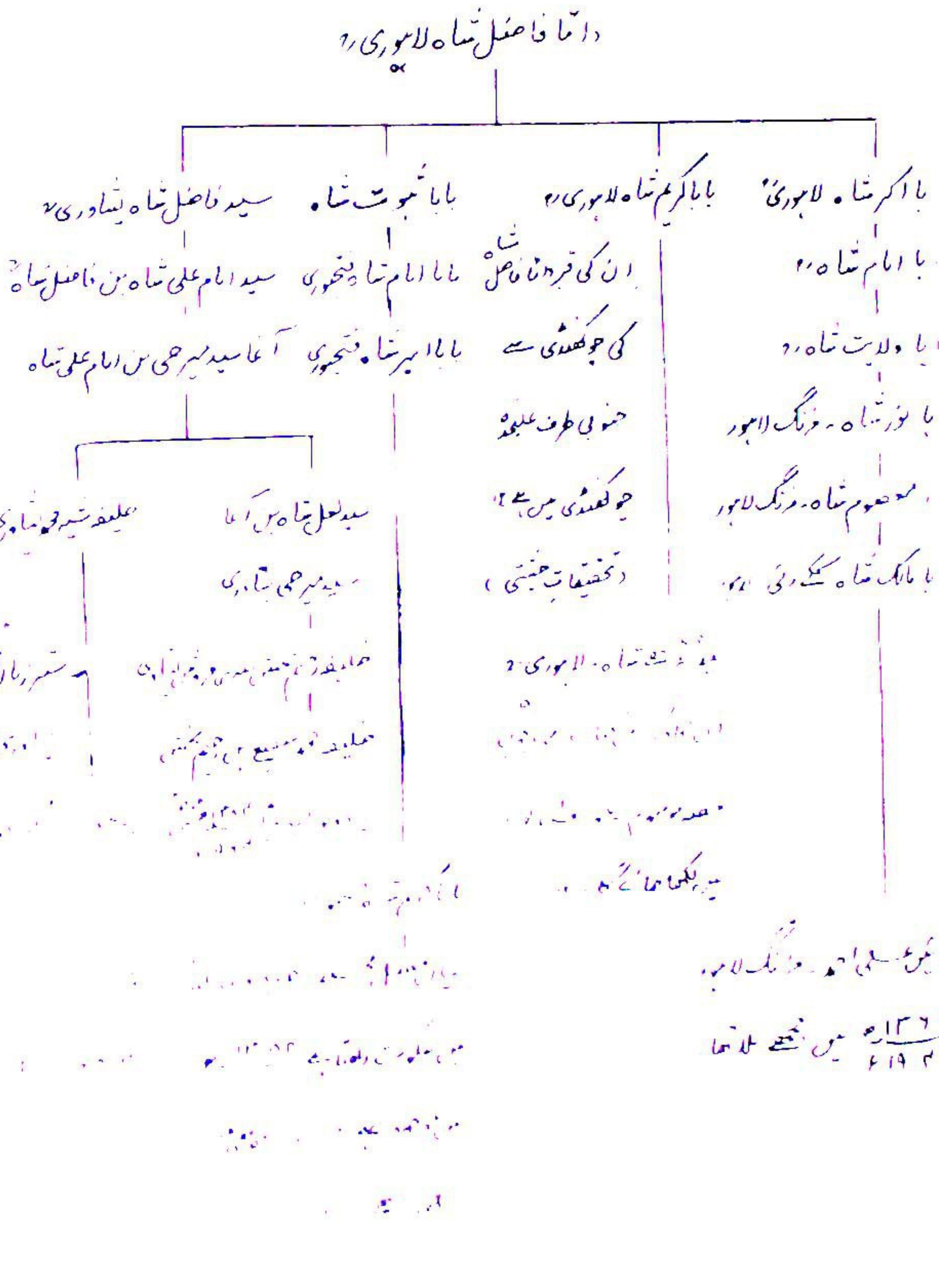

Marfat.com

(۷۴)

فتح محمد

شیخ فتح محمد چشتی لاہوری رح

آپ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رح کی اولاد اور شیخ عبدالغفور چشتی لاہوری کے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدائے شباب میں بڑے مسکار۔ بدعتی اور شرارت پسند تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنیالوی رح جب لاہور وارد ہوئے تو اُن سے توجہ کی درخواست کی۔ چنانچہ ان کی نگاہ سے بیہوش ہو گئے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"حضرت توجہ فرمودند تا دیر گاہ بیہوش و مست ماند" [1]

اس کے بعد حضور انور کی بیعت ہو گئے اور نسبت جذبہ آپ پر غالب ہو گئی، سرمست تمام الست اور اکابر مشائخ سے ہو گئے۔ اہل ترک و تجرید تھے۔

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۵ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

(۷۵)

فتح محمد

مولانا فتح محمد کاتب رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سیلوان رخوردار ی صاحبنیالوی رح کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ اور خط نسخ اور نستعلیق کے بہترین خوشنویس تھے اپنے پیر صاحب۔ اور اُن کے فرزندوں کے واسطے کتابیں اپنے قلم سے لکھا کرتے۔ بانچ کتابوں پر سے آپ کے دستخط یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط پندنامہ سعدی | "تمام شد کتاب پند نامہ روز پنجشنبہ از تصانیف حضرت شیخ سعدی ... در ... تاریخ سیزدہم شہر شعبان ۱۱۱۵ سنہ یکہزار ... صد و پانزدہ ..."

(۲)

دستخط زرّادی | "... تمام شد ... زرّادی ... سنہ ..."

(۳)

دستخط شرح عقائد | "... شرح عقائد ..."

Marfat.com

الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ فقیر فتح محمد۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن نظر
فیہ۔ مالکۂ صاحبزادۂ بلند اقبال عالی تبار میاں شیر محمد ولد زبدۃ الفقراء والاتقیا
شیخ عصمت اللہ ولد شیخ برخوردار ولد حضرت نوشہ حاجی عفر اللہ لہ ولوالدیہ
واحسن الیھما والیہ۔ بوقت ظہر۔ . . . . . ۱۵ »

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

« الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ وکمال صفاتہ. المتقدس فی نعوت الجبروت
عن شوائب النقص وسماتہ »

یہ کتاب خوشخط عربی رسم الخط میں ہے۔ ایک سو بانوے ۱۹۲ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں پندرہ ۱۵
سطور ہیں۔ یہ کتاب ہمارے جد بزرگوار حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفحات
نوشاہی برخورداری سابنیانوی نے صاحبزادہ محمد داسیع ولد سید شیر محمد صاحب مرحوم کے ذریعہ
خریدی تھی۔ اور اُن کے کتب خانہ میں موجود رہی۔ چنانچہ اس کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے۔

« ایں کتاب مسمی شرح عقائد از جناب صاحب میاں شیر محمد حیو نو کالت میاں محمد داسیع
فقیر نور اللہ خریدہ نمود۔ ہر کہ دعوی کند نامسموع و کاذب باشد »

(۴)

دستخط حاشیہ خیالی | « تمام شد حاشیہ خیالی بوقت جمعہ در روز جمعہ تاریخ دہم شہر صفر
ختم اللہ بالخیر والظفر فی سنۃ الف و مائۃ و ثلاث و عشرین من ھجرۃ النبی العربی
« در سال وفات دیار شاہ بادشاہ غازی بود۔ بواسطہ قرائت صاحبزادہ عالی تبار میاں شیر محمد
کہ ہادف اللہم انفعہ بطالعتہ۔ آمین رب العالمین۔ کاتب حروف فقیر فتح محمد
ہر کہ خواند بدعا خیر کاتب را یاد کند »

لے یہاں نقطے نقطے ہیں میاں صاحب کا عدد لکھ دیا ہے۔ سبب یہ خط پورا نہیں لکھوایا گیا تھا

Marfat.com

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے ۔

"اما بعد الحمد لمستاھلہٖ۔ والصلوٰۃ علیٰ سید رسلہٖ۔ وعلیٰ آلہٖ و صحبہٖ موضحی سبلہٖ"

۱۵ ۹۳

یہ کتاب خوشخط عربی میں ہے ۔ ترانوے اوراق ہیں ۔ ہر صفحہ پر پندرہ سطریں ہیں ۔ یہ کتاب بھی حضرت سید حافظ نور اللہ صاحبؒ موصوف نے سید شبیر محمد صاحب سے خرید لی تھی چنانچہ اس نسخہ پر یہ عبارت تحریر ہے ۔

"این کتاب در تملک فقیر نور اللہ از دیانتصاحب شبیر محمد خریدہ شود"

(۵)

دستخط گلستان سعدی "با تمام رسانید توفیق ایزد منان و اعانت خالق سبحان نسخہ متبرکہ گلستان را روز جمعہ سنا یخ چہاردہم شہر شوال ۱۴ ختم اللہ بخیل الامانی و الامال سنہ ۱۱۲۵ ہجری مقدس مطابق سنہ احد جلوس میمنت مانوس بندگان حضرت خدیو جہان قہرمان دوران ماحی بدعت محیی سنت ابو الظفر معین الدین محمد عالمگر ثانی فتح سپہر اورنگ غازی اللھم وفقہ لما تحب و ترضی و اجعل آخرتہ خیرا من اولیٰ" خط احقر الانام فقیر شیخ محمد بخت مطالعہ حقایق و معارف مآب و الا القاب و الاکرام علی مطالعتہ و وقوف اشارہ ؎

یارب تا حشر جہانی غیر منکس الطف بعبدک فی الدارین انک انت

نوٹ

۱۹۲۶ء

Marfat.com

اور دو کتابیں نمبر ۳ - اور نمبر ۴ - آجکل مولانا سید محمد یعقوب شاہ خلف الرشید سید نور الہدیٰ شاہ صاحب خوارزمی حنفی کے کتب خانہ میں بمقام کیرانوالہ شاہانہ متصل مگھووال ضلع گجرات موجود ہیں - میں نے بچشم خود ملاحظہ کی ہیں -

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نوشاہیہ - اور حضرات سادات خوارزمیہ کے آپس میں علمی تعلقات تھے - اس لئے ہمارے بزرگوں کے کتب خانہ کی کتابیں کسی زمانہ میں کیرانوالہ میں پہنچ گئیں -

Marfat.com

(۷۶)

فِدا

مولانا فِدا لاہوری رح

آپ کا اصلی نام خیر اللہ۔ تخلص فدا تھا۔ صاحب علم و فضل۔ اردو فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ حضرت شیخ فرید لاہوری رح (مدفون دھولنوال۔ لاہور) کے مریدوں میں تھے۔

تصنیف آپ نے ۱۱۵۶ھ ایکہزار ایکسو چھپن ہجری مطابق ۱۷۴۳ء ایکہزار سات سو تینتالیس عیسوی میں قصہ مرزا و صاحبہ فارسی میں نظم کیا۔ اس کی تاریخ نظم آیت شریف کے اس لفظ سے نکالی: "فاتوا بسورۃ" ۱۱۵۶ھ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے جو طلوع ہے

حمد او گل بصد زبان گویند منیجے ہم بایں دہان گویند

اس مثنوی کے آخری اشعار یہ ہیں۔ لاہوری کی تعریف میں لکھتے ہیں:

از کرامات ساکنان قبور تو ای [illegible]

[illegible] [illegible]

علما جملہ حجۃ الاسلام [illegible]

میرزایاں شریعت و تمکین [illegible]

شاعرے بود فدا نام از تمہ [illegible]

تا کمالش عنایت حق زید [illegible]

باد رحمت ابد بر او مخلد باد یزدان فادر او [illegible]

Marfat.com

بارِ دیگر دعائے شہر کنم حفظ رو بیں برائے شہر کنم

تا بود مدّتِ سنین و شہور
باد حیثیم بداز سوادش دور

اس مثنوی مرزا وصی جبہ کا ایک خطی نسخہ بخط خود راقم کل ۱۱۷۹ صفحات کا ہے جو
اس مثنوی کا مکمل ہونے والا نسخہ ہے جس میں ۱۳ سنہ تالیف سے تقریباً ۱۰ سال بعد کا کتابت شدہ ہے۔ مجموعہ مخطوطات تبرائی
میں یہ کتاب یونیورسٹی آف پنجاب لاہور میں موجود ہے اس کا نمبر کتاب $\frac{۱۰۸۱}{۲}$ ہے۔

Marfat.com

(۷۷)

فیض بخش

شیخ فیض بخش ایمن آبادیؒ

آپ مشہور روایت کے مطابق قوم خوجہ سے تھے۔ مگر ایک قول یہ ہے کہ آپ قریشی النسب تھے اور اولاد خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی رح سے تھے۔

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سہانیالوی رح کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ صاحب ذوق و شوق اور وجد و تاثیر تھے۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں خلفائے شاہ عصمت اللہ کے حالات میں آپ کا صرف نام ان الفاظ میں تحریر ہے۔

"میاں فیض بخش ساکن ایمن آباد" کوئی مزید تفصیل نہیں دی۔

دریائے ستلج پر جانا آپ کو مرشد ارشد نے حکم دیا کہ تم دریائے ستلج کے کنارہ پر جاکر مخلوق خدا کو ہدایت دو۔ چنانچہ آپ بیل پر سوار ہو کر ادھر روانہ ہوئے اور دریائے ستلج کے کنارہ پر پہنچے۔ وہاں [illegible]

اولاد آپ کی [illegible]

Marfat.com

ق

(۷۸)

قادر شاہ

مرزا قادر شاہ لاہوریؒ

آپ قوم مغل سے لاہور کے باشندہ تھے۔ حضرت شیخ محمد پناہ گھلوئی والہ رح کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ اور خلافت حاصل کی۔

مرشد صاحب کے حکم سے لاہور کی سکونت ترک کر کے موضع گھکل میں رہائش اختیار کی

کرامت

باشندگان کوٹلہ آپ کے مرید تھے۔ اُن کو دعا دی کہ یہاں تمہارے گاؤں میں کوئی چور چوری نہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ یہ گاؤں چوروں کی عارتگری سے آجتک محفوظ چلا آتا ہے۔

آپ کا مزار موضع گھکل ضلع سیالکوٹ میں ہے تیسری ماہ ہر سال آپ کے مزار پر عُرس ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۷۹)

فاقشال خاں

مرزا فاقشال خاں دہلوی رح

آپ مرزا احمد بیگ لاہوری رح کے بڑے بیٹے تھے۔ غالب والد صاحب کے ہی مرید تھے۔ آپ اپنی سکونت لاہور سے منتقل کر کے شاہ جہاں آباد (دہلی) چلے گئے، وہاں حضرت حاجی عبدالرحمٰن دہلوی رح کے فیض صحبت سے بھی فیض یاب ہوتے تھے۔ حاجی صاحب رح حضرت بچیارہ صاحب سہروردی رح کے اکابر خلفاء میں سے تھے۔

حاجی صاحب رح آپ سے آپ کے والد بزرگوار کی تصنیف رسالہ الاعجاز المعروف رسالہ احمد بیگ کا مسودہ لے کر علامہ شیخ محمد شاہ صدر الدین خانی رح کو شاہجہان آباد میں دیا۔ انہوں نے اس کی سادہ عام فہم فارسی عبارت کو رنگین اور مشکل فارسی عبارت میں منتقل کیا اور اس کا نام نواقب المناقب رکھا۔ چنانچہ انہوں نے لکھتے ہیں۔

"مرشد چارہ ساز ..... مسودہ ..... میاں احمد بیگ نامدار، نبیرہ ..... از نزد چراغ دودمان سعادت فاقشال خان جلف الصدق آں مجمع نفس و رفت

زمانہ حیات مرزا فاقشال خان سال تصنیف نواقب المناقب ۱۱۲۶ھ اکیاسی سال کی عمر پا کر چھبیسویں ہجری میں شاہجہان آباد میں زندہ موجود تھے۔

---

۱ عبارت میں جمال الدین ..... میں سے ..... عبارات کو حذف کر کے عبارت مختصر کر دی ہے

۲ یہ ہی عبارت امرتسر سے دوسرے مسودہ (جو خطوط غالب کے حواشی میں حاشیہ میں لکھی جا چکی ہے) ۳ نواقب المناقب قلمی صفحہ شریف

Marfat.com

لہ

(۸۰)

کرم قلی

میاں کرم قلی لکھنوی رح

والد کا نام میاں شاہ محمد ولد دائم بن ہرتو تھے۔ اپنے حقیقی چچا صاحب حضرت میر شاہ سلطان بگا شیر لکھنوی رح کے مرید خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ تصوف لکھنے والے میں سکوت رکھتے تھے۔

مدح و توصیف دیوان مست عسر قادری نوشاہی نے آپ کی مدح قادری بوستان میں اس طرح لکھی ہے،

ہیں قربانی شیر میراں توں مرد کمال اکابر — سدے گھر وچ لعل بدخشاں ہو یا ہیرے نشابر
کرم گلی جس اسم مبارک مظہر شان اجیرا — صوبہ شیر میراں گھرا ہیو یا یا فوق وڈیرا
شاہ محمد بھائی سد کا میراں شاہ سلطانے — اسدا بیٹا کرم گلی اے یا ئے فقر خزانے
کئی کرامت اسدے ہتھ دے نکن وچ نہ آون — لاٹ عشق دی سعلہ مارے خلقوں بات اڑاون
سندر سیر تصورت سوہنی خوش خلق کمالی — گویا کرم ربانی آیا گلی[1] گھت نرالی
کرم گلی توں چشمہ جاری ہو یا فیض کرم دا — گویا اوہ خورشید فلک پر چمکیا آن عجم دا

ہے جو یا نے کرم خزانہ کھلدا گنج معانی
مست عسر تو در تے آیا یا یا گنج حقانی

---

[1] اصلی نام کرم علی ہے۔ ترکی زبان میں قلی غلام کو کہتے ہیں۔ مرقوم محفوظ ہے۔ دیوان مست عسر نے کاف مہملہ سے کرم گلی لکھا ہے۔ ۱۲ مہ سماعت سے تحقیق ہوا کہ گلی کا لفظ زبان ہندوستان میں ۱۹ شہرت

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں دیدار بخش سجادہ نشین۔

۲۔ میاں خدا بخش ؒ

آپ کی اولاد کا مفصل تجرہ زمانہ حاضرہ تک اس کتاب تذکرۃ المونا ھیہ کے دوسرے حصہ الموسوم بہ لطائف الاخیار میں آپکے ہم عالیقدر حضرت میر شاہ سلطان بگا شیر ؒ کے ذکر میں لکھا جا چکا ہے۔

یاران طریقت | آپ کا حلقہ فقر امت ہے۔ آپ کے خواص یاروں کے نام یہ ہیں

۱ میاں دیدار بخش ہر زندا کبر۔

۲ میاں خدا بخش ہر زند اصغر

۳ میاں عبدالرحیم جدھڑ | جتوراں۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

۴ بابا جیون شاہ

زمانہ وفات | آپ کی وفات بارھویں صدی ہجری کے آخری عشرہ میں ہوئی۔ آپ کا مزار لکھن وال۔ متصل جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں اپنے پیر و مرشد کے روضہ مبارک کے دوسری طرف مشرقی جانب ہی کسی جگہ واقع ہے۔

شجرہ نسب میاں دیدار بخش قلمی

میاں دیدار بخش

|

بابا جیون شاہ

|

Marfat.com

گ

(۸۱)

گل محمد

حضرت سید گل محمد نوشاہی برخوردار رح

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ابن سید حافظ محمد برخوردار نوشاہی سانبیالوی کے دوسرے[۲] فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کا تذکرہ اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے[۲] طبقہ کے چوتھے[۴] باب میں گزر چکا ہے۔ مزید ذکر چند کتابوں کے تعارف کے متعلق یہاں لکھا جاتا ہے۔ کچھ تو آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور کچھ آپ کی ملکیت میں رہی ہیں۔ کچھ دستخط یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ (۱)

دستخط نام حق | "تمت تمام شد کتاب نام حق روز سہ شنبہ وقت پیشین در شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۱۲ ہجری سید علیہ السلام در حق و بلاک فقیر حقیر پر تقصیر گل محمد ولد حضرت سیال عصمت اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ

نوشتہ باند سیہ بر سفید — نویسندہ را نیست فردا امید"

(۲)

دستخط محمود نامہ | "تمت تمام شد کتاب محمود نامہ روز پنجشنبہ وقت قریب الظہر فی اوّل الیوم الشہرا المحرم سنہ ۱۱۲۲ ہجری سید علی مطابق سنہ ہجری کہ یکہزار و یکصد بیست و دو بود مرقوم نمودہ شد

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندہ گنہ گارم"

سلہ مطابق خون ۱۷۰۰ء ۔ سلہ مطابق پانچ ۱۷۱۰ء تحریر افت۔

Marfat.com

(۳)

مولانا یاقر بن شرف الدین مفتی دار السلطنت لاہور نے کتاب خلاصہ کیدانی کا ترجمہ فارسی میں نظم کیا ہے جس کا نام دام حق بر وزن نام حق رکھا ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے

ہ

دام حق صید کرد جان مرا — نام حق یار شد نہان مرا
جام عشق رسول مے نوشم — حلقہ ذکر او ست در گوشم
دام او حجاب او دال و میم — دار حال او د و قال و میم
بود حمد خدا و نعت رسول — باد صلوٰۃ کہا بلاں شمول
کر فقیرے شکستہ مسکین — کمترین باقر ابن شرف الدین
مفتی دار سلطنت لاہور — صانہ اللہ عن خطا والجور
کرد نظم خلاصہ کیدانی — لایق دد ستان ایرانی

دستخط دام حق | "وقت تمام شد کتاب دام حق ... یکشنبہ وقت دیگر ذی حجہ ۱۱۲۲ھ" ۵۳

(۴)

دستخط پدر نام عطار | "وقت تمام شد کتاب ... یکشنبہ وقت نماز پیشین ... ۱۱۲۲ھ"

... شہر ذی حجہ ۱۱۲۲ھ ... مصنف ... کتب ...

ہ ... کہ کاغذ ... آمد ... خطا

ہ ... الٰہی ... بخشی ... بوقت ... تعالیٰ ...

ہ ... ہو ... خطا ... طعن ... کاتب ...

... ۱۱۲۲ھ ...

ہ ... طبع ... ۱۲۱۷ھ ...

Marfat.com

(۵)

دستخط عزیز نامہ | دو تمت تمام شد عزیز نامہ بروز جمعہ اول وقت ظہر ۱۲ شہ جمادی الاول
سنہ جلوس والا ۲۱ سنہ ۵

نوٹ

یہ سب قلمی کتابیں آجکل سنہ ۱۳۸۸ فصلی ایکہزار تین سو اٹھاسی ہجری مطابق سنہ ۱۹۶۸ عیسوی
اٹھانسٹھ عیسوی میں صاحبزادہ محمد شریف ولد سید محمد عالم صاحب لوشاہی خوردہی کے گھر میں
بمقام ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات موجود ہیں۔

سنہ ۵ مطابق سنہ ۱۷۰۷ء شرافت۔

Marfat.com

(۸۲)

گولا

میاں گولا قوال لاہوری

یہ حضرت سید شاہ نعمت اللہ حمدہ علیہ ان [illegible] ساہنیانوی [illegible]

[illegible] لاہور میں صوفیوں کی مجالس میں قوالی کیا کرتا تھا اس نے [illegible] میں بہت تاثیر تھی [illegible]

[illegible] صدہ ذوق عام ہوتا۔ یہ خود بھی نعرے لگاتا۔ لوگ اس سے [illegible]

[illegible] یہ کہتا کہ یہ سب کچھ میرے پیر و مرشد [illegible]

میاں غلام حسین لاہوری [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] میاں [illegible]

[illegible]

Marfat.com

لطف اللہ

مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری رح

آپ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح مصنف رسالہ الاعجاز المعروف مقامات حاجی بادشاہ المشہور رسالہ احمد بیگ۔ کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ صاحب علم و فضل۔ کتابوں کے مطالعہ سے دلچسپی رکھتے تھے۔

شجرۂ طریقت کی تحقیق | جس زمانہ میں حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح نے کتاب تذکرہ نوشاہی تالیف کی، مرزا لطف اللہ بیگ نے اپنے ہمراہ لے کر شجرۂ طریقت خاندان نوشاہی۔ مخدوم سید عبدالقادر سجادہ نشین مخدوم سید محمد غوث الحسنی الجیلانی رح سے تحقیق و تصدیق کرایا، اور وہ شجرہ مصدقہ تذکرہ نوشاہی میں درج ہوا۔ صاحب تذکرہ نوشاہی لکھتے ہیں۔

"سلسلہ عالیہ و شجرۂ طیبہ قدوۂ اعاظم اولیا۔ و زبدۂ اماجد اتقیا۔ ہادی طریق ارشاد و ہدایت۔ حامی سبیل ولایت آں شاہِ دوالاجاہ یعنی حضرت حاجی محمد نوشاہ از سید عبدالقادر کہ از فرزندان حضرت سید محمد غوث حیات اند از بلدہ اچہ مرزا لطف اللہ بیگ کہ بہ مرزا احمد بیگ

یہ بلند سلسلہ اور پاکیزہ شجرہ۔ اکابر اولیا کے برگزیدہ۔ اور جلیل القدر پرہیزگاروں کے خلاصہ ارشاد اور ہدایت کے راستہ کے رہنما۔ ولایت کے طریقہ کی حمایت کرنے والے شاہِ دوالاجاہ یعنی حضرت شاہ حاجی محمد نوشاہ کے خاندان کا ہے۔ جو مرزا لطف اللہ بیگ فرزند مرزا احمد بیگ نے سید عبدالقادر سے جو حضرت

Marfat.com

نسبت فرزندی دارد تحقیق نمودہ آوردہ
باینجا رسانیدہ داخل کتاب نمودہ شد ۔۔
۲

سید محمد غوث رح کی اولاد میں سے ایک شریف
میں حیات ہیں تحقیق کرکے یہاں پہنچایا ہے
اور کتاب میں داخل کیا گیا ہے ۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بموجب مقولہ مشہورہ الولد سر لابیہ آپ بھی تحقیق
کا مادہ رکھتے تھے ۔ اور بزرگان سلسلہ سے بھی نہایت عقیدت رکھتے تھے ۔ اس لئے اج
متبرکہ جاکر زیارات مزارات مشائخ سے مشرف ہوئے ۔

مندرجہ ذیل اختلافات کی تحقیق ہوئی

پہلا شجرہ	مصدقہ شجرہ
۱۔ شاہ مبارک ۔ محمود بودلہ ۔ سید علی ۔	شاہ مبارک ۔ سید محمد غوث ۔ سید عمس الدین ۔ سید شاہ میر ۔ سید علی ۔
۲۔ سید صوفی ۔ سید الظفر ۔ سید عبدالوہاب ۔	سید صوفی ۔ سید عبدالوہاب ۔
۳۔ شیخ حنیف ۔ شیخ حسن نوردہن ۔ شیخ معروف کرخی	شیخ حنیف ۔ شیخ حسن نوردہن قندھاری ۔

اس زمانہ سے لے کر ہمارے وقت تک یعنی ۱۳۸۹ھ ایکہزار تین سو نواسی ۔

۱۹۶۹ء ایکہزار نو سو انہتر عیسوی تک یہی شجرہ صحیح خاندان رہا ۔

مرزا لطف اللہ بیگ حامی خاندان برلاس ہے ۔

زمانہ حیات | مرزا لطف اللہ بیگ ۔ سال تصنیف تواریخ حبیب السیر ۔ ۹۳۰ھ
جلوس ۔ سنہ ہجری مطابق ۱۵۲۳ء ایکہزار پانچ سو تئیس عیسوی ۔

۱ ان کا پورا نام سید صوفی ابوالوفا حنفی ۔

۲ ان کا پورا نام سید علی بن سید حسن نوردہن ۔

۳ ایکہزار ۔

Marfat.com

(۸۴)

لعل شاہ

شیخ لعل شاہ فقیرؒ

مشہور بنام لال شاہ تھا۔ آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ بیلوان بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کے مقبول خلیفوں سے تھے۔ صاحب زہد و ریاضت تھے۔ آپ سلسلہ فقر جاری تھے۔

شجرہ فقرائے شیخ لعل شاہ فقیرؒ

شیخ لعل شاہؒ
|
بابا خاکی شاہؒ
|
بابا غوث شاہؒ
|
بابا فیض شاہؒ
|
بابا ابیر شاہؒ قوم سوئن۔ ساکن بھنگم ضلع ہوشیارپور۔
|
سائیں رنگ شاہ ولد ابیر شاہؒ
|
سائیں بھرے شاہ ولد جھنڈے شاہ۔ قوم بھٹی راجپوت

تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر۔ یہ مجھکو ایکمرتبہ ملا تھا۔

Marfat.com

لعل شاہ

میاں لعل شاہ گاجرگولیہؒ

شہور نام لال شاہ۔ آپ حضرت شاہ غریب گاجرگولیہ کے اکلوتے فرزند اور مرید وخلیفہ وسجادہ نشین تھے۔ زاہد عابد مہمان نواز غریب پرور تھے۔

مطالعہ کا شوق | آپ صاحب علم تھے۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ علم تصوف و توحید سے خاص دلچسپی تھی۔ کتاب ستر مکنون مصنفہ شیخ فقیر اللہ نوشاہی پر تعویذ اری رہ میاں کرم الٰہی ولد میاں عبداللہ خوشنویس نے آپ کے واسطے کتابت کی۔ جس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد کار من نظام شد بدست خط فقیر حقیر کرم الٰہی ساکن گاجرگولہ ولد میاں عبداللہ برائے یادنجاط دیاں لال شاہ۔ تحریر تاریخ پنجم ماہ مانگھ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ بوقت چاشت"

تحریر کتب | آپ کے ہاتھ کا ایک بیاض لکھا ہوا آج کل ۱۳۸۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۹۶۸ء ایکہزار نو سو اٹھاسٹھ عیسوی میں صاحبزادہ نذر محمد اور سید میراں حسین شاہ سید کریم اللہ نوشاہی رحمۃ داری کے پاس موجود تھا جس میں مختلف حالات اور استخارات اور دعائیں اور تعویذ لکھے ہوئے تھے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ میاں امام شاہ۔

۱؎ کتاب ستر مکنون کا یہ قلمی نسخہ آج بتاریخ ۱۵ شوال ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۸۰ء شرافت حسین شیرانی کے پاس موجود ہے۔ اس کا نام ۱۴۰۰ھ "شرافت"

Marfat.com

۲۔ میاں امیر شاہؒ

۳۔ میاں کرم شاہؒ

آپ کی اولاد کی تفصیل اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں آپکے والد حضرت شاہ غریب گاجرگولیہؒ کے ذکر میں کی جا چکی ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	میاں امیر شاہ	فرزند ثانی	گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ
۲	مولوی محمد حسین شاعر	قوم کھوکھر	〃 〃
۳	میاں حیات	گلگو	〃 〃
۴	کرم دین ولد ماھی ولد بوٹا	گلگو	〃 〃

واقعہ شہادت | آپ موضع منصور والی ضلع گوجرانوالہ میں تشریف لے گئے۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے۔ سجدہ کی حالت میں آپ کو سکھوں نے شہید کر دیا۔[۲]

تاریخ شہادت | آپ کی شہادت بروز جمعہ ستارہویں رمضان ۱۱۶۰ھ ایکہزار ایک سو ساٹھ ہجری مطابق بائیسویں ستمبر ۱۷۴۷ء ایکہزار سات سو سینتالیس عیسوی میں ہوئی۔

آپ کی نعش منصور والی سے گاجرگولہ میں لے جا کر اپنے والد صاحب کی پائیں طرف دفن کی گئی۔

مادۂ تاریخ

〃 نظیر 〃 ۱۱۶۰ھ

۲۔ نیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۲۶۵۔ جلد ہشتم ص ۲۴۰ شرافت۔

Marfat.com

(۸۶)

لعل

شیخ لعل خیاط لاہوریؒ

یہ لاہور میں درزی کا پیشہ کیا کرتا حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے ارادتمندوں سے تھا۔ اس پر ایسی نگاہ تھی کہ حسب وجد و حالت میں زمین پر تڑپتا، یا کوٹھے سے کبھی گر پڑتا تو اس کو کوئی ضرب نہ لگتی۔ چنانچہ اس کا قول صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے۔

مرا زبیش شد حالت بصد بار — بیفتادم ز کاخ و بام بردار
نیامد ضرب بر جسم شکستہ — شدم غلطاں بر گلہائے بستہ

کچھ دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ وجد میں گرنے کی حالت میں اس کو چوٹیں آنے لگیں۔ تو یہ قلندر صاحب کے سامنے التماس کی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہاری غذا میں کچھ نقص ہے۔ حلال کھایا کرو۔ [illegible]

لہ تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۰۶ شرافت۔

Marfat.com

ماھی شاہ

بابا ماھی شاہ ہوشیارپوریؒ

آپ کا آبائی وطن موضع سنگھول متصل شہر سرھند نسبتی علاقہ ریاست پٹیالہ تھا۔ آپ کے والد کا نام میاں علی محمد قوم ارائیں تھا۔ ساٹھ گھماؤں اراضی کے مالک تھے۔ تین پختہ کنوئیں تھے۔ جن سے فصلوں کو سیراب کرتے تھے۔[1]

تاریخ پیدائش | آپ کی پیدائش بقول صاحب تذکرۃ المشائخ تیئیسویں رمضان ۱۰۸۹ھ ایکہزار اُناسو نوے ہجری مطابق آٹھویں ماہنگ سمت ۱۷۲۷ ایکہزار سات سو ستائیس بکرمی کو ہوئی سلیم التواریخ میں بھی یہی تاریخ لکھی ہے مگر سمت ۱۷۱۲ ایکہزار سات سو بارہ بکرمی لکھا ہے۔

تقویم ہجری و عیسوی مرتبہ ابوالنصر محمد خالدی ایم اے۔ کے رُو سے ۲۳ رمضان ۱۰۸۹ھ کو منگلوار کا دن تھا۔ اور انتیسویں اکتوبر ۱۶۷۸ء ایکہزار چھ سو اٹھتر عیسوی تھا۔ اس کے مطابق پیلی کاتک سمت ۱۷۳۵ ایکہزار سات سو پینتیس بکرمی ہوتا ہے۔

تقویم تاریخی مرتبہ عبدالقدوس ہاشمی سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس قمری تاریخ کے مطابق آٹھویں نومبر ۱۶۷۸ء ایکہزار چھ سو اٹھتر عیسوی تھا۔

ولایت مادرزاد | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ آپ مادرزاد ولی سالک مست تھے۔ اور آپ نے بوقت پیدائش ماہ رمضان میں دن کو روزہ رکھا۔ اور شام کو بوقت افطار والدہ کا شیر پیئے۔ دن کو دُودھ نہ پیتے تھے۔ آپ وقت پیدائش سے ہی شریعت کے پابند تھے۔

---

[1] تذکرۃ المشائخ قلمی مصنفہ مولوی میر احمد مولوی فاضل جھنگی والہ ۱۲۰ شرافت۔

Marfat.com

بیعت طریقت | آپ جب سن بلوغ کو پہنچے تو سرہند شریف تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ عرصہ ریاضت کرتے رہے۔ دریائے راوی کے کنارہ جھنگی اکومت جمال میں بیٹھے۔ اور حضرت خواجہ حکمت جمال نوشاہی رح کی بیعت اختیار کی۔ اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔[۲]

جھنگی شریف کی سکونت | یہ صاحب نے دریائے بیاس کی ولایت سے آپ کو سرفراز فرما کر اجازت روانگی عطا کی۔ آپ نے دریائے بیاس کے کنارے موضع چکوال کے سمت کی طرف سکونت اختیار کی۔ وہاں ان دنوں قوم راجپوت کی سلطنت تھی۔ انہوں نے آپ کے لئے اراضی رقبہ جالیس گھماؤں میں درخت لگا دیئے۔ آپ نے وہاں باغ مکانات بنوائے۔ ایک کنواں۔ اور اس کے نزدیک عبادت کے لئے حجرہ تعمیر کرایا۔[۳] آپ کے والدین معہ برادر مستجو کرتے ہوئے وہاں چکوال میں آ پہنچے۔ آپ وہاں سے اٹھ کر جھنگ دیال میں چلے آئے۔ وہاں کھجور درخت بہت تھے اور پرندے طاؤس وغیرہ بہت رہتے تھے۔ اور بہت سے پرند طیور بھی بانبس پائے جاتے تھے۔ جب آپ کے آنے کی خبر ہوئی عالم جہان نے آپ کے آنے کا حسد کیا اور ہر طرح پر تکلیف دینے لگے۔ آخر میں وہ بھی تابع فرمان ہو گئے۔ اور تمام عالم میں آپ کا [illegible][۴] پارسائی کے گئی۔ اور جھنگی میانہ سے آپ کے نام پر جھنگی [illegible][۵]

مولد جھنگی نوالہ کوٹ ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ تذکرۃ المشائخ قلمی ۱۱ ۳ بابا [illegible]

[illegible]

Marfat.com

جا کے اپنے مرشد اگے سر دیوے نذرانہ — ایہ عشق بازار سراں دا سودا پچھتہ کراں یارا
جا کے اپنے مرشد اگے عجزاں سدیں جھکاواں — کراں نجات سوئی عشق نہیں مڑکے پرت نہ آواں
جھٹ عدم تے ہستی والے قصہ عشق نے چایا — طرفے بخت جمال ولی دے ہجراں قوم اٹھایا
یاد تر رہے علاقے گھر دے چایا جیوں پردا — چلیا اپنے مرشد دے ول سر دا سے نذرانہ
کٹ سداقت جھنگی بیٹھیا رب دا شکر بجایا — ڈٹھوس بخت جمال ولی دے جہدے نور سوایا
ضرورت پچ سلام علیکم عجزاں آن سنایا — قدم لگے توں دھاک زمانے عشق خوین آیا
بیعت کر لوئیں عاجزتاں نیں جاواں قربانی — برکت پیر دستگیر دی عشق سلطانی
پچ کٹھو بالی گھمت عشق دی خود تھیں خبر نہ پاواں — آیاں توں گل اوتھوں تر تر کھوئی کھوئی ہاواں
ماہی شاہ نوں پیر سوراں نے سینے نال لگایا — بیعت پچ مشرف کیتا سر تے ہتھ پھرایا
دے رنگن توحید عشق تھیں ایسا رنگ وکھایا — ماہیئے دا ماہی شاہ ہویا کامل ولی بنایا
بیعت کنوں فراغت پائی جد ماہی شاہ سجائی — توں جھنگی ول روانہ ہو جا آکھے ولی خدائی
تاں ماہی شاہ نے آکھیا میری جھنگی ول نہ کائی — ایہ جھنگی ہے جہدے اندر نور تجلی روشنائی
تاں بخت جمال ولی نے آکھیا دل دی نال دلیری — جاہ بیٹھ کر حکموں جھنگی دوجی جھنگی تیری
قدماں دے پچ رکھو حضرت ماہی شاہ فریادے — ایہ دوری نہ منظور ہی حضرت سید عشق تیادے
بخت جمال ولی دی فریاد سن میرے فرزندا — روکے بیعت سنا نہیں سکدیوں کٹھن ہجر دا دھندا
جا خالق دیاں کامل کرسی بیٹھ جا جھنگی تیری — ٹر جاوے گی کجھ دن پیچھے او تھے رونق میری
او جھنگی آباد ہووے گی کامل ولی تیادے — اس جھنگی پچ رہے نہ رونق اندک خلقت آوے
ماہی شاہ پیر اپنے دا پھیر نہ سخن دوھرایا — جھنگی طرف روانہ ہویا بوجھ عشق سر چایا
تا دو ہاں دو ہاں جھنگیار دے پچ حکموں حرکت پائی
ہوئے ختم دو ہاں دے قصے منزل دھرا بنائی ۶

---

۶ ہذا الفقیر اقلمی عفی عنہ شرافت۔

Marfat.com

زہد و ریاضت | بابا یاہی شاہ ہر وقت زہد و ریاضت میں مصروف رہتے۔ صائم الدہر تھے۔ عبادت الٰہی آپ کی غذا تھی۔ افطار کے وقت گڑ گندم بلا نمک ابال کر کھایا کرتے۔

آپ نے دریائے سیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں دو دفعہ تلاوت ہزارہ کا ایک کروڑ وظیفہ کیا اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں سے مشرف ہوئے۔ آپ کو علم معجزہ تھا صرف قرآن شریف پڑھ سکتے تھے۔ [۷]

وجد و حالت | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بیٹھے تھے کسی ارائیں نے آواز دی "لے لو ترآں" یعنی خیار خرید لو۔ آپ کو سنکر وجد ہو گیا اور فرمایا "ما آئیں تا رے تاں ترآں" چند گھنٹے اضطرابی حالت میں تڑپتے رہے۔ [۸]

مقام قطبیت | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ وہ آپ بابا نثر لوبت کے والی تھے۔ یعنی آپ کا مرتبہ قطبیت کا تھا۔

قطب آں باشد کہ دارد ہفت چند — گردش افلاک گردانند

کرامات

آپ کی چند کرامتیں مشہور ہیں۔

تصرف | آپ کے گھر میں کچھ برتن شکر سے بھرے تھے۔ ایک دن اپنی والدہ کو کہا کہ مجھے شکر چاہیئے۔ اُس نے طعن آمیز لہجہ میں کہا کہ جا کے شکر کے تھیلے سارے (تمام) گھر میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ سب شکر ہی ہو جائے گی۔ اس نے دیکھا تو سب برتنوں میں شکر ہو گئی۔ [۹]

روزینہ غیب ملنا | جس وقت آپ مسجد اور خانقاہ بنا رہے تھے تو دو مزدور [illegible]

ادا کیا کرتے۔ چند مزدوروں نے باہم مشورہ کیا کہ [illegible]

کھودنا شروع کیا۔ لیکن ان کو اس جگہ کچھ نہ ملا صبح کو وہ تمام مزدور [illegible]

ہاں تمام کو ان مزدوروں کو دوچند مزدوری عطا کی [illegible]

---

[۷] تذکرۃ المشائخ قلمی ص ۸ ص ۹ ص ۱۰ [illegible] تا ۸۲ [illegible]

Marfat.com

فرمایا کہ یہ مزدور رات کو بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اس واسطے ان کو دو چند مزدوری دی گئی۔ تمام لوگ اس بات پر قربان ہو گئے۔ ۱۲

ایک ہندو ساحر کا مسخر ہونا | جس وقت آپ تالاب بنوا رہے تھے۔ ایک ہندو ساحر وہاں آموجود ہوا اور زور سے راج تالاب کی دیوار کو گرانا چاہا۔ مگر جب اُس نے اپنی باطنی طاقت لگائی تو مسلوب الحال ہو گیا۔ اور آپ کے قدموں پر آگرا۔ اور عرض کیا کہ میں نے تمام ملک پھر کر دیکھا ہے آپ جیسا باکمال کہیں کوئی نہیں پایا۔ پھر کہا۔ "ماھی ماھی او بوب خندہ" اُس ہندو ساحر کا نام بدرت بھلوان تھا۔ آخر آپ کا مسخر ہو گیا۔ اور سلام کر کے چلتا بنا۔ ۱۲

ایک شخص کو غرق ہونے سے بچانا | ایک مرتبہ آپ حجامت بنوا رہے تھے کہ آپ پر ایک عجیب حالت طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ کا جسم تر اور جسم پر ریت پڑی تھی۔ حجام نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے، آپ نے فرمایا ہمارا ایک معتقد اس وقت دریا میں غرق ہو رہا تھا۔ ہم اُس کو نکالنے گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص حاضر ہوا۔ اور اُس نے اس واقعہ کا اعتراف کیا، اور بہت اعتبار کی

کشف القلوب | ایک دفعہ دو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستہ میں ایک شخص نے کہا کہ اگر مجھ کو فلاں کھانا کھلائیں تو سمجھوں گا کہ ولی ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ اگر مجھے اپنے ساتھ کھانا کھلائیں تو ولایت کا معترف ہوں گا۔ چنانچہ لنگر تقسیم کرنے کا وقت ہوا تو آپ نے پہلے شخص کو تو اس کا مطلوب کھانا مل گیا۔ دوسرے کو فرمایا تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ جب اُس نے کرنڈ اُبلا ہوا دیکھا تو بہت تعجب ہوا کہ انہاء سب لنگر ہوتے ہوئے خود کرنڈ کھاتے ہیں۔ مگر جب اُس نے ایک لقمہ کھایا تو اُس کا باطن صاف و روشن ہو گیا۔ وہ دونو شخص آپ کے مرید ہو گئے۔ اُن کے نام کمال شاہ اور فاضل شاہ تھے۔ ۱۲

---

۱ سلیم التواریخ۔ تذکرۃ المشائخ۔ یہ کرامت کئی بزرگوں کے نام منسوب کی جاتی ہے۔ مثلاً حضرت شاہ مدار دیوان ساگر والے کے خلیفہ حضرت بوعلی صاحب اور شاہ دولہ گجراتی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ ۱۲ ۲ تذکرۃ المشائخ ۱۲ شرافت۔

۳ تذکرۃ المشائخ یہ کرامت بھی کئی بزرگوں سے منسوب ہے۔ ۱۲ ۴ تذکرۃ المشائخ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

چور کا اندھا ہو جانا | ایکدفعہ ایک چور نے آپ کے مزار کا غلاف اُتار لیا، وہ اندھا ہو گیا، باہر نکلنے کا رستہ نہ ملا۔ پھر وہاں رکھ گیا۔ ۱۲

اولاد | آپ تمام عمر مجرد رہے۔ شادی نہیں کی۔ آپ کے بھائی کی اولاد متولی درگاہ ہوئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے مریدین و معتقدین تو بکثرت تھے۔ خواص احباب یہ حضرات تھے۔

۱	بابا	سپاہی شاہ برادر خورد آنجناب۔	جھنگی بابی شاہ ضلع ہوشیارپور
۲	بابا	فقیر ئیے شاہ۔ ساکن ظہورہ۔ متصل ٹانڈہ۔ تحصیل دسوہہ	〃
۳	بابا	شادے شاہ۔ ساکن شادپور	〃 〃
۴	بابا	نور شاہ۔ ساکن جھنگی نور شاہ۔ متصل نوحہ وال	〃 〃
۵	بابا	کمال شاہ۔ ساکن کبیر پور پھانبڑے۔ متصل جھنگڑ	〃 〃
۶	سید	غریب شاہ۔ ساکن پن کھوہ۔ متصل پیل منجاں	〃 ۵
۷	شیخ	عبدالغفور المعروف بابا گھوڑے شاہ	ساکن فیروزپور
۸	بابا	ہادی شاہ ساکن ٹھیہ گمٹالہ۔ متصل بھیلوور۔ ہرگل لوہیاں ضلع جالندھر
۹	بابا	منصور شاہ۔ ساکن جھنگی داریے شاہ	بارسنگیو ہوشیارپور
۱۰	بابا	نور شاہ	ساکن کھوہ دل راجپوتاں	شاہ کوٹ امرتسر
۱۱	بابا	رحیم شاہ۔ ساکن	
۱۲	بابا	فاضل شاہ۔ ساکن	
۱۳	بابا	رحمان شاہ۔ ساکن	
۱۴	سید	حسین شاہ۔ ساکن	
۱۵	سید	حفیظ علی شاہ۔	

Marfat.com

مدحیات

آپ کی مدح و توصیف میں بابا امام شاہ سدھنوری نے اپنے رسالہ مجموعہ کافیات میں دو[۲] غزلیں بطور مناجات لکھی ہیں۔

(۱)

دلا نہ خوف کر کوئی تمہارا پیر ہادی شاہ — چمن کے بیچ پھولے رن میں ہزارا پیر ہادی شاہ

چلے اس بھاگ دنیا کے جہاں روحدولی اس کا — چمکتا ہے دوا بہ میں ستارا پیر ہادی شاہ

جدھر جاواں ملائق ہیں ذکر تیرا سنا جاوے — کہ ہندوستان اور بلخ و بخارا پیر ہادی شاہ

میری جو آس دل کی ہے تمہارے واسطے مشکل — نہیں اسوا سطے دل میں چتارا پیر ہادی شاہ

جو میرا مال دو جگ کا تصدق نام تیرے پر — دیا میں جسم جاں اپنا کفارا پیر ہادی شاہ

گناہ میرے نہ بخشو گے بھلا جی کون بخشندہ — پکڑ لے ہاتھ جلدی سے ہمارا پیر ہادی شاہ

رہے تم پیر پیروں میں دھری اب دھیر دھیروں میں
کہ داس امام شاہ اس کا پکارا پیر ہادی شاہ

(۲)

زبان تیرے میرا کون پیارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا — توں نوشہ صاحب دا میں پیارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

پڑا ہے سر پہ یار غم کا نہ کچھ وسا مجھ کو ایک دم کا — کرو نگاہ اب سنو پکارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

چلی نکل کر کے جان میری یہ عشق تیرے نے آن گھیری — لاچار ہو کر پڑا بیچارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

ہے اوکھے ویلے یا پیر میرے کوئی نہ تک ہوون فقیر تیرے — بچالے جلدی کرو حصارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

جو کس کسی کام رہ ہووے دا اسطرف دیکھ روے دھووے — میں دیکھ پایا سیر تمہارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

جاں پر میرا دھیان پاوے یہ وقت اوکھا کبھی نہ آوے
امام شاہ کو دیہو نظارا یا پیر ہادی میں ہوں تمہارا

Marfat.com

تاریخِ وفات | بابا ماھی شاہ کی وفات بقولِ صاحبِ تذکرۃ المشائخ وسلیم التواریخ بعمر ایکسو پانچ[۱۰۵] سال سنہ ۱۱۹۴ھ ایکہزار ایکسو چورانوے ہجری مطابق سمت ۱۸۳۲ ایکہزار آٹھ سو بتیس بکرمی میں ہوئی۔ تقویم ہجری وعیسوی کی رُو سے سنہ ۱۷۸۰ء ایکہزار سات سو اسی عیسوی تھا۔ اس کے مطابق بکرمی سمت ۱۸۳۷ ایکہزار اٹھ سو سینتیس تھا۔ زمانہ سلطنت ابوالعدل مرتضٰی الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی تھا۔ سنہ ۲۲ بائیسواں جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بمقام جھنگی ماہی شاہ تحصیل دوسو یہ ضلع ہوشیارپور ہے۔ جو بکریاں ریلوے سٹیشن سے جنوب مغرب کی طرف صرف دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ روضہ پختہ پیلو بنا ہوا ہے۔ کسی نے تاریخ وفات یوں موزوں کی تھی۔ ؎

شد مرمت خانہ دریا پنج در روز چہار — پس وفات سید عالم یازدہ صد نود و چہار
۱۱۰ ۹۴

میرے خیال میں یازدہ پنج سے قمری کا پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ مراد ہے۔ اور روز چہار سے اُس ماہ کی چوتھی تاریخ مراد ہے۔ یعنی آپ کی وفات چوتھی جمادی الاولیٰ سنہ ۱۱۹۴ ایکہزار ایک سو چورانوے ہجری کو ہوئی۔ جو تقویم ہجری وعیسوی کی رُو سے روز جمعہ آٹھویں مئی سنہ ۱۷۸۰ء ایکہزار سات سو اسی عیسوی موافق چوتھی بیشھ سمت ۱۸۳۷ ایکہزار آٹھ سو سینتیس بکرمی ہوتا ہے۔

ماده تاریخ

"خورشید جمال" ۱۱۹۴ھ

عرس شریف | آپ کا عرس شریف بڑے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو حضرت نے بھی اس کا [illegible]

(۱)

مولوی صوفی محمد اکبر علی صاحب محقق جالندھری کتاب [illegible] تاریخ وفات [illegible]

مولفہ سنہ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء میں لکھا ہے۔

"ختم شریف آپ کا کاتک کے مہینے میں جو چاند چھٹا ہے اس کی دیا جاتی ہے اور [illegible]

اور عرس شریف جیٹھ کے مہینے میں جو چاند چھٹا ہے اس کی دیا جاتی ہے اور [illegible]

Marfat.com

سوا ہر جمعرات کو گرد نواح کے لوگ آتے ہیں۔ اور بارونق میلہ ہوجاتا ہے۔ بڑا میلہ جو جیٹھ میں ہوتا ہے اس میں بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ پندرہ دن تک رہتا ہے۔ دور دراز سے مرید اور عام لوگ آتے ہیں۔ دکانیں لگتی ہیں۔ سب قسم کے کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ بڑی رونق ہوتی ہے۔ مگر فحش گیت اور بولیوں سے پاک ہوتا ہے۔ اس بڑے میلہ پر تقریباً ہر سال پانچ سو روپیہ چڑھت کا ہوجاتا ہے۔ اور تیس پچیس بکرے۔ ساٹھ ستر من غلہ۔ مریدوں اور دلیشوں اور مسافروں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ تالاب۔ مسجد اور مقبرہ اور دیگر عمارات کی مرمت بھی کرائی جاتی ہے۔"

(۲)

صاحبزادہ پیر مہر احمد صاحب مولوی فاضل بن میاں احمد شاہ صاحب ساکن جھنگی بابی شاہ رسالہ تذکرۃ المشایخ میں لکھتے ہیں۔

آپ کا بڑا عرس ماہ جیٹھ بکرمی کے مہینے میں جو چاند چڑھتا ہے۔ اس کی گیارھویں کو ہوتا ہے۔ اور گیارہویں تاریخ چاند سے لے کر پندرہ تاریخ چاند تک رہتا ہے۔ اور یہی تواریخ گورنمنٹ کے کاغذات میں گرنڈ ہے۔ اور محکمہ پولیس و محکمہ حفظانِ صحت کا باضابطہ انتظام ہوتا ہے۔ اور ہر موقعہ میلہ خلقت کی بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ دور دراز سے خلائق برائے زیارتِ دربار آتی ہے۔ اور دکانات بے حد و حساب ہوتی ہیں۔ سب قسم کے تماشے ہوتے ہیں۔ بڑی رونق ہوتی ہے۔ مگر فحش گیت اور بولیوں سے پاک ہوتا ہے۔ اور دکانات چاند کی پہلی تاریخ کو دور دور سے آنی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور دس تاریخ چاند تک دکانیں آنی رہتی ہیں۔ اور میلہ گیارہویں تاریخ چاند سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور پندرہ تاریخ چاند تک بہت زور شور سے رہتا ہے۔ اور پندرہ تاریخ چاند کے بعد دکانیں چلی جاتی ہیں۔ اور ہر موقعہ میلہ صفائی کا انتظام بہت عمدگی سے ہوتا ہے۔ بازاروں میں خاکروب روزانہ صفائی کرتے ہیں۔ اور ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور خراب اشیاء فروخت نہیں ہونے دیتے۔ اور خراب مٹھائی وغیرہ تمام کو دبا دیتے ہیں۔ اور ناقص اشیاء فروخت کرنے کی

Marfat.com

سخت ممانعت ہوتی ہے۔ ہر موقعہ میلہ تمام چاہات (نو عدد کنوؤں) میں دوائی پٹاشیم پرمیگنیٹ میں ڈالی جاتی ہے۔ اور یہ نو عدد چاہات دربار کی حدود کے اندر واقع ہیں۔ اور ان کے علاوہ تین تین میل تک یہی دوائی چاہات میں ڈالی جاتی ہے۔ اور میلہ میں ڈاکٹری انتظام باقاعدہ ہوتا ہے۔ اور سب انسپکٹر پولیس اور دیگر اصلاع کی پولیس کا میلہ میں باضابطہ انتظام ہوتا ہے۔ اور ہر ہر بازار میں دن اور رات کو پولیس گشت کی گردی پھرتی ہے اور تمام میلہ کی نگرانی کرتی ہے۔ اور کسی اشخاص کا نقصان وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اور بدمعاشوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ دوم میلہ میں برائے انتظام آتے ہیں۔ اگر کوئی بدمعاش ہو تو پولیس فوراً گرفتار کر کے حوالات ان کے آگے پیش کرتی ہے۔ اور سرکاری انتظام کے علاوہ سینکڑوں علماء اور درویش بھی ہوتے ہیں۔ علماء اپنی خوش بیانی سے خلقت کو مذہب سمجھاتے ہیں۔ اور درویش اپنی روحانی قوت سے مستفید اور مستفیض فرماتے ہیں۔ اور قوال اپنی خوش الحانی سے خلائق کو حالت وجد میں لاتے ہیں۔ اور رنگا رنگ کے تماشائیوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ سایہ دار درختوں کے نیچے خلق کا نمونہ نظر آتا ہے۔

○

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

آپ کا دوست محمد [illegible]

اور گیارہویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس میں [illegible]
ہوتے ہیں۔ اور قوال آتے ہیں۔ اور [illegible]
بہ ختم شریف [illegible]
ہزاروں زیارت آتی ہے۔ اور [illegible]

معافی نہیں آپ کی [illegible]

" [illegible]

Marfat.com

تمام زمین معافی ہے۔ جو تقریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) گھماؤں ہے جس پر دارثوں کا قبضہ ہے۔
مکان میں مسجد اور تالاب پختہ بابا ماہی شاہ نے اپنی حیات میں بنوایا تھا۔ اور ان کا حجرہ
پختہ بعد میں بنوایا گیا ہے۔ حجرہ خام جو بابا ماہی شاہ کا عبادت خانہ تھا اب تک قائم رکھا گیا ہے"
۔ رسالہ تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"یہاں جھنگی حضرت بابا ماہی شاہ میں اراضیات معافی تقریباً چار سو (۴۰۰) گھماؤں
بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔ اور اس کے علاوہ رقبہ ساٹھ (۶۰) گھماؤں ملکیت مقبوضہ
مالکان ہے۔ اور اراضی ملکیت میں مکان۔ اور دربار شریف۔ اور مسجد اور تالاب پختہ ہیں۔
جو آپ حضرت بابا ماہی شاہ صاحب نے اپنی موجودگی میں بنوائے تھے۔ اور بیت سی چوکی
پختہ ہیں جن پر خلفا صبح شام عبادت کیا کرتے تھے۔ اور ایک حجرہ بھی ہے جس میں حضرت
ماہی شاہ صاحب تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے علاوہ تیس (۳۰) گھماؤں اراضی
ملکیت واقعہ رقبہ مراد پور میں ہے۔ اور جھنگی شریف میں ملکیت مالکان ہے۔ ان کے علاوہ
اور کوئی مالک غیر اقوام نہیں ہے۔ کل اراضی معافیات و ملکیت وغیرہ تقریباً پانچسو (۵۰۰) گھماؤں
ہے۔ اور تمام معافیات حین حیات سجادہ نشین بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔ اس میں
سوائے سجادہ نشین کے اور کسی کا نام درج نہیں ہوتا ہے۔ اور اس اراضی معافی کا
معاملہ گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے معاف ہے۔"

Marfat.com

شجرہ فقرائے بابا ماھی شاہ جھنگی والے رح

بابا ماھی شاہ رح

- شیخ عبدالغفور المعروف بابا گھوڑے شاہ فیروزپوری
  - بابا سلیمان شاہ۔ نرائن گڑھ
    - بابا بہادر شاہ۔ ساکن باغ سکندر، مدفون فیروزپور
      - سائیں امر علی شاہ۔ مہاجر پٹیالہ۔ مدفون بھٹی بھنگو ضلع گوجرانوالہ۔ یہ میرے عقیدتمندوں سے تھا
        - محمد شاہ ولد امر علی شاہ سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود تھا
    - بابا قادرے شاہ
      - حافظ عبدالغفور شاہ لوہار، چھت بنوڑ۔ ریاست پٹیالہ
        - میاں حالی شاہ ارائیں۔ ساکن شاہ آباد ضلع کرنال۔
          - میاں غلام قادر شاہ لوہار ٹھیری ریاست کپورتھلہ
            - میاں مرزو شاہ علی بہادری ساکن [illegible]
              - [illegible]
                - [illegible]
  - بابا رحیم شاہ۔ مدفون ڈھینبی ضلع کوردا سپور کچھ اراضی بنام خانقاہ معاف ہے۔ (تذکرۃ المشائخ)
  - بابا ھادی شاہ۔ کامل ولی اللہ مدفون تھید گھمالہ متصل بھلور سڑک لوہیاں ضلع جالندھر خانقاہ کے نام کچھ زمین بھی ہے۔ (تذکرۃ المشائخ)
  - بابا فقیر شاہ۔ عابد زاہد۔ مدفون طبورہ متصل ٹانڈہ سے چار میل جانب جنوب واقع ہے کچھ زمین بنام خانقاہ معاف ہے سنہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں سائیں چنگاں شاہ و سائیں [illegible] شاہ امن خانقاہ کے [illegible] (تذکرۃ المشائخ)
  - [illegible]
    - [illegible]
      - [illegible]
        - [illegible]
          - [illegible]
            - [illegible]
              - [illegible]
                - [illegible]

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا ماہی شاہ جھنگی والے

بابا شادے شاہ ۔ مدفون شاہ پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

میاں شرف الدین

بابا امام شاہ ولی ؒ

بابا گوہر شاہ ؒ ۔ ساکن دباکھڑی ۔ ڈپھر متصل منڈالی ۔

متوفی ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء

بابا احمد شاہ ؒ متوفی ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
مدفون دباکھڑی

میاں غلام غوث متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء ۔ مدفون رام دیوالی ضلع لائل پور

سائیں یقین علی قوم سیراء بیس سال تک درگاہ حضرت غوثیہ صاحب پر مجاور رہے ۔ اب ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں بمقام پنڈی کالو ضلع گجرات

بابا برکت علی شاہ متوفی ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

بابا ملنگ شاہ ساکن ساکن دگل دباکھڑی ۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور ۔

عمر پور ماکھہ موجود ہے ؎

متصل مکیریاں ضلع ہوشیارپور ۔

علی بخش بن نور محمد قریشی ۔ لائل پور متوفی ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء

میاں مبارک علی ۔ اعوان ۔ اصل وطن کنگ ضلع لدھیانہ

۲۴ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ

میاں نیاز دین بن برکت علیشاہ متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۶ء

حمال الدین بن برکت علیشاہ

شاہ محمد سوہل

حال مہاجر ساکن چک ۵۰ سوہل ضلع لائل پور ۔

۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود ہے میرے ساتھ قندھار بھی گیا تھا ۔

ملک شاہ ۔ تلونڈی رانجھا گوگا

حیدر شاہ

سائیں علم الدین ۔ ساکن جھنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ

سید اشرف شاہ لاٹھیانوالہ ۔ محمد سلیم اعوان میانہ گونرل

بابا کریم شاہ لوہار ساکن ماچھیار تحصیل دسوہہ ۔ مدفون دھرم پورہ ۔ تحصیل کبیروالہ ۔ ضلع ملتان ۔

متوفی ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء

علی بخش گوجر ۔ دھرم پورہ ۔

سائیں میر دین گوجر ۔ ریاست بہاولپور

مولوی محمد صدیق ۔ ملتانی فرزند

سید غلام محمد شاہ لدل پور ضلع ہوشیارپور
مدفون دھرم پورہ

سائیں عبدالغفور ہوشیارپوری جمال سیالکوٹ

سائیں عنایت شاہ ہوشیارپوری
منڈی کامونکی ضلع گوجرانوالہ

سائیں احمد علی شاہ گوجر ۔ وطن بسوہی تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور ۔ مدفون دھرم پورہ ۔

نور محمد گوجر چک ۲۷۸

عطا محمد گوجر چک ۲۷۸

محمد حسین گوجر چک ۲۷۸

جمعدان گوجر چک ۲۷۸ تحصیل شیخوپورہ

فیروز گوجر شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

عظمت علی گوجر چک صادا ۔

سائیں محمت علی گوجر ۔ چک صادا ضلع گجرات ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہے ضلع لائل پور

Marfat.com

(۸۸)

محمد اکرم

میاں محمد اکرم بٹالوی رح

آپ حضرت خواجہ بخت جمال تیرانداز جھنگیوالہ رح کے معزز خلیفوں سے تھے۔ بٹالہ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔ آپ کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

شجرہ فقرائے میاں محمد اکرم بٹالوی رح

میاں محمد اکرم

بابا شیر دیندار بٹالوی رح

بابا قطب الدین لدھیانوی رح

بابا دسوندھی شاہ لدھیانوی رح شہید

بابا حاکم شاہ ساکن جوہڑ پور ضلع لدھیانہ

سائیں جیون شاہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۸۹)

محمد امین

مرزا محمد امین خاں لاہوری رح

آپ قوم افغان قصور کے رہنے والے تھے۔ حضرت شاہ فرید بھاکھری لاہوری رح کی بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا، اور ترکِ وطن کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا، اور سعادتِ سرمدی حاصل کی۔ آپ بڑے زاہد تھے۔

آپ اپنے شیخ کے بعد اُن کے سجادہ نشین ہوئے۔ اور بہت لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ آپ نے حلقہ درگاہِ شاہ فرید میں ایک مسجد۔ اور چاہِ چرخی دار تعمیر کرایا۔ [1]

یارِ طریقت | آپ کے مرید تو بہت تھے۔ لیکن آپ کے ایک خلیفہ مشہور تھے۔ جن کا نام نامی شیخ محمد صدیق المعروف مرزا صدیق بیگ لاہوری رح تھا۔

تاریخ وفات | آپ کی وفات بقول صاحب تحقیقاتِ چشتی۔ گیارھویں رمضان ۱۱۹۶ھ ایکسو چھیانوے ہجری مطابق بیسویں اگست ۱۷۸۱ء ایکہزار سات سو اکاسی عیسوی میں بعہد حکومت ابوالعدل مرتضیٰ الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ ۲۴ء چوبیس جلوسی تھا۔

آپ کی قبر لاہور کے متصل۔ ڈھوبی وال میں اپنے پیر شاہ فرید صاحب کے حلقہ درگاہ میں خشتی چبوترہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"درخورشید نگاہ" ۱۱۹۶ھ

---

[1] تحقیقات چشتی ص ۲۲۷ شرافت

Marfat.com

(۹۰)

محمد نعمی

میر محمد تقی پشاوری ؒ

آپ شاہی منصدار تھے۔ ایکمرتبہ شیخ برخوردار ہرل خلیفہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن بالصاحب نوشاہی ٹھریوالہ ؒ سیر کے واسطے پشاور گئے۔ یہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کی مجلس میں نوشاہی خاندان کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔ یہ ایجنسیدل سفر کرکے شاہین بال شریف پہنچے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ رحمۃ پہلوان برخورداری ؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اُن کی توجہ سے آپ پر حالت جذب طاری ہوئی۔ آپ گجرات تک گئے وہیں واپس آگئے۔ اور عرض کیا یا حضرت، میرا قدم آگے نہیں جاتا۔ چنانچہ یہیں رہ کر خدمت میں رہے۔ آخر پیر و مرشد نے آپ کو خلافت دے کر روانہ کیا۔ آپ پشاور پہنچ کر مجذوب مطلق ہو گئے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"یہ پشاور رہتے مست مجذوب مطلق گمنام تھے"

تاریخ وفات میر محمد تقی ؒ کی وفات [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۹۱)

محمد حیات

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی
نوشاہی ساہنپالوی

آپ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ کمالات ظاہری و باطنی سے مشرف تھے۔ آپ کا ذکر خیر اس سے پہلے تعریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے طبقہ اول میں چوتھے نمبر پر۔ اور طبقہ دوم کے چوتھے باب میں مفصل لکھا جا چکا ہے نیز ایک مستقل کتاب بنام حیات ربانی آپ کے حالات میں میں نے لکھی ہے۔ یہاں تبرکاً چند سطور تحریر کی جاتی ہیں۔

حافظ ربانی صاحب مورخین کی نظر میں | خواجہ عبدالرشید نے کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھا ہے

"نمبر ۳۵۷۔ محمد حیات سید نوشاہی۔ ساہن پال۔ اسمش سید محمد حیات و لقبش ربانی بود۔ اسم پدرش حافظ جمال اللہ۔ و اسم پدر بزرگش حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی بود۔ ذکر این دو در ین تذکرہ مرقوم گردیدہ است۔ سید محمد حیات حافظ قرآن بود۔ و در علوم عقلیہ و نقلیہ معلوماتے وافی داشت۔ کتابے بنام تذکرہ نوشاہی نوشتہ بود۔ و کتابے دیگر باسم مجمع اللطائف ہم از تصانیف وے ست۔ در سال ۱۱۷۳ھ درگذشت۔ دفترش را در دہ ساہن پال در نواحی شہر گجرات ساختند۔ اشعار بسیار خوبی را بفارسی و عربی میسرود۔ از اشعارش ابیاتے چند بنظر رسیدہ است کہ در ہر نقل میگردد ؎

محمد ز سر تا قدم پاک بود　　نبی بود و آدم در آں خاک بود

Marfat.com

چو تا حشر لولاک آمد بسر — زمس زار کے وصفش آید بسر

چو وصّاف او خود خداوند شد — زبانم ز تعریف او بند شد

چہ یارائے ایں ذرہ با آفتاب — تقلزم چہ قدرست سر جاب ؛؛ ؎

تصنیفات

آپ کی تصانیف بہت تھیں، طبقات النوشاہیہ اور حیات ربانی میں ان کا مفصل تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱ تذکرہ نوشاہی فارسی۔

۲ مجمع اللطائف فارسی۔

۳ شرح اسماء اربعین فارسی

۴ حاشیہ شمائل النبی للترمذی

۵ رسالہ سماع۔ فارسی

۶ تزیح القلوب۔ فارسی۔ یہ کتاب آپ کی مختلف تحریروں [illegible]

ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ یکجا [illegible] سو ساٹھ ہجری کو [illegible]

ہجری میں۔ اس کو سولہ ابواب پر منقسم کیا ہے جو [illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶ [illegible]

۱ [illegible]

Marfat.com

۷ علم تعبیر خواب

۸ علم تاریخ

۹ خواص سورت ہائے قرآن و وظائف

۱۰ بیان عملیات

۱۱ طریقہ فال گرفتن

۱۲ علم لغت

۱۳ علم طب

۱۴ اقتباسات از کتب حضرت حافظ ربانی۔

۱۵ بیان بعض تحریرات ضروری

۱۶ در اشعار عربی۔ فارسی دارد۔ و حائر۔

اولاد آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

۱ سید حافظ نور الحق صاحب فرشتہ صفات مفتی رسول نگر۔ مدفون ساہنپال شریف

۲ سید ضیاء اللہ رح

۳ سید مراد اللہ رح

۴ سید عباد اللہ رح

تاریخ وفات سید حافظ محمد حیات ربانی رح کی وفات ۱۱۷۳ھ ایکہزار ایک سو تہتر ہجری مطابق ۱۷۶۰ء ایکہزار سات سو ساٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت محی السنت بن کام بخش بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہوئی۔ اس نے صرف چھبیس روز حکومت کی۔ قریہ ساہنپال شریف۔ گورستان نوشاہیہ میں ہے،

مادہ تاریخ

"محب خوش الحوار" ۱۱۷۳ھ

Marfat.com

(۹۲)

محمد زمان

میاں محمد زمان دولا بھٹیوالہ؟

آپ میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھٹیوالہ کے رہنے اور حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحبؒ کے نواسہ تھے۔ ان کی بیٹی حضرت حسین خاتونؒ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت سید شاہ عصمت اللہؒ مزہ پہلوان برخورداری صاحب کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کا فیض عام تھا۔ آپ کا مفصل تذکرہ تعریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پانچویں طبقہ کے پہلے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی جو نے کتاب تذکرہ نوشاہی میں یاران حضرت شاہ عصمت اللہؒ میں آپ کا نام ان الفاظ لکھا ہے

"میاں محمد زمان نواسہ حضرت شاہ عبدالرحمن جیونہ نام جناب ایشاں شہ نبیار صاحب شوق و تاثیر کیش قدہ سرہ"[1]

اولاد آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ میاں کرم شاہ صاحبؒ

۲۔ میاں نور شاہ صاحبؒ

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ۳۸۲ شرافت

Marfat.com

۳ - میاں محبوب شاہ صاحب ؒ

آپ کے خلفا و یاران طریقت کے اسماء طبقات نقوشابیہ میں لکھے جا چکے ہیں - وہاں سے دیکھے جا سکتے ہیں .

وفات | میاں محمد زمان دولا کی وفات ۱۲۱۵ھ ایکہزار دو سو پندرہ ہجری مطابق ۱۸۰۰ء ایکہزار آٹھ سو عیسوی میں بعہد سلطنت شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۴۳ سنہ تنتالیس جلوسی تھا -

آپ کا مزار بھرمی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں - روضہ شاہ رحمان سے غربی جانب ہے - اوپر پالکی بنی ہوئی ہے .

Marfat.com

(۹۳)

محمد شریف

حاجی محمد شریف جگدیوی ؒ

آپ اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ بڑے شریف النفس حلیم المزاج سراپا حشمہ فیض و الطاف تھے۔ خواجہ بخت جمال جھنگی والہ کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔

نسب نامہ آپ کی اولاد میں سے ماسٹر ابوالضیا غلام نبی لاہوری نے رسالہ تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کا نسب اس طرح لکھا ہے۔

"حاجی الحرمین الشریفین سید محمد شریف بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمن بن سید موسےٰ بن سید محمد بن سید موسےٰ بن سید صالح بن سید عبدالعزیز بن سید عبداللہ بن سید مسعود بن سید احمد بن سید عبدالسلام بن شیخ سید عبدالوہاب بن شیخ سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم قدس سرہ العزیز" [۵۱]

---

[۵۱] میں نے یہ شجرہ نسب تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۱۱ کے حوالہ سے لکھ دیا ہے لیکن تاریخی لحاظ سے اس کی صحت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی اول یہ کہ مولانا سید مسعود اللہ رضوی موسوی کتاب بحر الاسرار میں لکھتے ہیں کہ سید مسعود بن سید احمد کے صرف ایک بیٹے سید ابوالحسن علی کی اولاد باقی ہے۔ نیز عبداللہ نام سید مسعود کا کوئی معاصر بھی نہیں تھا اس لئے آپ کی سیادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ دوم یہ کہ سید مسعود بن سید احمد کی وفات ۱۱۶۶ھ میں ہوئی اور شاہ محمد یعقوب کی وفات ۱۱۶۷ھ میں ہوئی ۔۔۔ نو گھڑی درمیان یا کچھ سوا سات سال کا فاصلہ ہے ۔۔۔ [illegible] عمدہ نہیں ۔ مطابق [illegible] اس نسب میں سید مسعود [illegible] ملفوظ [illegible]

Marfat.com

صاحب تذکرہ ہائے شمیہ نے لکھا ہے کہ آپ کے پانچویں پشت کے جد امجد سید ہوتے حالانکہ تحصیل علم کی خاطر بلادِ عجم میں ہوتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور مسجد نبوی میں درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ اور اسی طرح باپ کے بعد بیٹے نے اس کام کو جاری رکھا اپنا فرض منصبی سمجھا۔

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت بارہویں جمادی الاولیٰ ۱۰۵۳ھ ایکہزار ترپین ہجری مطابق انتیسویں جولائی ۱۶۴۳ء ایکہزار چھ سو تینتالیس عیسوی میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے قریب ظہور میں آئی۔ اور تربیت و تعلیم ظاہری وہیں پائی۔

پنجاب میں وارد ہونا | جب آپ کی عمر ننانوے سال ہوئی تو درگاہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم ہوا کہ تم تبلیغ دین حق کے لئے پنجاب میں جاؤ۔ چنانچہ آپ سفر کرتے ہوئے ہندوستان پنجاب میں بمقام جگدیو کلاں ضلع امرتسر تشریف لائے۔ آپ کے عم زاد محمد معصوم ساتھ بھی ساتھ آئے۔

بیعت طریقت | آپ نے پنجاب میں آکر حضرت خواجہ بخت جمال صاحب تیرانداز جھنگی والے کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے آپ کو نعمتِ خلافت و ولایت سے مشرف فرما کر جگدیو میں رہنے کا حکم دیا۔ آپ نے پندرہ سال تک لوگوں کو راہِ حق کی طرف رہنمائی کی۔

فضیلت حج | آپ چونکہ مدت العمر عرب شریف میں رہے۔ اس لئے چالیس حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اور چالیس سال مسجد نبوی میں درس دیتے رہے۔

توصیف کمال | مولوی مقبول محمد جلالوی رح کتاب سبیل سلسبیل میں لکھتے ہیں۔

"حاجی الحرمین الشریفین حضرت محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت بخت جمال رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور اپنے فرزند ارجمند حضرت ہاشم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں۔ آپ کا روضہ مبارک موضع جگدے ضلع امرتسر میں ہے"

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ شیخ ہاشم شاہ۔ ان کا ذکر اس کتاب کے چوتھے حصہ الموسوم۔ مآثر الاحبار میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com

۲۔ شیخ رحمت اللہ شاہ مسنولد ۱۱۵۵ھ ایکبر ر ایکسو پچپن ہجری مطابق ۱۷۴۲ء ایکبر رسات پنتالیس ہجری

۳۔ شیخ قاسم شاہ رح

یارانِ طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	شیخ ہاشم شاہ فرزند اکبر آنجناب	تھریال ضلع سیالکوٹ
۲	شیخ رحمت اللہ شاہ فرزند دوم	〃
۳	شیخ قاسم شاہ فرزند سوم	〃
۴	شاہ کمال 〃	بھسکلہ
۵	حاجی شاہ 〃	〃
۶	حاجی نور محمد	گوئیے

مناقب حاجی صاحب | آپ کے بیٹے شیخ ہاشم شاہ صاحب رح کتاب جہار رسالہ میں آپ کی مدح میں لکھتے ہیں

ع

یا اے ترا بندگانِ عشق — من بندہ ی جرف فرمانِ عشق

بگزار بجمیل دامانِ شفق — تا من بتو ام ز بیدلانِ عشق

قلم ن بوستہ ا ل ر ا ف

محمد ان نام حاجی محمد شریف

گر ایں نام یادآوری جوہری — مفرما بسیار بری گوہری

بگذر جہاں میوہ ہے تھوہری — ہمی نی معدان لوہری

ذرے بے مہارا بگرا ے ظ ا ف

محمد ان نام حاجی محمد شریف

ا ل ا ش ی ش ا ر ا ن ا ل ا ف

ا ن ی ر ا ن ا ل ا ف

Marfat.com

بخوان نام حاجی محمد تریف

بغر ما تو این نام با حق پرست — نه با خود پرستی که او خود خرست
بداند یقین هر که نیک اختر ست — که در دو جهان نام این بهتر ست
مگو با کسے لعنتی و کثیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

یقین نام این پارس و کیمیاست — خدا را درین دان ترا این رواست
خدا و خدا دان ره هرگز جداست — شدن بے یقین زین سمین بس خطاست
مرا مارخ گفت و گوید حریف

بخوان نام حاجی محمد تریف

چو اکسیر این نام بسیار را — رہ مغفرت بیں گنہ گار را
حصار آہنی ہست زردار را — یقین دو الفقار ست پیکار را
قوی تن شوی ہم چو کوہ نحیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

فلک دردہائے پُر از نیش ہست — گر ہیں چرخ ما تو جفا کیش ہست
بسا مشکل و درد دیرینہ ہست — مجرب دوائے برایں بدنہ ہست
بکن تا شود جملہ آفت ضعیف

بخوان نام حاجی محمد تریف

زعرفان شنو نقطۂ بے مثال — اگر ہستی اے مرد فرخندہ فال
سیابی درین رحمت لایزال — زآفات ہرگز نگیرد زوال
متاع تو فصل ربیع و خریف

بخوان نام حاجی محمد تریف

Marfat.com

اگر صادق ایدل برین آئی وگر مفلسی کیمیا گر شوی

مکرم معظم مقرر شوی ہنر در ہر کار ہنر سوی

گرانمایہ گشتی ۔ باشی خفیف

بخواں نام حاجی محمد شریف

فس فقر ہا شیم تو دانندہ باش رہ یا بسایاں شناسندہ باش

شب و روز ایں نام خواندہ باش قل و فاتحہ ہم رساندہ باش

دریں رہ سوئے صادق ہیم شریف

بخواں نام حاجی محمد شریف

تاریخ وفات | حاجی محمد شریف کی وفات بعمر ایک سو چودہ سال بروز جمعہ تیئیسویں ماہ ذی الحجہ ۱۱۶۷ھ ایکہزار ایکسو ستاسٹھ ہجری مطابق گیارہویں اکتوبر ۱۷۵۴ء ایکہزار سات سو چون عیسوی میں بعہد سلطنت عزیز الدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی یہ اسی سال دسویں جہاں سلطنت حکومت پر بیٹھا۔ مزار موضع جگدیو ضلع مرلسر میں ہے۔

ماۂ تاریخ

" حاجی فخر دارین " ۱۱۶۷ھ

شجرہ نسب حاجی محمد شریف جگدیوی

- حاجی نور محمد
- بابا امیر شاہ
- بابا رحیم شاہ
- میاں شمس الدین
- میاں علیمہ شاہ
- میاں الٰہی بخش
- میاں محمد بخش

Marfat.com

(۹۴)

محمد شہید

بابا محمد شہید قصوریؒ

آپ حضرت شیخ محمد پناہ گھلوٹی والا رح کے اکابر خلیفوں سے تھے قصور کے رہنے والے تھے۔

واقعہ شہادت جن ایام میں آپ کے پیر صاحب رح کا روضہ تعمیر ہو رہا تھا۔ آپ اُس کے مصارف کے لئے ایکہزار روپیہ لا رہے تھے جب امن آباد کے علاقہ میں آئے۔ تو ڈاکوؤں نے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اور جو کچھ پاس تھا چھین لیا۔ آپ خواب میں اپنے مرشد صاحب کے بھتیجے میاں محمد جی ولد میاں محمد اکرم صاحب رح کو ملے۔ اور اپنی شہادت کے واقعہ سے خبردار کیا۔ وہ بیس آدمیوں کو ساتھ لے کر امن آباد پہنچے۔ اور ڈاکوؤں سے سارا مال واپس لیا۔ اور آپ کی نعش اُٹھوا کر ہمراہ لائے۔ اور شیخ محمد پناہ رح کے جوار میں بمقام بھڈو کی متصل گھلوٹی دفن کیا۔ جو تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا بابا دارث شاہ نام تھا۔ جو بھڈو کی میں مدفون ہے

میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ العزیز بیسویں ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری میں بھڈو کی تشریف لے گئے۔ وہ اپنی کتاب فیض محمد شاہی میں لکھتے ہیں۔ کہ اسوقت آپ کی اولاد میں سے میاں نواب علی سجادہ نشین تھے۔ دوسرا آپ کا [illegible] سولہویں جلیشہ [illegible] شہر قصور میں کرا رہے تھے۔ [illegible] کے مریدوں کا ایک سلسلہ بھنڈہ حاجی رتن میں موجود ہے۔ [سن شہنشاہی فلمی جلد دوم صفحہ ۱۷۴]

Marfat.com

(۹۵)

محمد صدیق

حافظ محمد صدیق رتیامی

آپ قوم افغان سے تھے۔ قلعہ رتیا ضلع حصار کے رئیسوں میں سے تھے۔
قرآن مجید کے حافظ تھے حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان پرجو داری سانیالوی
کے مریدوں سے تھے۔ پیر صاحب کی کمال مہربانی آپ کے حال پر تھی۔ تذکرہ بوستانی میں ہے۔
حافظ محمد صدیق رئیس آں شہر از اعتقادمندان شد "

[illegible] سال تصنیف تذکرہ بوستانی ۱۱۴۲ھ ایکزار [illegible]
سطابق ۱۷۳۳ء رسمات سوئیٹ [illegible]

[illegible] تذکرہ بوستانی صفحہ الف ۶۲ [illegible]

Marfat.com

خواجہ محمد عاقل ککڑ ضلع لاہور

آپ کے والد کا نام شاہ کمال چشتی تھا جن کا مزار موضع رتہ متصل اچھرہ لاہور
آپ حضرت خواجہ بخت کمال جھنگیوالہ کے اکابر خلفاء سے تھے۔ موضع ککڑ ضلع
امرتسر میں سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔

شجرہ نقرائے حضرت محمد عاقل ؒ

میاں فیض اللہ شاہ۔ یہ دونوں ککڑ ضلع امرتسر بعض شجروں میں ان کا نام
فضل اللہ شاہ۔ بعض میں ذوالفقار شاہ بعض میں فضل شاہ
تحریر ہے۔

بابا سوہنے شاہ ؒ

بابا سوہنے شاہ و لوہار بھنگالی ضلع امرتسر
ایکدن آگ سے سرخ آہن کو ہاتھ
سے اٹھالیا۔ اس کرامت کے دیکھنے سے
بہت لوگ مرید ہوگئے۔ سکھوں نے
آٹھ گھاؤں زمین معاش میں دی۔

بابا دوجے شاہ۔ فندہ تھی۔ جاں
بابا پورانے شاہ بافندہ کرال تحصیل ضلع
بابا صدر شاہ بافندہ۔ کرتال۔
بابا رفاقت شاہ بافندہ صدر بازار
مظفر پور۔

بابا نور شاہ ؒ
بابا احمد شاہ
بابا معظم شاہ
بابا تاج چراغ
بابا سلیمان شاہ
بابا امام شاہ
بابا چراغ شاہ
بابا سیاہے شاہ سیو
بابا جواہر شاہ تہیو
بابا نواب شاہ کاہنے

بابا سوہنے شاہ و لوہار

حاجی غلام محمد سیاہ
جھنڈیالہ ضلع امرتسر
ان کا کرامتوں کے
بہت حصہ ہوا لاہور کے
میں لکھا جائے گا۔

سائیں سردار علی شاہ
بھنگالی متصل زیرہ
شاہ بندگی شوالہ لاہور کے
میں لکھا جائے گا۔

سیو کاکے شاہ گیدانی
کھڈور تحصیل
ترنتارن ضلع امرتسر
سید سبحان شاہ بن کاکے شاہ
لاہور۔

بابا عبدے شاہ کرال بزرگ
سائیں محمد الدین مجاور
دگاہ درگاہ فتح محمد
لاہور۔

میاں عبداللطیف
میاں محمد شاہی

غلام محمد المعروف مرزے شاہ
ولد نور محمد فقیر ساکن بھ
ضلع امرتسر (فتح

سید بابا شاہ دلہ سید شاہ لوہار

سائیں میراں بخش
راجپوت سیالوں
ضلع لاہور
بھاٹیہ شاہ
جوہڑا ساکن
بھنگالی ضلع
امرتسر

مولوی محمد شریف ارہیں
گورداسپور از حضرت
سید

مہر علی شاہ
گولڑوی بن کاکے شاہ

مولوی میراں بخش
شہر بٹالہ ضلع گورد

مولوی عبداللہ
بافندہ

مولوی حبیب اللہ
بافندہ

سائیں سردار علی شاہ
بھنگالی متصل زیرہ
شاہ بندگی شوالہ لاہور کے
میں لکھا جائے گا۔

حاجی غلام محمد سیاہ
جھنڈیالہ ضلع امرتسر
ان کا کرامتوں کے
بہت حصہ ہوا لاہور کے
میں لکھا جائے گا۔

اللہ بخش مولوی ابوالحسن
وزیر آباد

محمد حسن مولوی ابوالحسن
حوالہ وجلالپور ضلع گجرات

سائیں نظام الدین
سوہنی ۱۱۸۵ھ
۱۹۶۵ء

رحمت اللہ
گیان پور

Marfat.com

محمد عظیم

حضرت سید محمد عظیم بوشاہی برخورداری رح

فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان ابن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق بوشاہی رح صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کے مفصل حالات تشریف النوایح جلد دوم و سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے حصہ ہے باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ چند نئی باتیں لکھی جاتی ہیں۔

سفر شاہجہان آباد | حافظ محمد شرف الدین شاہجہان آبادی رح کے ایک مکتوب سے جو انہوں نے سید فتح الدین صاحب ڈھلوالہ رح کے نام بھیجا تھا۔ ثابت ہوتا ہے کہ ایک بار آپ نے شاہجہان آباد کا سفر بھی کیا۔ اور بعہد سید نیک عالم صاحب کے پاس تشریف لیگئے مکتوب کے الفاظ یہ ہیں۔

"یکدفعہ حضرت جدامجد سید محمد عظیم صاحب دیار [illegible] عالم شاہجہان آباد تشریف آوردہ بودند"

مطالعہ کتب | آپ کتابوں کا مطالعہ اکثر رکھتے۔ کتب [illegible] سے آخیر تک آپ کی اولاد کے پاس مقام ڈھلوالہ [illegible] موجود ہے۔ [illegible] کلمگی [illegible]

"[illegible] الصلاۃ [illegible]

Marfat.com

قدوۃ المتاخرین شیخ نظام الدین کنجوی بالتاریخ بیست چہارم شہر
صفر ختم اللہ بالخیر والظفر فی سنۃ الف ومائۃ وست وثلثین من ھجرۃ
النبی العربی علیہ افضل الصلوٰۃ واجمل التحیات وعلی الہ واصحابہ برائے
صاحبزادہ عالی تبار میاں محمد عظیم ولد حقایق ومعارف آگاہ میاں عصمت اللہ تحریر یافت
اللھم انفع لہ بقرایتہ ۔ سنہ جلوسی محمد شاہ بادشاہ "

[شد از عصمت اللہ محمد عظیم]
العبد شمس الدین ۲۹ ۱۲ھ

ف شمس الدین آپ کے پڑوسی تھے ۔ ابن سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین بن سید محمد عظیم صاحب ذکر ھذا ۔

دستخط حنف الفردوس | " باتمام رسید بنسخہ حنف الفردوس بعون اللہ تعالیٰ روز شنبہ وقت چاشت سنہ ۱۱۳۷ھ (مصنف محمد بن نصیر الدین بن وجی راج بن درویر سلطان لنگاہ) "

اولاد | آپ کے چھ بیٹے تھے ۔

۱ ۔ سید محمد اکرم ۔ ۲ ۔ سید محمد مکرم ۔ ۳ ۔ سید رکن الدین ۔ ۴ ۔ سید محکم الدین ۔
۵ ۔ سید فیض بخش ۔ ۶ ۔ سید فتح الدین ۔ رحمہم اللہ ۔

تاریخ وفات | سید محمد عظیم صاحب کی وفات سنہ ۱۱۸۴ھ ایکہزار ایکسو چوراسی ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۰ء ایکہزار سات سو ستر عیسوی میں بعہد سلطنت ابو المعول مرزا فتح الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۔ سنہ ۱۲ بارہ جلوسی تھا ۔

آپ کی قبر موضع دھماوا ۔ علاقہ کشن گنگا ۔ ضلع پورنیہ میں ہے ۔

سنہ مطابق ۲۳ نومبر سنہ ۱۷۲۳ء ۔ سنہ مطابق سنہ ۱۷۲۴ء شرفت ۔

Marfat.com

(۹۸)

محمد غوث

شیخ المحدثین حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوریؒ

آپ جامع علوم ظاہری و باطنی کاشف رموز طریقت و حقیقت تھے۔ آپ گیلانی سادات کرام سے تھے۔

نسب نامہ | آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابوالبرکات سید حسن بادشاہ تھا۔ ابن سید عبداللہ بن سید محمود بن سید عبدالقادر بن سید عبدالباسط بن سید حسین بن سید قطب العالم بن سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید شرف الدین [illegible] بن سید شہاب الدین احمد بن سید قطب العالم بن سید ابو صالح نصر بن قطب الدائرہ سید تاج الدین [illegible] بن سید النقلین حضرت سید محیی الدین عبدالقادر الحسنی الجیلانی رحمہم اللہ

ہندوستان میں ورود | آپ کے دادا سید محمود بغداد شریف سے [illegible]

آپ کے والد سید حسن بادشاہ [illegible] سیر و سیاحت [illegible] سلوک اختیار کی۔ آپ کی ولادت ۱۰۸۴ھ لاہور [illegible]

[illegible] میں [illegible] حضرت غوث الاعظم [illegible] کی باطنی توجہ [illegible]

ابتدائی سلوک و تصوف | ابتدائی تعلیم [illegible] والد [illegible] حاصل کی [illegible]

[illegible]

Marfat.com

مشایخ حرم کی زیارتیں اور استفادہ | آپ نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد مشایخ وقت کے دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر اختیار کیا چنانچہ اثنائے سفر میں آپ نے ذیل کی زیارتیں کیں۔ اور استفادہ کیا۔

۱ حافظ عبدالغفور نقشبندی کشمیری رح

۲ شیخ یحییٰ نقشبندی رح

۳ میاں نور محمد خلیفہ شاہ ربانا مجذوب۔

۴ شاہ محمد فاضل رح۔

۵ شاہ زندہ قبیر رح

۶ اخوند محمد نعیم رح

۷ شاہ حسین کبرویہ رح

۸ شاہ چراغ قادری پوٹھوہاری رح

۹ شاہ لطیف محدث رح

۱۰ شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی رح

۱۱ شیخ محمد جعفر کنجاہی رح

۱۲ شیخ حامد لاہوری رح

۱۳ میاں جان محمد محدث لاہوری رح

۱۴ شیخ جان محمد ثانی لاہوری رح

۱۵ میاں نور محمد مدقق قادری لاہوری رح

۱۶ شیخ سرور پشاوری رح

۱۷ شیخ محمد چشتی شاہجہان آبادی رح

۱۸ شیخ کلیم اللہ چشتی رح

Marfat.com

۱۹ میراں سید بھیکھ چشتی رح

۲۰ شیخ صبغۃ اللہ مجددی سرہندی رح

۲۱ میاں عبد الاحد المشہور میاں گل مجددی سرہندی رح

۲۲ شیخ عبد النبی نقشبندی رح

۲۳ شاہ مشتاق محدوث رح

۲۴ میر سید ید اللہ دہلوی رح

۲۵ شیخ محمد اعظم درویش رح

ان سب سے اشغال و اوراد کی اجازتیں حاصل ہوئیں۔ مگر کسی کی توجہ سے کشود کار نہ ہوا۔ بزرگان سلف میں سے حضرت داتا گنج بخش لاہوری رح۔ حضرت میاں میر قادری لاہوری حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی رح کی زیارتیں بھی کیں۔

نوشاہی سلسلہ میں مرید ہونا جب آپ واپس پشاور پہنچے تو وہاں میر محمد نعمان کی حالت کو دیکھا۔ تو آپ کو پسند آئی۔ پوچھا کہ تم نے یہ نسبت کہاں سے حاصل کی۔[۳] نے کہا کہ اس وقت نوشاہی خاندان میں حضرت شاہ صمد اللہ رح ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کے حقیقی پوتا ہیں۔ آپ نے اپنے [illegible] اور بیدل سفر طے کر کے مقام ساجنپال شریف پہنچے اور حضرت [illegible] ہو کر فائز المرام ہوئے۔

حضرت مولانا سید حافظ محمد جان رحمانی نوشاہی [illegible] اور مرید ہو کر مستفیض ہوئے ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

---

[۳] تذکرہ نوشاہی قلمی مصنفہ مولف ص ۳۴۵ تراجم

Marfat.com

"سید محمد غوث جیو نبیرہ حضرت غوث الصمدانی قدس سرہ العزیز بجناب حضرت میانصاحب جیو ارادت آوردہ۔ اگرچہ از باب کابل تا بدروازہ دہلی ہر جا کہ فقیرے شنیدے دیدے۔ و میاں پیر محمد را ہم دیدہ بود۔ اما از ہیچ کس تسکین خاطر و اطمینان قلبی حاصل نشد۔ و جمیع مقاصد و مطالب این راہ از ایں جناب یافت۔ ادبے داشت کہ از دو سہ کروہ پیادہ شدہ آیدے۔ دیہنگاہ کہ سوئے چشم حضرت ندیدے سوئے پائے حضرت نظر داشتے۔ بیت

بمجلسے کہ سوال و جواب بے ادبی ست
سخن گناہ عظیم و نگاہ بے ادبی ست

و مردمان کہ ہمراہ پیرزادہ بودند ہمہ صاحب حال شدند۔ یک نوبت کہ از خدمت میانصاحب رخصت شدند تا حسن ابدال ہمہ مست رفتند از انجا ہوش در آوردند و ہمیشہ بخدمت آمد و رفت داشت صاحب تاثیر شد" شہ

ہوس آنی پیرزادہ ہمیشہ حضرت صاحب کی خدمت

سید محمد غوث صاحب جو حضرت غوث الاعظمؒ کی اولاد میں سے تھے۔ وہ حضرت میانصاحب (شاہ عصمت اللہ) کی جناب میں حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ ان کا طریقہ تھا کہ کابل سے لے کر دہلی تک جو درویش سننے میں آیا اُس کو جا کر ملاقات کی۔ حضرت سچیار صاحبؒ کو بھی دیکھا تھا۔ مگر کہیں سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ اور نہ ہی قلب کو اطمینان حاصل ہوا۔ بندۂ راہ سلوک کے تمام مقاصد و مطالب اسی درگاہ سے آپ کو حاصل ہوئے۔ ادب میں اس حد تک تھے کہ جب خدمت مرشد میں آتے تو دو تین کوس سے پیادہ چل کر آتے۔ کبھی حضرت صاحب کے چہرہ کی طرف نہ دیکھتے۔ ہمیشہ اُن کے پاؤں پر نظر رکھتے۔ اس مجلس میں سوال اور جواب کرنا بے ادبی ہو۔ وہاں بات کرنا اور دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ تصور ہوتا ہے۔

پیر جو لوگ پیرزادہ کے ہمراہ آئے تھے۔ وہ بھی صاحب حال ہو گئے۔ بلکہ ایک مرتبہ جب حضرت میانصاحب کی خدمت سے رخصت ہوئے تو موضع حسن ابدال تک مست و مجذوب ہی چلے گئے۔ وہاں جا کر ہوس آئی۔ پیرزادہ ہمیشہ حضرت صاحب کی خدمت

شہ میانصاحب سے مراد شاہ عصمت اللہ مرحوم ہیں ۱۲ شہ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۶۲ شریف

Marfat.com

بیں آپ کا رفق رکھتے تھے حتّٰی کہ صاحب تاثیر ہو گئے۔

خود آپ نے اپنے رسالہ اسرار الطریقت (رسالہ غوثیہ) میں حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب ؒ کے متعلق لکھا ہے۔

"نسبت جذبہ غالب داشتند گاہے در وقت سماع توجہ میکردند و بحضار اثر از حرکت قلب یار قت و گریہ میشد از صحبت ایشاں متاثر اکثر شدم۔ در وقت اکثر در مجلس ایشاں مے شد۔ اگرچہ حرکت قلب سابق ہم بسیار بود۔ اما گریہ و درد از صحبت ایشاں بسیار شد۔"

آپ جذبہ کی نسبت غالب رکھتے تھے۔ اور کبھی سماع کے وقت توجہ کرتے تو حاضرین مجلس کو حرکت قلب کا اثر ہو جاتا۔ اور رونا اور گریہ وزاری ہو جاتی تھی۔ اُن کی صحبت سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اور رونا تو ان کی مجلس میں اکثر جاری رہتا تھا اگرچہ حرکت قلب مجھ کو پہلے بھی تھی۔ لیکن رونا اور درد و ذوق ان کی صحبت سے بہت حاصل ہو گیا۔

اس کے بعد ۱۲ سال تک ایسا حضرت میاں صاحب کی خدمت میں آنا جانا لکھتے ہیں۔

تفصیلی حالات مولوی سید امیر شاہ قادری گیلانی نے تذکرہ علمائے اہلحدیث میں آپ کے تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ جو یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ کا اسم گرامی سید محمد غوث۔ لقب شیخ المحدثین غوث وقت۔ شاہ صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد محترم حضرت [illegible] شاہ خاندان سادات کنڑ حضرت [illegible] کی۔ یہ بی بی صاحبہ آپ کی نانی کا [illegible]

آپ اسی عفیف کے بطن سے پیدا ہوئے۔

---

۵۶ خزینۃ الاصفیا ص۱۳۵ [illegible]

Marfat.com

تحصیل علوم | آپ کی تعلیم و تربیت اپنے والد محترم کے زیر سایہ ہوئی۔ چنانچہ آپ خود رقمطراز ہیں
یہاں آپ کے کلام کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

جب اس احقر کی عمر سات سال کی ہوئی تو سب سے پہلی قرآن مجید پڑھا، مگر ضبط نہ ہوا
بڑا ہی قاصر الفہم تھا۔ جناب قبلہ گاہ والد صاحب نے باطنی طور پر حضرت پیر دستگیر (غوث اعظم)
کے حضور میں عرض کی کہ اس لڑکے پر مہربانی فرماویں۔ آپ نے عنایت فرمائی۔ اور ظاہر و باطن
کے علوم سے نوازا گیا، اس مہربانی کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علوم کے دروازے کھل گئے
اور بہت تھوڑی مدت میں علم ظاہری حاصل ہو گیا، چنانچہ اٹھارہ[۱۸] برس کی عمر میں تمام علوم کی
متداولہ کتابیں پڑھ لیں، مطول کو چھ ماہ میں پڑھ لیا۔ نیز دیگر کتابوں کو بھی جلدی جلدی پڑھ لیا۔
تلویح تو صحیح جناب عالم علوم ظاہری و باطنی اخوند مولانا محمد نعیم رح سے پڑھی، جناب مولانا
کابل کے سرگنہ "محمود کار" میں رہتے تھے۔

آپ جب علوم متداولہ سے فارغ ہو گئے تو احادیث پڑھنے کے لئے لاہور تشریف لیگئے
اور استماع حدیث میاں جان محمد کلاں[۵] سے کی۔ جو جنڈی والیر آباد میں سکونت رکھتے تھے۔
اور حدیث شریف کی اجازت بھی انہیں سے لی۔ بعض علوم آپ نے میاں نور محمد مذنق۔ حاجی
یار بیگ۔ مولانا عبدالہادی۔ اور میاں محمد مراد نابینا سے اخذ کئے۔

طریقہ سلوک | آپ دوران تعلیم ہی میں والد گرامی مرتبت کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ سلوک
و معرفت کے علوم سے بھی آپ کو حصہ عطا فرمایا جاوے۔ مگر والد محترم ہمیشہ آپ کو ارشاد
فرماتے کہ پہلے علوم ظاہر کی تکمیل کر لو۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ جب آپ تحصیل علم کر چکے
تو اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ[۱۸] برس تھی۔ جناب قبلہ والد گرامی کی خدمت میں عرض کیا۔
کہ اب حصول علم سے فارغ ہو چکا ہوں، راہ حقیقت کی طرف رہنمائی کیجئے۔ والد بزرگوار نے آپ کی
اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے طریقہ عالیہ قادریہ میں داخل فرما کر ذکر الٰہی کی تلقین کی۔

---

[۵] میاں جان محمد، میاں وڈا سہروردی کے خلیفہ تھے۔ ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء میں انتقال کیا۔ شرافت۔

Marfat.com

خلوت میں بٹھا دیا۔ اور چار چلّے والد محترم کے حضور میں ذکر الٰہی کے پورے کئے۔ اس کے بعد آپ چھ سال تک ایک علیحدہ تنہائی کے مقام پر عبادت و زہد میں مصروف رہے۔ اوراد و سلوک و معرفت کے دشوار گذار منازل کو پورا کیا۔ اس عرصہ میں جو کچھ آپ پر وارد ہوتیں۔ اپنے والد صاحب کی خدمت میں عرض کرتے۔ اگر ٹھیک ہوتیں تو تحسین فرماتے۔ اگر کوئی لغزش ہوتی تو اُس کا تدارک فرماتے۔ غرضیکہ چھ برس تک آپ ذکر لسانی، جہر خفیہ۔ ذکر قلبی اور مراقبات میں مصروف رہے۔ چھ برس کے بعد جناب والد گرامی قدر نے آپ کو مشہور خلافت تحریر کر دیا۔

سیر اور زیارات مشائخ | آپ نے اولیاء اللہ کو ملنے۔ اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے متعدد سفر کئے۔ سب سے پہلے بغداد شہر ہی میں حافظ عبدالغفور کشمیری نقشبندی کی صحبت میں حاضر ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ان کی صحبت فائدہ مند تھی۔ مگر مجھ کو ہرگز اُن سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ پھر مختلف فقراء کو مل کر آپ اٹک تشریف لے گئے۔ وہاں حاجی شیخ بچلے[58] سے ملاقات کی۔ ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے بہت مہربانی فرمائی۔ ان کی صحبت میں ذکر قلبی غالب ہوا۔ ذکر قلبی جلیس کا طریقہ۔ اور بعض دیگر مقامات جو کہ حبس کے لئے ضروری ہیں۔ ان کی صحبت سے حاصل ہوئے۔ نیز آپ نے طریقہ علیہ نقشبندیہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

اٹک کے گرد و نواح کے فقراء کو مل کر راولپنڈی کے قریب نور پور شاہاں میں شاہ اکبر داناؒ کی خدمت میں گئے۔ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ پر توجہ کی جس سے علوم ہوا۔ ایک دن کے بعد زائل ہو گیا۔

پھر گولڑہ گئے۔ اس کے قریب ہی قریہ شریف شیخ پیر مہر علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ سو سال سے زیادہ عمر کے تھے۔ اور ہمیشہ سے اخیر عمر تک ان کے پاؤں دبائے۔ آخر کار [illegible]

---

۵۸ یہ ترکی نام ہے شاید ہی۔ ۱۲ شریف۔

Marfat.com

کون عزیز ہے کہ اس کے ہاتھوں سے مجھے ذکر کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے تین روز تک مجھے اپنے پاس رکھا، اور اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں لقمے دیتے تھے۔ اور مجھ میں برکت معلوم ہوتی تھی۔ پھر شیخ نے اپنی ٹوپی اور خرقہ دے کر مجھے رخصت کیا۔

پھر آپ کنجاہ میں محمد جعفر درویش کو ساتھ لے کر لاہور پہنچے۔ لاہور اُس وقت علماء و مشائخ فقراء اور مجاذیب کا مرکز تھا۔ لاہور کے تمام بزرگوں سے ملاقات کی، مجذوبوں، گوشہ نشینوں، سالکوں اور صاحب حال اہل شوق کو دیکھا۔ بزرگوں کے مزارات پر بھی کئی راتیں گذاریں۔ میاں حاجی محمد حلال، میاں چاند خطاب پورہ والے، میاں نور محمد مدقق، حاجی باریک، مولوی عبدالہادی، میاں محمد مراد نابینا، حاجی محمد معید صاحب۔ اور دوسرے بزرگوں کی ملاقات کی۔

لاہور سے چل کر نواح سرہند شریف میں حضرت سید بھیکھ چشتی رح سے ملے۔ بعض اذکار اور اشغال کا استفادہ کیا، شغل سہ پایہ نقشبندی کی اجازت اُن سے حاصل کی۔

پھر سرہند شریف تشریف لائے۔ یہاں پر حضرت شیخ صبغۃ اللہ۔ میاں عبدالاحد المعروف میاں گل رح اور میاں فرخ شاہ رح سے ملاقات کی۔ میاں گل صاحب رح نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رح کے مزار پر لے جاکر توجہ دی۔ اور اپنی کتاب مسمی بہ حجرات نوی صلے اللہ علیہ وسلم عنایت فرمائی۔

سرہند شریف سے رخصت ہوکر آپ بلی تشریف لے گئے۔ وہاں شیخ محمد چشتی رح اور شیخ کلیم اللہ رح کی ملاقات کی۔ شیخ کلیم اللہ رح نے اپنی مصنفہ کتاب اقدات آپ کو عنایت فرمائی۔ چند گاہ خواجہ قطب الدین بختیار کے مزار پر رہے۔ وہاں سے اکبرآباد ہوتے ہوئے اجمیر شریف پہنچے۔ اور حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین حسن سنجری رح کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے باطن میں مہربانی کی اور توجہات سے نوازا۔

اجمیر سے واپس لاہور پہنچے۔ دُھن شوق دہی لگن تھی۔ اولیاء اللہ کی خدمت کا جذبہ

Marfat.com

آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ لاہور کے قریب ایک گاؤں بنام سیام چوراسی تھا۔ وہاں ایک ولی اللہ تھے جن کا اسم گرامی عبدالغنی تھا۔ وہ ان دنوں لاہور تشریف لائے تھے۔ آپ اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کی صحبت اور مجالس خاص طور پر میسر ہوئی نہیں نسبت ذات بحت کی توجہ کرتے تھے۔ اس لئے بیخودی اور سرمستگی غلبہ کرتی تھی۔ اس نسبت اور مگر مراقبوں اور ذکر و شغل کی عبارت تقریر کو دی جنانچہ کبھی وہ نسبت غالب ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی۔

اتنا طویل سفر کرنے کے بعد جب آپ واپس پشاور پہنچے تو ارشاد فرمایا کہ اکثر بزرگوں۔ سالکوں۔ مجذوبوں۔ صلحا اور مرتاض لوگوں کی زیارت کی۔ تمام حضرات نے مہربانی فرمائی جسقدر قسمت میں تھا حاصل ہوا۔ مگر میری دلی مراد پوری نہ ہوئی۔

۵

ہمہ شب سراپم شکر اصطبار دلوئے ندید صبح ختم چو گلہ ہم ہمار

آپ نے پشاور سے پھر کشمیر کا سفر اختیار کیا جو چھ ہفتے کی راہ سوار کے الفت میں کہ سرزمین کشمیر میں متواتر چند دھوانہ ہوئے تھے۔ ۱۰۱۸ھ سے اطراف اشوار میں

دیں کا واقعہ حالات مشائخ کرام کی ملاقات سے ۱۰۱۸ھ

میں پوری توجہ سے کام لیا۔

اخلاق و کمالات آپ کے علم و تقویٰ کی شہرت

آپ کی دینی تبلیغ خدمت

بہرحال اور حاصل کرنے حاشیہ

آپ کے

Marfat.com

کی گئیں۔ آپ نے یہ فرماتے ہوئے واپس کر دیں۔ کہ مستحق افراد میں ان کو بانٹ دو۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ یہ غریب اور مفلوک الحال لوگوں کا حق ہے۔

جب محمد شاہ کلاں شاہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ (اُسوقت آپ لاہور میں تشریف فرما تھے) تو اس نے پیشاور سے آپ کے نام حکمنامہ لکھا۔ کہ دربار میں حاضر ہوں۔ اور میرے لئے دعا کریں۔ آپ نے محمد شاہ بادشاہ کو صاف جواب لکھ کر بھیج دیا کہ

"طریق پیر ما نیست کہ نزد بادشاہ روند و باستمداد دے پردازند کہ برائے ہر یک استمداد حق جل و علا کافی ست"

ہمارے پیر کا یہ طریقہ نہیں کہ بادشاہ کے پاس جائیں اور مدد طلب کریں۔ کیونکہ ہر شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ کی امداد کافی ہے۔

آپ کے اس جواب سے بادشاہ بہت برافروختہ ہوا۔ غصہ سے جھلا اٹھا۔ اور حکم دیا کہ سب سے پہلے لاہور پہنچ کر حضرت شاہ محمد غوث کو اس حکم عدولی پر سزا دوں گا۔ اس کے بعد دہلی کی طرف قدم بڑھاؤں گا۔ قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جب محمد شاہ بمعہ لشکر کے دریائے اٹک پر پہنچا تو دریا میں طغیانی آگئی۔ اور روز بروز بڑھنے لگی۔ کافی دن محمد شاہ کو وہاں پر رکنا پڑا۔ اُس نے امراء سے مشورہ کیا۔ مشورہ کرنے کے بعد بادشاہ نے اپنا قاصد پیشاور میں آپ کے خلیفہ محمد غوث کے پاس بھیجا۔ کہ وہ دُعا کرے کہ طغیانی ختم ہو۔ آپ کے خلیفہ نے بادشاہ کو جواب لکھا۔

"این ہمہ توقف از شامت ارادہ بد بادشاہ است کہ بہ نسبت حضرت سید محمد غوث اندیشیدہ است۔ اگر شاہ از ان ارادہ باز آید ممکن ست کہ از آب دریا عبور نماید"

یہ توقف بادشاہ کے بُرے ارادہ کی شامت ہے جو اس نے سید محمد غوث کے متعلق خیال کر رکھا ہے اگر بادشاہ اس بُرے ارادہ سے باز آجاوے تو ممکن ہے کہ دریا کے پانی سے عبور کر سکے۔

---

۹ یہ حملہ محمد شاہ نے بعہد بادشاہ ۱۱۵۱ھ / ۱۷۳۸ء میں کیا تھا۔ (تذکرہ علماء و مشایخ سرحد)

۱۰ یہ محمد غوث۔ شاہ محمد غوث کا خلیفہ تھا۔ سید حسن رح کے مزار مبارک پر مقیم تھا۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

جب بادشاہ کو ایک فقیر درویش کا یہ رقعہ ملا تو لرز گیا، توبہ کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے طغیانی کو ختم کر دیا۔ بادشاہ دریا عبور کر کے لاہور پہنچا۔ محمد شاہ بادشاہ نے لاہور پہنچ کر اپنے حضور طلب کیا، مگر آپ نے شدت کے ساتھ محمد شاہ کے دربار میں جانے سے انکار کر دیا، بادشاہ خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اشرفیاں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نہایت ہی اخلاق کریمانہ سے بادشاہ کو ملے مگر اشرفیاں لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میرا توکل اور اعتماد اللہ جل جلالہٗ پر ہے۔ اور وہی مجھے کافی ہے۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں۔

"کہ (بادشاہ) در لاہور رسیدہ مخلصانہ ملاقات کرد"

علمیات شاہی سے پرہیز جس وقت آپ کے والد محترم حضرت ابوالبرکات سید حسن بادشاہ رح کا انتقال ۱۱۱۵ھ ایکہزار ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا تو اس کے فوراً بعد بادشاہ ہندوستان اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کے نام سید حسن رح کے مزار شریف کے گرد چالیس جریب زمین کی سند لکھ کر بھیج دی۔ مگر آپ نے جواب دے دیا، کہ میں فقیر آدمی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا دروازہ مجھے کافی ہے۔ وہی میرا کارساز ہے، وہی میرا مولا ہے۔ اور وہ بہت اچھا آقا ہے۔

سلسلہ درس وتدریس ۱۱۳۰ھ ایکہزار ایک سو بیس ہجری میں پشاور شہر میں خانقاہ عالیہ قادریہ سید حسن بادشاہ رح پر باقاعدہ سلسلہ تدریس شروع کر دیا۔ درس قرآن۔ درس حدیث اور طریقہ مبارکہ کے ارشادات خود فرماتے۔ آپ کے درس مبارک میں اکابر علماء کے لڑکے۔ اور مشائخ کرام کے صاحبزادگان آکر علوم سے بہرہ ور ہوتے۔ حدیث شریف کا درس اتنا وسیع تھا کہ علاوہ پنجاب وسرحد کے۔ کابل۔ ہرات اور غزنی کے طلباء حق در حق آکر شامل ہوتے۔ نیز تمام طلباء کی رہائش۔ لباس اور طعام کا مفت انتظام بھی آپ خود فرماتے۔ اس طرح سلسلہ مبارک کی نشر واشاعت میں انتھک کوشش کرتے۔ ہزاروں دین اور متقدین آئے اور رشد وہدایت سے بہرہ یاب ہو کر واپس لوٹے۔ افسوس اور تہذیب اخلاق کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی۔ لوگ تزکیہ تعلیم اعمال

Marfat.com

فقہ شریف۔ اور تصوف کی کتابیں پڑھ رہے ہے۔ تو کوئی نفی اثبات کے ذکر میں مشغول ہے۔ کوئی مراقبہ کر رہے ہے۔ کوئی رابطہ قلب کے ساتھ درد و شوق بڑھا رہے ہے۔ اس پر طرفہ یہ کہ سب پر آپ کی نظر کرم موجود ہے۔

لاہور میں تشریف فرما ہونا سنہ ۱۱۳۱ھ ایک ہزار ایک سو اکتیس ہجری میں آپ نے بخاری شریف کی شرح لکھی۔ آپ سنہ ۱۱۴۸ھ ایک ہزار ایک سو اٹھتالیس ہجری تک پشاور میں رہے۔ اور پھر لاہور تشریف لے گئے۔ چار برس تک لاہور میں بھی اسی طرح تبلیغ دین۔ اشاعت سلسلہ میں منہمک رہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بادشاہ روحانی حضور غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی قطب الاقطاب کے مقام پر سرفراز ہو کر لاہور میں مقیم ہوئے۔

کرامات

آپ کے کشف و کرامات کو اگر جمع کیا جائے تو ایک مکمل الگ کتاب بن جائے گی۔ مگر آپ کی ذات ستودہ صفات ان باتوں سے ارفع۔ اعلیٰ اور رفیع تھی۔ آپ نے خود بھی ان باتوں کو در خور اعتنا نہیں سمجھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "سالک کو بعض اوقات ذکر کی حالت میں اپنے اور غیر کے قلب کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اور باتیں بھی کھل جاتی ہیں۔ کشف قبور بھی حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ (سالک) مطلوب حقیقی سے محروم رہ جاتا ہے" اور کیوں نہ ہو جب کہ آپ ایسے روحانی درس گاہ کے فیض یافتہ تھے جس کے [illegible] سید حسن بادشاہ پشاوری رح کا یہ ارشاد ہے۔

ایں ہمہ (کشف و کرامات وغیرہ)
آنچہ دیدی و شنیدی بازی طفلان ست
و کار دیگر ست۔ سالک را ایں کارہا آفات

سب کچھ [illegible] و کرامات وغیرہ جو کچھ تم دیکھتے
اور سنتے ہو یہ بچوں کا کھیل اور دوسرا کام ہے
سالک کو یہ تمام آفات ہے۔ اور مقصد [illegible]

Marfat.com

است و مانع علوِ درجات ست " کے حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔

اسی وجہ سے اس میں اختصار کیا جاتا ہے۔ اور آپ کی دو کرامتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن سے آپ کا تعلق باللہ ظاہر ہوتا ہے۔ نیز جن کرامات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دنیا کو آپ نے کسطرح پائے استحقار سے ٹھکرایا۔

ایک نابینا کا بینا ہونا | مفتی محمد دین فوق امرتسری رح یادِ رفتگاں میں لکھتے ہیں۔

ایک نابینا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ سید آلِ رسول ہیں۔ مجھے دم کریں۔ (تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے بینائی نصیب فرماوے) آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اُس کی آنکھوں پر دم کیا۔ اور ہاتھ پھیرا۔ وہ شخص فوراً بینا ہو گیا۔

ایک مہاتما کا مسلمان ہونا | جب آپ لاہور جاتے ہوئے اٹک پہنچے تو ایک مہاتما اپنے چیلوں کے آپ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ آپ درویش ہیں آپ کے لنگر سے سینکڑوں آدمی روٹی کھاتے ہیں لہذا آپ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک نسخہ کیمیا کا حاضر ہے آپ جتنا چاہیں اس سے سونا بنا کر اپنی ضروریات پوری کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ اور وہ کیمیا آپ نے لے کر دریا میں پھینک دیا۔ وہ مہاتما بہت ہی [illegible] ہوا اور ناراضگی کا اظہار کیا آپ نے اس کو محاطب کر کے [illegible]

Marfat.com

وفات کے بعد کرامت

مفتی غلام سرور لاہوری، حدیقۃ الاولیا میں لکھتے ہیں۔

حضرت کی کرامتیں اکثر مشہور ہیں۔ مگر چشم دید یہ ہے کہ جب رنجیت سنگھ کے بعد کھڑک سنگھ جانشین حکومت لاہور ہوا تو اس کے بیٹے نونہال سنگھ نے جو با اختیار حاکم تھا حکم دیا کہ فصیل لاہور کے باہر چار ہزار قدم تک زمین صاف کر دی جائے۔ مکانات گرا دیئے جائیں، اور درخت کاٹ دیئے جائیں۔ ایک انگریز دلاروس اس کام پر مقرر کیا گیا، اُس نے مکانات گرانے شروع کر دیئے۔ آپ کے مکان کی چار دیواری بھی گرانی شروع کی گئی۔ درخت کاٹ دیئے گئے۔ جب اندرون دیوان خاص مزار کی چار دیواری گرائی گئی تو قدرت الٰہی سے اُسی روز کھڑک سنگھ مر گیا اور نونہال سنگھ جب نعش جلا کر آیا تو سلامی کی توپوں کے زلزلے سے قلعہ کی دیوار کا پتھر جدا ہو کر نونہال سنگھ کے سر پر آگرا اور وہ جوان جوانمرگ ہوا۔ اسکی والدہ چندر کور ڈری اور حکم دیا کہ مزار حضرت کا نہ گرایا جائے۔ چنانچہ گرا ہوا مکان اسی وقت تعمیر کیا گیا۔ [۱۲]

تصنیفات

آپ جس طرح مقامات و علوم باطنی سے مشرف تھے اسی طرح علوم ظاہری سے بھی آراستہ و پیراستہ تھے۔ موج کشمیر مفتی سعادت تحریر کرتے ہیں۔ خواجہ محمد مراد بیگ جیسے حقیقت شناس بزرگ نے آپ کی تعریف و توصیف میں لکھا ہے۔ کہ "بکلی علم آراستہ است بذکر و فکر اشتغال دارد"

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں "جامع ظاہر و باطن۔ کاشف رموز طریقت و حقیقت بود" جس علم و عرفان کی آپ چالیس برس تک اشاعت کرتے رہے۔ آپ نے اسکو کتابوں میں تحریر فرمایا، زبانی طور پر آپ کے خاندان میں یہ بات چلی آرہی ہے کہ آپ نے تقریباً چار سو

---

[۱۲] حدیقۃ الاولیا ص ۲۶۔ شرافت۔

Marfat.com

کتابیں لکھیں۔ مگر چونکہ آپ کی تمام اولاد تبلیغ کے لئے میدانوں اور پہاڑوں میں پھرتی رہی، اس لئے کتابیں محفوظ نہ رہ سکیں۔ جو کتابیں مل سکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ شرح غونیہ بخاری | آپ نے بخاری شریف کی یہ شرح ۱۱۳۱ھ ایکہزار ایکسو اکتیس ہجری مطابق ۱۷۱۹ء ایکہزار سات سو انیس عیسوی میں فرمائی۔ جو کہ شرح غونیہ کے نام سے موسوم ہے یہ شرح علم حدیث میں ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ حدیث شریف کے متعلق جتنے علوم [illegible] اس شرح میں آپ نے حل فرمائے ہیں۔ اس شرح میں علاوہ دیگر متعلقہ علوم کے [illegible] اسماء الرجال کو مکمل بیان کیا ہے۔ فقہ حنفی کی تطبیق نہایت [illegible] علی احمد شیخ الحدیث رو نے جب یہ شرح ملاحظہ کی، تو [illegible] کے سامنے لوح محفوظ تھی جس کو دیکھ کر آپ نے شرح لکھی ہے۔

مولانا عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں [illegible] سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس [illegible] یہ شرح ہاتھ میں ہے۔ صاحبزادہ [illegible] ہوئی تھی۔ اور اب [illegible] بخاری شریف کے [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

Marfat.com

چنانچہ آپ خود اس رسالہ میں رقمطراز ہیں کہ طالب کو اگر اس راہ کی طلب ہے تو پہلے مرشد پکڑے۔ کہ اس کے سوا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر مرشد نہ مل سکے تو جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہوا ہے اس پر عمل کرے۔ اگر کما حقہٗ مستعد ہو گا تو منزلِ مقصود تک پہنچے گا۔

اس رسالہ میں ایک دیباچہ اور چھ فصلیں ہیں۔

دیباچہ میں ذکر مدام۔ اور فکر تمام۔ اکمل حلال، صدق مقال وغیرہ پر بحث ہے۔

پہلی فصل شریعت کے بارہ میں ہے۔ نماز کی پابندی۔ نبوی استفادہ کا طریقہ۔ حضورِ پرنور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود۔ طریقہ تہجد۔ طریقت سے کیا مراد ہے۔ اور ذکر کے طریقوں کا بیان ہے

دوسری فصل میں ان مراقبوں کا ذکر ہے۔ جو ذکر کے بعد کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مراقبہ حضور۔ مراقبہ شہود۔ مراقبہ معیت۔ احاطہ ذاتیہ۔ اور نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

تیسری فصل حقیقت کے بیان میں ہے۔

چوتھی فصل معرفت کے بیان میں ہے۔

پانچویں فصل مراتبِ وجود اور ظہورِ حق کے بیان پر مشتمل ہے

چھٹی فصل میں اپنے مرشد الاکرم کا تذکرہ۔ جو تمہ ولادت کا بیان ہے۔ اور بزرگان کرام اور علمائے عظام کا ذکر ہے جن سے آپ نے استفادہ کیا اور ان سے اجازت نامہ حاصل کیا ۱۲

---

۱۲ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ فرید بک ڈپو کے مطبوعہ انگریزی ترجمہ حسن میں اس رسالہ کا کچھ حصہ "The Path" کے نام سے اردو میں شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ نہایت ہی نامکمل ہے اس میں صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۳۶ تک کا مضمون سوائے تمہیدی عبارت کے جو کہ اصل کتاب میں موجود ہیں۔ ترجمہ کرنے والے نے بھی ترجمہ میں کمی محسوسی کی ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

۴۔ رسالہ ذکر جہر | اس رسالہ میں قرآن مجید۔ احادیث شریف۔ کتب فقہ۔ اور کتب علمائے کرام سے مدلل طریقہ سے ذکر جہر کا ثبوت دیا ہے۔ اور نہایت ہی احسن وجوہ بیان فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ عربی میں قلمی ہے۔

۵۔ ترجمہ قصیدہ غوثیہ شریف فارسی | قصیدہ شریف کی، فہم اور صوفیانہ شرح ہے۔ صرف اور نحو کے مشکل مقامات کو نہایت آسان طریقہ پر حل فرمایا ہے۔ حامئی اشاعت۔ درود شریف پر عبدالغفار لاہوری رح نے ۱۳۲۸ھ ایکہزار تین سو اٹھائیس ہجری میں شائع کی تھی۔ اس شرح کا نام انہوں نے شرح خضر یہ رکھا ہے۔

۶۔ اسرار التوحید عربی قلمی | یہ کتاب توحید کے موضوع پر ہے۔ کلکتہ (بھارت) میں مولانا عبدالرؤف دانا پوری مصنف اصح السیر کے کتب خانہ میں ہے۔ حضرت شاہ محمد غوث رح نے خود اس کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ جب فصوص الحکم مصنف ابن العربی رح کا مطالعہ کرتے تھے تو آپ کو دو مقامات پر بہت اشکال وارد ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں ایک تو وجہ مطلق کی تحقق اور اس سے کثرت کے ظاہر ہونے کی کیفیت۔ دوسرا خاتم الاولیا کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ آخر آپ حضرت شیخ ابن العربی رح اور شیخ صدرالدین قونیوی رح کو جو کہ شیخ کے اجل اصحاب سے تھے۔ معہ مولوی جامی رح کے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے ہر دو مسئلوں کو خاکسار کے سامنے حل کر کے سمجھا دیا، جب میں بیدار ہوا تو میری تسلی تھی۔ بلکہ اس خواب کے بعد تو یہ کیفیت ہے کہ اب جو قضیہ وارد ہوتا ہے ایسا صاف ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اب وحی سے حاصل ہوا ہے۔ اور جو شخص ان مسئلوں میں تصرف کرتا ہے اس کا [illegible] آجاتا ہے کہ ناسمجھی کے باعث ایسا کر رہا ہے [illegible]

ذرا بھی سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی گویا [illegible]

اس میں کئی رسالے لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام [illegible]

دیباچہ فارسی میں۔ اس میں بعض وجوہ فوائد بھی [illegible]

Marfat.com

۷۔ حاشیہ قرآن مجید | آپ نے قرآن مجید کا حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں فقیر نور محمد قادری سروری کے کتب خانہ میں ہے۔ واللہ اعلم

ان کے علاوہ منطق۔ فلسفہ۔ اور ادبیات کی کتابوں پر آپ نے شرح تحریر فرمائے ہیں۔ مگر ان کتابوں کا پتہ نہیں چل سکا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید میر عابد شاہ رح

۲ سید میر شاکر شاہ رح مدفون جلال پور کیکیاں ضلع جہلم۔

۳ میر سید شاہ میر رح

۴ میر سید باقر شاہ رح

یارانِ طریقت | چاروں فرزند بھی آپ کے مرید تھے۔ ان کے علاوہ خلفاء یہ ہیں۔

۵ حافظ محمد سعید رح

۶ حافظ محمد صدیق رح

۷ شیخ محمد غوث رح

۸ شاہ غلام صاحب رح

۹ شیخ وجیہ الدین المعروف بہ زاہدی مدفون مزنگ لاہور متوفی ۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۸ء۔

تاریخ وفات | سید شاہ محمد غوث کی وفات ستر ہویں ربیع الاول ۱۱۵۲ھ ایکہزار ایک سو باون ہجری مطابق چوبیسویں جون ۱۷۳۹ء ایکہزار سات سو انتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی ۲۲ھ بائیس جلوسی تھا۔ آپ کا مزار بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ کے مزار کے پاس سنگِ مرمر کی چار دیواری ہے۔ پاس مسجد فراخ اس میں وضو کے واسطے تالاب (حوض) نیز مسافروں کیواسطے حجرہ جات بنے ہوئے ہیں۔ میں (شرافت) بہت دفعہ زیارت مزار شریف سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مادہ تاریخ ہے "عظیم الفوائد" ۱۱۵۲ھ

Marfat.com

محمد مخدوم

حافظ محمد مخدوم رہتاسی رح

آپ علامہ زماں۔ فقیہ دوراں۔ حافظِ قرآن تھے۔ آبائی وطن موضع چک حافظاں ضلع گجرات تھا۔ علم حاصل کرنے کے لئے قلعہ رہتاس ضلع جہلم میں چلے گئے۔ ایک دفعہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ہرخورداری ساہنیالوی وہاں تشریف لے گئے۔ اُن کے انوار باطن کو مشاہدہ کر کے حلقہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ کبھی سالک کبھی مجذوب ہوتے۔ حالت جذبہ میں آپ سات آٹھ دن تک کچھ نہیں کھایا کرتے تھے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"بروجیلے مہربان بودند۔ او ہرگاہ کہ مست میشد ہفت ہشت روز ہست بادہ
چیزے نمیخورد" [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ یعنی ایک سو چھیالیس ہجری تک زندہ
سنہ ۱۷۳۳ء ایک ہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا گئے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۷۷ ثبت ہے۔

Marfat.com

(۱۰۰)

معروفہ

بی بی معروفہ رح

آپ عارفاتِ کاملات اور صالحات میں تھیں۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری شاہنیالوی رح کے حلقہ ارادت میں تھیں۔ اُن کی نظرِ تجلّی اثر سے آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی۔

تقوٰے | آپ نہایت پرہیزگار تھیں۔ مشتبہ طعام کی ماہیت آپ کو معلوم ہو جاتی تھی۔ اور آپ اُس سے بچ جاتی تھیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"اگر کسے طعامِ ناوجہ و شبہ پختہ پیش او آوردے ماہیتش معلوم کردے" [1]

عشقِ حقیقی | آپ ہر وقت عشقِ حقیقی کی آگ میں جلتی رہتی تھیں۔ اگر کبھی آپ کو وجد ہوتا تو آٹھ پہر تک مست و بیخود رہتیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"ہر گاہ کہ بر و وجد و حال روئے دادے ہشت ہشت پاس مست بماندے" [2]

کشف و کرامت | آپ کو کشف کی سب قسمیں حاصل تھیں۔ کشف القبور۔ کشف القلوب۔ کشف الملائکہ آپ کو حاصل تھا۔ آسمانی فرشتوں کی خبریں دیا کرتیں۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"مسمات معروفہ را حالے بود کہ ملائکہ آسمان و حقیقتِ اہل قبور و قلوب ہر دو مکشوف بود۔ یعنی کشف قبور و قلوب و ملکوت داشت" [3]

کئی مریض آپ کی دعا سے صحت پاتے تھے۔ اکثر لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔

زمانہ وفات | بی بی معروفہ رح سالِ تصنیفِ تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکی تھیں۔

---

[1] [2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۲ [3] ایضاً ص ۲۶۱ شرافت۔

Marfat.com

(۱۰۱)

مموں

شیخ مموں لاہوری رح

آپ کا نام محمد مشہور مموں تھا۔ لاہور میں گھوڑوں کی سائیسی کرتے تھے۔ پھر ملازمت چھوڑ کر حضرت شہیر قلندر لاہوری رح کے مرید ہو گئے۔

خدمات مرشد آپ دن رات اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہتے۔ رفیق القلب تھے۔ بروقت گریہ وزاری کرتے تھے۔ اور فقروں کی خدمت دل وجان سے کیا کرتے تھے۔ بمالیف رشیدیہ ؎

شب و روزے بخدمت پیر بود ے — ہمہ کس را بمول خدمت نمود ے
بدادے آب با تشنہ دل صاف — دگر با خلق ہمیشہ بود او صاف
شب و روزے بگریہ کار وے بود — برائے جملہ درد شاں ابر شود سے

واقعہ وفات آپ بیمار ہوئے تو علاج نہ کروائے۔ اور کہا کہ میں اب ہو جاؤں گا۔ وفات کے وقت کہا کہ میرے مرشد صاحب آگئے ہیں۔ [illegible] وصال نصیب ہوا ہے۔ [illegible]

تاریخ وفات آپ کی وفات ۱۱۶۰ھ [illegible] سات سو سنتالیس علیہ السلام [illegible] کی سلطنت کا زمانہ تھا۔ [illegible]

حق آں بود اندر دل شیر الموں — [illegible]

؎ تالیف قدسیہ قلمی ص ۳۵۹ [illegible] ص ۳۶۰ [illegible]

Marfat.com

(۱۰۲)

مُنی رام

مہتہ مُنی رام رُہتاسی

قلعہ رُہتاس ضلع جہلم میں فوجدار تھا۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ سہیلوان برخوردار ساہنپالوی رح کی جناب میں ارادت رکھتا تھا۔ اونٹ، خیمے، تانبے کی دیگیں، طشت اور نقد و جنس ہر قسم کے نذرانے پیر روشنضمیر کی خدمت میں پیش کیا کرتا۔ اس کی اولاد بھی اسی درگاہ سے فیض یافتہ تھی۔ ہندو لوگ اُس سے مستفید ہوتے تھے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے

"شتر رح و خیمہ رح و دیگہائے مس و طبقہائے مسی و نقد و جنس دیگر بسیار نیاز آورد و تا حال اولاد او ہمہ معتقد ست"[1]

زمانہ وفات | اس کی وفات سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایک سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے ہو چکی تھی۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۴ ۔ تراشت ۔

Marfat.com

(۱۰۳)

میر کلان

سید میر کلان پیر گیلانی رکھیاھی ح

آپ حضرت غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی ح کی اولاد امجاد سے تھے۔ اور دہلی کے نواح میں سکونت رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت | آپ نے معلیہ خاندان میں نہایت عروج واقتدار حاصل کیا تھا۔ فوج کے سپہ سالار تھے۔ بڑی بڑی شجاعتیں داولوالعزمیاں آپ سے ظہور میں آئیں۔ آپ کی طبیعت میں غیظ وغضب اور جوش کا جذبہ زیادہ تھا۔ قرب وجوار کے لوگ آپ کی سخت گیری سے نہایت تنگ آگئے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سید حافظ قائم الدین برقنداز پاک پتنی ح کا وہاں ایک موچی کے ہاں ورود ہوا۔ اس موچی نے حافظ صاحب کے سامنے آپ کے مظالم کا شکوہ شکایت کیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ جس وقت وہ اس طرف سے گذرے ہم کو اطلاع کرنا۔ اتفاقاً آپ متکبرانہ گھوڑے پر سوار ہاں سے گذرے۔ حافظ صاحب کو تلاش کیا کہ یہی میر صاحب ہیں۔ انہوں نے نظر بھر کر آپ کی طرف دیکھا۔ آپ گھوڑے ہی پر سے فوراً بیمار ہو گئے۔ بہ حید علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے بتایا کہ فلاں موچی کے ہاں ایک باکمال درویش آئے ہوئے ہیں۔ آپ کو چارپائی پر اٹھا کر خدمت میں لے گئے حافظ صاحب نے آپ کی رعونت کو توڑنے کے لئے فرمایا۔ کہ اٹھ کر اس موچی کی بیٹھک کی صفائی کر۔ آپ اٹھے اور تعمیل کی۔ فوراً درد کافور ہو گیا۔ اور بیعت وخلافت کی خواہش ظاہر ہوئی۔ اسی وقت حافظ صاحب سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور ملازمت ترک کر کے یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے

Marfat.com

علاقہ پوٹھوہار میں ورود | کچھ عرصہ آپ نے حافظ صاحب کی خدمت میں بسر کیا۔ اور مجاہدات میں سرگرم رہے۔ مرتبہ فنا فی الشیخ آپ کو حاصل ہوا۔ ایک دن حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ تم علاقہ پوٹھوہار میں چلے جاؤ۔ وہاں تم سے بے شمار مخلوق فیضیاب ہوگی آپ نے اپنے پیر و مرشد کی حکم سے خلافت پاکر پوٹھوہار کی طرف رخ کیا۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ اور ایک قوال جس کا نام تھا۔ اس علاقہ میں آکر موضع قاضیاں میں ایک قاضی کے گھر ڈیرہ کیا۔

دکھیاد میں سکونت | آپ کا معمول تھا کہ دن کو دنیوی کاروبار میں مصروف رہتے۔ اور رات کو پوشیدہ طور پر ویرانہ یا پانی کے کنارہ پر جاکر یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ کوئی شخص آپ کے حالات سے واقف نہ تھا۔ ایک رات موضع قاضیاں کے قریب ایک تالاب کے کنارے آپ یاد الٰہی کر رہے تھے۔ کوئی مسافر پاس سے گذرا۔ دیکھا کہ آپ کے تمام اعضا علیحدہ علیحدہ پڑے ہیں۔ اور ہر ایک ٹکڑا سے اسم ذات کی آواز آرہی تھی۔ آپ مسافر کے پاؤں کی آہٹ سے فوراً بحالت اصلی ہوگئے۔ اور کلمہ طیبہ پڑھ کر گاؤں کو روانہ ہوگئے۔ اس کرامت کا اکثر شہرہ زبان زد ہوا۔ تو آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ اور موضع رکھیاد میں سکونت اختیار کی

کرامات

فتوح غیبی | آپ ہر سال حضرت غوث اعظم رض کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عرس پر چاولوں کا ہفتہ وار تھا تقسیم کرتے ہوئے ختم ہوگیا۔ خادموں نے عرض کی۔ کہ یا قبلہ ابھی لوگ روٹی کھانے والے بہت باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مکان کے چھت کو سوراخ کردو۔ سوراخ کرنے کی دیر تھی کہ چاولوں کے توڑے خوب پکے ہوئے گرم اور شیریں اس میں سے گرنے لگے۔ سب اور ہمسائے کا یہ ماجرا نظارہ لوگوں نے دیکھا۔ اور سب لوگوں نے سیر ہوکر کھایا۔

مردہ کا زندہ ہونا | ایک مرتبہ آپ سفر کرتے ہوئے موضع کرنب گوجراں کے پاس سے گذرے جسونہ قوال بھی ہمراہ تھا۔ ایک ضعیفہ کے رونے کی آواز آئی۔ اس کا دردناک

Marfat.com

آہ و فغاں سنکر آپ از حد متاثر ہوئے۔ اور اُس بڑھیا کے پاس جا کر رونے کی حقیقت دریافت کی۔ اُس نے عرض کیا کہ میرا اکلوتا بیٹا جو ابھی ابھی فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے اُس کی نعش کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ مائی کوئی غم نہ کر۔ یہ لڑکا زندہ ہے۔ اس کو سکتہ کی بیماری ہے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو وہ اسی وقت کھڑا ہو کر بیٹھ گیا۔ آج تک جمعہ کے کوریجہ کی اولاد حضرت درگاہ سے ہے۔

اندرونی طریقت آپ کے خواص درویشوں میں سے ہیں۔

۱ بابا شیخ حسن صاحب ساکن حسن خٹک تحصیل گوجران۔

۲ بابا خیر محمد صاحب ساکن موضع ٹھٹیالی تحصیل گوجران

۳ شیخ محمد صاحب ساکن موضع تحصیل گوجران

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۔ ان کے حالات اس کتاب کے حصہ سوم میں [illegible]

زمانہ وفات آپ کی وفات [illegible]

[illegible]

Marfat.com

ن

(۱۰۴)

نانک

میاں نانک گجراتی رح

باندہ کا پیشہ کرتے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان برخوردار ی سانپیالوی رح کے خاص یاروں سے تھے۔ صاحب کرامات وخوارق تھے۔ شہر گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

ایکدن کسی شخص نے کہا۔ فقیروں کے پاس جاکر تم نے کیا حاصل کیا ہے۔ آپ نے جوش میں آکر اپنا ہاتھ دراز کیا۔ اور کہا دیکھ۔ اُس نے دیکھا تو آپ کے بال بال سے ذکر الٰہی جاری تھا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"درجوش آمدہ دست خود را دراز کردہ گفت کہ ببیں موئے موئے من ذکر الٰہی میکند۔ چوں مشاہدہ کردند۔ از ہر موئے او ذکرے برآید"

زمانۂ حیات | آپ سالِ تصنیفِ تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com

(۱۰۵)

رنگا

میاں رنگا دہلوی رح

آپ حضرت شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ رح کے معزز درویش تھے۔ اپنے مرشد صاحب کے ساتھ بطور خادم دہلی گئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہاں ایک کنجری پر عاشق ہو گئے۔ اور اس کا عشق یہاں تک غالب ہو گیا کہ دیوانہ اطوار ہو گئے۔

نہ از خود خبر داشت نہ از بدن — چو مجنوں شدہ بیخود از خویشتن
نہ آگہ ز دستار نہ از سر خبر — بلے این چنین ست عشق اے پسر [1]

جب حضرت شیخ صاحب کو اس بات کا پتہ چلا، تو انہوں نے ایسا تصرف کیا کہ وہ عورت نائب ہو کر مسخر ہو گئی۔ اور میاں رنگا کے ہمراہ ہو کر حضرت صاحب کی مرید ہو کر یاد حق میں لگ گئی۔ کنز الرحمت میں ہے۔

ہمراہ رنگا بخدمت رجوع — شدہ کرد در یاد ایزد رجوع [2]

---

[1] کنز الرحمت صفحہ ۱۴۰ [2] ایضاً صفحہ ۱۴۸ شرافت۔

Marfat.com

(۱۰۶)

نوبہارشاہ

بابا نوبہارشاہ

آپ حضرت خواجہ بخت جمال ترانداز جہنگی والا رح کے مخلص خلیفوں سے تھے۔ آپکا سلسلہ ارشاد جاری ہے۔

شجرہ فقرائے بابا نوبہارشاہ رح

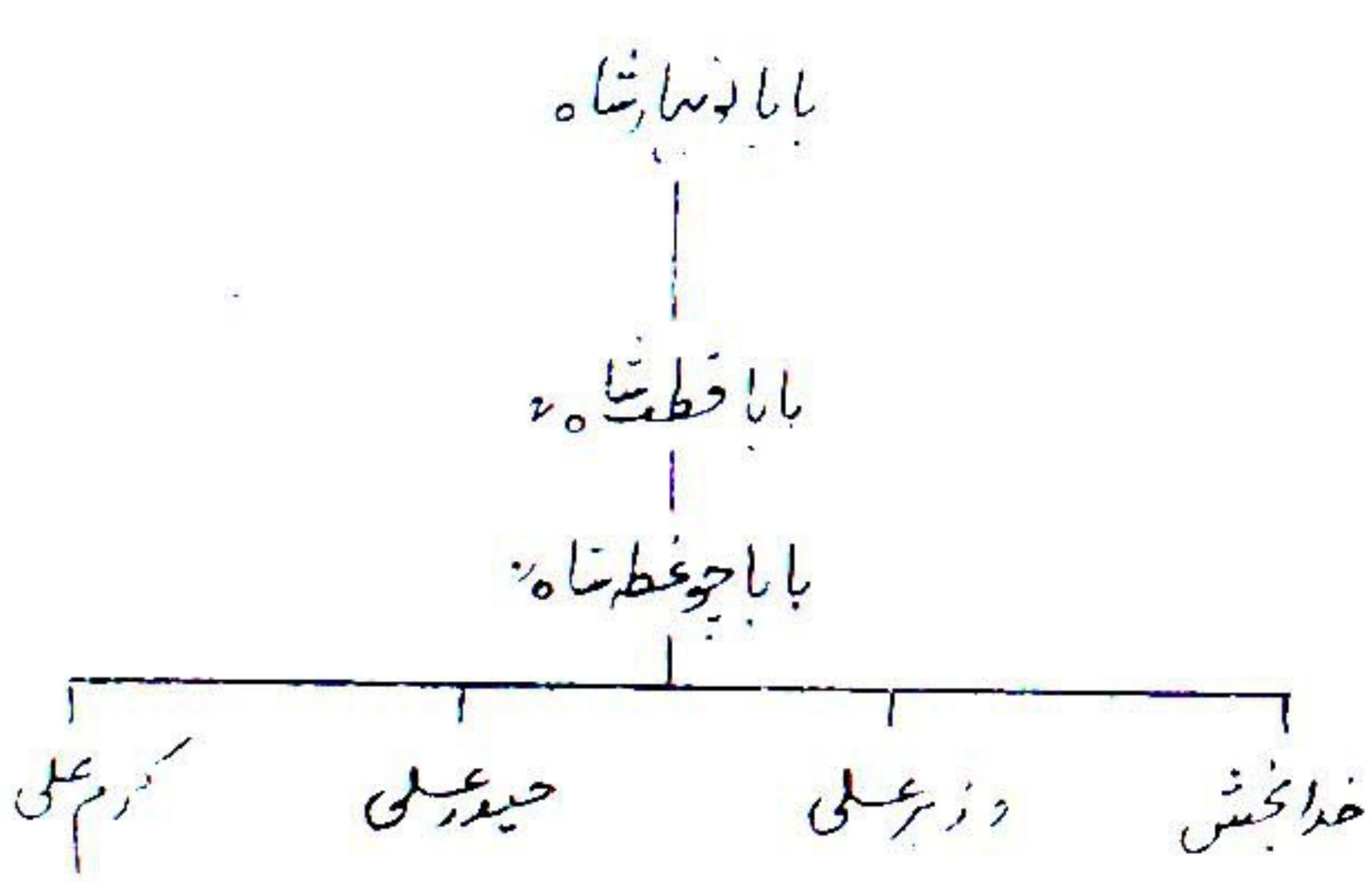

Marfat.com

(۱۰۷)

نور اللہ

سید نور اللہ سامانویؒ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری سانپیالوی ؒ کے یاران خواص میں سے تھے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے عصمت اللہ شاہی خلفاء میں آپ کا نام اس طرح لکھا ہے۔

"سید نور اللہ ساکن ساہان مرید ایشاں شد" [1]

تذکرہ نوشاہی کے نسخہ الف میں آپ کا مقام ساہان لکھا ہے۔ اور دوسرے نسخوں میں سامانہ لکھا ہے۔ اگر سامانہ صحیح ہو تو اس نام کا ایک قصبہ تحصیل سانپیالہ میں آج بھی موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آپ وہاں کے رہنے والے ہوں۔

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ ایکہزار ایکسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۷۳۳ء ایکہزار سات سو تینتیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا گئے تھے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۹۲ ۔ ثراوت ۔

Marfat.com

(۱۰۸)

نور محمد

میاں نور محمد لاہوری رح

آپ قوم کنبو سے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے مریدوں سے تھے۔ طلبِ حق کے واسطے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ انہوں نے توجہ کی۔ اور یادِ حق میں مشغول کیا۔ تو آپ کا دل روشن ہوگیا، شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

ے

بیادِ حق شدہ روشن بدل نور شدہ ظلمت ہمہ از جانِ او دور [۱]

کاشتکاری آپ کی کچھ زمین دریائے راوی کے کنارہ پر تھی۔ اپنا کنواں تھا، کاشتکاری کیا کرتے۔

ے

مرا در ابود چاہے با زمینے زراعت کردے آں پُر نور دینے [۲]

---

[۱] تحائف قوسیہ قلمی ص ۳۷۴۔ [۲] ایضاً ص ۳۷۵۔ شرافت۔

Marfat.com

ھ

(۱۰۹)

ہدایت اللہ

شیخ ہدایت اللہ مفتونؒ

آپ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برجوداری ساہنیالوی کے ارجمند خلیفوں میں سے تھے۔ نام ہدایت اللہ۔ تخلص مفتون تھا۔ فارسی اور اردو میں آپ کا کلام پایا جاتا ہے۔ آپ کی چند نظمیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

غزل

از گردش سیاحی سیماب وقتم ساخت — آں جید رصفدر قصر اعظم و الم را
اسپ چہ کلال خورد بہر رنگ کہ باشد — مصباح خدا کرد حق داد بدیعم را
اکنوں چو شدم پیر پیادہ نتوانم — کم طاقت و بے آل پیاے کنم
نقصاں بہ ہدایت ز ازل تا بابد ست — سنا یاں چو شفیع اند بریں جملہ ہدم

قطعہ

نے دعاوے سلام و نے کلام — ایں ہمہ از تو مرا گوید تمام
ہمچو سلام یا الٰہی دل قبول — ہر تو نفس دگر بدہد ما

بیت

[illegible]

Marfat.com

ریختہ اردو

کیا دوس دیوں خدائی رے　　تیرے درد فراق ستائی رے
مجھ مکلی کیے لو کائی رے

اب مجھوں ایہ دستور ہو یا

اس رہوں مجھ کو جھکیا ہے　　میں اس کا کیا بھی لیا ہے
بن بیا نہ ہستیا ویا ہے　　اب سانچ مانچ کہد یا ہے

ایہ تن من جگ نور ہو یا

ہونی ہوئے سو ہوئے رہی　　میں آنکھوں لاکھوں روئے رہی
میں اپنا آپ کھوئے رہی　　اکھ روتی دردان بوئے رہی

ایہ دیکھ حشر کا شور ہو یا

تجھ کے تھ دیا لے جانا ہے　　پھر آنا نا نا جانا ہے
نہ آنا ہے نہ جانا ہے　　آد سمجھ لو جھ نے دانا ہے

کہہ بیا بنا منظور ہو یا

ایہی او بی ادہ کرتے ہیں　　اس ہے ہے نہیں نہ ڈرتے ہیں
کہوں لڑتے پڑتے مرتے ہیں　　ایک دوسرے سے اڑتے ہیں

ایہ دنیا کا دستور ہو یا

جب ملک الموت بھی آوے گا　　کر پکڑ باندھ لے جاوے گا
نقارہ کوچ بجاوے گا　　کل عالم حسن لپٹاوے گا

کوئی فقر حضور ہو یا

عصمت اللہ شاہ ولایت ہیں　　رہے مفتون تجھے ہدایت ہیں
بیا آپ رحمانی آیت ہیں　　شہ نوشہ سے جو کفایت ہیں

سب اس کا یہ ظہور ہو یا

Marfat.com

ریختہ

مست نہیں روزِ الست ازلی سوں — گمراہ ہو یا بھول پڑا تیری گلی سوں

دُنیا کے مسئلے و غم اندوہ نہ دیکھا — جس در پہ کیا ہے چھوٹا یا تو سگلی سوں

گھونگٹ کو اُٹھا کھول دیا درس پیانے — جیسا نکسا چاند چودھویں کا بدلی سوں

تج سیج سو یلے جو چلے چال سجن بسپت — تب سہت گیا بھاگ یہاں بن بجلی سوں

آہوئے ختن نے کیا ہے رم تجھ کوں دیکھ — از رشک تیری چشم سے چین وچگلی سوں

از بسکہ گل روئے تو جاناں بشمامہ — زاں بوئے شدہ خفی ہم گل کی کلی سوں

گہ گاہ دمک دانتوں تیروں سے فلک پر — یک پرتو ہ افتاد نشاں بجلی سوں

لب پان سے نازک تجھ غنچہ دہاں کی — لالہ ہویا ہے داغ بدل چاک کلی سوں

گہ ناز و کرشمہ گہے از عشوہ و غمزہ — حرفے تلخش شیریں مصری کی ڈلی سوں

ہر یک بکفِ دست دہ انگشت نگارم — لبس نرم و ملایم ز رواہوں کی پھلی سوں

خوش خال و خطِ خاص ز رخسارِ نیرت — چوں مردمِ موہوم بعینہم و صلی سوں

در ہند ہمہ رندچہ در بلخ و بخارا — جانباز نکت ہیوں پھسلے سبھسے ولی سوں

یک نکتہ اسرار السینہ ز قضا قدر — کافی ز نگہ توشہ از خفی جلی سوں

ہمت سوں نفاوت نہ کرد ڈر و خدا سوں — پرہیز کرو ظالم تم بے عدلی سوں

پڑھ کر ہوئے ہیں حافظ ملا بعمل نیک — حجت ز کریں کامل اکمل اصلی سوں

کیا ایلچی رعونت ز عجب خودی و تکبر — اگر ہیں نہیں لوحہ کہ سوائے ذلی سوں

ہر دم ہم بخشش پاک جہاں — مدد فضل و کرم الطاف ازلم اصلی سوں

بڑھ علم نہ ہو قاضی و مفتی تو کہیں کا — مقصد عیش ہو دست نزلے مفتی ہو

گلبانگ پکارا ہے سنو دل سوں ھدایت

ظلِ ابدی سرفرقم یوسف علی سوں

Marfat.com

ریختہ

درکید مے بہ نیم دمی تب خبر پڑی — اجلم بہ پیش آئے گھڑی تب خبر پڑی
کل کل سو یا ہوں سیانا گل نہ یل پڑی — پل پل ہوں پل پل جھلک دھری تب خبر پڑی
طاقت رہی نہ بولنے کی سدھ سبھی ٹلی — چشماں نے آ بریز دھری تب خبر پڑی
شہد و شکر جیہ شیریں شیرد جیہ شربتے — پیتے پیتے صراحی بھری تب خبر پڑی
سلسل میری خوشی دکبھی خاصہ پہرتی — اب دیہ خاک ہوں لیری تب خبر پڑی
جانم وداع فدائے جدا ہو چلے گی جب — رہنے نہ ہلے ایک گھڑی تب خبر پڑی
کہارے مجھے چڑھائے کے جوڑے پرائے کے — سنگار سب بنائے کھڑی تب خبر پڑی
ڈولی ہوں ڈارنے کے چلے جب ہوں چھوتیں — لے چل چلو پکار پڑی تب خبر پڑی
گھونگٹ کو کھول کھول لحد میں دھرا کھ سب گئے — کیا ہو رہا مجھ کو دھری تب خبر پڑی
منکر نکیر بہیاں پکڑ کے اٹھاوتے — گرز آتشیں کی سلیں جڑی تب خبر پڑی
سب دست و پا و آنکھوں سر تن بدن تمام — ماٹی ہوا ستخوان بھری تب خبر پڑی

مفتوں جو نہیں میرا کوئی بناں خدا
جب ایک کی ہی اوٹ دھری تب خبر پڑی

ریختہ

تیرا جمال دیکھے گھر بار بھول جاوے — سب فیل قال لیکھے۔ سنسار بھول جاوے
تجھ سوں لگن لگاوے سب کچھ اوہیں پاوے — تب نال بڑا پاوے ہو یار بھول جاوے
تجھ راہ کے بیچ بیٹھے ہوئے سر نہ اٹھے — دل دیا ہے کے بیٹھے سب کار بھول جاوے
محراب ابرو اپنا جس کو کبھی دکھاوے — قبلہ نما کی آنکھوں کر دار بھول جاوے
خال سیہ تو مانی رو رنگ دیکھتا ہے — نقش ہاتھ پھسل قلمش بہ نگار بھول جاوے
انگن ہمارے ساجن جب کب لشکتا آوے — کبک و تذرو بیٹھ رفتار بھول جاوے

Marfat.com

گر گاہ گر بگلشن افتد گذر بسیرش
بلبل بگلرخ تو گلزار بھول جاوے

نین نکونی نرگس تسدن تجھی کو نگراں
پاکھیچ پیچ حیراں بیمار بھول جاوے

سنبل بفشہ سوسن زلفت اگر جو دیکھے
در پیچ وتاب آپس صدبار بھول جاوے

جیٹک جبک چٹاک چیٹا چف پٹا پٹاک
رفرایکے دیکھا چھورے دستار بھول جاوے

جیجل جھبیلا جھیل جھلے جھپ کرے جھکاوے
سرو یا برسنہ ہووے شلوار بھول جاوے

لقمان صدفلاطوں بقراط اور عالم
حکمت تیری کے آگے لاچار بھول جاوے

رستم ہزار دستاں آوے نہ آوے کوئی
صد لاکھ صد ہزاراں بسیار بھول جاوے

رانوت بدھی کھلاری اگو تیری سواری
بانکی پیچ کاری تلوار بھول جاوے

یارب تیرے مقفل پر عاصی امیدواراں
حفظ اپنے ہوں راکھے مجار بھول جاوے

جس دل موں درد تیرے تسکوں ہی دیگر ہے
اس روشنی ضمیر کے اغیار بھول جاوے

مفتوں ہدایت اللہ تجھ یار دل میں بستا
نیم نگہ کی اس توں ہشیار بھول جاوے

رجختہ

جشتم ہے یا قول یا یہ حسن کا مالا ہے
دہ یا جو عاشق و معشوقاں کا قالا ہے

تجھ مکھ تئیں قرآں کہوں یا صورت رحماں کہوں
یا یوسف کنعاں کہوں یا یہ جھوان بتالا ہے

قدت خرامان سرو ہے خدمت دے شمشاد ہے
تجھ سوا ج منر ساتھ ہے ہاتھ ہمارا کالا ہے

تجھ زلف کو سنبل کہوں یا یہ جو شہ کل کہوں
گلہ ہے جو اس کے اکہوں یا مشک ناف نالا ہے

جب ناز سوں تو سن چڑھا سو نے دیکھا اس نے دیا
عاشق کلیجے گھاؤ ہے محبوب کھیلن کا جا ہے

مقبول یہ نقش ہے کس اس دل کی راحت ہے
یا رب اسدا اول ہی جس کو یہ دولت ہے

Marfat.com

(۱۱۰)

ھرنی شاہ

میاں ھرنی شاہ ثمر قبوری رح

آپ کے متعلق اختلاف ہے کہ کس خاندان سے تھے۔ اس کے بارہ میں متعدد روایات ہیں۔ (۱) کتاب گلزار روشناسی (فیض مصطفائی) میں بحوالہ تحریر مولوی عبدالرحیم بن حافظ مستقیم ثمر قبوری لکھا ہے۔ کہ آپ کا نام امانت علی المعروف ھرنی شاہ تھا۔ والد کا نام عبداللہ بن ہدایت اللہ قوم کھوکھر ساکن سنگھرہ تھا۔

(۲) ۱۲۳۹ھ ایکہزار دوسو انتالیس ہجری (۱۸۲۴ء) کی ایک قلمی دستاویز جو میاں الٰہی بخش و میاں معصوم شاہ کا آپس میں صلحنامہ ہے۔ اُس پر تحریر ہے۔

"منکہ معصوم شاہ بن ھرنی شاہ بن عبدالرحمٰن فقیر نوشاہی ام" اس عبارت سے آپ کے والد کا نام عبدالرحمٰن ثابت ہوتا ہے۔

(۳) ۱۲۷۸ھ ایکہزار دوسو اٹھتر ہجری (۱۸۶۱ء) میں کتاب ثمرات القدس مولوی سعداللہ بھٹی ثمر قبوری رح نے کتابت کی اُس کے دستخط میں لکھتے ہیں۔

"پاسخالم میاں الٰہی بخش بن میاں ھرنی شاہ جیو بن شاہ محمد مراد جیو" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ حضرت شاہ مراد ثمر قبوری رح کے حقیقی فرزند تھے۔

(۴) کاغذات مال ۱۸۵۶ء (۱۲۷۳ ایکہزار دوسو تہتر ہجری) کے بندوبست میں لکھا ہے "میاں الٰہی بخش ولد ھرنی شاہ ولد شاہ مراد"

میرے خیال میں میاں ھرنی شاہ کی ولدیت حضرت شاہ مراد سے ہی صحیح ہے۔ کیونکہ میاں الٰہی بخش صاحب جو معصوم شاہ صاحب سے عمر میں بڑے تھے۔ اُنہوں نے کتاب کے

Marfat.com

دستخط میں۔ اور کاغذاتِ مال میں اپنے دادا کا نام شاہ مراد لکھایا ہے۔ اور جو کچھ پوتے کو اپنے دادا کے متعلق یقینی علم ہوتا ہے وہ اجنبی کو نہیں ہو سکتا۔ نیز کتاب کا کاتب خود ننر قصور کا باشندہ ہے۔ اور شہریوں اور ہم وطنوں کو ذاتی طور پر ایکدوسرے کے باپ دادا کا پتہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا میاں ہرنی شاہ کو شاہ مراد کا بیٹا لکھنا بھی ایک مستند دلیل ہے۔

اور جو میاں معصوم شاہ والی دستاویز میں ہرنی شاہ ولد عبدالرحمٰن لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت شاہ مراد رح کا اصلی نام عبدالرحمٰن ہو۔ اور لقب شاہ مراد ہو۔ بہرکیف حضرت میاں ہرنی شاہ صاحب رح شاہ مراد ننر قصوری رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت ۱۱۴۱ھ (یکہزار ایک سو اکتالیس ہجری مطابق ۱۷۲۹ء یکہزار سات سو انتیس عیسوی میں بمقام ننر قصور۔ ضلع شیخوپورہ ہوئی۔

وجہ تسمیہ | آپ کا نام ہرنی شاہ تھا۔ مگر مشہور بات یہ ہے۔ کہ آپ نے حضرت شاہ مراد صاحب رح کو ان کی وفات کے وقت ہرنی کا معجزہ (پنجابی منظوم) سنایا۔ تو انہوں نے خوش ہو کر آپ کو ہرنی شاہ کا لقب دیا۔ [1]

علم و فضل | آپ صاحب علم، فضل و زہد و عبادت تھے۔ دینی علوم میں اشتغال رکھتے۔ آپ کے اخلاق بہت اچھے تھے۔ اپنے مشائخ طریقت سے محبت رکھتے۔ ہر سال بلاناغہ عرس نوشہرہ متراف پر حاضری دیا کرتے۔ بہت سے فقراء درویش ہمراہ ہوتے ہر سہ میں بمقام و زیرہ اپنے درویش حالی شاہ کے پاس ٹھہرا کرتے۔ [2]

کرامت

ایک منکر پر عبرت | میاں [illegible] شاہ [illegible] آپ کا مرید تھا [illegible]

[illegible] او ہو اصل علام فی الدین [illegible] ہمراہ [illegible] میں [illegible] کے پاس [illegible]

---

[1] [illegible] [2] [illegible] متوفی ۱۲۷۰ھ [illegible]

[3] [illegible] متوفی ۱۲۴۰ھ [illegible] متوفی [illegible]

Marfat.com

دونو نے بیعت ہونے کی التجا کی۔ شاہ صاحب نے خواجہ غلام محی الدین کو مرید کر لیا۔ اور توجہ باطنی سے فیض عطا فرما دیا۔ لیکن سکندر شاہ پر کچھ التفات نہ کی۔ اُس نے عرض کیا۔ مجھ پر بھی کچھ فیض بخشی ہو جائے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ قصوری کا حصہ مل گیا۔ تمہارا حصہ نہیں ملا۔ چنانچہ وہ مسیاں سرفی شاہ کی غیرت سے ساری عمر ناکام ہی پھرتا رہا۔

کتابی شوق

آپ کو تصوف۔ فقہ اور عقائد کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ علم و علما سے محبت رکھتے۔ مولوی شیخ محمد کاتب شرقپوری رح سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اُن سے کتابیں تحریر کرایا کرتے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تین کتابوں سے دستخط تحریر کئے جاتے ہیں۔ (۱)

دستخط۔ ارشاد الطالبین مصنفہ شیخ جلال الدین محمود تھانیسری رح

تمت هذا الكتاب بعون الملك الوهاب بيده الضعيف النحيف العاصي الراجي الى رحمة الله تعالى مُلّا شيخ محمد لخاطر العزيز الكامل العارف بالله ميان هرنى شاه جيونى سنة الف ومائة وثمانون من هجرة المعظمة الشريفة المزكية فى يوم الخميس تسعة وعشرين من شهر ذى الحجة فى موضع شرقپور حفظه الله تعالى من جميع الافات الدوران والبليات آخر الزمان۔ آمين رب العالمين۔ تحرير يافت۔

هركه خواند دُعا طمع دارم زانكه من بندهٔ گنهگارم

شہ مولوی شیخ محمد صاحب قوم بھٹی سے تھے۔ صاحب علم و فضل اور خوشنویس بے بدل کمال تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ مولوی سعد اللہ کاتب۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی غلام علی۔ تینوں صاحب علم تھے۔

شہ یہ خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ۱۲ شرافت ۱۱۸۰ مطابق ۱۸ مئی ۱۷۶۷ء۔ شرافت

Marfat.com

(۲)

دستخط تیسیر الاحکام مصنفہ مولانا شہاب الدین شمس عسر دولت آبادی ،،

"تمت تمام شد ھذا النسخۃ المسمی بتیسیر الاحکام فی علم الفقہ

بتاریخ چہاردہم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر - روز یکشنبہ - بدستخط فقیر حقیر پر تقصیر

شیخ محمد غفر اللہ ولوالدیہ برائے خاطر عاطر حقایق و معارف آگاہ میاں ھرنی شاہ جیو

در موضع ترقیو در سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و یک ہجری مقدس معنف فرکی تحریر یافت ۔

(۳)

دستخط شرح قصیدہ امالی۔

تمت تمام شد شرح قصیدہ امالی بدستخط فقیر حقیر شیخ محمد غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ

و ستر عیوبہ برائے خاطر عزیز میاں ہرنی شاہ جیو در موضع ترقیو رحمہ اللہ عن

الآفات والخطیئات در سنہ یکہزار و یکصد و بود و سہ ہجری مقدس معنف دزد شدہ تمام یافت ۔

اولاد

۱ میاں آبی متقی ۔

۲ میاں ہرنی متقی المعروف معصوم شاہ ۔

یاران طریقت آب خوردن احباب یہ تھے ۔

۱ میاں شیخ محمد المعروف ملائی شاہ

۲ میاں مردان معمار

Marfat.com

تبرکات | آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات اولاد کے پاس موجود ہیں۔

۱ ٹوپی گول۔ پھولدار کپڑے سے بنی ہوئی۔

۲ ٹوپی چار گوشہ والی۔ جس کے سامنے یا اللہ۔ اور دائیں یا محمد۔ اور بائیں یا علی لکھا ہے۔

۳ تہبند۔ کپڑا سوتی۔ باریک چارخانہ۔ سیاہ کلیسری اور سفید رنگ ہے۔

۴ عصا۔ یعنی لاٹھی۔

تاریخ وفات | میاں ھرنی شاہ صاحب کی وفات بعمر چورانوے[۹۴] سال کلیسری ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۵[۳] ایکہزار دو سو پینتیس ہجری۔ بروز سوموار۔ مطابق گیارہویں ستمبر سنہ ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی جو اوائل ستائیسویں[۲۷] بھادوں سنہ ۱۸۷۷ء ایکہزار آٹھ سو ستتر بکرمی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ سنہ ۱۱[۱۱] جلوسی تھا۔

آپ کا مزار حسب وصیت حضرت شاہ مراد کے روضہ اقدس سے باہر قدموں کی طرف بنایا گیا۔

اندرون قصبہ ترقیوڑ۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"طلوع خورشید" ۱۲۳۵ھ

برکات مزار شریف | مولوی محمد امین ترقیوری کتاب اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی صفحہ ۱۹۶[۵] میں لکھتے ہیں۔

"آبادی کے اندر ایسی تو شاہی قادری سلسلہ کے ایک اور بزرگ بنام حضرت ھرنی شاہ رح کا مزار شریف ہے۔ اس احاطہ میں چند اور مزارات بھی ہیں جو پُرتاثیر اور بابرکت ہیں۔ گویا یہ ارض پاک عرصہ دراز سے اولیائے کرام کی یادگار اور حیطہ اقدس میں ہے۔ انوار الٰہی اور فیوض رحمانی کا مخزن ہے"

میلہ شریف | یہ میلہ ہر سال پانچویں[۵] بھادوں کو ہوتا ہے۔ جس میں حضرت میاں صاحب نوشہروی رح کے یوم وفات کا عرس ہے۔ علماء اور صوفیاء اور شعراء جمع ہوتے ہیں۔ میں نے بھی کئی دفعہ حاضری دی ہے۔

---

[۵] یہ کتاب میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی ترقیوری نوشاہی متوفی ۱۳۴۷ھ ربیع الاول سنہ ۱۹۲۸ء ایکہزار نو سو اٹھائیس ہجری کی سوانح حیات ہے۔ میں نے بھی ایک ہمراہ کتابت قدسیہ میں ان کی ملاقات کا ذکر لکھا ہے۔ مؤلف

Marfat.com

یہاں ایک معاصر کا بیان قلمبند کیا جاتا ہے۔

- میاں محمد عاشق شرقپوری نے اپنی کتاب تاریخ شرقپور صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے۔

"میلہ حضرت ہرنی شاہ صاحب۔ یہ میلہ پانچ اساڑھ کو ہوتا ہے۔ اس خاندان کے مرید لاہور اور دیگر قصبات اور دیہات سے آتے ہیں۔ قوالوں کی چار پانچ ٹولیاں آتی ہیں۔ جن کو باری باری قوالی کا موقع ملتا ہے جو حضرت بگیا شاہ صاحب کی کافیاں اور دیگر غزلیں حاضرین کو سنا کر محظوظ کرتے ہیں۔ مرد عورتیں اور بچے میلے کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں فقراء اور حاضرین میں بھنڈارہ تقسیم ہوتا ہے۔ رات کو شرقپور شریف کے بعض لوگ حضرت مراد شاہ صاحب رح کے مزار پر میٹھے پراٹھے چڑھاتے ہیں۔"

Marfat.com

ی

(۱۱۱)

یار بیگ

حاجی یار بیگ جلال آبادی رح

آپ زبدۂ فقرائے زماں تھے۔ آپ کا وطن جلال آباد۔ افغانستان تھا۔ سات مرتبہ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ تمام مشائخ عرب اور ہندوستان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن کسی جگہ دل کو تسکین نہ ہوئی۔ آخر سفر کرتے ہوئے موضع ساہن پال شریف (ضلع گجرات) پہنچے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار رح کی خدمت میں اپنا سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے ایک لقمہ اپنے ہاتھ سے آپ کے منہ میں ڈالا۔ اُسی وقت آپ کی حالت دگرگون ہوگئی۔ اور آپ ان کی بیعت ہو گئے۔ اور چند عرصہ اُن کی خدمت میں رہ کر سلوکِ قادری پورا کر کے خلافت سے مشرف ہو کر جلال آباد کو واپس تشریف لے گئے۔ [1]

بلندیِ استعداد | آپ کو تمام عمر میں ستر بار زیارتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور زیارتِ چہار یکبار رضم کا شرف حاصل ہوا۔ ایکبار آپ نے یہ تذکرہ شیخ بڈھا لاہوری رح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا تم عجب مقبول خدا ہو اور وسیع القلب ہو کہ اتنی بڑی نعمتِ غیر مترقبہ کو برداشت کر گئے ہو۔ [2]

خدماتِ مرشد | آپ ایک مرتبہ پھر اپنے وطن سے اپنے پیر صاحب کی زیارت کو آئے۔ اور جلال آبادی عجیب عجیب میوے ہدیہ میں پیش کئے۔ تذکرہ نوشاہی میں لکھا ہے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی بنمبر الف ص ۲۵۳ - [2] تحائف قدسیہ قلمی ۳ شرافت۔

Marfat.com

"یکبار دیگر برائے زیارت باز آمد۔ میوہ ہائے ولایت و عجیب ہائے دیگر نیاز آورد"[۳]

تاریخ وفات | حاجی یار بیگ کی وفات تقریباً ۱۱۶۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری کے حدود میں ہوئی۔ اس کے مطابق ۱۷۵۳ء ایکہزار سات سو ترپن عیسوی تھا۔ زمانہ حکومت ابوالمظفر مجاہدالدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ تھا۔[۶] سنہ چھ جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"ذوالفقار اولیا" ۱۱۶۶ھ

[۳] تذکرہ نوشاہی قلمی صفحہ الف ۲۸۴ شرافت۔

Marfat.com

(۱۱۲)

یار محمد

شیخ یار محمد لاہوری رح

آپ بوساطت مہر عوض حضرت شہیر قلندر لاہوری رح کے مرید ہوئے۔ انہوں نے ذکر و شغل میں مشغول کیا۔ یہاں تک کہ مجلس محمدی میں حضوری کا شرف آپ کو حاصل ہوا تحائف قدسیہ میں ہے۔

چہ گویم حال آں یار محمد شدہ داخل بدر یار محمد [1]

زمانہ وفات | آپ سال تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسی ہجری مطابق ۱۷۷۲ء ایکہزار سات سو بہتر عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۰۲ ۔ شرافت

Marfat.com

(۱۱۳)

یعقوب

شیخ یعقوب منصبدار لاہوری رح

آپ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے ارجمند یاروں سے تھے۔ جب مرید ہوئے۔ تو حضرت صاحب کے سامنے عرض کیا، کہ مجھ کو ایسا وجد ہوا کرے کہ میری دستار سر سے نہ گرے۔ کیونکہ میں سرکاری منصبدار ہوں، اور مجھے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ایسا ہوتا رہا۔ جب آپ نے دیکھا کہ دوسرے یاران طریقت کو عشق و ذوق نیست ہے اور میں نعمت بیچھے رہ چکا ہوں تو پھر دوبارہ عرض کیا کہ مجھے ظاہری علم کا حجاب سامنے آگیا تھا۔ اس لئے میں نے وہ عرض کی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مجھے بھی وہی ذوق حاصل ہو۔ ایک دستار تو کیا۔ میں سو دستار بھی قربان کرتا ہوں۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔

عرض کردہ کہ صد دستارم از سر — در افتد من بدستارم ز دلبر
مرا دیدہ شوق حالت غلط کردم — ز گرمی عشق دیدہ سہ دار سردم
بدہ از شوق پر انوار جمال — کہ نادان بودم از احوال اقبال

چنانچہ قلندر صاحب نے ایسی توجہ فرمائی کہ صاحب شوق و درد ہو گئے[1]

زمانہ وفات آپ سال تصنیف تحایف قدسیہ ۱۱۸۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیاسی ہجری
مطابق ۱۷۷۲ء ایک ہزار سات سو بہتر عیسوی سے پہلے دنیا سے انتقال فرما چکے تھے۔

---

[1] تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۴۳۔ شرافت

Marfat.com

Marfat.com

تکملہ

کتاب معارف الابرار

حصہ سوم - از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ

جلد سوم از کتاب شریف التواریخ

از تصنیف

خادم آل محمد فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخوردار ی

صابہ نیالوی - عفا اللہ عنہ

جن کے

حالات مفصل یا مختصر دستیاب ہوئے ہیں وہ لکھے جا چکے ہیں۔

اب یہاں صرف اُن حضرات کے اسماء گرامی کی فہرست ترتیب

حروف تہجی وار دی جاتی ہے جن کا کوئی ذکر نہیں ملا اور وہ

اس مقدس سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ شاید کسی اہل قلم کو توفیق ملے تو

کسی وقت ان کے حالات بھی لکھ دے

Marfat.com

الف

۱ ——— میاں آدھا رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

(تحایف قدسیہ قلمی ص۲۷۸)

۲ ——— میاں آیت رح

والد اور مرشد کا نام۔ میاں دلیل شاہ ولد میاں شادی لوہار

مسکن کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

اولاد اس کا ایک بیٹا بخشن نام تھا۔

۳ ——— میاں ابراہیم رح

والد اور مرشد کا نام۔ شیخ جیون شاہ چاہلانوالہ رح

مسکن۔ چاہل۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ

۴ ——— میاں ابراہیم رح

مرشد کا نام۔ سید حافظ قائم الدین محمد برقعدار پاک پتنی رح

مسکن ہوشیارپور۔

۵ ——— سید ابوشاہ رح

مرشد کا نام شاہ مراد ثمر قندوری رح

مسکن روھڑا۔ ضلع شیخوپورہ۔

۶ ——— شیخ احمد عیسےٰ زئی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

مسکن قصور۔ ضلع لاہور۔

(تحایف قدسیہ قلمی ص۲۷۸)

۷ ——— میاں احمد فقیر رح

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالوی رح

Marfat.com

۸ ——— سید احمد شاہ رح

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلہوتی والد رح

۹ ——— شیخ اخلاص بھٹی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف قدسیہ قلمی ص۲۷)

۱۰ ——— حافظ اکرم رح

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالہ

۱۱ ——— میاں امان اللہ رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد عرف رزاق بلخی رح

۱۲ ——— شیخ امان اللہ کلال رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح

سکن لاہور (تحائف قدسیہ قلمی ص۱۰۱)

۱۳ ——— شیخ امین رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف قدسیہ قلمی ص۲۷)

۱۴ ——— سعد اللہ رح

مرشد کا نام [illegible]

سکن [illegible]

۱۵ ——— میاں جیو شاہ جہرم رح

والد کا نام میاں عبد الحکیم ہرل رح

مرشد [illegible]

سکن [illegible]

[illegible]

Marfat.com

۱۶ ——— بخشندہ بیگ خاں موجد ار ح

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی

۱۷ ——— میاں بخشو ح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر (تحایف قدسیہ قلمی ۲۷۸)

۱۸ ——— چوہدری بدھا تارڑ ر

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زرمحمد قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال الدین فقیہ اعظم ہرخوردار ی سامرقندی ر

مسکن اگرویہ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد اس کا ایک بیٹا دلیل نام تھا۔

۱۹ ——— بڈھا کھرل

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ر

مسکن روھڑا۔ ضلع شیخوپورہ

۲۰ ——— شیخ ابراھیم ر

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر (تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۷۸)

۲۱ ——— شیخ بہادر ر

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر (تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۷۹)

۲۲ ——— بی بی بھرائی ر

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ر (تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۷۹)

۲۳ ——— میاں بھیکھا ر

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ر

Marfat.com

پ

۲۴ ——— شیخ پناہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف قوسیہ قلمی ص ۲۷)

۲۵ ——— بابا پوستی ڈھلو ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلہوٹی والا ؒ

مسکن تلہاڑ ۔ ضلع سیالکوٹ

مدفن سہڑوکے ۔ متصل گلہوٹی ۔ ضلع سیالکوٹ

۲۶ ——— سید پھلے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیاں والا ؒ

مدفن سالار سیداں ۔ ضلع شیخوپورہ ۔

۲۷ ——— شیخ پیر محمد غریب نواز ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال پیر انداز جھنگی والا ؒ

مسکن حجرہ شریف ۔ آدم پور ۔ ضلع جالندھر ۔

ت

۲۸ ——— شیخ تاج الدین ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف قوسیہ قلمی ص ۲۷)

ج

۱ ——— مرزا جلال بیگ ؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان ہمدانی سیالکوٹی ؒ

Marfat.com

۳۰ ——— چوہدری جمال تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زرمحبش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم برخوردار ی ساہیوالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کے چار بیٹے تھے ۔ برخوردار ۔ مراد بخش ۔ قادر بخش ۔ محمد یار ۔

۳۱ ——— میاں جمال ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندا ز پاک پتنی ؒ

مسکن ملکہ ۔

۳۲ ——— بی بی جنت ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندا ز پاک پتنی ؒ

۳۳ ——— شیخ حیاتیاں ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۳۴ ——— شیخ حیون ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۳۵ ——— شیخ حیون ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن دہلی ۔

۳۶ ——— شیخ حیون

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور ۔

(تحایف ص ۲۷۸)

(تحایف ص ۲۷۷)

Marfat.com

۳۷ ——— شیخ جیون گاذر رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاسوری رح (تحائف ص ۲۷۹)

۳۸ ——— بابا جیون خاں بھٹی رح

مرشد کا نام سید شاہ شریف تلونڈی والے رح

مسکن تلونڈی چوہدریاں ۔ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر

۳۹ ——— بابا جیون شاہ بافندہ رح

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والے رح

مسکن گھمن کلاں ۔ ضلع امرتسر ۔

۴۰ ——— میاں جیوے شاہ بافندہ رح

مرشد کا نام شاہ عرب گاجر گوہیہ ۔

مسکن کوٹھرا ۔ ضلع گوجرانوالہ

مدفن ماہوکوا ۔ ضلع گوجرانوالہ

ح

۴۱ ——— [illegible] رح

مرشد کا نام [illegible]

۴۲ ——— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

۴۳ ——— [illegible]

مرشد کا نام [illegible]

Marfat.com

۴۴ ——— شاہ حسین رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۵)

۴۵ ——— شیخ حسین ثانی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۹)

۴۶ ——— حافظ حیات رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۵)

۴۷ ——— چوہدری حیات تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زر بخش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری ساہنپالوی رح

مسکن اگرویہ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا اکرم نام تھا۔

۴۸ ——— میاں جیات وڑائچ رح

والد و مرشد کا نام میاں کوجر ولد بابا ساگری وڑائچ

مسکن ساگری۔ ضلع جہلم۔

اولاد اس کے چھ بیٹے تھے۔ حبیب اللہ فیض اللہ۔ سلطان محمد بہمیر محمد۔ ولی اللہ۔ مراد بخش

خ

۴۹ ——— شاہ خاکی دیوان رح

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والا رح

۵۰ ——— میاں خان محمد ہرل رح

والد و مرشد کا نام۔ شیخ برخوردار بن علاؤ الدین قوم ہرل رح

مسکن ہرلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۵۱ ——— میاں خان محمدؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی،

مسکن جالندھر۔

۵۲ ——— شیخ خوشحالؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری، (تحائف ص۲۷۵)

۵۳ ——— چوہدری خوشحال تارڑ

والد کا نام دادن ولد سرک بن سرھم بن عثمان بن ریحان بن رن مل قوم تارڑ

(بانی موضع رنمل۔)

مرشد کا نام سید محمد سعید دولا بن سید محمد ہاشم دریادل سابیوالی،

مسکن رنمل۔ تحصیل بھالیہ۔ ضلع گجرات۔

اولاد اس کے تین بیٹے تھے۔ خدا بخش۔ مرزا۔ مصری۔

۵۴ ——— شیخ خوشی محمدؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری،

مسکن لاہور۔

۵۵ ——— شیخ خیر اللہؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری، (تحائف ص۲۷۵)

۵۶ ——— بی بی خیر النساء

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری،

مسکن دہلی۔

(تحائف ص۲۷۵)

Marfat.com

۵

۵۷ ——— چوہدری دانا تارڑ

والد کا نام ہیثم ولد شرف الدین لقب اس قبیلہ کی قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہر چوہدری ساہیوال

سکن اگرویہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۵۸ ——— شیخ دانا

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری (تالیف ۲۷۸)

۵۹ ——— شیخ دانا کانفی (تالیف ۲۷۸)

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری (تالیف ۲۷۸)

۶۰ ——— شیخ دانا کانفی ثانی

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری (تالیف ۲۷۸)

۶۱ ——— شیخ دانا سوہدروی تجار

مرشد کا نام شیخ محمد قلندر لاہوری (تالیف ۲۷۸)

۶۲ ——— چوہدری دلیل تارڑ

والد کا نام نواب حبیب اللہ علی خان ولد محبت علی خان تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہر چوہدری ساہیوال

سکن اگرویہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۶۳ ——— سید دھنو شاہ

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری

سکن روھڑا ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

مہ ——— میاں دِلدار ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد ہرقندار یا کہ پشتی ؒ

۶۵ ——— میاں رانجھا ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد ہرقندار یا کہ پشتی ؒ

۶۶ ——— شاہ جمعت ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ

مسکن شہر مغل پورہ متصل لاہور ؒ (وفات ۱۰۳۵ھ)

۶۷ شیخ رحمت ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ (وفات ۱۰۳۵ھ)

۶۸ شیخ حمت ثانی ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ (وفات ۱۰۳۵ھ)

۶۹ شیخ رحمت ثالث ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ

۷۰ شیخ رحمت رابع ؒ

مرشد کا نام شیخ محمد شاہ گجراتی ؒ

۷۱ شیخ رحمت خامس ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ

۷۲ شیخ رحمت سادس ؒ

مرشد کا نام شیخ فرید قلندر لاہوری ؒ

Marfat.com

۷۳ ——— میاں رؤڑ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد ؒ قصدار پاک پتنی ؒ

۷۴ ——— چوہدری روشن تارڑ ؒ

والد کا نام عمایت ولد مکھا بن دلا بن لشکری قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ؒ خوردری ساہنیالوی ؒ

مسکن اکڑو یہ ضلع گجرات

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا ابراہیم نامی تھا۔

ز

۷۵ ——— بی بی زہرہ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ

مسکن دہلی۔

س

۷۶ ——— میاں سبحان شاہ ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ؒ

مسکن رانا بھٹی۔ ضلع شیخوپورہ۔

۷۷ ——— بابا سیاہی شاہ ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال جھنگی والا ؒ الملقب بہ تیر انداز۔

مسکن نادون۔ ریاست جیند۔

۷۸ ——— سعادت خاں راجپوت ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد ؒ قصدار پاک پتنی ؒ

۷۹ ——— میاں سعد اللہ گوندل

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں سیگو والیہ۔

Marfat.com

۸۰ ——— شیخ سعید ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

۸۱ ——— بی بی سکھی ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن لاہور

اولاد اس کا ایک بیٹا میاں نام بخش لاہوری تھا جس نے کتاب قراۃ العقور یہ تصنیف کی۔

۸۲ ——— سید سلطان ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور (تحائف ص۲۷۵)

۸۳ ——— میاں سوندھا نقارہ شتری والہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

۸۴ ——— میاں سہالت ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد ترقہوری ؒ

۸۵ ——— بی بی سکھو ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

ش

۸۶ — — — بابا شادی خاں بھٹی ؒ

مرشد کا نام سید شاہ شریف تلونڈی والے ؒ

مسکن تلونڈی جوہریاں ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر

۸۷ ——— شیخ شاکر ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

Marfat.com

۸۸ ——— شیخ شاہ محمدؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحایف ص۲۷۷)

مسکن لاہور

۸۹ ——— میاں شاہ محمدؒ

والد کا نام میاں دایم قوم بھٹی ؒ

مرشد اور بھائی کا نام - میر شاہ سلطان سگا شیر لکھوالی ؒ

مسکن لکھن وال - متصل جلال پور جٹاں ضلع گجرات -

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا کرم قلی نام تھا -

۹۰ ——— بابا - شیر شاہ ؒ

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیرا نیاز جھنگی والہ ؒ

مسکن لدھڑ - ضلع جالندھر -

۹۱ ——— میاں شیر محمد ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

ص

۹۲ ——— شیخ صدر ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحایف ص۲۷۷)

۹۳ ——— شیخ صالح ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۹۴ ——— شیخ صالح ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

Marfat.com

۹۵ ——— میاں صدرالدین ؒ

والد اور مرشد کا نام - شیخ حیون شاہ چابلانوالہ ؒ

مسکن چابل - متصل قلعہ دیدار سنگھ - ضلع گوجرانوالہ -

۹۶ ——— شیخ صدیق محمد ؒ

مرشد کا نام سید شاہ شریف تلونڈی والہ ؒ

ض

۹۷ ——— حکیم ضیاء الدین ؒ

مرشد کا نام شیخ حمید قلندر لاہوری ؒ

ع

۹۸ ——— شیخ عالم ؒ

مرشد کا نام شیخ حمید قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۵۰)

۹۹ ——— بی بی عائشہ ؒ

مرشد کا نام شیخ حمید قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۱۰۹)

۱۰۰ ——— شیخ عبدالباقی

مرشد کا نام سید حاجی حافظ قاضی [illegible] لاہوری ؒ

۱۰۱ ——— شیخ عبدالحکیم

مرشد کا نام سید حاجی حافظ قاضی [illegible] لاہوری ؒ

مسکن گلی قاضیاں لاہور

۱۰۲ ——— میاں عبدالحق ؒ

مرشد کا نام سید حاجی حافظ قاضی [illegible] لاہوری ؒ

مسکن لاہور

Marfat.com

۱۰۳ ——— شیخ عبدالرحیم ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن ٹھٹی سجن ۔ متصل لاہور ۔

۱۰۴ ——— شیخ عبدالرحیم ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحایف ص ۲۷۹)

۱۰۵ ——— شیخ عبدالرزاق گلگو ؒ

مرشد کا نام میاں میہوں شیخپوری ؒ

مسکن۔ دزیرآباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

۱۰۶ ——— میاں عبدالقادر ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقندار ز پاک پتنی ؒ

۱۰۷ ——— شیخ عبدالکریم درویش ؒ

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیسیاں والہ ؒ

۱۰۸ ——— شیخ عبداللہ قصاب ؒ

مرشد کا نام شیخ مستان شاہ ملتانی ؒ

مسکن ملتان شریف ۔

۱۰۹ ——— شیخ عتیق اللہ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحایف ص ۲۷۸)

۱۱۰ ——— شیخ عثمان ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن ساندہ ۔ متصل لاہور (تحایف ص ۲۷۸)

Marfat.com

۱۱۱ ——— شیخ عثمان ثانی رح

مرشد کا نام شیخ [illegible] لاہوری رح (تالیف ۲۷۵ھ)

۱۱۲ ——— شیخ عثمان کھوکھر رح

مرشد کا نام شیخ امیر اللہ لاہوری رح (تالیف ۲۷۵ھ)

۱۱۳ ——— شیخ عثمان خاں عیسےٰ زئی رح

مرشد کا نام شیخ امیر اللہ لاہوری رح

۱۱۴ ——— میاں عظمت علی رح

والد کا نام کھیوں شاہ ولد میاں [illegible] رح

چچا اور مرشد کا نام شیخ [illegible] ما [illegible] رح

سکن چاپل متصل فلور [illegible] ضلع گوجرانوالہ

اولاد [illegible]

۱۱۵ ——— شیخ عطا [illegible] رح

مرشد کا نام شیخ امیر اللہ لاہوری رح (تالیف [illegible])

۱۱۶ ——— میاں غلام [illegible] رح

مرشد کا نام شیخ [illegible] میاں [illegible] رح

سکن [illegible]

غ

۱۱۷ ——— [illegible]

Marfat.com

۱۱۸ ——— ——— غلام حسین خاں شمس زئی ،،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ،،

۱۱۹ ——— ——— غلام حمید دلال مشتہرانی ،،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ،،

۱۲۰ ——— ——— میاں غلام محمد ثانی ،،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ،، (تحایف ص۳۰۲)

۱۲۱ ——— ——— میاں غلام محمد ثالث ،،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ،، (تحایف ص۳۰۲)

۱۲۲ ——— ——— میاں غلام مصطفےٰ خاں ،،

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقند از پاک پتنی ،،

ف

۱۲۳ ——— ——— حافظ فاضل ،،

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقند از پاک پتنی ،،

۱۲۴ ——— ——— بابا فاضل شاہ ،،

مرشد کا نام خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والے ،،

مسکن نادوں ۔ ریاست چنبہ ۔

۱۲۵ ——— ——— بی بی فاطمہ ،،

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ،، (تحایف ص۳۰۲)

۱۲۶ ——— ——— حاجن فاطمہ ،،

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد مرقند از پاک پتنی ،،

Marfat.com

۱۲۷ ——— شیخ فتح محمدؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۲۸ ——— بابا فقیر اللہؒ

مرشد کا نام سید شاہ فرید لاہوریؒ

۱۲۹ ——— بی بی مہیم النساءؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۹)

۱۳۰ ——— شیخ فیض اللہ درزیؒ

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلھوٹی والاؒ

ق

۱۳۱ ——— شیخ قادر پیرؒ

مرشد کا نام شیخ محمد سوہدردیؒ

مسکن سوہدرہ ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۳۲ ——— شیخ قائمؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۳۳ ——— شیخ قدرت اللہؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۳۴ ——— بی بی قیامو

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

ک

۱۳۵ ——— شیخ کبیر

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوریؒ (تحائف ص۲۷۸)

Marfat.com

۱۳۶ ——— کبیرا قوال ؒ

والد و مرشد کا نام ۔ کالا ولد جشکی قوال ؒ

مسکن نوشہرہ شریف ۔ متصل جلال پور جٹاں ۔ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کا ایک بیٹا کاظم نام تھا ۔

۱۳۷ ——— سید شاہ کلیم اللہ ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

مسکن خواجپورہ

۱۳۸ ——— میاں کھیون شاہ ؒ

والد کا نام میاں ماھنی ؒ

مرشد اور بھائی کا نام ۔ شیخ جیون شاہ چابلانوالہ ؒ

مدفن چابل ۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا میاں عظمت علی نام تھا ۔

۱۳۹ ——— شیخ گل محمد ؒ

والد کا نام شیخ احمد ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

۱۴۰ ——— چوہدری گل محمد تارڑ ؒ

والد کا نام ابوالخیر ولد محب علی بن زرمحبش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری سابنپالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات

Marfat.com

۱۴۱ ——— چوہدری گل محمد تارڑ ثانی ؒ

والد کا نام ھیتم ولد شریف بن نفیر ابن لشکری قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری ساہنیالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل بھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد اس کے تین بیٹے تھے ۔ اختیار ۔ محمد یار ۔ شہریار ۔

ل

۱۴۲ ——— شیخ لعل ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تخالف ۲۶۵ھ)

م

۱۴۳ ——— چوہدری مانک تارڑ

والد کا نام ابوالخیر ولد محمد علی بن زرنجش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم ہرخورداری ساہنیالوی ؒ

مسکن اگرویہ ۔ متصل بھالیہ ۔ ضلع گجرات ۔

۱۴۴ ——— سید میٹھے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ جیون شاہ چابلا نواز ۔

۱۴۵ ——— میاں محبوب شاہ ۔

مرشد کا نام شاہ عجیب گاہ والے ۔

مدفن [illegible]

۱۴۶ ——— حکیم محسن رمان جاں ۔

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان [illegible]

مسکن لاہور ۔

Marfat.com

۱۴۷ ——— میاں محکم الدین رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحایف ص۲۷۵)

۱۴۸ ——— شیخ محمد رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحایف ص۲۷۵)

۱۴۹ ——— میاں محمد اعظم رح

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح

۱۵۰ ——— بابا محمد اعظم وڑائچ رح

مرشد کا نام شیخ صالح محمد چنیاں والہ رح

۱۵۱ ——— چوہدری محمد امین تارڑ رح

والد کا نام عبدالوہاب ولد محب علی بن زرمحش قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ جمال الدین فقیہ اعظم بزجوروری ساہنپالوی رح

مسکن اگردیہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد اس کے چھ بیٹے تھے۔ دریام۔ سماعل۔ باقر۔ قتحدین شمس۔ بلوچ۔

۱۵۲ ——— حاجی محمد امین رح

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح

۱۵۳ ——— بابا محمد حاجی رح

والد کا نام محمد اکرم رح بن شیخ عثمان رح

مرشد و چچا کا نام۔ شیخ محمد پناہ گلبوٹی والا رح

مسکن گلبوٹی۔ ضلع سیالکوٹ۔

اولاد۔ اس کا ایک بیٹا محمد پناہ نام تھا۔

Marfat.com

۱۵۴ ——— سید محمد حسین رح

مرشد کا نام شیخ محمد پناہ گلبوٹی والہ رح

مسکن چک گلاں ضلع سیالکوٹ۔

۱۵۵ ——— شیخ محمد حیات انصاری رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح

مسکن جالندھر۔

۱۵۶ ——— میاں محمد خاں رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح

مسکن قصور۔ ضلع لاہور۔

۱۵۷ ——— میاں محمد روشن رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح

۱۵۸ ——— میاں محمد زمان رح

والد و مرشد کا نام۔ شیخ صالح محمد چنیاں والہ رح

مسکن چنیاں متصل امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۵۹ ——— سلطان محمد زمان خاں گکھڑ رح

والد و مرشد کا نام۔ فتح خاں گکھڑ رح

مسکن میر پور۔

۱۶۰ ——— میاں محمد عطا

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد [illegible] رح

مسکن [illegible]

Marfat.com

۱۶۱ ——— شیخ محمد عظیمؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ،ؒ

مسکن جھانا جھول ۔

۱۶۲ ——— شیخ محمد عظیم ککے زئی نائب فوجدار پسرورؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ،ؒ

مسکن پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ ۔

۱۶۳ ——— میاں محمد فاضل ہرلؒ

والد و مرشد کا نام ۔ شیخ برخوردار بن علاؤ الدین قوم ہرلؒ

مسکن ہرلانوالی ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۶۴ ——— میاں محمد قاسمؒ

والد و مرشد کا نام ۔ شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ ہیلانیؒ

مسکن ہیلاں ۔ ضلع گجرات ۔

۱۶۵ ——— شیخ محمد کالےؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالویؒ

۱۶۶ ——— حکیم محمد مرادؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالویؒ

مسکن لاہور

۱۶۷ ——— میاں محمد مسیحاؒ

والد و مرشد کا نام ۔ شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ ہیلانیؒ

مسکن ہیلاں ۔ ضلع گجرات ۔

Marfat.com

۱۶۸ ——— شیخ محمد مہدی ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار ؒ پاک پتنی ؒ

۱۶۹ ——— میاں مُدثر ؒ

والد ماجد مرشد کا نام۔ میاں زینیاں سیالکوٹی ؒ

مسکن سیالکوٹ۔

۱۷۰ ——— شیخ مراد علی ؒ

مرشد کا نام سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار ی ساہنیالوی ؒ

۱۷۱ ——— مراد کھرل ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد ترقبوری ؒ

مسکن روھڑا ضلع شیخوپورہ

۱۷۲ ——— حافظ مُرید ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار ؒ پاک پتنی ؒ

مسکن بالڑی۔

۱۷۳ ——— شیخ مستانہ ؒ

مرشد کا نام شیخ مبارک قلندر لاہوری ؒ (مالف نشت)

۱۷۴ ——— مراد مشوری ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار ؒ پاک پتنی ؒ

۱۷۵ ——— میاں مشتاق حسین ؒ

مرشد کا نام شاہ [illegible] گولیہ

مسکن [illegible] ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

۱۷۶ ——— شیخ مصطفےٰ ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ

مسکن لاہور ۔ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۷ ——— شیخ مصطفےٰ ثانی ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۸ ——— شیخ معزالدین ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۷۹ ——— میاں مغرب ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار زیاک پتنی ؒ

۱۸۰ ——— شیخ سکاہر ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۱ ——— شیخ مکرم محمدوب ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۲ ——— شیخ منگو ؒ

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۸)

۱۸۳ ——— میاں منو ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقندار زیاک پتنی ؒ

مسکن منہال ۔

۱۸۴ ——— مرزا موسےٰ بیگ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ ؒ

Marfat.com

۱۸۵ ——— مہابت خاں ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

۱۸۶ ——— مہر سنگھ ؒ

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ ؒ

۱۸۷ ——— مولانا میر محمد ؒ

مرشد کا نام سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی ؒ

یہ میاں امام بخش جالندھری ؒ مصنف مرآۃ العقوری کے اُستاد تھے۔

ن

۱۸۸ ——— نی بی نانوں ؒ

مرشد کا نام شیخ قطب لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

۱۸۹ ——— بابا نامے شاہ ؒ

مرشد کا نام شیخ جیون شاہ چیلانوالہ ؒ

۱۹۰ ——— میاں نانک حجام ؒ

مرشد کا نام شاہ مراد شرقپوری ؒ

مسکن شرقپور، ضلع شیخوپورہ۔

۱۹۱ ——— شیخ نتھو ؒ

مرشد کا نام شیخ قطب لاہوری ؒ (تحائف ص۲۷۵)

۱۹۲ ——— نصراللہ خاں ؒ

والد و مرشد کا نام سلطان شیخ خاں قوم گکھڑ لاہوری ؒ

Marfat.com

۱۹۳ ——— سید لطف اللہ شاہ رح

والد کا نام سید شاہ تہماسلطان خوارزمی سوہدروی رح

مرشد کا نام شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگووالیہ۔

مسکن سوہدرہ ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۱۹۴ ——— شیخ نظر رح

مرشد کا نام۔ شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۰)

۱۹۵ ——— شیخ نگاہ رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۸)

۱۹۶ ——— میاں نور رح

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد رح قندوز پاک پتنی رح

۱۹۷ ——— سید نور شاہ رح

والد و مرشد کا نام ۔ سید شاہ تہماسلطان بن سید محمد صالح خوارزمی سوہدروی رح

مسکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ۔

اولاد ان کا ایک ہی فرزند سید بڈھے شاہ نام تھا۔

۱۹۸ ——— میاں نور محمد

مرشد کا نام سید حافظ قائم الدین محمد رح قندوز پاک پتنی رح

مسکن چوئر یاں ۔

۱۹۹ ——— میاں نور محمد رح

والد کا نام شیخ احمد رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۵)

۲۰۰ ——— شیخ نور محمد ثانی رح

مرشد کا نام شہمیر قلندر لاہوری رح (تحائف ص۲۷۸)

تمت

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں کے نام ترتیبِ حروفِ تہجی لکھے گئے ہیں جو اس کتاب معارف الابرار کے ماخذ ہیں۔ ساتھ ہی مصنفین کتب کے اسماء بھی درج کئے گئے ہیں۔

الف

۱۔ ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ۔ مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ ایم اے۔ ڈی لٹ
لیکچرار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔
شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند دہلی سنہ ۱۹۴۲ء

۲۔ اذکار الابرار۔ در حالاتِ شیخ پیر محمد سچیار۔ میاں حاجی نواب علی نوشاہی سجادہ نشین
نوشہرہ شریف ضلع گجرات متوفی سنہ ۱۳۵۸ھ

۳۔ اسرار التوحید عربی قلمی حضرت سید شاہ محمد غوث قادری نوشاہی لاہوری متوفی سنہ ۱۱۵۲ھ

۴۔ اسرار الطریقت حضرت سید شاہ محمد غوث قادری نوشاہی لاہوری

۵۔ انوار القادریہ۔ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری
قادری نوشاہی ہرقندازی ہالندھری، متوفی سنہ ۱۳۵۶ھ

۶۔ اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی۔ مولوی محمد امین نقشبندی خدامی ترنموی

ب

۷ باراں ماہ پنجابی قلمی میاں غلام مرتضیٰ قادری نوشاہی نظام آبادی متوفی سنہ ۱۱۹۰ھ

۸ بیاض قلمی مکتوبہ سیالکوٹی مل وارستہ سنہ ۱۱۹۰ھ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ نمبر کتاب ۱۳۷۴ھ

۹ بیاض قلمی۔ مکتوبہ صداقت محمد شاہ قادری نوشاہی گھنیانی متوفی سنہ ۱۱۸۵ھ
اس کا حوالہ سفینہ خوشگو میں آتا ہے۔

Marfat.com

۱۰ بیاض قلمی — مکتوبہ غلام رسول قادری نوشاہی نظام آبادی، ؒ

۱۱ بیاض قلمی — مکتوبہ کرم بخش قادری نوشاہی لاہوری ؒ

۱۲ بیاض قلمی — مکتوبہ لال شاہ ولد شاہ غریب قادری نوشاہی گاجرگولیہ ؒ

۱۳ بیاض قلمی — مکتوبہ میر محمد قاسم ۔ موجود یونیورسٹی لائبریری لاہور

ت

۱۴ تاریخ ہشتاھس — بخشی بودھ راج صدر قانونگو نے بندوبست ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

۱۵ تاریخ تمر تیمور — میاں محمد عاشق نقشبندی مجددی تمر تیموری ؒ

۱۶ تحائف الاظہار قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفی عنہ ۔
یہ میری کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا پہلا حصہ ہے ۔

۱۷ تحائف قدسیہ قلمی — شیخ پیر کمال قادری نوشاہی لاہوری ؒ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ
اس کا ایک خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۱۸ تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد بن احمد بخش بکدل چشتی لاہوری ؒ

۱۹ تذکرۃ المشائخ قلمی — مولوی پیر میر احمد مولوی فاضل بن میاں احمد شاہ قادری نوشاہی ساکن جھنگی بابا ماہی شاہ ۔ ضلع ہوشیارپور ۔ متوفی ۱۳۶۶ھ تشکیل پاکستان کے ایام میں سکھوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔ سال تصنیف ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء ۔ اس کا اصل نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۲۰ تذکرۃ النوشاہیہ قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفی اللہ عنہ
یہ میری کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے ۔ جو اردو زبان پر مشتمل ہے ۔

۲۱ تذکرہ اولیائے ھند ۔ جلد اول ، جلد سوم ۔ — زاد احمد اختر گورگانی کیرانوی دہلوی ؒ

Marfat.com

۲۲ تذکرہ شعرائے پنجاب خواجہ عبدالرشید کراچوی سالِ تصنیف ۱۳۸۷ھ
شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۲۳ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد مولوی سید امیر شاہ قادری سجادہ نشین یکہ توت پشاور
مطبوعہ اتحاد پریس پل روڈ لاہور۔ شائع کردہ عظیم پبلشنگ
ہاؤس خیبر بازار پشاور۔

۲۴ تذکرہ علمائے ہند۔ مولوی رحمان علی صاحب ممبر کونسل مقام ریوان مطبوعہ نولکشور ۱۹۱۴ء

۲۵ تذکرہ نوشاہی قلمی مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی سابنیالوی ؒ
متوفی ۱۱۷۳ھ سالِ تصنیف ۱۱۴۶ھ اس کے دو مخطوط
الف اور ب میرے کتبخانہ میں موجود ہیں۔

۲۶ تذکرہ ہاشمیہ منشی غلام نبی قادری نوشاہی لاہوری

۲۷ تعریف چراغاں (مثنوی) قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت قادری نوشاہی کتبخانہ

۲۸ تقویم تاریخی (قاموس تاریخی) مرتبہ عبدالقدوس ہاشمی و شائع کردہ مرکزی ادارہ تحقیقات
اسلامی کراچی مئی ۱۹۶۵ء

۲۹ تقویم ہجری و عیسوی ابوالنصر محمد خالدی ایم اے۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو
پاکستان کراچی

۳۰ تملیک نامہ قلمی شیخ عبدالحکیم بن شیخ سرخوردار ہرل قادری نوشاہی مکتوبہ ۱۱۳۰ھ

ث

۳۱ ثواقب المناقب قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت قادری نوشاہی کتبخانہ سالِ تصنیف ۱۱۱۶ھ

ج

۳۲ چار باغ پنجاب (صاحبنامہ) قلمی۔ منشی گنیشن داس بڈھ و قانونگوئے گجرات۔
سالِ تصنیف ۱۲۶۵ھ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

Marfat.com

۳۳ چہارشمار قلمی — شیخ محمد ہاشم قادری نوشاہی تھرپالوی جامع ملفوظات حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح - سال تصنیف ۱۲۰۹ھ

ح

۳۴ حدیقۃ الاولیا — مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ

خ

۳۵ خزینۃ الاصفیا — مفتی غلام سرور لاہوری رح

۳۶ خزینۃ الفقرا قلمی — مولوی حافظ نورالدین قادری نوشاہی گنجوی رح متوفی ۱۳۵۲ھ

۳۷ خلاصۃ التواریخ — منشی سجان رائے بٹالوی - سال تصنیف ۱۱۰۷ھ سنہ عالمگیری
بہ تصحیح ظفر حسن بی اے۔ سپرنٹنڈنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ
مطبوعہ ۱۹۱۸ء

د

۳۸ درِ نجف — حکیم حاجی محمد شاہ امرتسری -

۳۹ دستاویز صلحنامہ قلمی — میاں معصوم شاہ قادری نوشاہی شرقپوری رح مکتوبہ ۱۲۳۹ھ

۴۰ دستخط ارشاد الطالبین قلمی - از شیخ جلال الدین محمود تھانیسری رح مکتوبہ بملا شیخ محمد ۱۱۸۰ھ

۴۱ دستخط پندنامہ شیخ سعدی شیرازی رح قلمی - مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب ۱۱۱۵ھ قادری نوشاہی

۴۲ دستخط پندنامہ شیخ عطار قلمی - مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی

۴۳ دستخط تحفۃ الاحرار قلمی - از مولانا جامی رح مکتوبہ محمد سعید بن محمد انور ۴۳ سنہ جلوس محمد شاہی -

۴۴ دستخط تذکرہ نوشاہی قلمی — مکتوبہ مولوی غلام محی الدین بن فیض بخش بہارپوری رح

۴۵ دستخط تیسیر الاحکام فی علم الفقہ قلمی - از شیخ شہاب الدین شمس عمر دولت آبادی رح مکتوبہ
بملا شیخ محمد شرقپوری رح ۱۱۸۱ھ

۴۶ دستخط ثمرات القدس قلمی — از لعل بیگ لعلی - مکتوبہ مولوی سعد اللہ بھٹی شرقپوری ۱۲۷۸ھ

Marfat.com

۴۷ دستخط جنت الفردوس قلمی

۴۸ دستخط حاشیہ خیالی قلمی مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ۱۱۲۳ھ

۴۹ دستخط دام حق قلمی از تصنیف ملا باقر بن شرف الدین ۔ مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی ؒ

۵۰ دستخط زرادی قلمی مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ؒ ۱۱۱۶ھ

۵۱ دستخط ستر مکنون قلمی از مولوی فقیر اللہ قادری نوشاہی برفندازی ۔ مکتوبہ میاں کرم الٰہی ساکن گاجر گولہ ۱۹۰۳ عیسوی۔

۵۲ دستخط شرح العقائد قلمی ۔ للعلامۃ التفتازانی ؒ مکتوبہ مولانا فتح محمد قادری نوشاہی کاتب ؒ

۵۳ دستخط شرح قصیدہ امالی قلمی ۔ مکتوبہ ملا شیخ محمد شرقپوری ؒ ۱۱۹۳ھ

۵۴ دستخط عزیز نامہ قلمی مکتوبہ ۱۱۲۲ھ مملوکہ سید گل محمد قادری نوشاہی ؒ

۵۵ دستخط قطبی ۔ قلمی ۔ مکتوبہ شیخ عبدالجلیل قادری نوشاہی ؒ

۵۶ دستخط ۔ گلستان شیخ سعدی قلمی ۔ مکتوبہ مولانا فتح محمد کاتب قادری نوشاہی ؒ ۱۱۲۳ھ

۵۷ دستخط ۔ قلمی محمد ماہ صداقت قادری نوشاہی گنجاہی ؒ برحاشیہ [illegible]

۵۸ دستخط مخزن الاسرار قلمی از مولانا نظامی گنجوی ؒ مکتوبہ ۱۱۳۲ھ

۵۹ دستخط نام حق قلمی از مولانا شرف الدین بخاری ؒ مکتوبہ ۱۱۱۲ھ مملوکہ سید [illegible] قادری نوشاہی برخورداری سابنڈالوی ۔

۶۰ دستخط نفحات الانس قلمی ۔ از مولانا جامی ؒ مکتوبہ سید جیون شاہ [illegible]

سہ بیدروی ؒ

۶۱ رباعیات ابدار قلمی از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت قادری نوشاہی گنجاہی ؒ

۶۲ دیوان قلمی محمد دین لاہوری ۔ ۱۹۳۹ء [illegible]

Marfat.com

۶۳ رجزِ غفوری فی تردید الحلاج ضروری ۔ از حکیم شجاع الدین بن حکیم گل محمد انصاری لاہوری ؒ
مطبوعہ ۱۸۸۸ء

۶۴ رسالۃ الاعجاز ۔ مقاماتِ حاجی بادشاہ ۔ المشہور رسالہ احمد بیگ ؒ قلمی
مرزا احمد بیگ قادری نوشاہی لاہوری ؒ سالِ تصنیف ۱۱۰۷ھ
اس کے تین مخطوطے میرے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

۶۵ رسالۃ التصوف ۔ قلمی — میاں غلام مرتضٰے قادری نوشاہی نظام آبادی ؒ

۶۶ رسالہ در بیانِ کسبِ سلوک و بیانِ طریقت و حقیقت ۔ قلمی
سید شاہ محمد غوث گیلانی قادری نوشاہی لاہوری ؒ

۶۷ رقعاتِ صداقت ۔ قلمی — علامہ شیخ محمد ماہ صداقت قادری نوشاہی گنجاہی ؒ

۶۸ رموزِ التصوف (مثنوی) قلمی الموسوم بہ وحدت نامہ ۔ — فقیر سید غلام محی الدین بخاری قادری نوشاہی ہرچندانی لاہوری ؒ متوفی ۱۲۴۶ھ اس کا ایک مخطوط مجموعہ مخطوطاتِ آذر ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ اور اسکی ایک نقل مکتوبہ عزیزم سید سعید اللطف قادری نوشاہی مدعمرہ میرے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔

ص

۶۹ زاد المسافرین ۔ قلمی — خواجہ غلام محمد بہادر حسینی (یہ حوالہ حذف کیا جائے)

س

۷۰ سبیلِ سلسبیل — مولوی مقبول محمد قادری نوشاہی ساکن جلالہ ۔ ضلع گورداسپور

۷۱ سفرنامہ — امین چند ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء ..... م ۱۱۷۰ھ

۷۲ سفینۂ خوشگو — بندرابن داس خوشگو ۔ سالِ تصنیف ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۵ء تا ۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء
مرتبہ سید شاہ محمد عطاء الرحمٰن عطا کاکوی ایم اے بی ایل پروفیسر ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ بہار ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۹ء مطبوعہ لیبل لیتھو پریس رمنہ روڈ پٹنہ ۔

Marfat.com

۷۴ سفینۂ ہندی بھگوان داس سندی

۷۴ سلیم التواریخ (تاریخ قوم راعین) مولوی صوفی محمود اکبر علی حالؔ

۷۵ سیحوفی فلمی

ش

۷۶ شجرہ خاندان تولہاپی فلمی

۷۷ شرح انوار العاشقین فلمی

۷۸ شرائع التواریخ فلمی

۷۹ شواہد الافکار فلمی

ص

۸۰ صبح گلشن

۸۱ صحائف الاسرار فلمی

Marfat.com

ط

ف قدرت اللہ شاہد قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی سابق بیالوی عفی عنہ
بہ تصنیف التواریخ کی دوسری جلد ہے۔

ع

مفتی علی الدین بن خیر الدین لاہوری

[illegible] قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفا اللہ عنہ۔
یہ میری کتاب تذکرۃ الشواہد کا پانچواں حصہ ہے۔

ف

فرائد الافکار قلمی — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی اصلح اللہ حالہ وآلہ
یہ میری کتاب تذکرۃ الشواہد کا نواں حصہ ہے۔

فیض تسنیم شاہی قلمی (بیاض ہے اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب المتوفی نوشاہی
قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء
جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد ششم۔ جلد ہشتم۔ جلد نہم۔

ق

قاری بوستان — دیوان مست عمر قادری نوشاہی ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ
قصہ ہیر و رانجھا قلمی — میاں غلام مرتضےٰ قادری نوشاہی نظام آبادی ؒ

ک

کاغذ مقدمات — بندوبست ۱۳۵۶ھ تحریر۔
کلیات اشرف قلمی — مولانا محمد اشرف قادری نوشاہی میجری ؒ متوفی ۱۲۷۰ھ
مرتبہ سید شریف احمد شرافت قادری نوشاہی۔
کشف الرحمت (منظوم) — مولانا محمد اشرف قادری نوشاہی ؒ سال تصنیف ۱۲۲۰ھ
کلیات ولی — شہزادہ ولی حیدر شریف بال فانوگوئے سال تصنیف ۱۱۳۷ھ مطبوعہ ۱۹۶۵ء

Marfat.com

گ

۹۳ گلزار یوشاهی (فیض بصطفائی) مولوی محمد حیات قادری یوشاہی

جامع مسجد ٹاہلی والی شرقپور ضلع شیخوپورہ

ل

۹۴ لطائف الاخیار فی سید ابوالطہر شریف احمد شرافت قادری یوشاہی

یہ مبسوط کتاب تذکرۃ الشہناھدۃ کا دوسرا حصہ ہے

م

۹۵ ماثر الامراء نواب شاہنواز خاں صمصام الدولہ مرتبہ

۹۶ مثنوی مولانا جلال الدین محمد رومی (متوفی ۶۷۲ھ)

۹۷ مجمع الفضائل شیخی سید ابوالفضل شریف احمد شرافت قادری یوشاہی

اس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

۹۸ مجموعہ کلمات صنائع الہام شاہ قادری یوشاہی

امرتسر ۱۹۰۲ء

۹۹ مجموعہ نامہ ہمی مکتوب بہ سید گل محمد قادری یوشاہی

۱۰۰ مجموعہ انشاء قلمی سید احمد علی ہاشمی سندیلوی

اس کا ایک نسخہ مجموعہ مخطوطات ہاشمی میاں یوسف

لاہور میں موجود ہے۔

۱۰۱ محزن اسرار فضلی ملتانی دہلوی

۱۰۲ مرآۃ العشق بہ فارسی دیباچہ امام الہام قادری یوشاہی رضوانی لاہور

۱۰۳ مرزا مظہر جان جاناں فارسی مولانا خیر اللہ قادری یوشاہی

Marfat.com

۱۰۸ | [illegible] | [illegible] | [illegible]

فہرست

رسائل و جرائد

Marfat.com

Marfat.com

تکملہ معارف الابرار

حضرت شاہ عبدالحق [illegible] خاندیسی

[illegible]

حضرت شیخ المشائخ [illegible]

[illegible]

خاندانی حالات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے بزرگوں سے بڑا عالم اور عاقل اور صاحب فصاحت
[illegible] رمانہ کا سردار تھا اُس کا خطاب دانشمند پڑ گیا۔ اس
[illegible] کے ساتھ رواج پا گیے۔ اور اکثر پٹھان لوگ میاں شیخ درویش
[illegible] چنانچہ غزوں اور بڑگیوں وغیرہ کی قومیں اور بڑگی لوگ اپنی
[illegible] کے رہنے اُن کو دیتے تھے اور بے خبر لوگ اس لئے اُن کو پٹھان کہتے
ہیں اور بڑگی لوگ بھی باپ کی طرف سے علوی ہیں اور والدہ کی طرف سے
سید ہیں اور بڑگ علاقہ بنیں میں ایک جگہ ہے چنانچہ میاں بہلول کول
سوحدرام نے کتاب روضۃ الشہداء اور جواہر التفسیر سے تحقیق کر کے درج
کیا ہے اور اس احقر نے میاں مرحوم مغفور کے رسالہ سے نقل کیا ہے۔ اور
میاں صاحب جی عبدالغفور کی برادری میں دستور یہ ہے کہ میاں شیخ
درویش رہ کے مرید ہوتے ہیں اور بزرگوں کی نذر نیاز دانشمند کی جگہ میں
آتی ہے لیکن اس فقیر کے پیر صاحب نے محبت کا تمام سلسلہ عالیہ قادریہ سے
چکھا ہے اور حافظ صاحب (محمد قائم) کے رحمت کے سمندر سے نوش کیا ہے

بیعت کا واقعہ آپ کی ارادت کے شرف میں نقل ہے کہ حضرت حافظ صاحب
(محمد قائم برخوردار) جی اکثر فقیروں کو ساتھ لئے ہوئے سیر و سیاحت کے طریق
پر قصبہ حالندھر میں تشریف شریف لایا کرتے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
نوازا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے گاؤں میں اتفاق ہوا کسی درجت کے
سایہ میں ٹھہرے اور سرد جاری ہوا۔ اُس وقت آپ کا دادا بھی وہاں وارد
ہوا۔ اور اُن کی مبارک (مخمور) آنکھیں دیکھیں۔ واپس آکر اپنے گاؤں
کے لوگوں کو نصیحت کی کہ اپنے بچوں کو سنبھال کر رکھنا۔ کیونکہ یہ فقیر اثر دالا
ہے اور مست معلوم ہوتا ہے۔ لڑکوں کو مبتلا کر کے لے جائے گا۔ اتفاقاً آپ

Marfat.com

(عبدالغفور) اور میاں خان محمد دونو صاحب پھرتے پھراتے وہاں چلے گئے۔
اور حلقہ میں بیٹھ گئے حضرت حافظ صاحب جی کی نظر فیض اثر آپ پر پڑی
دوچار ہوتے ہی آپ پر بے اختیاری طاری ہو گئی اور رقص کرنے لگے۔ کسی
شخص نے آپ کے دادا کے پاس آکر ظاہر کیا۔ اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا تھا
کہ یہ میرے ہی پیش آئے گا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو حافظ صاحب نے آپکو
اپنے نمبر کی جگہ کا پتہ دیا کہ ہم مسجد محاذ ان امام ناصر رح میں ہوں گے اور
چلے گئے اس کے بعد آپ کے دادا نے آپ کو قید کر دیا۔ لیکن مہربانی بہت کرتا
تھا چند ساعت کے بعد رہا کر دیا۔ اور خان محمد کا باپ بہت سخت تھا۔ اُس نے
رہا نہ کیا۔ آپ وقت پاکر بھاگ کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ کا دادا ناچار
ہو کر راضی ہو گیا۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب کو اپنے گھر میں لاکر خدمت سے
مشرف ہوئے۔ اور سجدہ تعظیم و آداب بجا لائے۔ چند دنوں کے بعد حافظ صاحب
اپنے وطن کی طرف روانہ ہوئے اور دوسرے یاروں کو فرمایا کہ ہر سال بیلی
یا دوسری ربیع الاول کو میں اپنے پیر و مرشد حضرت سچیار صاحب کے عرس مبارک
پر نوشہرہ مغلاں منصل کھوات میں جایا کرتا ہوں کیونکہ پانچویں ماہ مذکور کو
عرس ہوتا ہے اگر تمہارا ارادہ ہو تو تم بھی وہاں آجانا۔ لیکن یہ عرس کی بات
آپ کو سنوائی گئی۔ یہ بات سنتے ہی آپ نے بھی ارادہ کر لیا۔ اُس وقت آپ
کی عمر دس بارہ سال تھی۔ آپ نے اس مرد کے ملنے کا [illegible]
آنجناب کے چلے جانے کے بعد آپ بڑے غمناک اور پریشان [illegible]

سفر نوشہرہ شریف جب عرس مبارک کا وقت آیا تو آپ نے اپنا صاحب
میاں محمد جمال رح کے یاروں میں سے ایک فقیر سے صلاح کی کہ اے یار
ہم کو بھی اپنے ساتھ لے جانا۔ اس نے عرض کیا میں اسقدر طاقت نہیں رکھتا [illegible]

Marfat.com

بہتر اس طرح ہے کہ تم آگے چلے جاؤ۔ اور ہم پیچھے آتے ہیں۔ باہر جاکر کہنے ہو جائیں گے۔ چنانچہ علیحدہ علیحدہ جاکر دریائے بیاس کے کنارہ پر ملے پھر ہو کر دریائے چناب کی طرف روانہ ہوئے۔ جس وقت وہاں پہنچے تو لوگوں نے کہا کہ حافظ صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ آج کل میں آجائیں گے اس بات کے سننے سے آپ کی آنکھوں سے نیند اور جسم سے آرام جاتا رہا۔ دوسرے درویش آپ پر بہت شفقت کرتے اور آپ کی خاطر داری کرتے۔ لیکن آپ کے دل کا ملال رفع نہیں ہوتا تھا چنانچہ دو تین روز کے بعد حضرت حافظ صاحب تشریف لے آئے۔ ایک فقیر نے یہ خبر آپ کو پہنچائی۔ آپ اسی جلدی سے اٹھ کر آگے سے روانہ ہوئے۔ جلد تر مرتاب جل کر قدمبوسی سے مشرف ہوئے۔ بہت خوش و خوشحال ہوئے اور آکر طواف کر کے بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کی حقیقت حال پوچھی اور مہربانی فرمائی۔ چند روز وہاں رہ کر اور عرس مبارک کر کے پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے۔ اور آپ کو جالندھر کی طرف رخصت فرمایا۔

سیاہ گری اختیار کرنا دوسری بار حضرت حافظ صاحب جی قصبہ جالندھر میں رونق افروز ہوئے۔ اور آپ کے مسکن اور مقام میں اقامت پذیر ہوئے آپ کی والدہ صاحبہ فوت ہو چکی تھیں اور آپ کی پرورش آپ کے بڑے بھائی کی والدہ (یعنی سوتیلی ماں) نے کی تھی۔ اور وہ رابعہ وقت اپنے بیٹوں سے زیادہ آپ کے ساتھ الفت رکھتی تھیں اور ایک لمحہ بھی اپنے سے جدا نہیں کرتی تھیں۔ انہوں نے حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت! جس وقت یہ عرس پر گئے تھے۔ راہ کے بیچھے میں مرنے تک پہنچ گئی تھی اور یہ فقیری کے شغل میں دنیاوی کاروبار نہیں کر سکے گا۔ حضرت نے از راہ نوازش

Marfat.com

Marfat.com

کے پتے، پھول اور ریحان حاضر کئے۔ اور اس کے بعد تسلیم قسم کے کھانے پیش کئے۔ سب نے کھائے۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت سلامت! اب آپ میری خوابگاہ کی سیر بھی کریں۔ چنانچہ دوسرے برادران وغیرہ تو کنجریوں کے تماشا میں مشغول ہو گئے اور آپ اس کے ہمراہ چلے گئے۔ اس ساہوکار نے اپنے گھر کا قفل کھولا۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اندر لے گیا اور اپنے مسلمات اور مالیت کا نشان دیا۔ چنانچہ سفید مسلمات کے چند ڈھیر وہاں پڑے تھے۔ اس نے کہا یا حضرت! اگر کوئی شخص لاکھ روپیہ ایک ضرب کا مجھ سے چاہے تو میں انشاء اللہ دے سکتا ہوں اور کچھ چیز تحفہ میں اُس نے پیش کی۔ آپ وہاں سے رخصت ہوئے اور اُس کمانشہ کی تقصیر معاف کی۔ اور اپنے دولتخانہ میں آ گئے۔

حاکم سے تنخواہ وصول کرنا چند روز کے بعد لاچار ہو کر متصدیوں کے اور سردار کے متعلق میاں محمد یار خاں رستم دل مرحوم کے ساتھ صلاح کی کہ طریقہ سے سرکار سے تنخواہ لے کر ساہوکار کے حوالہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ سب تیار ہو کر حاکم کے پاس گئے اور اُس کے نزدیک بیٹھ کر ایسا کیا کہ محمد یار خاں نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔ اس کے مصاحبوں کی ایک جماعت مانع ہوئی اور تلواریں ہاتھ میں کر لیں۔ آپ نے ان کو ملامت کی اور اس کے کمر میں ہاتھ ڈال لیا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص آگے آئے گا تو وہ اپنی سزا خود دیکھ لے گا اور آپ نے اُس کے کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ اسی وقت ہماری باقی تنخواہ ہمارے حوالہ کرو۔ اس نے اسی وقت سونے کے بدرے طلب کئے اور تنخواہ ادا کی۔ آپ نے تنخواہ لے کر رخصت چاہی۔ حاکم نے ہر چند ملائی کی مگر آپ نے قبول نہ کی اور کہا کہ اب مناسب نہیں۔ آپ اپنے مکان میں آ گئے اور سب لوگوں کے دام و درم کا

Marfat.com

کا حساب سمجھ سوچ کر ہر شخص کو حوالے کیا اور کوچ کر کے اپنے وطن مالوف کی طرف روانہ ہوئے۔ اکثر لوگ دو دو ہزار روپیہ جمع کر کے اپنے اپنے گھروں میں لائے اور آپ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کا خرچ لے کر اپنے دولتخانہ میں تشریف لائے۔

سخاوت و ایثار آنے کے وقت چند گھوڑے اور خیمے وغیرہ سامان محمد یار خاں کو بخش دیا اور کچھ نقد رہے اپنے پاس رکھ لیا جس وقت شاہجہان آباد پہنچے۔ کچھ مال وہاں دے دیا۔ جو اس سے باقی بچا وہ سرہند میں دے دیا۔ سواری کے لئے گھوڑا اور تین غلام لے کر وطن میں تشریف فرما ہوئے۔ ان لوگوں سے چند کس امر بالمعیت اور ملاقات سے سوداگر، زمیندار اور مال جولتی والے بن گئے اور آرام لینے والے اور حمیت پذیر ہو گئے۔

دوبارہ نوشہرہ شریف جانا نقل ہے کہ جس وقت آپ پٹنہ سے واپس تشریف لائے تھے حضرت بیمار صاحب کا عرس قریب تھا اور حضرت [illegible] صاحب وہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ آپ [illegible] بھی اس والا صفات کے صدقہ حسنات کی زیارت کے لئے جناب کی طرف [illegible] ہوئے۔ جب آپ مکان شریف (نوشہرہ) میں پہنچے۔ آگے حضرت صاحب [illegible] حضرت بیمار صاحب بیمار محمد اکرم صاحب [illegible] بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے حال حافظ حقیقی اور کلمہ شہادت کی تلقین [illegible] بعد سجادہ نشین خلیفہ کی پاؤں سی کی اور ایک چادر سفید [illegible] چند وقت گذرنے کے بعد وہ حافظ شاہ [illegible] حافظ صاحب [illegible] ہو کر اپنے مکان میں تشریف لائے اور [illegible]

Marfat.com

فرمایا کہ آج کے بعد میاں عبدالغفور کا بہت ادب کیا کرو کیونکہ یہ میرے بھائی بن گئے ہیں اور مجھ سے آگے ہو کر نذر گذاری ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم نے آپ کی ذاتِ واللاصفات کی بدولت ہی ان کا قرب حاصل کیا ہے۔ اُس روز سے لے کر آپ کا طریقہ تھا کہ جب کبھی نوشہرہ مبارک میں جاتے تو نذر نیاز اپنے پیر و مرشد کی جناب میں پیش کرتے۔ آگے آنجناب صاحبزادہ بلند مکان کی خدمت میں گذارتے۔

آپ کی عقیدت کا حال | راہِ یقین کے ہادی۔ دنیا و دین کے مظہر (میاں عبدالغفور) ایک روز اپنی آبادی میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے چند خاص انخاص تربوز لا کر آپ کی نذر گذارے چنانچہ ایک تربوز کی پھاڑیاں کیں بڑا سُرخ اور میٹھا نکلا۔ کھاتے ہی آپ کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچیں تو کیا ہی اچھا ہو اُس شخص سے پوچھا کہ یہ کونسے بالیز (واڑہ) سے ہیں۔ اُس نے عرض کر کے نشان دیا۔ آپ اُسی وقت وہاں گئے اور گیارہ عدد بڑے بڑے تربوزوں پر نشان لگا دیئے۔ امرا لٰہی سے ایک شخص آپ کی برادری سے آپ کے ساتھ حسد و بغض کی وجہ سے اُن میں سے ایک بڑا تربوز توڑ کر لے آیا۔ آپ راستہ میں ابواحمد کے مکان کے چبوترہ پر تشریف فرما تھے یکایک آپ کے دل میں خیال گذرا کہ یہ تربوز تو ہمارے نشان کردہ تربوزوں میں سے ہے۔ قضارا الٰہی سے وہ تربوز اُس کے سر سے گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ناچار وہ آپ کے پاس لے آیا اور نذر کر دیا۔ دوسرے روز ایک تجربے کر وہ سب مذکورہ سب تربوز اس پر لاد کر پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے اور چاہا کہ کوئی نفر بھی ہمراہ ہو چنانچہ ایک حجام ساتھ مل گیا اور گذارہ دریائے بیاس پر موضع بروال تک پہنچا کر رخصت ہو گیا۔ وہاں سے

Marfat.com

آگے) کسی (شخص کے ساتھ ہوتے) کا اتفاق نہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح کے وقت وہ بوجھ لاد کر آگے روانہ ہوئے۔ جس جگہ پر حاتے نگہبانی کے لئے رات کو سوتے نہ تھے۔ بہت تکلیف اور مشقت سے راستہ کی مسافت منزل بمنزل طے کرتے ہوئے قصبہ پاک پتن میں وارد ہوئے وضو کر کے ان صاحب کمال خوشرو فرخندہ فال کے دیدار سے چشم سیر ہوئے اور غلامی کا سر اُن کے قدموں میں رکھا۔ آنجناب (حافظ صاحب) نے ازراہ مہربانی آپ کا سر اُٹھا کر بغل میں لے لیا پھر وہ آپ نے نذر کئے۔ انہوں نے چند تربوز رکھ لئے اور چند عدد دیوانہ صاحب دیوان محمد یوسف سجادہ نشین حضرت گنج شکر قدس سرہ کو اور دو تربوز دوستوں کو بھیج دئے۔ ان کے کھانے سے بہت مہربانی اور نوازش فرمائی۔ آپ کا ذوق اور شوق بہت بڑھ گیا۔

آپ کے عشق اور مرشد صاحب کی بے نیازی میں

ایک مرتبہ آپ بے اختیار ہو کر ہادی دارین اور قبلہ کونین کی جناب فیض مآب کی طرف روانہ ہوئے اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کی حالت آپ پر وارد ہوئی۔ ایسا ہوا کہ ہر ایک قدم پر دو رکعت نفل پڑھتے تھے پاک پتن پہنچنے تک۔ اور کھانے پینے کا ذریعہ یہ تھا کہ ایک تھیلا بھنے ہوئے جو (دھانا) گلے میں لٹکائے ہوئے تھے اور ایک کوزہ پانی کا۔ جب بھوک غالب ہوتی تو تھوڑا سا آٹا میں سے تناول فرما لیتے ڈیڑھ کوس یا اس میں سے کچھ کم بیش روانہ تھی۔ راہگیر لوگ کہتے تھے کہ افسوس ہے کہ یہ کیسا جوان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

پہنچے۔ آنجناب نے از راہ بے نیازی بتریہ اشارہ بندہ نوازی فرمایا کہ اے میاں! عاشق لوگ تو جلدی سے آتے ہیں نہ کہ آہستہ آہستہ۔ مگر یہ بات بظاہر کہی اور باطنی طور پر توجہ فرمائی۔

اشتیاق اور جلدی آنے کا بیان آپ سالک طریقت اور محرم حقیقت۔ عاشق دین اور صادق الیقین کا طریقہ یہ تھا کہ اکثر بے اختیار ہو کر دو تین ماہ کے بعد قدمبوسی کے لئے آتے تھے اور آنجناب (حافظ صاحب) کا طریقہ یہ تھا کہ جو یاران قدمبوسی کے لئے آتے تھے ایک دو روز رکھ کر رخصت کر دیتے تھے۔ اتفاقاً ایک بار دریائے چناب کی طرف سے پیر و مرشد حقیقی اور کعبہ تحقیقی (حافظ صاحب) کی رکاب سعادت انتساب میں دار السلطنت لاہور میں تشریف لائے۔ اچھرہ راواں کی گذر میں فتح محمد کھوکھر کی حویلی میں اقامت فرمائی چند کس دوسرے یاران طریقت بھی آنجناب کی خدمت میں حاضر تھے چنانچہ چند روز وہاں آرام کیا اور سماع کی مجلس بھی ہوتی رہی۔ پھر اپنے وطن مالوف کی طرف روانہ ہوئے اور سب لوگوں کو رخصت فرما دیا۔ اور آپ کو (میاں عبد الغفور کو) ارشاد کیا کہ تم جھنگ سیال اور دار الامان ملتان کی سیر اور بزرگان دین اور عارفان یقین کی زیارت حاصل کرتے آنا اور آپ کی حالت یہ تھی کہ زیارت کے لئے پاؤں سے برہنہ آئے ہوئے تھے۔ سیال میر محمد صاحب نے اپنا گھوڑا حاضر کیا آپ نے قبول نہ کیا۔

جھنگ سیال کی سیر اور بی بی ہیر کے مقبرہ کی زیارت آپ آنجناب کا وداع لا کر رخصت ہو کر روانہ ہو گئے۔ اور آنجناب کی مثالی صورت کا نقش کر کے ان کو حاضر ناظر جان کر اپنا رفیق بنایا چنانچہ ارشاد ہے الرفیق ثم الطریق (یعنی پہلے ساتھی بناؤ پھر راستہ چلو) چند روز گذرنے پر

Marfat.com

قصبہ جھنگ سیال میں داخل ہوئے اور مسماۃ بی بی ہیر پُر از عشق و اکسیر کے مکان مقبرہ میں جا کر درود کا تحفہ و ہدیہ بھیجا اور کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ "بی بی ہیر کھوائے شکرتے شیر" ایک لمحہ بھی نہ گذرا تھا کہ ایک اہل مراد شخص ایک مٹی کی دیگ (ہانڈی) دودھ اور چاول سے بھری ہوئی اور شکر لے کر آپ کے پاس آگیا اور کہا کہ یہ نذرانہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بی بی ہیر رح کے ارواح کے ایصال ثواب کے لئے نذر خدا لایا ہوں۔ آپ نے فاتحہ پڑھا اور کچھ اس میں سے کھایا۔ اور باقی کو اپنے تصرف میں کر لیا۔ رات وہاں رہے۔

سفر ملتان۔ شیخ بہاء الحق کے مقبرہ کی زیارت | صبح کے وقت ملتان کا ارادہ کیا۔ پے بہ پے منزل بمنزل ملتان میں وارد ہوئے۔ بزرگان ظاہرا۔ طاہر کی زیارتیں کیں اور شیخ المشائخ۔ واقف حقائق۔ مخدوم اعظم۔ مرشد العالم۔ مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ العزیز کی خانقاہ بابرکت میں رات کو استراحت کی۔

پاک پتن کی طرف روانگی | صبح کو پاک پتن کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ کے درمیان ایک شتر سوار آپ سے ملا وہ کہتا تھا کہ میں لیہ جاؤں گا، اس نے عرض کیا کہ وہ ضرور لیہ جائے گا اور تقریباً چالیس کوس یا کم زیادہ [illegible] کی ملاقات کا اشتیاق آپ کو [illegible] روانہ ہوئے اور [illegible] اور اپنے ساتھ والی یکہ [illegible]

Marfat.com

پاس اپنی روٹی تھی آپ نے وہ کھائی - وہ شخص پانی پی کر اونٹ پر سوار ہو گیا
آپ نے بھی اپنے کوزہ سے پانی پیا اور اس کے ساتھ روانہ ہو گئے - اس نے عرض
کیا کہ میں آپ کے لئے آہستہ آہستہ چلا آیا ہوں حالانکہ مجھے آگے ضروری کام
ہے - آپ اونٹ کا پیچھا چھوڑ کر آگے ہو گئے - اور اسقدر تیز چلنے لگے کہ اس کا
اونٹ بمشکل پہنچتا - اس نے تعجب کیا - رات موضع مذکور پہنچے - صبح کو
پاک پٹن کی طرف روانہ ہوئے - دو روز کے بعد قصبہ پاک پٹن میں جو گنگا
کو حضرت بختیار والا ہے پہنچے - آپ کے دل میں آیا کہ اگر آپ فرمائیں کہ
اسقدر تیزی سے آیا ہے اور خفت ہو گی - پس کیا علاج کیا جائے گا تو
آپ نے ایسا کیا کہ محمد ڈھڈی کے کنوئیں پر قیام کیا - اور راحت گذاری
جو کہ حضرت صاحب کا خادم تھا - صبح کے وقت اپنے آپ کو غسل میں پوشیدہ
کر کے زیارت کو چلے دو تین روز سے تھکے ماندے تھے کہ باندھا ہوا اور
پاؤں دھی سے گرد آلودہ تھے - مسافروں کی صورت بنا کر اُن کا کشف القلوب
کی خدمت میں شرف اندوز ہوئے - آنجناب نے تبسم کر کے فرمایا کہ تم بہت سفر
کر کے آئے ہو - راستہ کی گرد تم پر بہت پڑی ہے آپ نے عرض کیا کہ آپ کی
ذات والا صفات پر سب ظاہر و عیان ہے - بہت لطف اور مہربانی فرمائی -

تھکاوٹ دور ہونا | ایک روز آپ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا
کہ ایک دن راستہ کی تھکاوٹ سے میرے پاؤں میں درد ہونے لگا -
ناچار میں بیٹھ گیا - اچانک مجھے نیند آگئی - وہاں آرام کیا - خواب میں
کیا دیکھتا ہوں کہ آنجناب کے پاس بیٹھا ہوں - میری پنڈلی میں کیڑے پڑے
ہیں اور آنجناب از راہ کرم بخشی و بندہ نوازی میری پنڈلی سے کیڑے
نکال کر باہر پھینک رہے ہیں - جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ مجھے کوئی

Marfat.com

تھکاوٹ نہیں۔ اُس روز سے میرا ایک پاؤں ہرگز کبھی نہیں تھکا۔

مہر سچیاری سے مشرف ہونا

ایک روز اُس دیوان خدا اور رہنمائے خدا یعنی حضرت حافظ صاحب رح نے آپ کو فرمایا کہ اگر اس فقیر کا کوئی یار یا اس سلسلہ علیہ سنیہ قادریہ بلد مقیہ سلامتیہ کے خادموں میں سے کوئی شخص لیض پائے اور دائمی سعادت حاصل کرے تو حق سبحانہ تعالیٰ کی مدد سے فقیر لوگ اس کو اس جناب فیقاً میں داخل کر لیتے ہیں اور سند کاغذ اس کے نام کر دیتے ہیں مگر اُس پر مہر سرور خاص۔ صدر الصدور صدر علاء اعلےٰ۔ راسخ دین اور صادق یقین یعنی حضرت سچیار صاحب خلف اللہ لہٰذا اپنے دستخط سے کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اسی بات کے لیے لوہارو سے بیس بے گئے۔ وہاں جاکر خانقاہ و مبارک کی زیارت حاصل کی۔ اس کے بعد [illegible] کے وقت خواب میں ایک رقعہ آپ کو ظاہر ہوا کہ حضرت [illegible] کی مجلس مبارک معہ بزرگان مکمل اکمل کے دیوانخانہ [illegible]

حضور میں جاکر ایک سفید کاغذ لیا [illegible] منان کے فضل اور رحمات سبحان کے کرم [illegible] رحمت و عنایت فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ [illegible] یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

چاہے عطا کرے اور اللہ [illegible]

کاغذ پر لکھی تو [illegible]

میاں شیخ [illegible] تو نظر آیا کہ حضرت شیخ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

پاک پتن میں حاضر ہونا | ایک روز اُس شمس سپہر۔ مُطہر ماہ و مہر۔ خورشید بُرج
مکرمت۔ والا مرتبت یعنی حافظ حقیقی اور سرور مرشد تحقیقی کی ملاقات بہجت
آیات کا اشتیاق آپ پر بہت غالب ہوا۔ زیارت کے حصول کے لیئے پاک پتن
کی طرف روانہ ہوئے۔ چند روز گذرنے پر قصبہ پاک پتن میں داخل ہوئے
اور قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ آنجناب نے آپ کے رہنے کی جگہ اصطبل
میں فرمائی اور وہ جگہ بہت تنگ اور گندی اور خس و خاشاک والی تھی۔ آپ
نے ارشاد فیض بنیاد کے مطابق اُسی جگہ کانوں کی ایک چٹائی (بوریا) لے کر
وہیں اپنی خوابگاہ اور عبادت کی جگہ بنائی۔ مگر اُس جگہ آنجناب کے دولتخانہ
کے چھت سے نظر پڑتی تھی۔ ایک دن آنجناب آپ کا یہ حال دیکھ کر مُنہ ہاتھ دھو
کے کر خراماں خراماں گھوڑوں کے طویلہ میں تشریف فرما لے آئے۔ اور بہت
مہربانی سے ایک چارپائی اپنے دولتخانہ سے منگوا کر آپ کو عنایت کی
کی۔ آپ از راہ ارادت و ادب عذر بجا لائے۔ آنجناب نے زبان گوہر فشاں
سے فرمایا الامر فوق الادب (امر ماننا ادب سے اوپر ہے) واقع ہے
آپ نے ارشاد عالی کے مطابق اپنے رات سونے والے کپڑے (بستر وغیرہ)
چارپائی پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ ذات بصد حسنات اپنے مکان جنت نشان
کو واپس چلے گئے۔ آپ کے دل فیض منزل میں فکر اور خیال گذرا کہ اگر میں
چارپائی کے اوپر آرام کروں تو ادب کے خلاف ہوتا ہے اور نہ کروں تو امر کے برعکس
ہوتا ہے۔ چارپائی کو الٹا بچھا دیا۔ اس پر سر رکھ کے۔ جب دن ہوتا تو حضور
پر نور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام اور سجدہ تعظیم بجا لایا کرتے اور مجلس میں
بیٹھا کرتے۔ ایک روز میاں ابوالخیر کھوکھر نے جو آنجناب کے دوستوں سے تھا۔
طعن کے طور پر کہا کہ آپ یہاں بڑی مشقت اور محنت کرتے ہیں تو دیکھئے کہ

Marfat.com

حافظ صاحب سے ان کو کیا حاصل ہوتا ہے؟ وہی طنز آپ کے حق میں سفارش بن گئی۔ آپ نے میاں ابوالخیر کی بات کو دل میں کوئی اہمیت نہ دی اپنے پیر صاحب کی ذات والا صفات پر آپ فدائی تھے۔

خدمات مرشد۔ تجلیات کا نزول اُن ایام میں ایک دن حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ خچروں کے چرانے کی خدمت کیا کرو۔ چنانچہ آپ اُن کو لے گئے۔ اور تبارت واہ کے کنارہ پر چراگاہ میں چھوڑ دیا۔ وہ سب خچر لڑاکے تھے مگر خدا تعالےٰ کی مدد اور بزرگوں کی توجہ سے وہ سب شورہ پشتی اُن میں سے اُٹھ گئی اور دُور ہو گئی۔ اور آپ چرانے کے وقت آنجناب کی مسجد میں جو تبارت واہ مذکور کے کنارہ پر تھی بیٹھ کر پاسبانی کیا کرتے تھے گرمی کا موسم تھا۔ دوپہر دن کے وقت لوگ آرام کر رہے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل اور لاتعداد تائید سے نور کی تجلیات اور لذت بخشنے والی روشنی آفتاب جہاں تاب کے شعلے، آپ کے سر مبارک کی چوٹی پر نازل ہوئے۔ اس حالت کے وارد ہونے کی اطلاع آپ نے اُس شمس سپہر شکر ریاض وحدہ (حافظ صاحب) کی خدمت میں جا کر عرض کی۔ اُن حضور پُر نور نے فرمایا کہ چپ رہو۔

مجلس محمدی میں حاضر ہونا نقل ہے کہ اُن ایام میں ایک روز تبارت واہ سے وضو کر کے آپ مسجد کے اندر مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ نیند نے غلبہ کیا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کا سردار ہوا جب دوسرے لشکر [illegible] تو سردار لشکر [illegible]

[illegible] حافظ صاحب نے آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible] حضرت عالی [illegible]

Marfat.com

عنایت اور مرحمت فرمایا۔ نیز زبان عذب البیان سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی مجلس میں داخل ہوگا اور اس کا عذر بھی سبھی لکھا تھا اور اس مذکور کو اپنے دل محبت منزل میں خاص طور پر محفوظ رکھا۔ دوسرے دن حافظ صاحب نے آپ سے پوچھا کہ اے حبیب! کل جو چیز تم کو واقع میں نظر آئی ظاہر کرد آپ نے واقعی بیان ظاہر کیا اور تسلیم کیا کہ یہ واردات جناب کی توجہات سے ہے۔

حافظ صاحب کا انتقال - جس دوران وہ قدسی مکان جنت آشیان. واصل لقائے یزدان. واقف رموز رحمان. حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وفات کے سال سے امام اہلسنت۔ پیشوائے ہدایت و ولایت حضرت سچیار صاحب علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک کرکے وطن شریف کی طرف تشریف لا رہے تھے توہڑی حقیقت۔ پیشوائے طریقت میاں صاحب عبدالغفور بھی رکاب سعادت انتساب میں حاضر تھے۔ اُن قدسی مکان نے اثنائے راہ میں آپ کو رخصت کا اشارہ فرمایا۔ میاں صاحب نے عرض کیا کہ یا حضرت! جناب کی کمزوری مزاج شریف کی حالت میں قندوی کا چلا جانا مناسب نہیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس مرتبہ فقیر کی وفات ہونے والی ہے۔ اگر تم حاضر خدمت رہوگے تو لوگ کہیں گے کہ ان پر مہربانی کی نگاہ بہت رکھتے تھے۔ رخصت کے وقت اپنی نعمت انہیں کو عطا فرما گئے ہیں۔ اور یہ خاصہ محبوبوں کا ہے کہ حاضر الوقت کو حق کی نعمت پہنچاتے ہیں اور دور رہنے والوں کو محروم چھوڑتے ہیں۔ اور سالکان دین اور صادقان یقین کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے طالبوں اور یاروں کو جہاں کہیں ہوں فائدہ اور حصہ باطنی پہنچا دیتے ہیں اور فقر کی چاشنی اُن کی

Marfat.com

جان کے مذاق میں بخشتے ہیں پھر فرمایا کہ میرے وصال کے بعد جلدی آجانا اور
اُس دن حق تعالےٰ جل شانہٗ کے اعزاز سے تم کو خود بخود پتہ چل جائے گا اور دوسری
علامت اُس دن کی یہ ہوگی کہ جس وقت تم آنے لگو گے تو نقدی ۔ زیور ۔ کپڑے
دستار وغیرہ خود بخود اکٹھے ہو جائیں گے ۔ ناچار آپ کو رخصت کر دیا گیا
آپ مکان تبریف میں پہنچے تو چند روز گذرنے پر خواب میں دیکھا کہ دو جنت کے حور
دو نوخ تھوں کی آستینیں لگائے ہوئے طلب اور یاد کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ
خود کو جلدی اور بڑی شتابی یہاں پہنچاؤ ۔ یہ حالت دیکھتے ہی آپ پر بے اختیاری
طاری ہوگئی ۔ صبح کے وقت جناب فیضمآب کی طرف جانے کا ارادہ کیا
جس وقت کہ اپنی آبادی کی طرف جلوس ارزانی رکھتے تھے ۔ راستہ میں
اچانک دیکھا کہ سورج زمین پر گر پڑا ہے ۔ آپ بیہوش ہو گئے ۔ جب ہوش
دیکھا کہ سورج اپنی جگہ آسمان پر قائم ہے ۔ آپ نے چاہا کہ کچھ نذرانہ کے
لئے بھی پاس ہو ۔ تھوڑا سا زیور اور ایک تھان دستار مل گیا ۔ از جملہ سوال
کا فرمودہ پورا ہو گیا ۔ آپ کا یقین زیادہ ہو گیا کہ میرا وصال کا دن ہے
چنانچہ چند روز کے بعد ظاہری خبر بھی پہنچ گئی ۔ زیور نذرانہ کپڑے وغیرہ
ہوئے ۔ امر وقت خان معتوب نشان گذشتہ یاد خان کے حوالے ہوا ۔ اُن نے
یارو [illegible] بلغ ایک سورہ [illegible]
کی طرف سے بھی [illegible]
فرد ہمنشان میں جاکر سجدہ تعظیم بجا لائے ۔ [illegible]
کے حصہ کو اختیار کیا ۔ [illegible]
[illegible]

Marfat.com

محمد امین مرحوم قوم خواجہ پراچہ نے نذر گذاری۔ چند مہینوں میں روضہ تیار ہوگیا حضرت گنج شکر کے سجادہ نشین نے از راہِ حسد نئی اینٹیں بند کر دی تھیں۔ امرا لھی سے ایک سوداگر کے دو بیٹوں میں اپنے باپ کے ورثہ میں لڑائی اور دشمنی واقع ہوگئی۔ ایک محل ان کا متنازعہ فیہ تھا۔ آخر الامر اس حویلی کو اُدھیڑ کر وہ اینٹیں آپس کو دی گئیں۔ اور اینٹوں کا ایک تودہ (ڈھیر) انجاب کے مقبرہ کی زمین سے بھی برآمد ہوا۔ دوسرے فقیروں نے آپ سے شرکت کی راہ سے سال گذرنے کے بعد انجاب کا عرس تاریخ قمری میں کیا، وہ برسات کے دن تھے اور آپ نے شمسی حساب سے مقرر کیا اور تین سال اسی طرح گذر گئے ناچار انہوں نے آپ کی پیروی کی اور بے اتفاقی دور ہوگئی۔

آپ کا ریاضت و مجاہدہ | نقل ہے۔ آپ زاہد اولیا۔ اماجد اتقیا۔ زبدۃ السالکین۔ عمدۃ الواصلین۔ دام برکاتہ کی ریاضت کے متعلق۔ آپ نے اپنی آبادی سے ربع کوس یا کم و بیش دور اپنے ملکیت کنوئیں پر ایک باغیچہ لگوایا تھا۔ اس دلربا باغ اور دلکشا چمن اور راحت افزا پھلواریوں میں ایک دو منزلہ مکان تعمیر کرایا تھا۔ وہیں اقامت اور عبادت کی جگہ مقرر کی۔ اور اس محل میں ایک نکڑی کا تخت پوش بچھا کر اس کو شغل ذکر اور ریاضت کی جگہ بنائی اور زہد و ریاضت میں بہت مجاہدہ کیا اس میں سے تھوڑا سا بیان کرتا ہوں۔ آپ نے سترہ سال تک رات کا قیام اور دائمی روزہ رکھا ہے بعد مغرب کے وقت بارہ[۱۲] سرسا ہی عالمگیری گیہوں کی روٹی یا دو دھ جاول سے افطار کرتے اور اگر روزہ کھلے رکھتے تو تین دن یا دس دن میں سوائے دو ماشہ پانی کے کچھ نہ

---

[۱] دلوان صاحب دلوان محمد یوسف ہو سکتے ہیں اس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ عارف

Marfat.com

کھاتے پیتے اور حضرت پیر دستگیر غوث ہمدانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ کا اسم اعظم [یعنی یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئاً لِلّٰہِ] چند عشروں میں ایک کروڑ بار پڑھ کر زکوٰۃ دی۔ قصیدہ غوثیہ۔ سورۃ مزمل۔ درود بامو کلات۔ صلوٰۃ تنجینا۔ اور درود خمسہ کے چلے اور شغل پاس انفاس اور بسم اللہ شریف اور کلمہ اسم باری یعنی اللہ لا الٰہ الا ھو کے عشرے کئے۔ اور نماز معکوس پڑھتے۔ شغل ذکر آرہ معکوس کی روش پر ادا کرتے تھے۔ اور امر کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو الٹا لٹکا کر رسہ اپنے پاؤں میں ڈال کر ہمت کے ساتھ پختہ باندھ کر ذکر حق میں مشغول ہو جاتے۔ چنانچہ لٹکنے کے وقت اسم باری کی کشش قلب سے کرتے اور ھُو کی ضرب گھٹنے کی طرف لے جا کر لگاتے۔ آپ کو ذکر قلبی و روحی جاری تھا۔

نیز ان ایام میں خواب غفلت کو عمل میں نہ لاتے تھے اور اگر کسی وقت تھکاوٹ سے تخت پوش مذکور پر آرام فرماتے تو دایاں ہاتھ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور دو زانو سینہ سے ملا لیتے اور بایاں ہاتھ زانو پر رکھ کر صورت نقش محمدی بنا کر ایک لحظہ اور ایک لمحہ آرام کرتے۔

جس روز سے حق کی نعمت کا اصول حضرت حافظ عبدالرحمٰن [illegible] سے حاصل کیا۔ جمال فانی سے رحلت کرنے تک نماز عصر کی سنت اور تہجد و اشراق ادا کرتے رہے۔ ہر وقت و ہر حال میں [illegible] پاس انفاس کے شغل سے غافل اور فارغ نہ ہوتے تھے [illegible] سلسلہ میں نادر تھے۔

قبولیت کے آثار | نقل ہے آپ کا درگاہ حق سبحانہ و تعالیٰ [illegible] ہونا۔ چنانچہ ایک روز [illegible] فارغ ہوا [illegible]

Marfat.com

ختم شریف کے لئے قدرے دودھ چاول اور دو تین من خام آٹا پکوایا۔ گاؤں کے لوگ، برادری اور قبیلوں میں سے زیارت کے لئے آئے ہوئے ہر شخص کو طعام تبرک کھلایا۔ کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیر اور تیر ہو گئے۔ بلکہ اس میں کچھ بچ بھی گیا، اور آپ کے گاؤں کا یہ دستور ہے کہ اگر کوئی شخص سب لوگوں کی مہمانی کرے تو ایک مانی غلہ یا کم زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔

ایک روز چلہ یا عشرہ سے فارغ ہو کر آپ باغ میں چبوترہ پر بیٹھے تھے آپ کے دل میں خیال گذرا کہ دیکھیں کہ اسماء الٰہی کے ثمرہ میں کیا یمن و برکت ظہور میں آتا ہے ایسا ہوا کہ آپ کی نظر فیض اثر گلنار کے درخت پر وارد ہوئی اس درخت نے آپ کو سجدہ کر دیا۔

ایک عورت کا مجنون ہو جانا نقل ہے ایک بار آپ صاحب جلال و جمال حضرت پیر دستگیر کے عرس مبارک پر قصبہ پاک پتن میں پہنچے طواف کر کے ان حقوب حق کے دیوانخانہ میں اقامت پذیر ہوئے۔ (دیوڑھی شریف کے اندر سے (مائی صاحبہ) مسمات جنت کو فرمایا کہ یہ کھانا میاں صاحب کو پہنچاؤ اس نے شرکت و انبازی کے راہ سے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ برادری کا دعویٰ رکھتی ہوں۔ کسی اور کو کہو۔ مائی صاحبہ اس بات کے سننے سے ناراض ہو گئے۔ ان کی پاس خاطر کے لئے کھانا لے جا کر بطریق اعتراض رکھ کر چلی گئی۔ یہی طریقہ اس نے پکڑ لیا۔ چند روز کے بعد حق پرستی کی نسبت درمیان سے اٹھا کر آپ پر مبتلا اور فریفتہ ہو گئی۔ اس روز سے اس نے آپ سے ہنسی و ٹھول کرنا شروع کر دیا۔ ہر چند کہ اس کو منع کیا۔ مگر وہ ٹھٹھا اور مخاشیہ سے باز نہ آئی۔ جب آپ نے (میاں عبدالغفور نے) جان لیا کہ اس کا نفس امارہ فسق و فجور کی طرف راغب ہو گیا ہے اس کے حال کو جذب اور اس کے کمال کو سلب کر لیا۔ فی الفور وہ مجذوب و مجنون ہو گئی۔ گالیاں نکالنا

Marfat.com

اور لڑائی فساد کرنا شروع کر دیا۔ بے اختیار دوڑ کر آپ کے پاس آجاتی اور آپ سے بغلگیر ہونا ارادہ کرتی۔ ناچار آپ نے بیٹھ اور ایڑیں اس کو مارنی مقرر کر دیں اور دور کر دیا۔ خلق اللہ میں مشہور ہو گئی۔ دوسرے یاروں نے عرض کیا کہ یہ کیا شور اٹھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اس اندھی اور بے حیا کو ایسا ماروں گا کہ پھر نہیں آ سکے گی۔ خدا نے الٰہی سے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ننگے بدن راہ پر لیٹتی اور کبھی ڈھڈی کے جبوترہ پر جسم اوپر اور سر نیچے لٹکا دیتی۔ چند عرصہ تک اس کا حال دیوانوں مستواروں کی طرح رہا۔ پھر جب یاران طریقت عرس پر آئے تو آپ جناب کو عرض کیا کہ یا میاں صاحب! یہ عاجزہ ڈھڈی کے جبوترہ پر ننگی پڑی رہتی ہے یہ اچھا نہیں۔ آپ نے شفقت کر کے فرمایا خدا کے حکم سے اچھی ہو جائے گی چنانچہ حق سبحانہ کی مہربانی سے کچھ عقل و ہوش اس کی طرف پھر عود کر آیا۔ جس وقت حق تعالیٰ نے اس فقیر [امام بخش لاہوری مصنف کتاب مرآۃ الغفوریہ] کو تواحقین سمیت حضیرہ متبرکہ اوچ الشاہ معظمہ مدارکہ کی زیارت نصیب کی تھی ہم نے اس کو اندھی دیکھا تھا اس کے بعد ایک آنکھ اچھی ہو گئی۔ چنانچہ اندرون خانہ سے صاحبزادہ عالیقدر اور زبیری والا صاحب نے خدمت فیض موہبت میں عرض کی کہ یا حضرت اسمات تمت کی تقصیر معاف کر دیں کہ وہ کہتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ بھی ایک آنکھ بخش دے اور میرا حق جو آپ نے جناب سے سلب کر لیا ہے وہ پھر مجھے عطا فرمائے کسی جگہ خانہ شاہ میں بھی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا [illegible] عادت نہ بن جائے گی۔ مگر صاحبزادہ صاحب [illegible] فرزندی کے خطاب سے سرفراز کیا ہوا تھا اور زبیری والا صاحب کی [illegible]

Marfat.com

دعا کی اور کہا کہ خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اس کی ایک آنکھ ٹھیک ہو جائے گی۔ چند روز کے بعد اس کی ایک آنکھ روشن ہو گئی۔ تہراد خانقاہ میں اُس نے آنا جانا شروع کر دیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم شہر ٹھٹھہ فرید لکھویرہ میں جا کر اقامت کرو کہ لوگ تمہارے مرید ہوں گے۔ مشرق کی طرف سے فقیر لوگ دوسرے یاروں سمیت آئیں گے اور مغرب کی طرف سے بھی تمہارے خادم آئیں گے۔ اُس نے قبول نہ کیا اُسی جگہ رہی۔ کئی بار آپ کی زندگی میں اور کئی بار آپ کی وفات کے بعد قصبہ جالندھر میں آتی جاتی رہی۔ دیوانگی کی باتوں سے بچ گئی۔

سیر و سیاحت | نقل ہے کہ جنت آشیان خلد مکان حضرت حافظ صاحب علیہم الرضوان کی وفات کے بعد۔ آپ سالک طریقت واقف حقیقت سیاح بادیہ تجرید و تفرید حضرت شیخ صاحب جی (عبدالغفور) مرحوم و مغفور۔ حضرت صاحبزادہ بلند اقبال (سید غلام رسول بن سید حافظ قائم برقنداز) کو یاران طریقت کی سیر کے لئے اپنے وطن مبارک کی طرف لے گئے۔ چند اور درویش بھی ساتھ تھے۔ چنانچہ لاہور اور اس علاقہ کے مواضعات کی سیر کر کے آپ دوابہ بست جالندھر میں وارد ہوئے۔ چند روز اقامت فرمانے کے بعد ہوشیارپور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں میاں ابریشم کی مشہوری بہت تھی بیش و کم سو کا قدر لوگ اس کے مرید و مطیع تھے۔ اس کے گھر میں جا کر رونق افروز ہوئے وہ موصوف صاحبزادہ والا تبار کی خدمت میں حاضر اور سرگرم ہوا۔ کھانوں اور پھلوں سے مہمانی بجا لایا۔ بزرگی کی راہ سے اپنے یاروں کو کہا کہ ایک میرا دیرینہ بھائی صاحبزادہ والا قدر کے ساتھ ہے جا کر اس کو دیکھو۔ چنانچہ چند شخص جا کر دیکھ آئے۔ اُن سے پوچھا کہ دیکھ آئے ہو؟ اُن اندھوں اور

Marfat.com

بے وقوفوں نے خوشامد کی راہ سے کہا کہ تکیہ داروں اور دُرد کانداروں کی طرح ہے۔ یہ بات سنتے سے وہ بہت خوش و مسرور ہوا کہ میں تو ایسا ہوں میرے جیسا اور کوئی نہیں۔

نیز ایک شخص شادی نام میانا صاحب کی خدمت میں مشرف ہونے کے لئے تیار ہوا۔ میاں ابراہیم نے کہا کہ وہ تو دنیادار آدمی ہیں تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیعت کرو۔ اُس کو ساتھ لاکر تلقین کرائی اور مبلغ پانچ روپیہ صاحبزادہ صاحب کو نذر دے کر آپ کو رخصت کر دیا۔ ایک شخص نے آکر میانا صاحب کی خدمت میں یہ سب واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے میاں تکیہ دار اور دولتمند میں ہوں گا یہ نہیں ہوگا۔ اُس روز سے اُس کے کام میں فرق پڑ گیا، مجرد اور اکیلا رہ گیا، وہاں سے روانہ ہو کر حضرت نور جمال رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں زیارت کے لئے گئے اور طواف کر کے پہاڑ سے نیچے اُتر کر اس کے دامن میں ڈیرہ کیا۔ یاران طریقت نے بھوک سے (مجبور ہو کر) کہا کہ آج ہم کو فاقہ کرا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر گوشت موجود ہو جائے (مل جائے) تو پکا لو گے۔ انہوں نے تکرار کیا کہ اس جنگل میں گوشت کہاں سے آئے گا شاید عرش سے آجائے گا۔ آن کی طرف [illegible] کرتے ہوئے آ [illegible] بیٹھ گئے۔ تھوڑا سا وقت گذرنے کے بعد ایک شخص [illegible] پہاڑ سے نیچے اُترا اور آپ کے سامنے [illegible] آپ نے فرمایا کہ اس کو بھیجو کہ کہتے ہیں کیا چیز ہے۔ یہ سنتے ہی اُس نے عرض کیا کہ ہماری بکری کو بھیڑیا نے زخمی کیا تھا اُس سے بچا کر [illegible] ہے اور فروخت کرنے کے لئے لائے ہیں [illegible]

Marfat.com

یاروں کا اعتقاد آپ پر بہت بڑھ گیا۔

آپ کا سلسلہ جاری ہونا نقل ہے کہ ایک روز میاں صاحب میاں محبت جمال صاحب رح کے یاروں نے مجلس کی۔ سب مشائخ عصر کو طلب کیا۔ اور شوق بھرا مکتوب اپنے ایک فقیر کے ہاتھ صوفی باصفا۔ عمدہ اولیا۔ واقف رموز ربانی۔ محرم اسرار حقانی۔ صاحب رتبہ عالی مقام۔ ہموار دیار اتقی باخشوع تمام در قیام (میاں عبدالغفور) احسن اللہ اعمالہٗ کو بھیجا۔ آپ نے طریقت کی پاسداری اور خاندان کی یکجہتی کے لئے قدم رنجہ فرمایا۔ اور فقیروں کی مجلس میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے پہلے میاں صاحب شیخ محمد حیات انصاری متوطن جالندھر ساکن محلہ مہکلاں کی مشہوری بہت تھی۔ کہ وہ بھی حضرت حافظ صاحب کے کامل اکمل یاروں سے تھے۔ چند شخص ان کے مرید ہو گئے تھے مگر مرشد کامل کی مرضی کے بغیر۔ جس وقت حضرت حافظ صاحب جالندھر میں تشریف لائے تھے اور دیکھا کہ مذکور نے بیوی کر لی ہے تو ناراض ہو کر فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت گذران اور مہمانداری کے لئے ایسا کیا ہے ورنہ میں ظاہر و باطن حضرت صاحب کا ہی غلام ہوں۔ آنجناب نے پھر جذبہ سے فرمایا کہ جبر۔ میاں! بیوی تیری چرخہ کاتے گی اور تمہارے کھانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس روز سے اُن کے ظاہری دنیاوی کام میں فرق پڑ گیا۔ اور لوگوں کی تسخیر جاتی رہی۔ اور آنجناب کا فرمان ظہور پذیر ہو گیا۔ ان کا ایک فقیر جس کا نام محمد حسین تھا۔ اُن کی ہمراہی میں اکثر حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور حضرت میاں صاحب (عبدالغفور) سے بھی ارادت و عقیدت رکھتا تھا اُس سے سلسلہ جاری و ساری ہے میاں صاحب میاں محبت جمال

Marfat.com

Marfat.com

اس کے قریب عوام الناس کے مکانات۔ کانوں اور سرکنڈوں کی جھونپڑیاں بہت تھیں کچھ اونچی کچھ نیچی۔ اچانک میری نظر اُس آگ پر جا پڑی۔ میں نے محمد فیض کے کان میں کہا کہ یہ لوگ کیسے بے خبر ہیں کہ اس آگ کو بجھاتے نہیں اگر ہوا چل پڑے تو سب جل جائیں۔ اُس وقت کہیں گے کہ افسوس ہے کہ ہمارے مکانات جل گئے۔ اُس وقت آپ خلیل زمان کی نظر فیض اثر ہم غلاموں کی طرف پڑ گئی۔ پوچھا کہ کیا گفتگو کر رہے ہو۔ میں نے عرض کر دیا۔ آپ نے زبان عذب البیان سے فرمایا۔ اے محمد فیض اگر کسی جگہ پانی کا سیلاب آجائے یا کسی جگہ آگ لگ جائے تو صد در صد نقش لکھ کر اس کے سامنے کر دیں تو حق سبحانہٗ تعالیٰ کے امر سے غرق ہونے یا جلنے سے بچ جائیں گے۔ لیکن فرمانے کے وقت اپنا ہاتھ اُس آگ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اُسی وقت سرد ہو گئی۔ اور نشان بھی نہ رہا۔ میں نے محمد فیض کو کہا کہ اولیاء اللہ کی کرامت دیکھو کہ آگ کا نشان بھی نہیں رہا۔

بابا خراب شاہ کے عرس پر شمولیت ایک روز مشیخت پناہ بابا خراب شاہ نے اپنے پیر کا عرس اور مجلس کی۔ ایک عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ چند کس فقیروں کے ساتھ آپ چلے گئے۔ اس نے کھانا حاضر کیا تناول فرما کر دوپہر کے وقت قیلولہ کے لئے رخصت ہوئے کہ ظہر کی نماز عبدالکریم کے دولت خانہ میں پڑھ کر پھر آجائیں گے۔ میاں عبدالکریم سے فرمایا کہ تم بھی آؤ اُس نے عرض کیا کہ اگر گھنڈ کا شربت گلاب ملا ہوا اور بھینس کا دودھ پلائیں تو خدمت میں چلتا ہوں ورنہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آؤ حق تعالیٰ دے دے گا۔ جس وقت آپ دولت خانہ میں پہنچے۔ میاں عبدالکریم سے کر قدمبوس ہوا اور خود بخود ایک پیالہ گرم دودھ اور ایک

Marfat.com

پیالہ ٹھنڈا پانی معہ گلاب اور کھنڈ حاضر کیا۔ آپ مقبول خدا نے فرمایا کہ پہلے ابراہیم کو دو۔ اس کے بعد تم پیو۔ ہم نے اسی طرح کیا۔ شربت کے بعد پھر جناب شاہ کے مکان میں تشریف لے گئے۔ شام کے وقت مجلس اور چراغاں کیا۔ ایک پہر تک صوفیوں کے استقبال کے لئے کھڑا رہا۔

وجد و رقص طاری ہونا اس کے بعد ایک علیحدہ مکان میں خواص لوگ سرود میں مشغول ہوئے۔ آپ صاحب کو وجد و رقص طاری ہوا اور سب لوگ آپ کے استقبال کے لئے وجد میں آئے۔ آپ آستین دراز کر کے جھاڑتے تھے اور محبت و عشق الٰہی کے عطر کی خوشبو حاضرین کے سروں پر نثار کرتے تھے۔ کچھ وقت کے بعد ہوش میں آئے۔ حاضرین مجلس نے مصافحہ کیا اور قدمبوس ہوئے۔ وہاں سے رخصت ہو کر پھر عبد الکریم کے مکان پر آ کر استراحت فرما ہوئے اور ہم کو صاحبزادہ (غلام رسول) صاحب کے ہمراہ بالاخانہ پر ڈیرہ دیا۔ اور آپ ذات شریف جھت کے پاس رہے

ادب کی تلقین اور میاں حمند بھی صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ [illegible] صبح کے وقت ہم سب لوگ سلام کے لئے [illegible] حمند کو فرمایا کہ اے بے ادب تو نے کچھ خود [illegible] توجہت پر۔ لیکن اثنار ادب کی طرف تعالیٰ [illegible] میں ہم کو درد پیدا ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو [illegible] بجا لائے اور تقصیر معاف کرائی۔ وہاں سے [illegible] روانہ ہوئے۔ میاں حمند و [illegible] صاحبزادہ صاحب [illegible] نیف کے ہمراہ ہم [illegible] میں آئے

باغ کی سیر [illegible]

Marfat.com

کے باغ میں تشریف لے گئے اور بیٹھ گئے اُس وقت اکبر خاں وٹو بھی آ گیا۔ اور اپنے باغیچہ کی سیر تشریف لے گئے۔

موضع اڑاں میں جانا دوسرے روز سوار ہو کر آپ نے اکبر خاں کے گاؤں یعنی موضع اڑاں میں قدم رنجہ فرمایا۔ وہ مکان آپ کو پسند خاطر نہ ہوا اور فی الواقعہ وہ دلپذیر نہ تھا۔ آپ نے رات وہاں بسر فرمائی۔

موضع جگو کی میں جانا صبح کو موضع جگو کی کیطرف روانہ ہوئے۔ وہاں ایک زمیندار کے گھر کے صحن میں شیشم کا ایک درخت خوب سایہ دار تھا۔ اُس کو دیکھ کر فرمایا کہ آرام کرنے کی کیسی اچھی جگہ ہے میں نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کوئی اہل مستر معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تیر پرتاب کا قدر ہم آگے گئے تھے کہ اچانک وہ صاحب خانہ دوڑتا ہوا آیا اور قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ حضرت صاحب، میرے غریب خانہ میں آرام کی جگہ اچھی ہے۔ راہ سے واپس لا کر وہیں لے آیا اور شیشم مذکور کے نیچے ڈیرہ کرایا۔ کھانا۔ لسی اور مکھن وغیرہ حاضر کئے رات وہیں آرام فرمایا۔

موضع نوتھیہ سیداں میں جانا فجر کو کوچ کیا اور موضع نوتھیہ سیداں میں روانق افزا ہوئے۔ اور مسجد میں ڈیرہ کیا۔ بیٹھ گئے اُس گاؤں کو ڈاکوؤں نے لوٹ مار کیا تھا اور نتسل کئے تھے۔ تھوڑے سے غریب اور مسکین لوگ آ کر بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی گاؤں میں جا کر تلیتروں کی تلاش کرے اور کچھ لسی قیمتاً خرید لائے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہاں تو غلہ بھی نہیں مل سکتا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ امر آئی سے اُس گاؤں کا سردار سید محمد بخش نام جو حافظ بہیل صاحب سلمہٗ ربہ کا مرید تھا خدمت میں

عہ حضرت خواجہ نور محمد چشتی نظامی مہاروی مدفون چشتیاں شریف م ۱۲۰۵ھ کا پہلا نام بہیل تھا شرافت

Marfat.com

آیا اور عرض کیا کہ میں دعوت کرتا ہوں آپ نے قبول فرمائی۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد وہ کھانا لے آئے۔ چنانچہ تتر کا قلیہ اور مرغن دو شیاں (پراٹھے) اور ایک توڑا لسی کا تھا اور عرض کیا کہ یا حضرت! آج ہم شکار گئے تھے۔ آپ کے یمن و برکت سے یہ شکار ہم لائے ہیں اور ایک گانے کل ایک شخص لایا تھا۔ اس کی لسی آپ کی خدمت میں لائے ہیں اور مکھن اپنے کام میں لائے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تناول فرمایا اور خوش ہو کر ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ رات وہیں رہے

توگیر فتویرہ میں جانا صبح کو ایک یار توگیر فتویرہ سے آیا اور آپ کو اپنے گھر میں لے گیا۔ چند اشخاص وہاں مرید اور معتقد ہوئے۔ رات وہاں رہے۔

لالہ کی میں جانا صبح کو دریا سے گذر کر دریا کے کنارہ پر موضع لالہ کی میں اقامت پذیر ہوئے۔ وہ لوگ داؤد پوترہ سرداروں کے ڈر سے بھاگ کر دریا کے کنارہ پر بیٹھے تھے۔ رات کے وقت چراغ جلا کر دریا میں بہا دیتے تھے۔ نیز دریا کے کنارہ پر پانچ چھ ہزار کا قدر صحرائی فوج جیسے ڈگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ جو ظل سبحانی احمد شاہ بادشاہ دُرّ دُرّانی کے پاس لاہور جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اُنہوں نے ایسا کیا کہ تفنگوں کو پُر کر کے چراغوں کو نشانہ بنایا اور میرے ہمراہ چند اشخاص کشتی میں بیٹھ کر چراغ جلانے کے لئے تیار ہوئے اور خود کنارہ پر بیٹھ کر دیکھ رہے تھے۔ اور ہر تفنگ ہمارے ہوں [illegible] کسی کو ہوا تک نہ لگتی تھی۔ بلکہ چراغوں کو بھی کوئی [illegible] ہو گئے۔ کسی شخص نے جا کر ان کو کہا کہ تمہارے لیے [illegible] چراغوں کو نشانہ کر رہے ہوں گے سردار نے اس وقت [illegible] کی اور کہا کہ اپنی امان طلب کرو۔ روشنی خوب ہو گئی

جھانا جموں جانا صبح کے وقت جھانا جموں [illegible]

Marfat.com

اور حضرت حافظ صاحب کے مرید حیاں محمد عظیم ہمدانہ نے دعوت کی اور اپنے پاس رکھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک خشک ملا خدمت میں آکر بیٹھا اور توحید میں مباحثہ شروع کر دیا۔ آپ نے جواب باصواب دیا لیکن اُس بیوقوف نے سمجھ نہ کی۔ اور بے معنی باتیں کرنے لگا کہ آپ کچھ نہیں جانتے آپ نے جذبہ میں آکر فرمایا کہ تو مجنون بے عقل ہے جو نقل پر یقین نہیں کرتا قضائے الٰہی سے اُسی وقت وہ ملا جنگل کو بھاگ گیا۔ اُس کا چھوٹا بھائی آپ کی جناب میں اعتقاد رکھتا تھا اُس نے آکر عجز و انکسار کیا اور گریہ و زاری کی اور معافی چاہی۔ آپ مہربان ہو گئے اور فرمایا کہ آجائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز سہ پہر کے وقت وہ چلا آیا۔ اور قدمبوس ہو کر اپنے گناہ کی معافی طلب کی۔ آپ نے بخش دیا اور اُس سے پوچھا کہ تو کہاں گیا تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ یہاں سے جا کر دیوانہ وار میں موضع ادیرہ اور دائرہ شیخ سہایل کے درمیان سرگرداں اور حیراں پھرتا رہا کبھی مغرب کو۔ کبھی مشرق کو کبھی شمال کو دریا پر کبھی جنوب کو اور جس طرف بھی جاتا مسائل کی وہی عبارت مشاہدہ ہوتی۔ کل عصر کے وقت میں ہوش میں آیا۔ اور خود بخود (مسئلہ) میری سمجھ میں آگیا۔ میں نے تسلیم کر لیا۔ اور میں نے تعجب کیا کہ میرا مکان کہاں ہے اور میں کہاں آگیا ہوں۔ میں چل کر آپ خدمت میں آگیا ہوں۔ اس کی صحت کا وہی وقت تھا جس وقت اُس کے چھوٹے بھائی نے خدمت میں آکر دعا کرائی تھی۔

پناہ کوٹ۔ کپر میں جانا۔ گم شدہ بکری کا مل جانا وہاں سے کوچ کر کے پناہ کوٹ کی سیر کرتے ہوئے موضع کپر میں وارد ہوئے۔ اور اپنے مریدوں مائی بڈھائی اور شیخ بولاقی کی جگہ میں ڈیرہ کیا وہ رابعہ وقت اچھی خدمت بجا لائی۔ شیخ مذکور نے عرض کیا کہ یا حضرت ایک راس بکری گم ہو گئی ہے دعا فرماویں کہ

Marfat.com

بل جائے۔ آپ نے نمک دم کر دیا کہ اس کو چولھے کے نیچے دفن کر دیں بل جائے گی۔ اور جب بل جائے تو یہ نمک نکال کر کنوئیں میں ڈال دینا۔ احراکی سے ایسا ہی کیا۔ رات وہیں گذاری۔

چند دیہات کا سفر کر کے پاک پتن پہنچنا | صبح وہاں سے روانہ ہو کر ملکر کے راستے ماہوں ڈوگر میں گئے۔ ایک روز اس گاؤں میں رہ کر دریا سے عبور کر کے موضع سوکن میں وارد ہوئے۔ رات کے وقت نماز پڑھ کر آرام فرما ہوئے اور میں (امام بخش مولف کتاب ہزاۃ الغفوریہ) آپ کے پاؤں دبانے لگا۔ آپ کی نیند کا طریقہ یہ تھا کہ لحظہ بلحظہ بیدار ہوتے تھے۔ اور جاگتے وقت سوائے اسم بار بتعالے کے کوئی کلام میں نے آپ کی زبان سے نہیں سنا۔ مگر پورا بیدار ہونے کے بعد۔ پانچ چھ مرتبہ جاگے اور حق تعالے کا اسم ہی زبان سے نکلا۔ اور مجھ کو فرمایا کہ جا کر آرام کر۔ میں سو گیا۔ سویرے چند یاران طریقت پاک پتن سے آ کر قدمبوس ہوئے۔ پھر اکٹھے ہو کر پاک پتن میں وارد ہوئے اور حضرت حافظ صاحب کا عرس کر کے وطن شریف (جالندھر) کو روانہ ہو گئے۔

نگاہ جلالیت کا اثر | حضرت حافظ صاحب کے عرس کے دن آپ خانقاہ مبارک میں بیٹھے تھے۔ سرود شروع ہوا۔ فقیروں کو ذوق شوق حاصل ہوا اور رقص کرنے لگے اس وقت غلام حسین شمون زمی قصوری جو میاں صاحب میاں محمد لاہوری کے یاروں سے تھا۔ اور جلا خاں ملازم سردار ولی خاں [illegible] کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے۔ اور جلا خاں مذکور نے غلام حسین کے کان میں کہا کہ ہماری ولایت میں کنجریاں ایسی کھیل کرتی ہیں۔ تعجب ہے کہ یہاں فقیر ایسا کرتے ہیں۔ غلام حسین نے اس کو منع کیا کہ نہ بے خبر حضرت خدا کی یاد میں حضرت صاحب کے سننے میں آگئی۔ فرمایا کہ آپ کو نگاہ [illegible]

Marfat.com

آنکھ اشرناک سے باہر نکل کر اُس پر پڑا۔ اسی وقت اس پر بے اختیاری طاری ہو گئی۔ اس نے غلام حسین کو کہا کہ یہ لوگ جادو کرتے ہیں ہم یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میرے دل میں آرہی ہے کہ میں لیٹوں اور اپنا گریبان پھاڑ دوں۔ اٹھ کر جلدی جلدی پاؤں لڑکھڑاتا ہوا چلا گیا۔ اس کے ساتھی یہ بات سُن کر دیکھنے کے لئے آگئے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی نگاہ اُن پر پڑ گئی۔ سب مست ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو قدمبوس ہوئے۔ دوسرے روز آکر پوچھا کہ آپ کا وطن شریف کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا دوابہ جالندھر جب آپ کی روانگی کی تیاری دیکھی۔ تو عرض کیا کہ آپ دو تین ماہ یہاں رہیں۔ آپ کا خرچ ہمارے ذمہ ہو گا۔ تاکہ ہم بھی آپ کی خدمت میں ذکر میں مشغول ہوں اور الٰہ الا اللہ کرنے کا طریقہ بھی نہیں جانتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم غرض کے بعد ٹھیرتے نہیں چلے جاتے ہیں۔ اور چلے گئے۔

سفر نوشہرہ اور جموں ایک بار پاک پتن اور لاہور سے چند یاران طریقت آپ تخبر اخیار۔ وحی نامدار۔ احسان ذات الٰہی۔ دولت محبت قبائی۔ اعز ہ اللہ انصارہٗ وضاعف اقتدارہٗ کی زیارت کے حصول کے لئے منزل بمنزل مسافت طے کرتے ہوئے آستانہ شریف میں ہم داخل ہوئے۔ ہمارے جانے سے پہلے آپ (میاں عبدالغفور) راسخ دین اور صادق متین حضرت پیر محمد صاحب جی چنیار قدس روحہٗ کے طواف کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اس خبر کے سننے سے ہمارے سر سے شوق دیدار پیدا ہوا اور سینہ سے آہ ظاہر ہوئی۔ اُس وقت میاں محمد پناہ سلمہ ربہ اور اخوت پناہ میاں کرم الٰہی مرحوم نے بہت تسلی دی اور کہا کہ خاطر جمع رکھو سننے میں آیا ہے کہ آپ جناب جموں میں تشریف لے آئے ہیں چنانچہ ہم نے ایک قاصد کو عرضی دے کر خدمت

Marfat.com

شریف میں روانہ کیا کہ پختہ خبر لاؤ۔ جس وقت قاصد مذکور قصبہ مکیر نال میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ جناب یہیں تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ وہ عرضی اس نے خدمت فیض درجت میں پیش کی۔ آپ نے جواب باصواب تحریر فرمایا کہ ہم آٹھ دن تک پہنچ جائیں گے تم کوئی تکلیف نہ کرنا اور ایک گھوڑا موضع کھنسن میں کھڑا تھا۔ اخوان پناہ مرزا امانت کے لیئے کہ وہ بھی حضرت صاحب کا یار تھا منگوا لیا (اس خبر کے سننے سے) جان کو تھوڑا سا قرار آیا۔ اور انتظار بڑھ گیا۔ چنانچہ سات روز انتظار کر کے تیار ہو کر استقبال کے لیئے روانہ ہو گئے۔ اور ہم نے ایکدوسرے سے صلاح کرنی کہ اگر آپ وہی نامدار آج تشریف لے آئے تو ہمارا جانا استقبال کے طریق پر ہو جائے گا۔ ورنہ آگے چلے جاویں گے۔ اور سید محمد شاہ مرحوم کو وہاں چھوڑ کر ہم چلے گئے۔ جس وقت ہم موضع کھنسن میں پہنچے تو وہاں کے سردار روشن خاں سے ہم نے پوچھا کہ آپ ذات والا صفات یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں یا نہیں اس نے کہا نہیں۔ اور گھوڑا بھی ہم نے راستہ کے خطرہ سے نہیں بھیجا اور موضع کھنسن حالانکہ سے دس کوس ہوتا ہے اس خبر کے سننے سے ہمارا کمر ٹوٹ گئی۔ اور راستہ کی تھکاوٹ سے وہیں مقام کیا۔ اور روٹیاں پکوا کر فقیروں کو کھلائیں۔ آدھا گھنٹہ دن رہ کر پھر روانہ ہوئے کچھ آگے گئے ظہر کا وقت ہو گیا۔ آدھا کوس سے نیچے کہ میں نے یاروں کو کہا کہ نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ جو کنارا پر آئے گا اس پر پڑھ لیں گے۔ ناچار ان کے کنارے پر آگے روانہ ہوئے کوس کا چوتھا حصہ اور آگے گئے تھے کہ امرا تھی سے ایک شخص آگے سے ملاقی ہوا اور کہا اے درویشو! جلدی اور شتابی جاؤ کہ ایک فقیر صاحب کنوئیں پر اقامت پذیر ہیں اور تمہارا انتظار کر رہے ہیں یاروں نے تعجب

Marfat.com

کیا اُس وقت میں نے (میاں امام بخش نے) کہا کہ کیوں فکر کرتے ہو۔ صاحب
کشف کو معلوم ہوتا ہے وہ بے خبر نہیں ہیں۔ جلدی سے ہم چاہ نذکور پر
پہنچ گئے۔ آپ نے گھوڑا میرا نام کو ہم نے چراگاہ میں دیکھا اور خوش
ہو گئے۔ لیکن آپ مسجد میں آرام کر رہے تھے۔ جس وقت ہم مسجد کے قریب
پہنچے [illegible] اور ہماری طرف حملہ کیا۔ دیکھتے
ہی یاروں کو حالت طاری ہو گئی۔ اور آہ سرد کھینچی۔ ہم قدمبوسی سے ہوئے اور
سر سجدہ تعظیم میں رکھ دیا۔ مہربانی کا۔ تھوسب کو پھیرا۔ افاقہ کے بعد ہم نے
عرض کیا کہ یا حضرت! کسی شخص کو آپ نے فرمایا ہے کہ یاروں کو خبر کر۔
آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ وہاں سے آکر کھوتے میں مقام فرمایا۔ رات وہاں رہا کر

کیورتھلہ کو جانا صبح کے وقت ہم کو فرمایا کہ تمہاری کیا صلاح ہے کیورتھلہ میں
چلتے ہو یا ہمارے مکان پر۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم جناب کے تابع ہیں۔ آپ
سوار ہو کر کیورتھلہ تشریف لے گئے۔ اور رفیق پیدل ہوتے۔ رائے ابراہیم
آنجناب کا معتقد تھا لیکن اُس نے جلاب لیا ہوا تھا۔ آپ ذات والا صفات
نے میاں عبدالرحمٰن۔ میاں جان محمد میاں متین۔ میاں چوہڑ میاں مہند
اور مجھ کو (میاں امام بخش کو) ساتھ لیا اور رائے کے پاس تشریف لے گئے
رائے صاحب نے اُٹھ کر قدمبوسی کی۔ اور سب یاروں کے ساتھ بغلگیری
کی۔ اور پوچھا کہ یہ احباب کہاں سے آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے
فرمایا پاک پتن اور لاہور سے آئے ہیں۔ رائے مذکور نے رخصت کے وقت
عرض کی کہ یا حضرت آج مجلس سماع اور نغمات کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا
پھر کبھی۔ انہوں نے بہت التجا کی آپ نے یاروں کے پاس خاطر قبول کر لیا۔
چنانچہ رائے صاحب نے کھانا تیار کر دیا۔ دیوانخانہ کے اندر اور باہر فرش

Marfat.com

کرا یا ۔ فقیروں کی مجلس اندر ہوئی ۔ اور دنیا داروں کی مجلس باہر اور سرود جاری ہوا ۔ سرود کی لذت سے کوئی واصل نہ ہوا چند وقت کے لغو امر الٰہی سے محمد حیات مرحوم کے یار محمد حسین پر حالت طاری ہوئی ۔ وہ دو تین بے جد و حالت کا ظہور | جب لوگ ہنسنے لگ پڑے امر الٰہی سے ایک دم رو لا آیا اور سینہ برسنے لگا ۔ سب دنیا دار لوگ اٹھ کر اندر حلقہ میں آکر بیٹھ گئے اس کے بعد یکا یک تو اللہ تعالیٰ نے یہ غزل گائی

چہ تدبیرا ے مسلماناں کہ من خود را نمیدانم
نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نے مسلمانم

نہ شرقی ام نہ غربی ام نہ بحری ام نہ برّی ام
نہ از ارکان طبیعی ام نہ از افلاک گردانم

نہ از ہندم نہ از سندم نہ از روم نہ بلغارم
نہ از ملک عراقی ام نہ از خاک خراسانم

نہ از خاکم نہ از بادم نہ از آبم نہ از آتش
نہ از حوا نہ از آدم نہ از فردوس رضوانم

نہ ہمچوں کافراں کافر نہ ہمچوں زاہداں زاہد
نہ ہمچوں عابداں عابد نہ ہمچوں فاسقاں فاسق

دوئی را چوں جدا کردم دو عالم را یکے دیدم
یکے جویم یکے گویم یکے دانم یکے خوانم

مکانم لامکاں باشد نشانم بے نشاں باشد
نہ تن باشد نہ جاں باشد کہ باشد جاں جانانم

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
بحر یا ھو و یا من ھو دگر چیزے نمیدانم

الا اے شمس تبریزی چناں مستی درین عالم
بحر ہستی دو عالم ہوشی نباشد ہیچ سامانم

آپ صوفی صفا اور عارف لقا کو انوار الٰہی اور تجلیات نامتناہی سے رقت اور وجد طاری ہوا ۔ رقص میں آئے اور چکر پھرنے لگے ۔ ساری مجلس کو خدا کی برکت اور آپ کے انفاس متبرکہ کے طفیل بے اختیاری کی حالت اور وجد طاری ہوا ۔ بلکہ رائے صاحب دروازہ کے حلقہ کو ہاتھ میں پکڑے بے اختیاری میں کھڑے تھے کوئی لیٹتا ۔ کوئی روتا کوئی نعرے مارتا ۔ در و دیوار بھی مست تھے ۔ افاقہ کے بعد

Marfat.com

ہر شخص نے آپ کے قدم چومے اور عقیدت کی کمر آپ کی خدمت میں باندھی۔
اور حق کی محبت کے جام سے چکھا۔ ایک پہر رات گذرے مجلس برخاست ہوئی
مسجد میں لے جاکر لوگوں کو کھانا کھلایا۔ رات وہیں استراحت کرکے صبح
رخصت ہوئے رائے صاحب نے چند روپے نقد اور چند سفید تھان نذر
کئے۔ وہاں سے آستانہ شریف (جالندھر) میں داخل ہوئے۔ دس گیارہ روز
ان غلاموں کو خدمت میں رکھکر رخصت فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔
وہاں سے ہم گریہ زاری کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔

ایک مجنون کا شفا پانا ایک روز آپ مرجع اہل یقین۔ قدوۂ دنیا و دین
حکیم دردمندان۔ داروئے مستمندان صاحب سخا۔ نقاوۂ باصفا (میاں
عبدالغفور) اعزاللہ انصارہٗ و ضاعف اقتدارہٗ، حضرت حافظ صاحب
قدس سرہٗ کی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مصور یہ پیغام لکر قدمبوس ہوا
اور عرض کیا کہ یا حضرت! میرا داماد بیماری کی وجہ سے دیوانہ اور مسلوب العقل
ہوگیا ہے ہر شخص کو برا بھلا اور گالیاں دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے لئے درگاہ
حق سبحانہٗ میں توجہ کریں اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا ہوجاوے
چنانچہ آپ ذات فائض البرکات کو عصر کے وقت اپنے گھر میں لے گیا۔ آگے
وہ بیمار یوسف خاں نام چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اس کے قریب دوسری
چارپائی پر آپ ذات مصدر حسنات بیٹھ گئے۔ بالمیٰ توجہ سے درود شریف
پڑھ کر بیمار کے منہ پر پھونکا۔ اسی وقت وہ فضول باتوں سے چپ ہوگیا،
آپ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور مست ہوگیا۔ اس کے سسر نے ایک سالدری
اور شیرینی نذر کی۔ آپ وہاں سے اٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ یوسف خاں
نے فریاد اور شور برپا کیا۔ اور اپنے لوگوں کو کہنا شروع کیا کہ اے دشمنو تیرے

Marfat.com

ایمان کو کہاں لئے جاتے ہو اور میری آنکھوں سے کیوں پوشیدہ کرتے ہو۔ آپ ذات فائض البرکات نے واپس ہو کر توجہ کی اور اس کی تسکین کی اور فرمایا کہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ رہی کروں گا نیز فرمایا کہ روزانہ مائی کا ایک آبخورہ بھیج دیا کرنا ہم دم کر دیا کریں گے۔ امرا لکھی سے تین چار روز کے بعد شفا نے کامل پائی۔ مبلغ پچیس روپیہ لاکر حضرت صاحب کی نذر کئے اور مرید و معتقد ہو گیا۔ سعادت ابدی حاصل کی اور سیاہ کاری ترک کر دی۔ خوب دردمند اور صاحبدل ہو گیا۔ چند مدت کے بعد آپ کے ذوق و شوق میں جان دے دی۔

ایک دیوانہ کا تندرست ہونا ایک شخص مسمی نام غالیچہ باف تھا۔ اس کی ماں فوت ہو گئی۔ اس کا سالا عوض نام اس کے غم سے دیوانہ ہو گیا۔ مسمی مذکور نے خدمت میں آکر عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ مرغی کا ایک انڈا لے کر نشان لگا کر اس کی لپٹ کے بیچھے تو رد دے۔ اس پر عمل کیا۔ حق تعالیٰ کے امر سے فی الفور وہ ہوش میں آ گیا۔

تین ماہ تک کبھی وہ مستی اور کبھی ہوش میں ہوتا۔ جب وہ مستی میں ہوتا تو وہ بیوقوف اس کو سایہ (آسیب) سمجھتے مسلمانوں کے ڈر سے پیسہ گرم کر کے اس کے جسم پر داغ دیتے اور کچھ اثر نہ ہوتا۔ اس کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر اس کو اپنے گھر میں قید کر دیا۔ تین ماہ کے بعد مستی کو افاقہ ہو گیا۔

دیوان صاحب فریدی کو رہا کرانا آپ پاک پتن میں تشریف لائے۔ جہاں خان نے پاک پتن کا محاصرہ کیا۔ اس وقت دھنپت رائے کو انہوں نے حضرت صاحب کے سپرد کیا۔ ایک روز جہاں خان نے مشیخت پناہ حقائق و معارف آگاہ شیخ سلام رسول کو بطریق ملازمت بلا کر قید کر لیا۔ مستورات خادمات دولت

Marfat.com

نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ جہانخاں سے ملاقات کرکے دیوان
صاحب کی خلاصی کرائیں۔ اور خدا و رسول کا واسطہ ڈالا۔ حضرت صاحب او
میاں محمد اسحاق لشکر میں گئے۔ سردار جہانخاں نے کہہ بھیجا کہ آہستہ آہستہ
تشریف لاویں کہ ہم بھی استقبال کے لئے آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں فقیر ہوں
کوئی حرج نہیں۔ اور یکایک اس کے سامنے چلے گئے جلدی جلدی ننگے پاؤں
چند قدم آگے سے آیا۔ اور آنجناب اس کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ اس کے بعد
میاں محمد اسحاق بغلگیر ہوا۔ آپ کو اور میاں محمد اسحاق کو چارپائی پر بٹھایا
اور دیوان صاحب کی خلاصی کی گفتگو ہوئی۔ دس ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ ایک قسط
پہلے اور دوسری قسط رہا ہونے کے بعد۔ جب آپ رخصت ہو کر شہر میں آئے
تو مصاحبوں اور دیوان لچھمن رائے نے غفلت سے کام لیا۔ آپ نے ناراض ہو کر
فرمایا کہ دیوان صاحب خود بخود رہا ہو جائیں گے چنانچہ جس وقت بادشاہ
ملتان سے آگے گذر گیا۔ امرتھی سے سیلاب آگیا اور چند لوگ غرق ہو گئے
کسی شخص نے اس کو عرض کیا کہ میں تمہارے قربان جاؤں چند بزرگان اور
کچھ اشخاص ناحق قید میں ہیں اس نے کہا کہ سب کو رہا کر دو اور نواب
عقران پناہ محمد شجاع خاں کو سپرد کیا کہ دیوان صاحب کو ایک پالکی دیکر
رخصت کرنا۔ حضرت صاحب کا فرمودہ ظاہر ہو گیا۔

ایک پرندہ مسخر ہونا | ایک روز ایک شخص چند عدد جانور نمنگھ کی قسم سے
لایا۔ اور حضرت صاحب کی نذر گذارے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے بازو
کھول کر مرزا محمد علی کے حوالہ کر دو۔ چند دنوں کے بعد تین عدد جانور
اڑ کر چلے گئے اور ایک جانور تین چار مہینے کا قدر رہا۔ ایکدن رات کے
وقت اس نے ایسا کیا کہ آنجناب کے پلنگ کے پاس بیٹھ کر اپنی چونچ سے

Marfat.com

آپ کے قدوم مبارک کو ہلا کر بیدار کیا ۔ اور اُڑ کر آپ محبوب الٰہی کی بغل میں جا بیٹھا اور آدمی کی طرح بغلگیر ہونے لگا۔ آپ ذات واالا صفات نے اپنا شفقت کا ہاتھ اس پر پھیرا اور پکڑ کر چارپائی کے نیچے بٹھا دیا۔ اُسی وقت اُس کے جفت (جوڑا) نے آسمان پر آواز کیا دوسری بار وہ جانور پھر آکر بغل گیر ہوا۔ آپ نے میاں محمد پناہ کو بیدار کر کے فرمایا تماشا دیکھو اس کا جوڑا آیا ہے اور آواز کرتا ہے اس کو طلب کرتا ہے اب یہ رخصت چاہتا ہے از راہِ شفقت آپ نے اجازت دے دی وہ چند بار آپ پر قربان ہو کر اُڑ کر چلا گیا۔ اور اپنے جوڑا کے ساتھ ملاقی ہوا۔

گھوڑوں پر تصرف آپ کا ایک گھوڑا تھا۔ جب چلتے چلتے تھک جاتا تو کھڑا ہو جاتا۔ آپ فرماتے بیٹھ جا تو وہ بیٹھ جاتا پھر فرمائے اُٹھ تو اُٹھ کر رواں ہو جاتا اور ایک گھوڑا سیرا نام تھا۔ ایک روز آپ سالک طریقت بہاولپور کی طرف چلے جاتے تھے موضع ادیرہ اور موضع اگوکے کے درمیان آئے۔ آگے آگے بخشو قوال سرود کرتا ہوا چلا جاتا تھا۔ گھوڑا مذکور مست ہو کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ذات واالا صفات نے مجھ کو فرمایا کہ دیکھ۔ میں نے گستاخانہ عرض کیا کہ یہ سرود پر نہیں جاتا۔ بلکہ آدمی کے پیچھے جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ تو آگے ہو جا۔ میں امر عالی بجا لایا۔ میرے ساتھ وہ نہ آیا۔ بخشو کو فرمایا کہ تو بھی چپ ہو جا۔ وہ ہر کسی کے پیچھے چلنے لگا۔

نگاہ جذب کا اثر جس وقت آپ بہاولپور پہنچے۔ خان محمد مبارک خان مرحوم آکر ملاقی ہوا۔ ایک دن اپنے مکان میں اُس نے مجلس کرائی۔ آپ نے ان کے دیکھتے اور تسکین کے لئے ابریشم فراش پر نگاہ جذب ڈالی۔ چنانچہ بنکھا اُس کے ہاتھ سے گر پڑا اور کانپنے لگا۔ اُس وقت میں نے خانصاحب کی خدمت

Marfat.com

میں عرض کیا کہ ابراہیم کی حالت دیکھتے ہو اس نے کہا کہ یہ میاں صاحب سے (ع
نہیں ہے یہ رحمت کا مرید ہے میں نے پھر تکرار کیا۔ کہ اس وقت میاں صاحب
سے اثر ہوا ہے چنانچہ خانصاحب نے اس کو بلا کر پوچھا اس نے کہا کہ جس وقت
حضرت صاحب نے مجھ پر نگاہ کی میں اُس وقت لرزہ میں آیا۔ اس سے پہلے
یہ حالت کبھی نہیں ہوئی۔ تب انہوں نے یقین کیا۔

لودھراں میں ڈیرہ کرنا | چند دنوں کے بعد ملتان کی طرف تشریف لے گئے۔
جس وقت موضع لودہرہ (لودھراں) میں پہلے دوپہر کا وقت تھا حقایق
آگاہ۔ سیادت دستگاہ۔ زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین۔ حضرت مخدوم
گنج بخش مدظلہ العالی کے باغ میں جاکر بیٹھے۔ اور ڈیرہ سرکار حقانق پناہ کی
حویلی میں کیا۔

حالت جذب و مستی | حضرت صاحب کا چہرہ سُرخ اور آنکھیں میگوں ہوگئیں
اور حق کی مستی طاری ہوگئی۔ سہ پہر کے وقت نماز پڑھ کر ڈیرہ کی طرف تشریف لیگئے
بالاخانہ پر چڑھے۔ حق کی مستی سے حضرت صاحب کے پاؤں لغزش کرتے تھے۔
چھت پر جاکر بیٹھ گئے۔ نیچے طویلہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اور مجھ سے پوچھا کہ
یہ گھوڑا کس کا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب کا ہے۔ پھر پوچھا کہ
کون حضرت صاحب؟ اُس وقت میں نے سمجھ لیا کہ آپ نا حال مستی میں ہیں۔

ملتان میں جانا | اس وقت ایک شخص نور محمد نام آکر قدمبوس ہوا اور چند وقت
خدمت میں بیٹھا اس کو اثر پہنچا۔ رات وہاں رہ کر صبح کے وقت آگے کو روانہ
ہوئے چند کوس تشریف لے گئے ہوئے تھے کہ وہ شخص بے اختیاری سے گھوڑا

ع ان سے مراد سید فضل علی ملقب بہ مخدوم حامد گنج بخش تالف بانی ملتان متولد ۱۱۴۹ھ متوفی ۱۱۹۷ھ ہے ۱۲ شرا نتہ

Marfat.com

دوڑا آتا ہوا آیا اور حاضر ہو کر قدمبوسی ہوا اور یاد حق کی التماس کی۔ اُس کو حق کے راستہ سے واقف کیا اور رخصت دے دی منزل بمنزل ملتان میں وارد ہوئے اور چند روز رہے۔

بہاولپور اور قلعہ دھراوڑ میں تشریف لے جانا کچھ عرصہ کے بعد آپ پھر بہاولپور میں تشریف لے آئے۔ آپ سے پہلے خان مغفرت نشان شہر کے لوگوں سمیت بادشاہ کے آنے سے کوچ کر کے قلعہ دھراوڑ میں چلا گیا تھا۔ جس وقت انہوں نے حضرت میانصاحب غفرہ اللہ کی خبر سنی۔ میاں اسلام خاں کو ہمراہ لے کر حضرت صاحب کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ بھی دھراوڑ کوٹ میں تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ تم کو یہاں لے آئے گا۔ اُس نے پھر التماس کی کہ میں آپ کے لئے آیا ہوں آپ نے فرمایا کہ کوئی اور کام ہوگا۔ اور احسان فقیر پر کرتے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ آپ کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ نیز کہا کہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو متعددیاں اور مصاحبان بہت ہیں آپ نے فرمایا کہ فقیر کا دل تو نہیں تھا مگر اب تمہاری دلجوئی کی خاطر وہاں جانا ضرور ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ بوجھ اٹھانے کے لئے کئی اونٹ، بیلوں والی ایک رتھ اور خدمت کے لئے کچھ لوگ دے کر چلا گیا۔ اور آپ دوسرے روز آرام کے ساتھ قلعہ دھراوڑ میں داخل ہوئے۔ اُس وقت خان مرحوم اور اُس کا بھتیجا عمدہ اکر ملاقی ہوئے اور آپ کا کوٹ کے قریب ڈیرہ کرایا۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت میں قلعہ کی تدبیر کر رہا ہوں۔ اسی لئے آپ کو تکلیف دی ہے آپ نے فرمایا کہ آسان

عمدہ خان مبارک خان عباسی متوفی ۱۱۸۷ھ

عمدہ محمد جعفر خان الملقب بہ نواب محمد شاہ خان اول والی بہاولپور

Marfat.com

ہو جائے گا۔ اس نے دوسری بار عرض کیا کہ کب ہو گا۔ دعا کریں کہ اسی وقت ہو جائے
آپ نے فرمایا کہ جا اسی وقت شروع کر دے۔ چنانچہ اسی وقت اس نے عمارت
بنانی شروع کر دی۔ آنجناب نے اُن کو رخصت کر کے آرام کیا

فصد کرانا جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ میرے بھائی حکیم عبدالرحمٰن کو لاؤ۔ اُن کو
کہا کہ آج میری نبض میں گرمی ہے۔ چاہیے کہ میرا فصد کرو۔ اس نے عرض کیا کہ
بڑھاپے کی عمر میں حکماء نے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں تھوڑا سا
خون نکال دو۔ موصی الیہ نے نشتر لگا کر تھوڑا سا خون پیالہ میں نکالا۔ اُسی وقت
آپ نے فرمایا کہ یہ خون کا پیالہ کسی پاک جگہ میں کوٹ کے متصل دفن کر دو۔ چنانچہ
حافظ محمد سلیم اور میں نے قلعہ کے نیچے زمین کھودی اور ایک بڑی اینٹ اس جگہ
سے برآمد ہوئی۔ اسی اینٹ کے نیچے پیالہ رکھ کر مٹی ڈال کر بند کر دیا۔

فرمان پورا ہوا میری والدہ صاحبہ نے اس جگہ ایک حاملہ بکری حضرت صاحب
کی نظر میں پیش کی اور عرض کیا کہ یا حضرت! اس کا بچہ صاحبزادہ عالیقدر سید
غلام رسول پاک پتنی کو دے دیا۔ کہ وہ اُن کی نذر ہے۔ آپ نے تبسم کر کے فرمایا
کہ اگر بچہ جن کر یہ بکری مر جائے اور بچہ زندہ رہے تو میری نذر تو ضائع ہو گئی
اور صاحبزادہ کی نذر درست رہی۔ امر الٰہی سے چند روز کے بعد اس نے بچہ جنا اور
خود بکری مر گئی۔ حضرت صاحب کا فرمان پورا ہو گیا۔

قلعہ دھراوڑ کی آبادی کی دعا آپ دھراوڑ سے کوچ کر کے خان مغفرت نشان
سمیت بہاولپور میں آ کر رخصت ہوئے اور وطن شریف کو روانہ ہوئے۔ آپ کی دعا
سے دھراوڑ کوٹ خوب آراستہ اور محکم ہو گیا، اور خان جنت آشیان اکثر فرماتا
تھا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے بعد اور حضرت میانصاحب کی دعا و مدد سے مرمت ہوا
ہے ورنہ چند بار ہم نے مرمت کرنا چاہا تھا۔ اکثر کام معطل رہتا تھا اور آنجناب کی

Marfat.com

خدمت میں خرچ اور نذر نیاز حسبِ پیش کی۔ آپ وہاں سے خوشوقت رخصت ہوئے۔

شیخ عمادالدین قریشی کا ملازمت سے مشرف ہونا جس وقت جیرپور میں پہنچے باغ میں ڈیرہ کیا۔ سہ پہر کے وقت فرمایا کہ آؤ ہمی مسجد میں نماز پڑھیں۔ اثنائے راہ میں اشفاق نشان حیاں تور محمد خاں کھرانی کے ڈیرہ پر۔ شیخت و شرافت پناہ حقائق و معارف آگاہ۔ خفیلت و کمالات دستگاہ۔ زبدۃ الواصلین عمدۃ الکاملین شیخ عمادالدین قریشی اطال اللہ عمرہٗ و زید درجاتہٗ اقامت پذیر تھے جو شیخ الشیوخ غوث الملک شیخ الاسلام مخدوم العالم حضرت مخدوم شیخ بہاءالدین ذکریا قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے تھے۔ میں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا آؤ ان کی بھی ملاقات کی جاتی ہے۔ جس وقت آپ دیوانخانہ کے اندر گئے آگے وہ شیخت پناہ مسند پر بیٹھے تھے اُٹھے اور آپس میں بغلگیر ہوئے۔ جون معارف و حقائق آگاہ کے دل میں خیال آیا کہ آپ اگر صاحب کمال ہیں تو پیر اہے تھ پکڑ کر مسند پر بٹھائیں گے اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کریں گے۔ حضرت صاحب نے ایسا کیا کہ اُن کا ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا دیا۔ وہ ادب سے نہ بیٹھے مگر اُن کو یقین آگیا اس کے بعد قال اللہ اور قال الرسول کی گفتگو ہوئی۔ پھر اُن کو فرمایا اے کمالات دستگاہ۔ آپ کو چاہیے کہ رازدانی اور امور یزدانی سے بھی کچھ حاصل کرو۔ اُن کا یقین اور بڑھ گیا۔ چنانچہ اُسی روز مغرب کے وقت ایک خوان شیرینی کا لے کر باغ میں آئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں مشرف ہوئے۔ اور حق کی مستی سے گھونٹ چکھا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صاحب کی صفت و ثنا میں ایک قصیدہ مبارک کہا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

Marfat.com

ے

اے ہادیِ راہِ یقیں وے مظہرِ حق را ظہور
اے مہدیِ دنیا و دیں وے مظہرِ از دریائے نور
اور مقطع یہ ہے ۔ ے

دل مردگاں را جاں دہی ہم فیضِ از عرفاں دہی
گوہر بجائے ناں دہی مہدی عنایت اے غفور

دلیل خاں کو فقیر کرنا ایک افغان دلیل خاں نام خدمت میں مشرف ہوا۔ سب فقیروں کو بُرا بولتا تھا کہتا تھا کہ شیطان ان کو تحریک دیتا ہے۔ اور یہ ناچتے ہیں۔ کھیل کرتے ہیں۔ جس وقت کہ حضرت بہاولپور میں تشریف لائے ہوئے تھے وہ بھی ہمراہ تھا۔ امرالٰہی سے ڈیرہ کے مکان میں خربوزہ کی ایک بیل بے موسم پیدا ہوگئی۔ افغان مذکور نے اُسی جگہ دھونکرنا مقرر کیا اور دل میں خیال کیا کہ اگر مبالغہ صاحب کامل ہیں تو اس بیل کو پھل لگ جائے گا چنانچہ مربی کامل کی برکت سے اور اس کا صدق پختہ کرنے کے لئے ایک خربوزہ کلاں اور شیریں اس کے ساتھ لگا۔ وہ اتار کر آپ کے پاس لایا اور ساری حقیقت ظاہر کی۔ آپ نے آدھا خربوزہ خان مغفرت نشان کو بھیج دیا اور دوسرا آدھا ٹکڑے ٹکڑے کرکے حاضرین مجلس کو دیا۔ اس کے بعد اس عزیز نے قصد کیا کہ یہ تو حضرت کی نذر کر دیا ہے۔ فقیروں کا حصہ اور میرا حصہ اور ہوں گے۔ چنانچہ تین صد اور خربوزے پیدا ہوگئے۔ ایک روز آنجناب نے اس کو فرمایا اے دلیل خاں پہاڑ کی نواحی میں جاکر کسی غار میں بیٹھ۔ اور خدا کی یاد کر تاکہ لذت پائے اور تیری نظر فیض اثر ہو جائے اس نے عرض کیا کہ میں فقیر نہیں ہونا چاہتا۔ بادشاہ یا وزیر یا امیر ہو جاؤں۔ آپ نے

Marfat.com

تبسم کیا اور چپ ہو گئے۔ ایکدن ملتان میں غلام مصطفےٰ اور بخشو قوال آنجناب کی خدمت میں سرود کر رہے تھے۔ سب لوگوں کو رقت قلب طاری ہوئی اور حضرت صاحب کی نظر فیض اثر دلیل خاں پر پڑی مست ہو گیا۔ اور رقص میں آیا۔ کپڑا پھاڑ دیا۔ افاقہ کے بعد آکر قدمبوس ہوا اور دوسرے یاروں سے بغلگیر ہوا۔ جس وقت میرے پاس آیا میں نے کہا کہ تجھ کو شیطان نے تحریک دی ہے اس لئے میں تیرے ساتھ بغلگیر نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ مجھے خبر نہیں تھی میں نے پوچھا کہ اب کیا خبر پائی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسمارا کھی کے ساتھ سماع سنا ہے جس وقت کہ آپ نے ملتان سے کوچ کیا۔ اس نے تلوار اور اپنے کپڑے لاکر نذر کئے۔ اور عرض کیا کہ میں فقیر ہوتا ہوں آپ نے کپڑے اس کو واپس دے دیئے اور فرمایا۔ فقیری دل میں ہے لباس میں نہیں اُس روز سے اگر وہ بیمار ہو جاتا تو اپنا علاج نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ذات خود شفا دے گی اور اچھا درد مند اور اثر ناک ہو گیا۔ اور جہاں کہیں وہ سرود سنتا یا کوئی خوش آواز سنتا تو مست ہو جاتا۔ اُس کو حضرت کیا کہ ہم نے خدا کے سپرد کیا۔ وہ گریہ زاری کرتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

بہادر خاں درانی کا ٹھیک ہو جانا ایک اور افغان بہادر خاں دُرانی نام حضرت صاحب کی خدمت میں مشرف ہوا (مرید ہوا) سعادت ابدی حاصل کی اور دعا کرائی کہ یا حضرت توجہ فرمائیں کہ میرا بازو ٹھیک ہو جائے۔ اُس سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ایکدن شاہ ولی خاں کے گھر میں ہم چوری کرنے گئے۔ پاسبانوں نے پوچھا۔ کیا ہم فلانے ہیں انہوں نے پکڑ لیا اور پکا گرفتار کر لیا۔ لیکن قوم درانی کی وجہ سے جلدی قتل نہ کیا۔ اور مجھ سے قسم مانگی۔ اس وقت میں نے اپنا ہاتھ قرآن پر رکھا۔ اور قسم کھائی

Marfat.com

کہ میں چور نہیں ہوں۔ قرآن مجید اور فرقان حمید کی برکت سے اسی وقت میرا بازو خشک ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ استغفار پڑھو اور درود شافی روزانہ گیارہ بار پڑھ کر اپنے بازو پر دم کیا کرو۔ خدا کے حکم سے ٹھیک ہو جائے گا۔ چند روز کے بعد تھوڑا تھوڑا حرکت کرنے لگا۔ اور وہ رخصت ہو کر اپنی ولایت میں چلا گیا۔

خان بہاولپوری سے ملاقات ایک بار آنجناب بہاولپور تشریف لے گئے۔ ایک روز خان فردوس مکان نے آپ کی ذات گرامی سے پوچھا۔ آپ کا طریقہ کس سلسلہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں قادری ہوں۔ کہ مخزن اسرار غیبی مطلع انوار لدنی دانائے دقائق عرفان۔ واصل یزدان۔ گنجور توحید یگانہ محرم اسرار رحمانی۔ واقف خرم جلال شاہد بزم وصال۔ اعنی حضرت سید عبدالوہاب قدس سرہ وزاد برکتہ کے واسطہ سے ہم منسلک ہوتے ہیں۔ اس بات کے سنتے ہی وہ بہت خوش و خرم ہوا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں قادری مرید ہوں اور نعمت بھی قادری سلسلہ سے حاصل کرتا ہوں۔ چنانچہ خان مرحوم سیادت پناہ۔ نقابت دستگاہ۔ حقائق و معارف آگاہ۔ زبدۃ السالکین۔ عمدۃ العارفین۔ مخدوم صاحب حضرت گنج بخش صاحب سلمہ اللہ وابقاہ کا مرید تھا۔

اے یار۔ عرفان کا نکتہ اور اسرار خداوندی فیض آب حضرت حیاں صاحب جی کی جناب سے طلوع و روشن و عیاں ہوئے۔ اور حق تعالیٰ کی محبت کا پیالہ پیا۔

طغیانی کی حالت میں دریا سے پایاب گزرنا آپ بہاولپور سے رخصت ہو کر چل دیئے۔ میرے (امام بخش کے) بھائی صاحب میاں غلام محی الدین کو بہاولپور میں رخصت کیا اور کہا کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ جس وقت آپ حاصل پور کی منزل پر پہنچے۔ سننے سے ایک ہندو ملاقی ہوا۔ اس سے پوچھا کہ راستہ

Marfat.com

کی حقیقت بتاؤ۔ اس نے کہا کہ میں پنڈلی اور کمر تک پانی جھاگ کر آیا ہوں
میں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ ریگستان والے راستہ سے آپ
قدم رنجہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ تھوڑا سا راستہ دے
دیگا۔ ناچار ہو کر میں چپ ہو رہا۔ اس وقت میاں ملتانی نے خوشامد
کی راہ سے عرض کیا کہ یہی راستہ اچھا ہے میں نے اُس کو کہا کہ تو بیجا
کہتا ہے اور تیری بات میرے دل میں نہیں آتی۔ اور تیرے کہنے پر وہ شخص یقین
کرے جو تیرا مرید ہو جاوے۔ چاہیئے کہ تو جسارت نہ کرے کہ دوسرے لوگ
تیرے کہنے پر یقین کر لیں گے۔ اس بات کے سنتے ہی حضرت صاحب متبسم ہوئے
اور میری باتیں اس کے حق میں سفارش بن گئیں آگے چل کر اس کا ذکر
کیا جائے گا۔ جس وقت ہم پانی پر پہنچے قدوت اکھی سے تھوڑا سا راستہ
خشک نظر آیا۔ اس کے دو طرف پانی کھڑا تھا جس وقت کہ آپ
مبارک پور میں پہنچے۔ دو روز مقام کر کے کوچ کیا۔

میاں ملتانی کو رخصت کرنا اور برادر عزیز میاں ملتانی کو رخصت کیا اور
فرمایا کہ تجھ کو خدا کے سپرد کیا، اور ہم تجھ سے راضی ہیں اُس وقت مجھ کو کہا
کہ اس بار ملتانی نے بھی خدمت کی ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت کی توجہ سے
دردمند بھی ہو گیا ہے۔ میاں مذکور کو شفقت سے فرمایا کہ مبارکپور میں بیٹھ کر
خوشے اور جوار کے گنے کھاؤ اور لسی پیو چنانچہ چند لوگ اس کی خدمت میں
اعتقاد سے آئے لسی اور خوشے اور گنے موجود کئے آنجناب کا فرمان پورا
ہو گیا۔

روضہ سچیار صاحب کی تعمیر حضرت سچیار صاحب کا عرس آگیا۔ میں جانے کو
تیار ہوا۔ خان مرحوم نے بھی روضہ منور کی عمارت کے لئے مبلغ چار سو روپیہ

Marfat.com

بھیجا۔ چنانچہ اس سے پہلے حضرت صاحب ۔ حضرت پیارے صاحب کے روضہ کی عمارت میں مشغول تھے۔ چند روز سطح کرنے کے بعد میں خدمت میں پہنچا۔ اور آنکھوں کو روشن کیا۔ چنانچہ ڈیڑھ مہینہ یا کم وبیش وہاں رہے۔ اور عمارت خشتی تیار کی اور سفیدی وغیرہ مرمت کا کام صاحبزادہ عالیقدر حضرت میاں سلطان محمد صاحب سلمہٗ کے ذمہ لگایا۔ اور جو مبلغات باقی بچ گئے تھے۔ وہ بھی اُن کے حوالے کئے کیونکہ حضرت صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ عرس کے روز بازو بند میاں صاحب میاں سلطان محمد صاحب کو سپرد کر دیا۔ اور رخصت ہوئے۔

واقعہ وفات | آنجناب کی طبیعت بیمار تھی۔ ایک روز اپنے مبارک توشہ خانہ سے کچھ مبلغات نقد اور چھڑیاں منگا کر لوگوں کو دیں اور اپنے اندرونی کاروبار مرزا علی محمد کو سپرد کئے۔ ڈیوڑھی کے خادموں کی خدمت بھی انہیں کو فرمائی۔ نیز اپنے بھتیجا میاں محمد دائم کی غور و پرداخت میاں محمد پناہ کو فرمائی۔ کہ یہ شخص اچھا ہے اور محمد دائم کو کہا کہ اپنے بھائیوں کے کہنے پر نہ چلنا۔ چند روز کے بعد فقیروں نے عرض کیا کہ یا حضرت حکیم کو طلب کر کے صلاح کرائیں۔ آپ نے فرمایا کہ طبیب کا کچھ کام نہیں۔ یاروں نے بہت مجبور کیا۔ چنانچہ ایک فقیر مسمی بہ سید صدرالدین شاہ کو حکیم کی طلب کے لئے بھیجا۔ امراکی سے اس کے آنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اسوقت لوگوں کی صلاح سے حسن شکم باغیں طرف سے دیوچہ ہی کے ساتھ نکالا۔ چند روز کے بعد اپنے باغچہ میں چبوترہ کی عمارت شروع کرائی اور حلی معمار کو فرمایا کہ گردی کے قدر جتنا اونچا بناؤ اور چاروں طرف چار اعدان بناؤ اور بیچ کی جگہ فراخ بنانا کہ نماز پڑھی جا سکے

Marfat.com

معمار نے عرض کیا کہ یا حضرت! آگے چبوترہ کی بنیاد چھوٹی ہے اگر حکم ہو تو بڑی کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اسی قدر بناؤ۔ جب بنیاد کھودنے والے آئیں گے خود بخود بڑی کر دیں گے۔ اس نے عمارت شروع کی۔ اس بات کے دیکھنے اور سننے سے یاروں کو بے قراری اور بے آرامی پیدا ہو گئی۔ اُس وقت آپ نے فرمایا اے دوستو۔ صبر کرو مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمر میری بارہ ۱۲ چودہ ۱۴ برس ہے خواہ سال ہیں یا مہینے یا دن۔ نیز حافظ احمد کو فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بکتر پہنے ہوئے اور ہتھیار لگائے ہوئے میں اپنے مرشد حقیقی اور کعبہ تحقیقی کے پاس بیٹھا ہوں وہ فرماتے ہیں کہ اے یار اس بکتر اور ہتھیار کو دور کرو۔ دوسرے کپڑے پہن کر میرے پاس آؤ۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میرے جسم سے دور ہو جائے گی اور صحت پیدا ہو جائے گی۔ اس خواب کے سننے سے حافظ کی تسلی نہ ہوئی۔ غمناک اور پریشان ہو گیا اور رونے لگا۔

ایک روز منہ مبارک سے آہ کی آواز نکلی۔ اُسوقت بھائی صاحب محمد نے عرض کیا کہ یا حضرت۔ اس سے پہلے ایک سال کی بیماری میں یہ آہ آپ نے کبھی نہیں کی۔ آج کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آج سارے پیٹ میں درد پیدا ہو گیا ہے۔ اُس وقت اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت سوائے آپ کی ذات عالی کے ہمارا کوئی خبر لینے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا اے میاں میرے یار جو پختہ ہیں وہ تو پختہ ہیں اور جو لوگ کچے ہیں وہ بھی پختہ تم جس جگہ رہو گے خوش اور محفوظ رہو گے۔ نیز اخوان پناہ حافظ محمد سلیم نے بھی اس طور عرض کیا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا اے میاں تم جھوٹے ہو۔ لیکن اے یار عاشقی میں سچ اچھا ہے نہ جھوٹ۔ چند دنوں کے بعد کپڑا نکلوا کر حضرت صاحب نے اپنا کفن درست کرایا۔ اور میری (نام بخش کی)

Marfat.com

والدہ نے ایک گودڑی ٹکڑوں کی اپنے ہاتھ سے بنا کر آپ کی نذر کی ہوئی تھی۔ ایک روز ایک گھنٹہ پہنی اور فرمایا کہ یہ گودڑی قبر کے لائق ہے۔ اس کو سنبھال رکھو۔ میری قبر پر ڈالنا اور فقیروں کو رخصت فرما دیا کہ جاؤ۔ آج ہم کو شفا ہو گئی ہے۔ اُس وقت میاں محمد پناہ نے علیحدہ ہو کر سب کو کہا کہ کہیں دُور نہ چلے جانا۔ ناچار وہ رخصت ہو کر کسی قریب جگہ میں رہے۔ نیز فقیروں کو فرمایا کہ اے دوستو! ایک ایک مُٹھی آٹا سب لایا کرنا اور عرس و مجلس کر کے چلے جایا کرنا تاکہ محمد پناہ کا ہم پر احسان نہ ہو اور میں بھی تمہاری مجلس میں حاضر ہوا کروں گا۔ ایکدن دوپہر کے وقت محمد مزار علی کو فرمایا کہ محمد دائم کو بلاؤ چنانچہ بلا کر فرمایا کہ اے میاں۔ ایک دو اینٹیں لا کر چارپائی کے نیچے ایک طرف رکھ دو اور پانی لاؤ کہ میں غسل کروں۔ میاں مذکور نے اینٹیں لا کر چارپائی کے نیچے رکھیں۔ اور میاں محمد پناہ کو بتایا کہ حضرت صاحب اس طرح فرماتے ہیں۔ میاں محمد پناہ نے ایک شیشی گلاب لا کر آپ کے جسم مبارک پر ڈالی۔ جس وقت گلاب خرچ ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا اے میاں جلدی کرو کہ عشق الٰہی کی آگ جلا رہی ہے اُسوقت میاں محمد دائم نے میاں محمد پناہ کو کہا کہ اگر اس وقت غسل کرا دو گے تو برادری کے لوگ بدنام کریں گے کہ اس وقت میں ان لوگوں نے دشمنی کی ہے۔ اسوقت پردہ کر کے مائی صاحبہ کو بلایا۔ جس وقت وہ رابعہ وقت آئیں حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اب یہ تمہارا وقت نہیں تم چلی جاؤ۔ رخصت فرمایا اور کہا کہ ہمارا نصیب یہی ہے کہ تم غسل نہیں دیتے اور اپنا ہاتھ ناچھ پر مارا۔ دونو میاں مذکور ڈر گئے اور کنوئیں سے پانی نکال کر اُسی

Marfat.com

چارپائی پر معہ بستر غسل دے دیا۔ اُسی وقت حضرت صاحب کا رنگ گلاب کے پھول کی طرح ہو گیا۔ اور آنکھیں مَیگون (مست) ہو گئیں اور فرمایا کہ آج میں صحت پا گیا ہوں۔ دوسرے کپڑے پہنے اور دوسری چارپائی پر بستر کر کے اس پر بیٹھ گئے۔ اُس وقت میاں محمد شاہ تاب نہ لا سکا اور آنجناب کے عشق سے اپنی دستار زمین پر دے ماری اور سر قدموں پر رکھ دیا۔ حضرت صاحب نے شفقت سے اس کا سر اپنی بغل میں لے لیا۔ اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا جو کچھ میں نے تم کو تلقین کی ہوئی ہے۔ وہی ہے اور کچھ نہیں خاطر جمع رکھو۔ اور ہم کو حاضر ناظر جانتا اور اور اپنا قدر بھی ہم کو اب معلوم ہوا ہے اور نصیحتیں کیں کہ اگر فقیر سے ایک صغیرہ گناہ ہو جائے اور دنیادار سے ساری عمر کبیرہ گناہ ہوتے ہیں تو ایک برابر ہے۔ بلکہ فقیر کا صغیرہ گناہ اُن سے بڑھ کر ہے اور فقیر وہ ہیں جن سے مستحب بھی ترک نہ ہو اور فرمایا اس سے پہلے اور بھی کئی کام تھے۔ اب صرف یاروں کی طرف رہتا ہوں۔ اس کے بعد چند روپوں کے پیسے منگوا کر خیرات کئے۔ اس کے بعد حضرت صاحب کو پاخانہ کی حاجت ہوئی ایک دم کا فور جھاگ سی آئی۔ محمد شاہ نے صمد کے بھائی [illegible] کو فرمایا کہ اس کو سونگھو اس نے سونگھا اور عرض کیا کہ انار کی بو آتی ہے اس سے پہلے آپ نے انار کے چند دانے تناول کئے تھے۔ آپ نے فرمایا اب کوئی علاج نہ کرنا۔ میرا اندر صاف ہو گیا ہے۔ شام کے وقت سر کو درد ہونے لگا۔ رومال سے سر کو باندھ دیا۔ اسی حالت میں چارپائی پر لیٹ گئے اور کبھی درد سے پاؤں دراز نہ کئے تھے۔ اور سوائے تکیہ نہ بیٹھے تھے۔ اور نماز اشارہ سے پڑھتے تھے۔ اسی حالت میں اڑھائی پہر

Marfat.com

رات گذر گئی اور سب فقرا اس وقت وضو کر کے آپ کی چارپائی کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب خود بخود اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ حافظ محمد سلیم چارپائی کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ حافظ نے عرض کیا کہ غلام ہے۔ دوسری بار جذبہ سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ میں حافظ ہوں سن کر چپ ہو گئے۔ فقروں کو آثار خلق معلوم ہو گئے۔ انہوں نے آپ کی ذات مبارک کو پھر چارپائی پر لٹا دیا اور تکیے (سرہانے) ہٹا دیئے۔ اُسوقت میاں بہادر خاں کو بلا کر نبض ملاحظہ کرائی اُس نے کہا کہ حضرت صاحب جان بحق تسلیم کر چکے ہیں۔ اُس وقت سب لوگ رونے اور نوحہ مارنے لگے۔ امراکھی سے حضرت صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور چارپائی کو پکڑ کر اُٹھ بیٹھے اور دونوں زانوں پر بیٹھ گئے۔ مگر تکیہ کے بغیر۔ ذکر قلبی جاری ہو گیا۔ سب لوگ تعجب اور حیرت میں پڑ گئے۔ اُس وقت محمد پناہ نے کہا کہ جو شخص بد اعتقاد تھے۔ ان کو بلاؤ اور پتہ دو اور پوچھا کہ آپ مردہ ہیں یا زندہ ہیں۔ چند لوگوں نے آ کر دیکھا اور اعتقاد کیا کہ آپ زندہ ہیں۔ پھر محمد پناہ نے کہا کہ اگر شریعت پاک میں جائز ہوتا تو میں صاحب حال میں رہتے۔ لیکن شرع شریف کا پاس ضروری ہے۔ چار گھنٹے گذرے تھے اُس وقت حضرت صاحب کو پکڑ کر چارپائی پر لٹا دیا۔ اور شہد کا شربت چکھایا۔ آہستہ آہستہ تین بار آپ نے فرمایا۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ اور یہ کہتے ہیں کہ درود کا اشارہ کیا۔ اور جان بحق تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گھنٹہ یا دو گھنٹہ رات باقی ہو گی کہ سب لوگ گریہ و زاری کرنے لگے۔ ہر جگہ سب لوگ درد و غم اور گریہ زاری سے کوئی خاموش نہ رہے۔ خود بخود سوز میں پیدا ہو گئی۔ چند لوگوں نے خواب بھی دیکھے

Marfat.com

چنانچہ میں نے بھی واقعہ میں دیکھا۔ نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ میاں محمد پناہ نے سب لوگوں کو کہا کہ اے یاران، نماز قضا نہ کرنا۔ سب لوگ اٹھے وضو کیا اور نماز گذاری۔ سویرے طلوع ہوا سب لوگ روتے اور ایکدوسرے کے قدموں میں گرتے اور بغلگیر ہوتے اور نوحے مارتے۔ برادری وغیرہ کے لوگ اکٹھے ہو گئے چنانچہ آپ کو غسل دیا۔ اعضاء پر مشک کافور ملا۔ کفن پہنایا اور گلاب چھڑکا۔ نعش مبارک چارپائی پر رکھ کر اٹھائی اور باغیچہ مذکور میں نماز جنازہ پڑھی دوپہر دن گذر چکا تھا۔

تاریخ وفات اور تدفین | جمادی الاخر کی سترہویں تاریخ بدھوار کے دن۔ ماہ اسوں کی تیسری ۱۳ سمت ۱۸۲۹ ایک ہزار آٹھ سو انتیس بکرمی) ۱۱۸۶ھ گیارہ سو چھیاسی ہجری تھی کہ آپ جنت آشیان اور فردوس مکان کو دفن کیا اور سپرد حق کیا۔ وہاں سے آکر فاتحہ خوانی پر بیٹھے۔ قل پڑھنے کے دن سب فقیر جمع ہوئے۔ کتاب مبارک اور تبرکات محمد مرزا علی کو بتلائے۔ اور سجادہ نشین بنایا۔ حاد بات دیوڑھی کی صلاح سے۔ نیز حضرت صاحب نے اس کو اپنا بیٹا فرمایا تھا۔ کیونکہ آپ کا صاحبزادہ محمد پناہ نام غفرہ اللہ آپ سے پہلے رحلت کر گیا تھا۔ اور باقی تین بھتیجے ہیں۔ چنانچہ میاں شیر محمد اور ولی محمد اور محمد دائم۔ ایک نواسہ صوفی نام اور ایک نواسی مسمات بی بی پردہ میں ہے۔ اور فقیروں کے نام اس لئے تحریر نہیں کئے کہ دو تین ہزار کے ہیں۔ اگر کسی کا نام بھول جاوے تو وہ طعن کریں گے اور ہر شخص اپنے عمل سے روشن ہو جاوے گا۔

تاریخ وصال

شد وصال پیر ما ہادی شہ عبد الغفور — چار شنبہ روز بود و ہفدہم تاریخ نور
سن دہ یازدہ صد ہشتاد و شش ہجری حادی عشر — سیوم تاریخ اسوں صبحدم وقت سحر

Marfat.com

دیگر از ردۂ ابجد

یارے ازوے بجواب کرد سوال تا ز تاریخ وصل گوئد سال
گفت خورم بیادِ مہر اندیش سال تاریخ رمز رحلتِ خویش
چون ز دنیا کنارہ ورزیدم ملک فردوس مرحمت دیدم

۸۶ ۶۱۱

دیگر

چونکہ رخت از جہان فانی بست واصلِ حق شد و ازیں جا رست
سال تاریخ آں چو کردم فکر ہاتفم گفت ۔ آں بجنت رفت

۸۶ ۶۱۱

بیان امام بخش کا جالندھر پہنچنا | ایکبار آدھی رات کے وقت میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑی حویلی میں کھڑا ہوں اور حضرت صاحب بالاخانہ سے نیچے آئے ہیں تندرست۔ نئی پوشاک اور بال ایکدم سے چمپیاں جیسے پانی سے غسل کر کے آئے ہیں۔ آپ آگے ہیں۔ آپ کے پیچھے میرا بھائی کرم الٰہی اس کے پیچھے ہمشیرہ۔ میں نے قدمبوسی ہو کر پوچھا کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا۔ حویلی کے اندر۔ اس وقت میری آنکھیں حضرت صاحب کی آنکھوں سے دوچار ہوئیں۔ بے اختیاری سے رونا جاری ہو گیا۔ اچانک جاگ پڑا۔ بے اختیاری حد سے زیادہ ہو گئی۔ جتنے کہ سارا دن رونا اور کہیں نا آتا تھا چند روز کے بعد حضرت صاحب کے وصال کی خبر پہنچ گئی۔ خواب کا دن وہی تھا سننے سے سب لوگوں پر درد و الم طاری ہوا۔ فاتحہ خوانی کی اور چلہ یاروں سمیت کھانا پر عرس کر کے روانہ ہوئے اور جالندھر میں پہنچے۔ آگے صاحبزادہ عالی قدر (سید غلام رسول و لواحظ برخوردار پاکپتنی) بھی وہاں تھے۔ مزار مبارک کا میں نے طواف کیا اور ایسا سوزاں و بریاں ہوا کہ تحریر میں نہیں آ سکتا۔

ردِ ضلہ کی تعمیر | اس کے بعد سجادگی کی دستار صاحبزادہ کے ہاتھ سے محمد سرور اعلیٰ

Marfat.com

کے سر پر بندھائی اور روضہ بنانے کی تدبیر پیش کی قبروں اور آبادی کے لوگوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا۔ میں لاچار ہو کر بستی شیخ کی آبادی میں جا کر بیٹھ رہا۔ چند روز کے بعد فقیر اور دشمن اور پیرزادے صلح کر کے جمع ہو کر میرے پاس آئے اور مجھے پھر حضرت صاحب کی آبادی میں لے گئے۔ اور عمارت کی اجازت دے دی چنانچہ میں نے شروع کر دی۔ تکیہ کا چبوترہ دیوار کے ساتھ پیوستہ نہیں ہوتا تھا لاچار توڑ دیا۔ اچانک زلزلہ آیا اور زمین اور مکانات کانپنے لگے۔ اس وقت میاں محمد پناہ نے کہا کہ امام بخش دیکھو۔ میں نے کہا تم کو کیا ہے۔ یہ بھی ہمارا شرف ہے کہ سب لوگ میرے پیر و مرشد کے خوارق دیکھیں گے۔ میں نے بنانے کے لئے یہ کیا ہے دوسرے لوگوں کی طرح نہیں۔ چند دنوں میں قد آدم جتنی عمارت بلند ہو گئی۔ ستائیسویں روز محمد پناہ نے عرس علیحدہ کیا۔ اور صاحبزادہ بقدر نے علیحدہ کیا۔ صبح کے وقت میں کسی کام کے لئے ہوشیار پور کی طرف چلا گیا۔ لگاؤں کے لوگوں نے حسد کی وجہ سے میاں شرف الدین کو کہا کہ میاں امام بخش روضہ بنا برا بنوا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے میاں شیخ محمد کو بھیج کر عمارت بند کرا دی۔ اسی روز میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب کا روضہ خوب پاکیزہ اور نقش و نگار سے آراستہ و پیراستہ ہے اور آپ جنت آشیان روضہ رضوان میں بیٹھے ہیں۔ اور میں سامنے کھڑا ہوں اور فرماتے ہیں اے امام بخش ہم کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے ہو۔ جلدی آؤ اس وقت میں آپ کا قدمبوس ہوا ہوں اور رو کر عرض کیا کہ یا حضرت بندہ کی کیا مجال ہے۔ شفقت کا ہاتھ میرے سر پر پھرا اور پھر میں پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر قطب کی طرف ایک بڑا پردہ ہے۔ برنگ سبز۔ سرخ اور زرد بڑا شفاف تو میں فرح کی طرح اور اس کے درمیان ایک لکڑی کا دیوا نما نہ ہے نیلا دور مستطیل۔ اور کچھ مردان سفید لباس اس میں آجا رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ یہ کیا ہے

Marfat.com

اسی وقت اُس طرف سے ایک ندا سنوئی کہ تو نہیں جانتا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیوان ہے۔ اور ان کا عقدہ وہاں دائر ہو گیا ہے۔ کسی کی بالادستی میاں نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد میں بیدار ہوا اور بیقرار ہو گیا، میں نے تیاری کی اور دوسرے لوگوں کو کہا کہ وہاں کچھ خلل ہو گیا ہے۔ اُس روز بجوڑہ کے دلالوں نے آنے نہ دیا۔ ظہر کے وقت میاں غوث شاہ پہنچا اور صاحبزادہ کا خط دیا کہ شیخوں نے عمارت بند کر دی ہے دوسرے روز کوچ کر کے میں پرنوہ گاؤں میں پہنچا۔ طواف کر کے میاں شرف الدین کے پاس گیا، اور کہا کہ یہ کیا مناسب تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کروں۔ لوگ ہم کو آرام بیٹھنے نہیں دیتے۔ تم روضہ بنواؤ۔ چنانچہ عید کے روز میں نے پھر عمارت شروع کرا دی اور جو طریقہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اسی طرح ظاہر ہوا۔ غرض کر کے میں گھر چلا گیا، دو سال کے بعد خود بخود سب فقیروں نے اتفاق کیا اور حضرت صاحب کا عرس ستر ہویں ماہ جیٹھ کو مقرر کر دیا کہ آسودگی سے کرتے ہیں اور پہنچ جاتے ہیں۔

یارانِ طریقت | آپ کے حالات میں جن مریدوں کے نام ملتے ہیں۔ وہ بترتیب حروف تہجی لکھے جاتے ہیں۔

۱	میاں ابرہیم فراش	بہاولپور
۲	رائے ابراہیم	کپورتھلہ
۳	حافظ احمد	
۴	میاں امام بخش لاہوری مصنف مراۃ المعذورین	موسیٰ وال
۵	مرزا امانت	
۶	بخشو قوال	

Marfat.com

۷	مائی بُدھائی	کپتر
۸	شیخ بلاقی	〃
۹	میاں بہادر خاں	
۱۰	بہادر خاں دُرّانی	
۱۱	مسمات بی بی ۔ نواسی آنجناب	جالندھر
۱۲	میاں جان محمد	
۱۳	میاں چوہڑ	
۱۴	دلیل خاں افغان	
۱۵	سردار روشن خاں	کمستن
۱۶	میاں سلیمان	
۱۷	میاں شرف الدین	جالندھر
۱۸	میاں شیر محمد برادرزادہ	〃
۱۹	میاں شیخ محمد	
۲۰	سید صدرالدین شاہ بدولھی والد	قلعہ دھراوڑ
۲۱	میاں صوفی نواسہ آنجناب	جالندھر
۲۲	میاں عبدالرحمن	
۲۳	میاں عبدالکریم	
۲۴	علی معمار	جالندھر
۲۵	شیخ عمادالدین قریشی	خیرپور
۲۶	عوض	
۲۷	سید غلام رسول ولد حافظ برقنداز	پاک پتن

Marfat.com

۲۸	میاں غلام محی الدین لاہوری	بہاولپور
۲۹	غلام مصطفےٰ قوال	
۳۰	میاں غوث شاہ	جالندھر
۳۱	میاں کرم الٰہی	
۳۲	میاں متین	
۳۳	میاں محمد اسحاق	
۳۴	میاں محمد بیتاب	
۳۵	میاں محمد دائم برادرزادہ	جالندھر
۳۶	حافظ محمد سلیم	
۳۷	سید محمد شاہ	
۳۸	میاں محمد فیض قریشی	کوٹ کمالیہ
۳۹	میاں محمد مرزا علی شاہ سجادہ نشین	جالندھر
۴۰	مستانا غالیچہ باف	
۴۱	میاں ملنافی	مبارکپور
۴۲	میاں مہمند	
۴۳	نور محمد	
۴۴	میاں نور محمد خاں کھرانی	خیرپور
۴۵	میاں ولی محمد برادرزادہ	جالندھر
۴۶	یوسف خاں پٹھان	

رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۶۸

علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی [1]

ان کا ذکر مندرجہ ذیل کتب و رسائل میں بھی ملتا ہے :

۱۔ (الف) اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۴۲ء مقالہ صادق علی دلاوری بہ عنوان "محمد ماہ صداقت" بزبان اردو۔

(ب) یہی مقالہ "مقالات منتخبہ اورینٹل کالج میگزین" جلد ۲ ص ۶۰ - ۴۴۸ میں بھی شامل ہے۔

۲۔ پاکستان میں فارسی ادب : تالیف ڈاکٹر ظہور الدین احمد۔ جلد سوم، ص ۲۷۰۔ ۴۶۴ مطبوعہ ادارۂ تحقیقات پاکستان۔ دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۷۷ء

۳۔ ریحانۃ الادب (فارسی) تالیف محمد علی مدرس تبریزی خیابانی۔ مادہ "ص" ص ۴۵۸، طبع اول۔ ایران ۳۳ - ۱۳۲۶ شمسی اور طبع ثانی میں جلد ۳ ص ۴۱۷۔

۴۔ قاموس الاعلام (عربی) تالیف شمس الدین سامی۔ مطبوعہ استنبول ۱۶-۶-۱۳۰۶ھ ص ۲۹۴۳۔

ثواقب المناقب

۱۔ اس کتاب کے بعض اقتباسات شیو نرائن کی فارسی کتاب "حصر الصفات" میں موجود ہیں جو شعبان ۱۲۳۴ھ میں تالیف ہوئی تھی اور اس (حصر الصفات) کا ایک قلمی نسخہ شمارہ ۳۱۷ - ۱۹۶۷ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں موجود ہے۔

۲۔ ثواقب المناقب کا ایک مخطوطہ پشتو اکیڈیمی لائبریری پشاور (شمارہ نسخہ ۴۸۴) میں بھی ہے۔ یہ نسخہ متاخر ہے اور دونوں طرف سے ناقص ہے۔ اس کا آغاز اس جملہ سے ہوتا

[1] صداقت کنجاہی اور ان کی کتاب ثواقب المناقب کے بارے میں یہ تمام تعلیقات عارف نوشاہی نے مہیا کی ہیں۔

Marfat.com

ہے۔ "بقصب السبق انگشت نما شد"۔ ۳۳۸ صفحات پر مشتمل اس مخطوطے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کتب خانۂ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں موجود ہے۔

۳۔ اس کی مکمل اشاعت کا ذمہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے لیا اور ۱۳۹۴ھ میں مرکز کے مدیر جناب علی اکبر جعفری نے حضرت شرافت مرحوم سے طباعت کی غرض سے ثواقب المناقب پر تعلیقات بھی لکھوائے۔ جنہیں حضرت مرحوم نے ۱۲۵ صفحات میں لکھا اور "عواقب المعاقب" کا نام دیا۔ مگر مرکز کے حالات دگرگوں ہونے کے باعث یہ کتاب شائع نہ ہو سکی۔

۴۔ جناب نذر حسین چوہدری ساکن پھالیہ ضلع گجرات نے کتب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف کے نسخوں کو سامنے رکھ کر "ثواقب المناقب" کی تصحیح کی ہے اور ۱۳۵۸ شمسی میں دانشکدۂ ادبیات و علوم انسانی دانشگاہِ تہران سے اپنے مقالہ بنام "تصحیح ثواقب المناقب" پر ادبیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کا یہ مقالہ ٹائپ شدہ ۲۷۵ + ۱۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی ایک نقل کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ نذر حسین صاحب نے اپنا یہ تمام کام حضرت شرافت مرحوم کی علمی معاونت اور (غیر رسمی) راہ نمائی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور ان کی لکھی ہوئی تعلیقات بھی اس میں ضم کر لی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مقالہ میں ۲۹ قسم کی فہارس اعلام کا اضافہ کیا ہے۔

۵۔ ڈاکٹر نذر حسین مذکور نے ثواقب المناقب پر ایک فارسی مضمون اسلام آباد سے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والے فارسی ماہنامہ "سروش" میں شائع کیا جو حضرت شرافت کی لکھی ہوئی مذکورہ تعلیقات کے مقدمہ سے ماخوذ اور اقتباس شدہ ہے۔

۶۔ ثواقب المناقب للشیخ محمد
الکنجاوی القادری الھندی
المتخلص بصدا قت توفی
سنہ ۱۱۴۸ھ تمام واربعین و

Marfat.com

مائۃ واحد ۔ (صفحہ ۳۴۸)
(ایضاح المکنون فی الذیل علی
کشف الظنون عن اسامی الکتب
والفنون ۔ اسمٰعیل پاشا بن محمد امین
بن میر سلیم البغدادی
متعلقہ صفحہ ۳۴۴

میاں وحی محمد صاحب

ولد مولوی علیم اللہ بن مراد بخش بن علیشیر قوم ارائیں
میاں عیسیٰ کی رہائش چوہکہ قصبہ ہوشیارپور تھی۔ مولوی علیم اللہ
موضع بہیار سے تعلیم پاتے رہے، پھر جلندھر میں درس دیتے رہے
رہے۔ مولوی علیم اللہ صاحب بابا کرم شاہ گیلانی ساکن کھیڑی سید سوہاوہ کے
مرید تھے۔ وہ مرید بابا پیر شاہ جھنگی والے کے

ولادت ۱۹۰۱ء میں ہوئی، پرائمری سکول الہڑ میں (ثواب)
پھر روئی رحمت المومنین آئے (الرحمت پریس)

تصانیف

۱۔ گلزار درشاہوار پنجابی اردو منظوم دستگیری

Marfat.com

۲۔ اسرار وراثت ۔ منظوم

۳۔ معرفت بار تعالیٰ ۔ من عرف نفسہ کی تشریح ۔ اردو نثر

۴۔ خطبات جمعہ ۔ پنجابی منظوم ۱۹۳۳ء

۵۔ خطبہ عید الاضحیٰ ۔ پنجابی منظوم

اولاد ۱۔ سب اولاد نرینہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے

۲۔ حوری تحلیل مصطفےٰ ۔ ستار چوہدری

۳۔ ہاشم درویش محمد چک ۱۴۵ ۔ پی ۔ رحیم یار خاں متوفی

۴۔ منظور احمد ۔ لاہور سوالک

یارانِ طریقت

۱۔ مولوی عبدالعزیز ولد چوہدری مہر دین ارائیں بستی علی بخش ضلع رحیم یار خاں

۲۔ ملا عبدالعزیز ولد چوہدری اسماعیل ارائیں " " "

۳۔ سمندا ولد چوہدری اسماعیل ارائیں " " "

۴۔ علم دین ولد " " چک ۱۴۶/م " "

۵۔ عبدالرحمٰن نمبردار ولد نواب دین ضلع لائل پور۔

۶۔ حاجی رحمت علی ولد حاجی نبی بخش "

۷۔ حاجی شاہ محمد ولد حاجی نور محمد چک مراد ۱۶۷ بہاول نگر

۸۔ خادم حسین ولد حاجی فقیہ محمد چک فتح ۳۶ "

Marfat.com

۹۔ محمد طفیل ولد حاجی اسمٰعیل چک مراد/۱۶۷ 〃

۱۰۔ نذر محمد ولد حاجی اسمٰعیل 〃 〃 〃

۱۱۔ سید سرفراز شاہ صاحب ولد محمد حسین شاہ سکنہ چک ۱۴۰ ہاکڑہ ضلع بہاول نگر۔

۱۲۔ اختر شاہ صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

۱۳۔ اصغر علی شاہ صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

۱۴۔ سید باباعنایت شاہ ولد روشن دین صاحب 〃 〃 〃 〃

جن کو مولوی غلام رسول صاحب (عالم پور کوٹلہ) نے احسن القصص میں چٹھی لکھی ہے۔

۱۵۔ فضل محمد ولد اسمٰعیل ارائیں چک مراد/۱۶۷ بہاول نگر

۱۶۔ شاہ محمد 〃 〃 〃 〃 〃

۱۷۔ چوہدری عطا محمد 〃 〃 〃 〃 〃

۱۸۔ محمد شریف 〃 〃 〃 〃 〃

۱۹۔ علی محمد ولد حاجی نور محمد 〃 〃 〃

۲۰۔ ارشاد محمد ولد علی محمد 〃 〃 〃

۲۱۔ مشتاق احمد ولد علی محمد چک مراد/۱۶۷ بہاول نگر

۲۲۔ گلزار احمد 〃 〃 〃 〃 〃

۲۳۔ نیاز احمد 〃 〃 〃 〃 〃

۲۴۔ اسمٰعیل ولد ابراہیم ارائیں 〃

۲۵۔ برکت علی 〃 〃 〃 〃 〃

۲۶۔ مختار احمد 〃 〃 〃 〃

۲۷۔ نواب دین 〃 〃 〃 〃

۲۸۔ محمد صفدر ولد مختار احمد 〃 〃 〃

۲۹۔ مشتاق احمد ولد نواب دین 〃 〃

۳۰۔ محمد معروف ولد چوہدری سیماں 〃 〃 〃

Marfat.com

۳۱۔ محمد عاشق ولد " " " "

۳۲۔ حق نواز طاہر ولد محمد معروف " " "

۳۳۔ محمود ولد محمد معروف " " "

۳۴۔ محمد امین ولد حاجی نور محمد " " "

۳۵۔ محمد افضل " " " "

۳۶۔ محمد شریف ولد حاجی شاہ محمد " " "

۳۷۔ محمد حنیف " " " "

۳۸۔ محمد صدیق ولد رحیم بخش " " "

۳۹۔ ولی محمد " " چک فتح ۱۴۰/ "

۴۰۔ طفیل محمد ولد محمد بخش " " "

۴۱۔ فتح محمد " " " "

۴۲۔ فضل احمد قوم ارائیں چک مراد ۱۷۰/ ضلع بہاول نگر

۴۳۔ خوشی محمد " " " " "

۴۴۔ نور احمد قوم ارائیں سٹھارجہ۔ سندھ

۴۵۔ محمد شریف ولد حاجی فقیر محمد چک ۳۶ بہاول نگر

۴۶۔ محمد صدیق " " " "

۴۷۔ عبدالحمید " " " "

۴۸۔ محمد سرور " " " "

۴۹۔ محمد لطیف ولد فضل محمد " "

۵۰۔ عبدالحق ولد عبدالغنی " "

۵۱۔ اسمٰعیل ولد غلام قادر چک ۱۰۵ "

۵۲۔ عبدالحمید ولد عمر دین " "

۵۳۔ عبداللطیف ولد شاہدین " "

Marfat.com

۵۴۔ عبدالعزیز " " "

۵۵۔ عبدالکریم " " "

۵۶۔ محمد بوٹا " ہارون آباد "

۵۷۔ محمد طفیل ولد رحمت علی ارائیں بخش خان "

۵۸۔ خدا بخش ولد محمد بخش ارائیں بہاول نگر ضلع بہاول نگر

۵۹۔ محمد یعقوب " " " "

۶۰۔ محمد اسحٰق " " "

۶۱۔ نور محمد ولد قاسم علی " ۱۴۵/م رحیم یار خاں

۶۲۔ رحمت علی ولد نور محمد " "

۶۳۔ خادم حسین ولد الٰہی بخش شہباز پور۔

۶۴۔ محمد اشرف ولد علی محمد ارائیں ماملی بدین

۶۵۔ ندا اکبر " " "

۶۶۔ مسعود احمد " " "

۶۷۔ محمد سعید ولد غلام احمد ماتلی بدین

۶۸۔ عبداللطیف ولد فضل ضلع ٹھٹھہ

۶۹۔ محمد اشرف ولد طفیل محمد "

۷۰۔ شاہ محمد حاجی اسمٰعیل " "

۷۱۔ محمد اسلم ولد عبدالرشید " "

۷۲۔ محمد بوٹا ارائیں۔ بستی پیر بخش پنجابی رحیم یار خاں

۷۳۔ عبدالستار " "

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

اسکے مریدان مولوی حاجی دلی محمد صاحب نوشاہی

۱	میاں غلام رسول صاحب	مدرس	گوجے موسٹا ہیاں متصل کوٹلہ لعل
۲	میاں غلام مصطفےٰ صاحب	مولوی	〃 〃
۳	میاں دوست محمد عارف	〃	〃 〃
۴	میاں مسعود الحق صاحب	حلیم	〃 〃
۵	حمید نور محمد	مدرس	چک ۱۴ ۱ بی چک رحیم یار خاں
۶	فضل محمد صاحب	〃	چک ۱۷ جنیاں بہاول نگر
۷	مولوی غلام مرتضےٰ صاحب	〃	سکھو سٹائکو نور پور شاہ
۸	مولوی عبداللطیف	〃	چک ۱۶
۹	عبداللطیف	مدرس	چک ۴۶
۱۰	محمد یوسف	〃	فیصل پور چک نمبر ۱۰۱ رحیم یار خاں
۱۱	طفیل محمد صاحب	〃	چک ۱۶۴
۱۲	سعد سرفراز حسین شاہ		
۱۳	سید نثار حسین شاہ		

چوہدری محمد یوسف صاحب ایگزیکٹو انجینئر لاہور

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

بابا درویش شاہ صاحب.

قوم لسڑیئں۔ ساکن کنڈی لمشیخان ضلع سوشیارپور

وفات ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء بعمر ۵۰ سال۔

سورۃ فاتحہ کے عامل تھے۔ بعد تسبیح کے سلام تعوذ و

پڑھا کرتے تھے۔

اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف ایک بیٹی حکمت بی بی نامی

جو سال سمعیل کی منکوحہ تھی۔

مزار حکومت | بابا درویش شاہ لسڑیئں ساکن باقی پور ضلع سوشیارپور

۳۔ مسمات ولی محمد ولد عظیم اللہ صاحب ساکن لسڑ ضلع سوشیارپور

۴۔ حاجی سمعیل ولد شادی لسڑیئں حال ساکن ۔ ضلع سوشیارپور

۴۔ نور محمد ولد عمر دین لسڑیئں حال ۱۶ ضلع سہارنپور

۵۔ فقیر محمد ولد ابراہیم لسڑیئں حال ساکن "

۶۔ سید پیر محمد متکفی گورداسپور

Marfat.com

۷ - سید برکت علی شاہ ۔ حقہ گی جاگیر

۸ - سید حاکم علی شاہ ۔ ساکن گگدیل ۔ کرنال پوسٹ موتندہ ۱۴۰۰ سنہ

۹ - سید نور حسین ولد حضرات بن رایئں ۔ ایضاً

۱۰ " چراغ محمد ولد علی بخش " "

۱۱ " غلام بخش ولد میر بخش " "

۱۲ سوکر پوش محمد ولد عبداللہ "

۱۳ وارث علی ولد شیخ اسد " زندہ

۱۴ برکت علی م پیر ولد فتو رایئں "

۱۵ رحمت علی

۱۶ علی محمد

۱۷ سید شیر جنگ رایئں حیات ۱۳۹۶ ۔ لدہلی عید ذوالحج

۱۸ عمر الدین "

۱۹ فضل الٰہی "

۲۰ حاجی ابراہیم "

۲۱ - رحمت اللہ ۔ رایئں حیات ۱۳۸۶ ھ

Marfat.com

۲۳۔ محمد ؍؍ ؍؍

۲۴۔ سید شاہ محمد شاہ ؍؍ زندہ

۲۴ ؍؍ ؍؍ لال کنواں ؍؍

۲۵ چوہدری فقیر محمد ؍؍ لال سوہلرا۔ بہاولپور

۲۶ پیر دین ؍؍ جاگیر فلاں ؍؍

۲۷۔ نور محمد ؍؍ ؍؍ ؍؍

۲۸ علی محمد ولد خیرو ؍؍ ؍؍ ؍؍

۲۹ چوہدری فقیر محمد عرف ڈرا ؍؍ ؍؍ چک نمبر ۹۔ ؍؍

۳۰ مہر سادی ؍؍

۳۱ مہر غلام دین ؍؍

۳۲ عمر دین: دکاندار ؍؍ پکا ٹبی۔ ملتان

۳۳ علی حیدر آرائی ؍؍ ملتان شہر

۳۴ سلطان علی ؍؍ ؍؍ حبیب فلک سیر

۳۵ خدا بخش ؍؍ ؍؍ ؍؍

۳۶ چراغ دین ؍؍ ؍؍ ؍؍

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

اسمائے حریدارانِ حضرت داتا علی شاہ ٹوبہ ہجویری

۱۔ چوہدری چراغ محمد صاحب طبیب۔ شاہ پور جہانیاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۔ حاجی محمد رمضان ارائیں۔ چک ۱۲ چشتیاں ضلع بہاول نگر
۳۔ چوہدری سبحان ارائیں " "
۴۔ حاجی نور محمد ارائیں " "
۵۔ چوہدری شاہ دین ارائیں چک ۱۰۵۔ ۸ " "
۶ حاجی فقیر محمد ارائیں چک ۳۶ فتح " "
۷ حاجی فقیر محمد ارائیں دلال سوہنی بہاول پور
۸ سید حاکم علی شاہ ساکن محلہ گورمانی پور شجاع پور
۹ مولوی حاجی ولی محمد صاحب چک ۱۲ رحیم یار خان
۱۰ چوہدری نور محمد صاحب نمبردار چک ۳۸۷ ٹوبہ لال پور
۱۱ سائیں بلتھوشاہ

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴

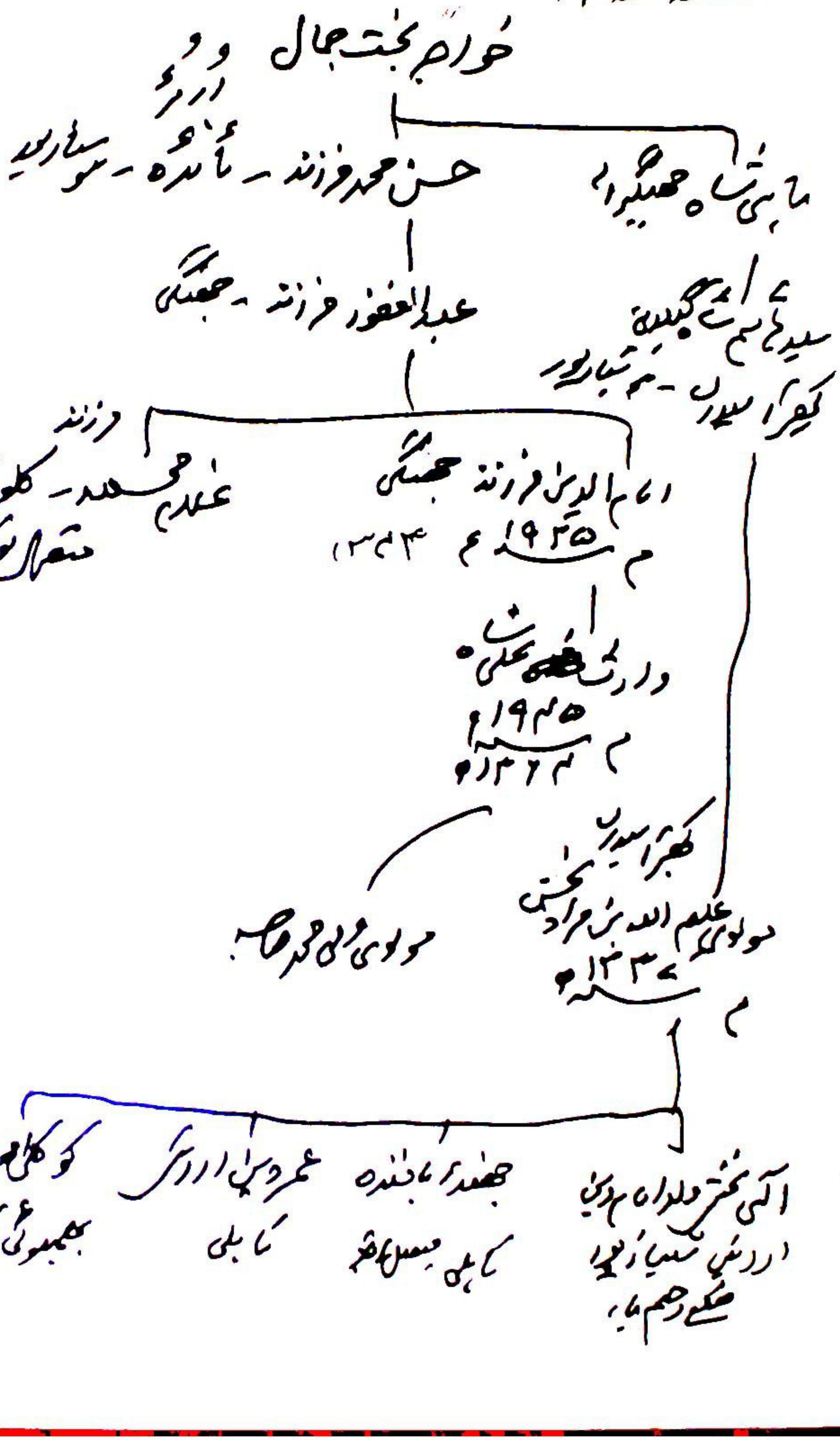

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۶۰

حضرت خواجہ بخت جمال

بابا غلام محمد شاہ۔

بابا کرم شاہ۔

بابا شرف دین

بابا محکم شاہ۔

بابا امیر شاہ۔

Marfat.com

بابا جھنڈے شاہ ۔ جودھ نگر ۔ متصل گورداسپور

سائیں اللہ بخش م ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء ۔ امرتسر

بابا علی گوہر ۔ ریلوے روڈ نارووال ۔ گنج حسن آباد ۔ بعمر ۵۰ سال

محمد رفیق بقر ۱۳۹۹ھ میں موجود تھے

۱۵ ربیع الاول کو سالانہ میلہ

یادگار کلکتہ سے شبر اللہ بخش

۱ ۔ بابا علی گوہر ۔ نارووال

۳ ۔ بابا نور شاہ رجیرت ۔ حافظ آباد

۳ ۔ بابا بچے شاہ ۔ متصل لائل پور

۴ ۔ مستری تاج دین ۔ موچیدروازہ ۔ لاہور

۵ ۔ مستری غلام قادر ۔ کناری ۔ ہزار ۔ لاہور

۶ ۔ مستری لطیف امرتسری

۷ ۔ مستری حنیف ۔ "

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۸۲

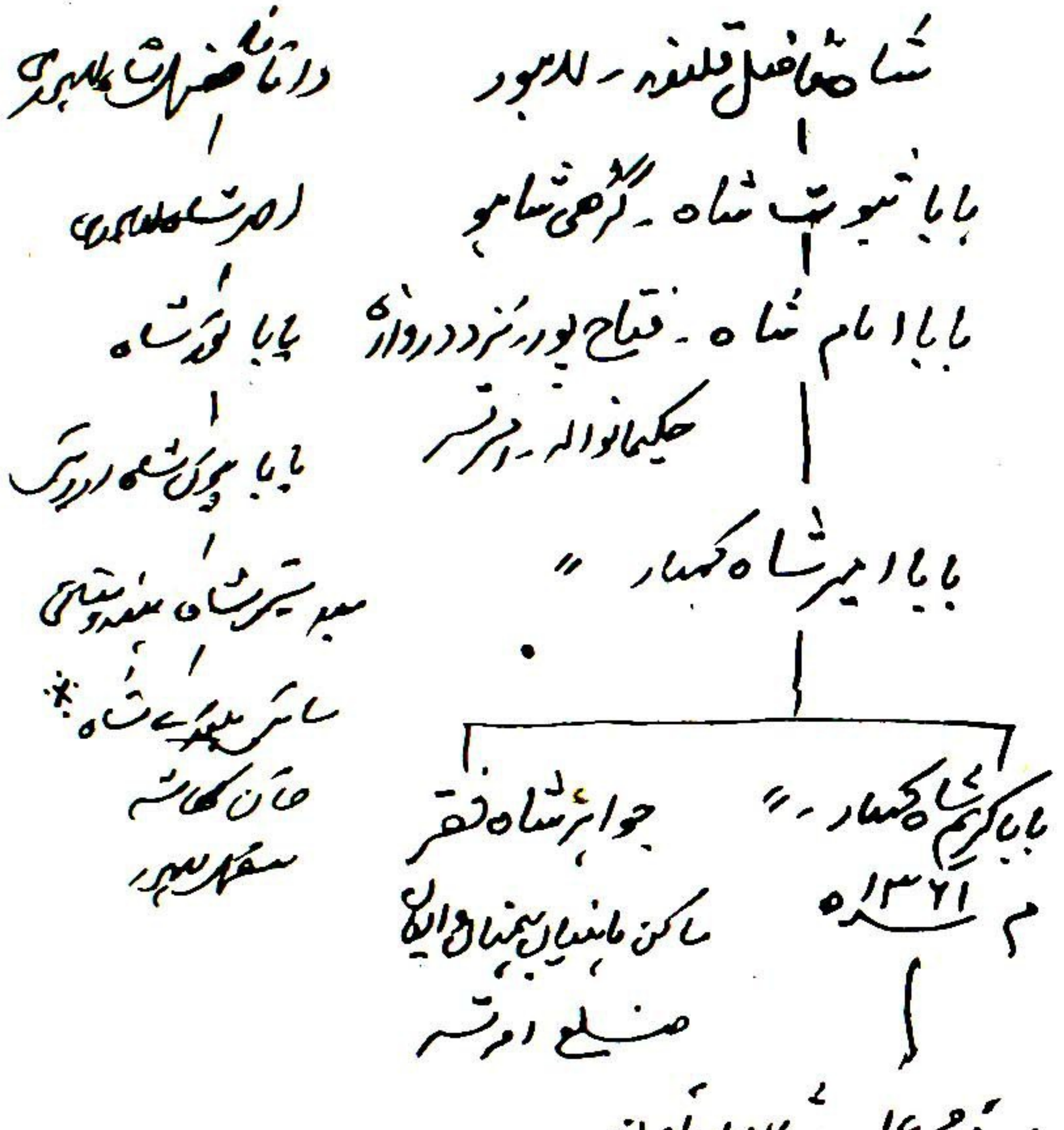

---

* رسم کا ذکر تھوڑی حصہ پر کے گا ۔

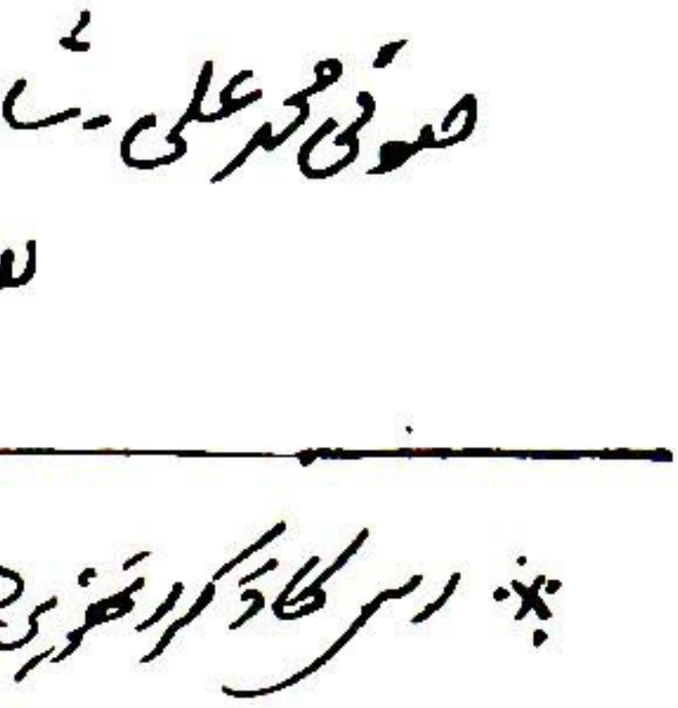

Marfat.com

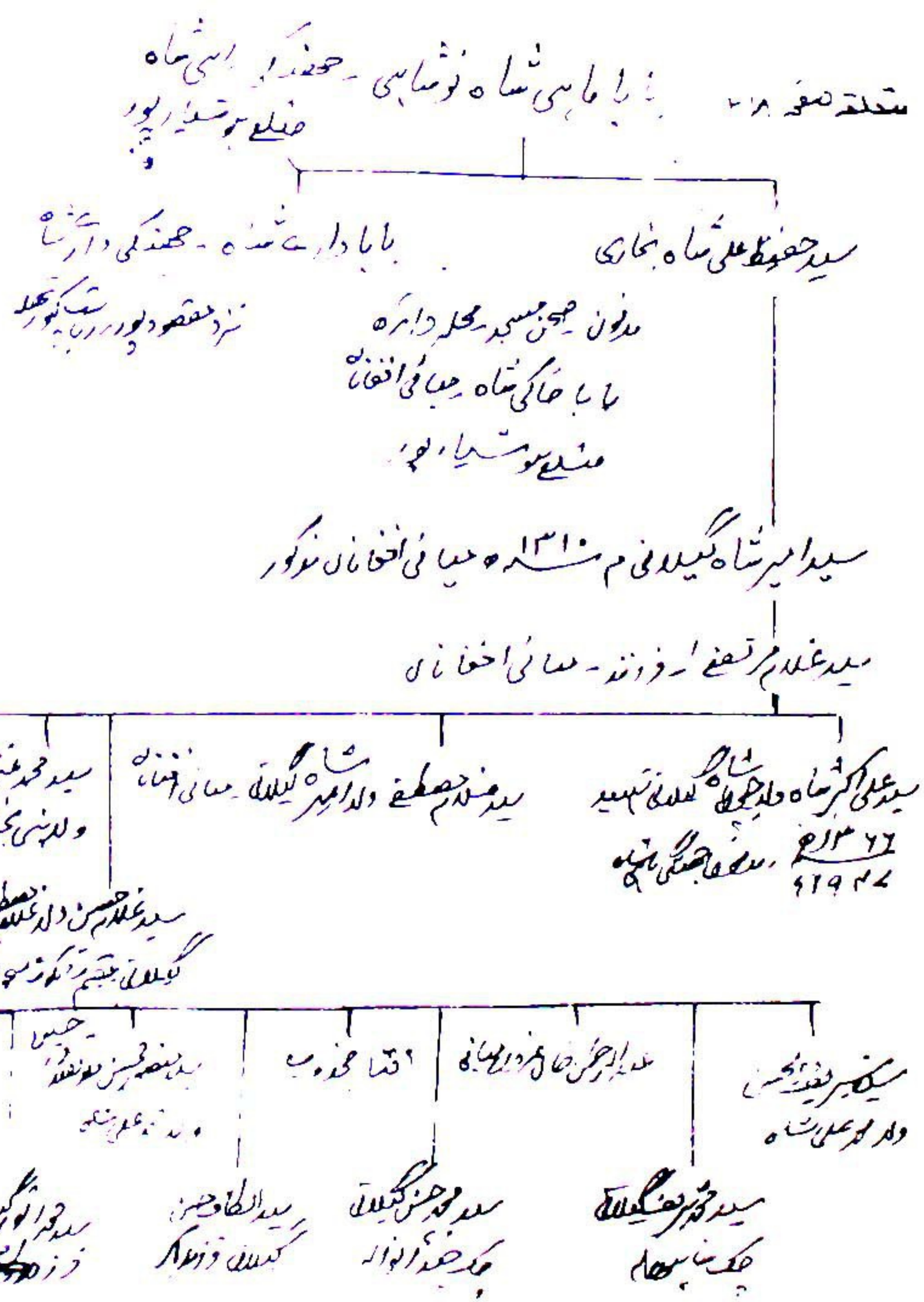
بابا ماهی شاه نوشاهی - جغتای ایشی شاه
ضلع سوشیار پور
بابا دارے شاہ - جغتای دارگ شاہ
نزد مقصود پور ریاض کپور تھلہ
سید حفیظ علی شاہ بخاری
مدفون صحن مسجد محلہ دائرہ
بابا خاکی شاہ چیانی افغانان
ضلع سوشیار پور
سید امیر شاہ گیلانی م سنہ ۱۳۱۰ھ چیانی افغانان نوشہرہ
سید غلام مرتضیٰ اولاد - چیانی افغانان
سید علی اکبر شاہ ولد جگو شاہ گیلانی شہید
۱۳۶۶ھ
۱۹۴۷ء
سید غلام مصطفیٰ ولد امیر شاہ گیلانی چیانی افغانان
سید محمد غنی شاہ سنہ م ۱۳۶۶ھ
ولد بخش حسین شاہ گیلانی
سید غلام حسین ولد غلام مصطفیٰ
گیلانی جنتیم زنگوزئی سوہاوہ
سید محمد عزیز شاہ ولد جیون شاہ
گیلانی م ۱۴ ذی الحجہ
۱۳۵۹ھ چیانی چک ۲۴۷
ضلع لائل پور
سید فتح محمد شاہ ولد
محمد علی شاہ م ۲۱ ذی الحجہ
۱۳۹۲ھ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء
سید محمد علی شاہ ولد حیدر شاہ
لائل پور مدفون محمد علی شاہ
م ۱۴ ذی الحجہ ۱۹۴۱ء
سید غلام حیدر شاہ ولد محمد علی شاہ
سید منظور حسین ولد نصیب حسین
سید محمد حسین ولد نصیب حسین
سید محمد مرتضیٰ
داماد
سید عبدالرحمٰن حسین گیلانی
داماد
سید محمد حسین گیلانی
چک چندا نوالہ
سید الطاف حسین
گیلانی زنگوزئی
سید محمد انور گیلانی
خرزوہ ضلع
سید محمد مرتضیٰ گیلانی
چک شاہ بھلہ
سید اکبر حسین شاہ
ولد محمد علی شاہ

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۱۸

متعلقہ صفحہ ۲۱۸

Marfat.com

نادر تصانیف

۱۔ **شریف التواریخ جلد دوم** : اس میں سات حصے ہیں جن میں حضرت نوشہ گنج بخش کی زندگی کے مجاہدات، حضرت سخی شاہ سلیمانؒ کی اولاد، حضرت پاک رحمان، اور ان کے اخلاف، حضرت پیر بچیارا، ان کی اولاد، حضرت صالح محمد اور ان کی اولاد کے حالات درج ہیں۔ دونوں جلدیں مکمل بمعہ جلد سوم قیمت ۲۰ روپے

۲۔ **شریف التواریخ جلد سوم** : اس کے بارہ حصے ہیں۔ ہر حصہ میں پشت وار فقرائے سلسلہ نوشاہیہ کے حالات درج ہیں، جلد اوّل طبع شدہ قیمت ۶۵ روپے

۳۔ **تذکرہ نوشہ گنج بخش** : اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے مکمل و مستند حالات تحریر ہیں جو نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے

۴۔ **انتخاب گنج شریف اردو** : یہ مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ، حضرت نوشہ گنج بخش کا اردو کلام معرفت التیام ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۲۷ روپے

۵۔ **مواعظ نوشہ پیر** : اس میں حضرت نوشہ صاحب کے پنجابی نثر میں پانچ وعظ ہیں۔ یہ آج سے چار سو سال قدیم پنجابی نثر ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۲ روپے

۶۔ **شریف التواریخ** جلد اوّل مؤلفہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۷۵ روپے

۷۔ **تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہی** محمد لطیف زار قیمت ۱۰ روپے

ملنے کے پتے

- ادارہ معارف نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
- ادارہ معارف نوشاہیہ۔ نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ۔ لاہور
- نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹۔ بی۔ غلام محمد آباد۔ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com